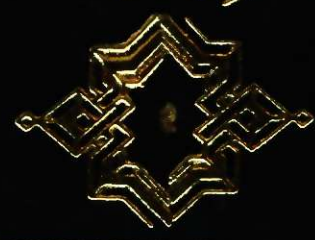


ترجمہ: حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلوی
حضرت سید اشرف علی تھانوی صاحب دہلوی

لطائفِ اشرقی

حسبِ الخیر
بیروت حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلوی
پیشوا اشراف علی تھانوی صاحب دہلوی

برخلافہ اشرقیہ پاکستان



مکتبہ اشرفیہ دہلی ۱۴/۱۵ فروری ۱۹۵۰ء

کتاب سطلاب لغویات مخدوم الامام شہداء الخیر سلطان السالکین

حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوئی قدس سرہانی رحمہ اللہ

لطائفِ اشرقی فی بیان طوائفِ صوفی

حسب الارشاد

بدار شرفیت، پیر طریقت، حضرت کاج اکاظا القاری ذاکر
سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم

حصہ دوم

ایر حلقہ اشرفیہ پاکستان

مکتبہ سیدنا فی ۱۴/۱۲ ۱۰۰ فردوس کلونی ۵ کراچی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَحْصَنَاتِ اِیْنِ کِتَابِ

نام کتاب — لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی

ملفوظات طبیبات — شیخ العالم قدوة الجراح حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی

مرتب و مؤلف — شیخ العارفین حضرت مولانا نغمہ ام الدین مینی رحمہ اللہ تعالیٰ

ناشر اول — سید الوصلین حضرت الحاج پیر سید ابوالحمد محمد علی حسین اشرفی کچھوچھوی رحمہ اللہ تعالیٰ

طبع اول — ۱۲۹۷ھ

ناشر دوم — حضرت الحاج پیر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہم

پیشگفتار — حضرت مولانا الحاج محمد منشا تالاش قصوری اشرفی چشتی سیالوی
مدرس جامعہ نظامیہ وضویہ لاہور (پاکستان)

ناظر — مولانا محمد یسین قادری شطاری لاہور

طبع دوم — شوال المکرم ۱۴۱۹ قمری / فروری ۱۹۹۹ء میلادی

انتشارات — حلقہ اشرفیہ پاکستان (جسٹری کراچی، لاہور)

ہدیہ تبریک و تهنیت بحضور پیر طریقت

(دکتر محمد مظاہر اشرف الاثر فی الجیلانی مدظلہ)

از علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری مدظلہ
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد با مقناہیہ مر خالق و رب عوالم را کہ برائے ہدایت خلق انبیاء و مرسلین فرستاد، و چون از بعثت سید العالمین و خاتم النبیین ﷺ سلسلہ نبوت منقطع شد برائے راہنمائی مخلوق علماء امت و مشائخ ملت را الٰہی یو مناہذا بر گماشت درود و سلام تا محمد و بر مولائے مکہ معظمہ و آقائے مدینہ منورہ، حبیب رب العالمین و شفیع اللذین و آل و اصحاب و ع و ہادیان ملت اسلامیہ اجمعین۔

اما بعد! لطائف اشرفی در بیان طوائف صوفی ایں کتابست بس عظیم و از نافع ترین کتبہائے تصوف و سلوک مشتمل بر ملفوظات امام الاولیاء، محبوب یزدانی، سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ، آل صاحب روح ارجمند کہ بروئے طلب مولیٰ و تعالیٰ چنان مستولی گردید و داعیہ محبت الہیہ اور اپہچان کشید کہ از تحت شاہی دست برداشت و در براہ طلب حق مردانہ وارد وید، رحمت الہیہ اور اچنان دستگیری فرمود کہ اور اسطنت روحانی ارزانی داشت و بر منصب سلطان الاولیاء، فائز فرمود، خلق کثیر از انفا و توجہات عالیہ وے مستفیض شد و دولت ایمان و ثروت تقویٰ و طہارت فرا گرفت و بسبب متابعت حبیب خدا ﷺ و در زمرہ اولیاء منسلک گشت۔

”لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی“ نصایست مر طالبان راہ حق و متلاشیان رشد و ہدایت و نجات دارین را حضرت سلطان ولایت اولای بیان توحید و معرفت و ولایت پرداخت، بعد از اں تعریف مجزہ و کرامت و دلائل اثبات کرامت آورد، ازال بعد شرائط و آداب مرشد و مرید بیان فرمود، در لطیفہ ہفتم اصلاحات تصوف رقم نمود و چہاں در دیگر لطائف بیان معرفت راہ سلوک و سلسلہ تربیت، و از کار مختلفہ مثلاً طریق ذکر مشرب قادریہ شطاریہ چشتیہ، نقشبندیہ بیان فرمود، ذکر چہارہ خانوادہائے صوفیہ مشہورہ فرمود و در آخر بذکر مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ مشغول گشت۔

دریں زماں بعضی از مردمان بے خبراں یا از معاندین زبان طعن بر تصوف و صوفیہ کرام دراز میکنند و گویند

ب

کہ تصوف بیچ علاقہ باسلام ندارد نعوذ باللہ تعالیٰ من امثال ہذا الخرافات و سبب طعن ایں است کہ صوفیہ کاملین و اصحاب حال دریں زمان مثل کبریت احمر اقل قلیل اند، و بسیارے از مردمان متصوفین لباس صوفیہ پوشیدہ بر منہ مشیت نشسته اند و مصداق "بدنام کنندگان نگوئے چند" گشتہ اند، بہرہ از علم و عمل و اتباع سنت ندارند و دعوائے مشیت می کنند۔

اصل تصوف از قرآن و حدیث مستنبط است، کدام کس می تواند کہ انکار اہمیت اخلاص و احسان نماید؟ حالانکہ مقصد تصوف تحصیل مقام اخلاص و احسان است لا غیر، کسے کہ تحقیق ایں سخن خواہد باید کہ مطالعہ العرف از امام ابو بکر بن ابی اسحاق کلابازی و کتاب الملغ از شیخ ابو نصر عبد اللہ بن علی سراج طوسی سراج و رسالہ قشیریہ از امام ابو القاسم قشیری و قوت القلوب از ابو طالب مکی و کشف الجوب از سیدنا علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش و فتوح الغیب از سیدنا غوث اعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی، عوارف المعارف از شیخ شہاب الدین عمر سرودی و مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی و رسالہ مبارکہ مقال عرفاء باعز از شرع و علماء، از امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ و قدست اسرار ہم و قدست اسرار تابا سرار ہم۔ کند ایں حقیقت روشن تر از آفتاب گردو کہ تصوف عبارت از روح اسلام و لب لباب قرآن و حدیث است۔

ایں فقیر ہدیہ تبریک و تہنیت می نماید حضور پیر طریقت حضرت دکتہر سید محمد مظاہر اشرف الاشرفی الجیلانی دامت برکاتہ امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان بر تحصیل ایں درنایاب بصر فزکشیہ و طبع ایں گوہر گراں مایہ، اللہ تعالیٰ از جانب طالبان راہ خود اور اجر جمیل و جزائے جزیل ارزانی فرماید، اولاً ایں در مکنون را شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت سیدنا شاہ علی حسین اشرفی جیلانی قدس سرہ طبع نمودہ ہدیہ طالبین صادقین کرد و برائے طباعت ایں کتاب دو سال در دہلی اقامت و رزید، جزاہ اللہ تعالیٰ جزاء حسنا و افاض علینا من فیوضہ و برکاتہ رضی عنہ و عنا بوسیلتہ۔

محمد عبد الحکیم شرف قادری

خادم طلبہ حدیث شریف

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (پاکستان)

22- ذوالحجۃ 1419ھ

10 مارچ 1999ء

ج

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۹	لطیفہ بست سوم و تعین مقام و	۸۰	سوم اولیاء اہل کشف	۱	لطیفہ شانزدہم در بیان معنی کلمات
"	نزول رایات اشرفی	۸۱	مطلع اول، کوکب اول، دوم، سوم	"	از شیطیات
۱۰۱	کیفیت نقل سحرگان کز زندہ را	۸۲	مطلع دوم، کوکب اول	۱۰	ذکر حضرت منصور علاج و نبذی از
"	بطور میت کردہ	۸۶	کوکب دوم در نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	"	احوال خواہراو
۱۰۱	برائے نماز آورده بودند و ظہار کرت	۸۶	مطلع سوم، کوکب اول در ایمان	۲۱	لطیفہ ہفتم در بیان آداب صحبت
۱۰۱	کیفیت رسیدن حضرت مقام ظفر آباد	۸۹	لطیفہ بست و دوم در بیان ترک	"	وزارت مشائخ و قبور ایشان
"	و اعتراض کردن حاسدین	"	اوزنگ سلطنت	۳۰	لطیفہ ہشدم در بیان معانی زلف
۱۰۲	کیفیت خواب شیخ کبیر و سرپوری	۹۰	کیفیت الدین حضرت قدوة الکبراء	"	و حال و امثال او
"	و حصول بیعت و اظہار خرق عابد	"	و ذکر ولادت شریف و شستن	۳۴	لطیفہ نوازدہم در بیان معانی آیات
"	حاجی چراغچای و حضرت قدوة	"	بر تخت سلطنت	"	متفرقہ در محکلات متصوفہ کز انا فاضل
"	الکبار رحمۃ اللہ علیہما	۹۱	کیفیت دوم تحصیل علوم	"	مختلفہ صادر شدہ
۱۰۳	کیفیت تشریف آوردن در بلبلہ	۹۱	کیفیت سوم ہنگام سلطنت	۴۵	لطیفہ بستم در بیان سماع و استماع
"	جو پور و مرید شدن شاہزادگان و	۹۲	کیفیت چہارم در عبادت و تعلیم	"	بنر امیر
"	ملاقات از ملک العلماء قاضی شہاب	"	از حضرت خضر علیہ السلام	۴۶	نغمہ اول در بیان استدلال اباحت
"	الدین دولت آبادی	۹۲	کیفیت پنجم سلطنت از بشارت خضر علیہ السلام	"	سماع
۱۰۶	کیفیت رسیدن در مقام روح آباد	۹۳	کیفیت ششم رسیدن بمقام بخارا و	"	از آیات و حدیث بقانون اصحاب اذوال
"	و اظہار کرامت و مقابلہ از کمال	"	ملازمت حضرت مخدوم جہانیان	۵۳	نغمہ دوم در بار اقوال مشائخ صوفیہ
"	جوگی و تعمیر خانقاہ	۹۳	کیفیت ہفتم رسیدن بمقام دلی شریف	"	متقدمین بر اشتغال سماع از کبار الکاملین
۱۰۸	لطیفہ بست و چہارم در بیان دیدن	"	دہبار و گزاردن نماز جنازہ حضرت	۷۸	خاتمہ لطیفہ بستم
"	امراء و سلاطین فقر و مساکین را تقریباً	"	شرف الدین یحیی امیری حسب وصیت	۷۹	لطیفہ بست و یکم در بیان مسئلہ اختیار و
۱۰۸	مناقب سیف خان	۹۵	کیفیت ہشتم رسیدن بحضرت مخدومی	"	قدیریہ خیر و شر و بعضی عقائد صوفیہ
۱۱۵	لطیفہ بست و پنجم در بیان ایمان و دلائل	"	شیخ علاء الدین مقام بند و شریف و	۸۰	صنف اول اہل ایمان لعین
"	اثبات صانع و ازلیہ ابدیت اصول شریعت و	"	حصول بیعت و یافتن خطاب جہانگیر	۸۰	صنف دوم علماء اہل اختیار و صنف
"	طریقیت	"			

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۱۸۰	معاینه دهم جبل القدرم زیارت قدم	۱۲۰	صنف چهارم در بیان فرق جبریه	۱۲۰	بیان سه نوع کفر
"	حضرت آدم علیه السلام	۱۲۳	صنف پنجم در بیان فرق جمیه	"	لطیف لبت و ششم در بیان ارباب نظر و
۱۸۰	معاینه دوازدهم لبر و لبر و لبر و لبر	"	صنف ششم در بیان فرق مرجیه	"	اصحاب کشف و عیال
۱۸۰	معاینه سیزدهم ملک و کوه قاف	۱۲۹	لطیفی و چهارم در بیان فوائد	"	لطیف لبت و هفتم در بیان دلائل الوجود
"	سکندری و اسکندریه	۱۳۵	سفر و شراط آن	"	ذکر علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین
۱۸۱	معاینه چهارم مدینه الاولیاء	۱۳۷	ذکر اسباب سفر	"	تاویل سده وحدت الوجود و از قول محی الدین
"	کوه ابواب و جزیره طلسم	۱۵۰	لطیفی و پنجم در بیان غرائب	"	لطیف لبت و ششم در بیان توبه
۱۸۲	معاینه پانزدهم ولایت جهنم و	"	روزگار، عجایب آثار	"	ذکر فردی که بدست پیری ارادت حاصل کرد
"	ولایت خنقاق	۱۵۲	معاینه دوم جزیره صیف	"	طریق توبه و انابت اصحاب طریقت
۱۸۳	معاینه شانزدهم کوه قرون در	۱۵۳	معاینه سوم نواحی اطلاق بشهر	"	تفصیل گناهان کبیره
"	نواحی عراق و دلاقی از شیخ عبداللہ	"	که در آن همه عورت بودند نمرود	"	لطیف لبت و نهم در معرفت نماز
۱۸۳	معاینه هفدهم جبل البه و خلاف	۱۵۷	معاینه چهارم راه سیلان و دعوت	"	لطیفی ام در بیان معرفت روزه
"	بخشیدن درویش را	"	کردن شاه موران حضرت قدوس الکبر	"	لطیفی و یکم در بیان زکوة
۱۸۵	لطیفی و ششم در طریق اطعم و	۱۷۱	معاینه پنجم ملاقات از درویشان	"	لطیفی و دوم در بیان حج و زکوة
"	ضیافت کرام و فوائد بعضی ماکولات	"	متوکل جبل الفتح	"	حکایت جوانی که از حج ظاهری محروم
"	و مشروبات	۱۷۲	معاینه ششم مردمان یکپایاں	"	مانده بود
۱۸۶	فائده خوردن طعام عشاء و قهوه و	۱۷۳	معاینه هفتم مقام کبر که شریف	"	کیفیت جلالت که بمقام مناجان خود
۱۸۷	آداب خوردن طعام	"	معاینه ششم مقام بیت المقدس و	"	قربان کرده بود
۱۸۷	ذکر آنکه بوییدن طعام ممنوع است	"	زیارت مقابر انبیاء علیهم السلام	"	ذکر جهاد صوری و معنوی
۱۸۹	ذکر زینکه فرزند خود را بحضرت	۱۷۸	معاینه نهم مسجد دمشق که دوازده	"	فضائل نماز جمعه
"	غوث الثقلین سپرده بود	"	هزار محراب دارد	"	لطیفی سوم در بیان اوصاف
۱۸۹	ذکر گوشت خرگوش که بزرگ خورد	"	معاینه دهم کوه لبنان و کوه نهاند و	"	امت که متفرق شده اند
۱۹۰	ذکر کرامت حضرت قدوس الکبر و بخت بادشا	"	از ابلیس سوال جواب حضرت قدوس الکبر	"	صنف سوم در بیان اصناف خارجیہ

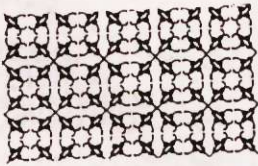
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۱	شرف دہم در ذکراہ ربیع الاول	۲۰۷	شرح حدیث حبیب اللہ و ملعون	۱۹۱	ذکر چلہ نشینی حضرت قدوة الکبر
۲۳۱	شرف یازدہم در ذکراہ ربیع الثانی	"	تارک اللہ و ملعون	۱۹۱	ذکر ماکل و مشارب حضرت علیہ السلام
۲۳۱	شرف دوازدهم در ذکراہ جمادی الاول	۲۰۸	شرف اول در ادعیہ کہ وقت صبح	۱۹۲	حکایت نے کہ عورت غریبہ کو پتہ
۲۳۱	شرف سیزدہم در ذکراہ جمادی الثانی	"	میخوانند	"	کردہ بود و حق تعالیٰ نعم البدل آن داد
۲۳۱	شرف چہارم در ذکراہ رجب	۲۱۴	شرف دوم در ذکر مسبغات عشر	۱۹۶	ذکر ہر لہیہ حضرت جبرائیل بحضرت
۲۳۲	شرف پانزدہم در ذکر لیلۃ الرغائب	۲۱۵	شرف سوم در بیان نماز اشراق	"	صلی اللہ علیہ وسلم آورده بودند
۲۳۲	شرف شانزدہم در ذکراہ شعبان	۲۱۷	ذکر نماز استسقاء	۱۹۷	صفت پایز و کشینہ و سبغول و ہلیلہ
۲۳۳	شرف ہفتم در ذکراہ رمضان و	۲۱۸	ذکر نماز استخارہ	"	ورق زیتون و انجیر و میوہ
۲۳۳	در ذکر تراویح و تسبیحات	۲۱۹	ذکر نماز استحباب نماز شکر النہار	۱۹۸	صفت خرما و امرو و چنار و ماہی و خرپہ
۲۳۴	شرف ہجدهم در ذکر شب قدر	۲۲۰	نماز شکرانہ والدین و نماز چاشت	"	و طریق خوردن مع دیگر خواص صفت
۲۳۵	ذکر نماز شب قدر حسب معمول	۲۲۰	شرف چہارم نماز زوال و پیشین	"	باد بخان و کدو و انار و انجور
"	مشایخ کرام	۲۲۱	شرف پنجم در بیان نماز دیگر	۱۹۹	لطیفہ سی و ہفتم در شرائط اعتکاف
۲۳۶	فصل در ذکر شب فطر و روز عید فطر	۲۲۱	شرف ششم در بیان نماز شام	"	معنی خلوت و عزلت و بیان تجرید
۲۳۶	شرف نوزدہم در ذکراہ شوال	۲۲۲	شرف ہفتم در بیان نماز خفتن	"	تفرید و فوائد نباتات
۲۳۶	شرف بیستم در ذکراہ ذی الحجہ	"	کرامت عجیب حضرت قدوة الکبریٰ	۲۰۱	ذکر خلوت و عزلت و طریق چلہ نشینی
۲۳۷	لطیفہ سی و ہفتم در بیان عشق و	۲۲۳	ذکر صلوة السعادت	۲۰۲	حکایت درویش چلہ کشی مکار
"	مراتب او	۲۲۴	ذکر نماز تہجد و فضائل او	۲۰۳	نکتہ عجیب میان مولیٰ و بندہ روز
۲۳۸	ذکر عشق و محبت با مقام مختلفہ	۲۲۵	ذکر اوقات خواب	"	حساب خواہد شد
۲۳۹	ذکر طبقہ ہائے ارباب محبت	۲۲۶	شرف ہشتم در ماہ محرم و ذکر شہادت	۲۰۴	ذکر آیام الرعین و انصرام او، شرائط
۲۴۱	لطیفہ چہلم در بیان ورع و زہد و تقویٰ	۲۲۷	ذکر روزہ عاشور و اعمال معمول مشایخ	"	اعتکاف
۲۴۲	لطیفہ چہلم و یکم در بیان توکل و	۲۲۸	ذکر شہادت حسین علیہ السلام و ثواب گریہ	۲۰۵	طریق تعلیل غذا و طبی کردن
"	تسلیم و رضا و ذکر خوف و	"	بیاد مصائب شان	۲۰۶	لطیفہ سی و ہشتم در بیان طائف صبح و شام
۲۴۲	رجاء	۲۳۰	شرف نہم در ذکراہ صفر	"	و صلوات خمسہ اہل اسلام و نوافل ادویہ مشہورہ

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۱۸	شرف یازدهم در بیان دو اب	۲۴۱	شرف دوم در مبارک رسول علیه السلام	۲۴۴	حکایت برسیل ارباب توکل
۳۱۸	در بیان وفات اوصی الله علیه و سلم	۲۴۳	شرف سوم در بیان بعضی احوال او	۲۴۵	لطیفه چهل و دوم در بیان تعبیر خواب
۳۱۹	شرف هفدهم در بیان اسلمه و	"	که بعد از ولادت ظهور یافته بجهت نیست	۲۴۶	ذکر خواب گوناگون
"	ثواب اوصی الله علیه و سلم	۲۸۰	شرف چهارم در بیان جهاد او با کفار	۲۴۷	لطیفه چهل و سوم در بیان بخل و سخاوت
۳۲۲	شعبه اول در ذکر زید بن حسن	"	و آشامی تحفظ او در جنگ	"	ورزق و ذخیره
۳۲۳	شعبه دوم در مناقب حسن بن علی	۲۸۹	شرف پنجم در بیان حج و عمره وی علیه السلام	۲۴۸	لطیفه چهل و چهارم در بیان مجاهده و
۳۲۴	شعبه سوم در ذکر عبد الله محض	۲۹۳	شرف ششم در بیان سلمه و اوصی الله علیه و سلم	"	ریاضت و در بیان تفاوت و سعادت
۳۲۷	ذکر عقب شهید ابی عبد الله الحسین علیه السلام	۲۹۴	شرف هفتم در بیان اوصاف صوری	۲۵۲	لطیفه چهل و پنجم در رسوم خلق و مزاج
۳۲۷	شعبه اول در عقب امام	"	حضرت صلی الله علیه و سلم	"	مستحق معامله
"	زین العابدین رضی الله عنه	۲۹۵	شرف هشتم در بیان اوصاف معنوی	۲۵۳	لطیفه چهل و ششم در بیان تذکره و وعظ
۳۲۸	سلسله سادات نجشیه	"	حضرت صلی الله علیه و سلم	"	حسن خلق
۳۲۹	شعبه دوم در عقب امام محمد باقر	۳۰۵	شرف نهم در بیان معجزات او علیه السلام	۲۵۶	لطیفه چهل و هفتم در بیان مؤمن و مسلم
"	رضی الله تعالی عنه	۳۰۸	شرف دهم در بیان ازواج او علیه السلام	۲۵۸	لطیفه چهل و هشتم در بیان امر معروف
۳۲۹	شعبه سوم در عقب امام جعفر	۳۱۰	شرف یازدهم در بیان ذکر اولاد ائمه	"	و نهی منکر
"	صادق رضی الله عنه	"	صلی الله علیه و سلم	۲۶۰	حکایت دانشمند دهلوی
۳۳۰	شعبه چهارم در عقب امام موسی	۳۱۰	شرف دوازدهم در بیان بنات	۲۶۱	لطیفه چهل و نهم در بیان معرفت امامت
"	کاظم رضی الله عنه	"	بنی صلی الله علیه و سلم	"	و ترک علائق
۳۳۰	شعبه اول پنج تن که اولاد ایشان	۳۱۴	شرف یازدهم در بیان اعمام و عمات	۲۶۲	لطیفه پنجاهم در بیان نفس و روح قلب
"	قلیل اند	"	او، صلی الله علیه و سلم	"	و قبض ارواح
۳۳۰	شعبه دوم متوسطان در عقب زین	۳۱۶	شرف چهاردهم در بیان موالی و خدام	۲۶۶	لطیفه پنجاه و یکم در بیان ذکر طبل و علم و
۳۳۱	شعبه سوم کشیشان از اولاد امام موسی	"	او صلی الله علیه و سلم	"	زنبیل گردانیدن
"	کاظم رضی الله تعالی عنه	۳۱۷	ذکر در رسولان او صلی الله علیه و سلم	۲۷۰	لطیفه پنجاه و دوم در بیان نسبت نبوی و مشق
۳۳۲	شعبه چهارم در عقب امام علی رضا	۳۱۷	ذکر در کتاب او صلی الله علیه و سلم	"	هفته شرف شرف اهل دیان نسبت نبوی

فہرست

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۶۷	ذکر شیخ اومدالین صہبانی و فضل	۳۳۷	تذکرہ ہفتم در مناقب حضرت امام حسین	۳۳۲	شعبہ پنجم در عقبات امام محمد تقی رضی اللہ عنہ
"	الدین خاقانی	"	شہید کربلاء رضی اللہ عنہ	۳۳۲	شعبہ ہشتم در ذکر امام علی ہادی رضی اللہ عنہ
۳۶۸	ذکر حضرت لطیف گنجوی رحمۃ اللہ تعالیٰ	۳۳۹	تذکرہ ہشتم در مناقب حضرت امام زین	۳۳۲	شعبہ ہفتم در ذکر امام حسن ذکی رضی اللہ عنہ
۳۶۹	ذکر شیخ کمال گنجندی و مولانا	"	العابدین رضی اللہ عنہ	۳۳۳	شعبہ ہشتم در ذکر امام محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ
"	شیرون مغربی	۳۵۰	تذکرہ نہم در مناقب حضرت امام محمد	۳۳۳	لطیفہ پنجاہ و سوم در ذکر خلفاء الراشدین
۳۷۰	ذکر خواجہ حافظ شیرازی و سلطان	"	باقر رضی اللہ عنہ	"	و بعضی صحابہ تابعین و ائمہ اثنی عشر
"	الشعرا امیر خسروی دہلوی	۳۵۱	تذکرہ دہم در مناقب حضرت امام جعفر	"	رضی اللہ تعالیٰ عنہم
۳۷۱	ذکر حسن گنجوی شاعر نامی	"	صادق رضی اللہ عنہ	۳۳۳	تذکرہ اول در مناقب امیر المومنین حضرت
۳۷۲	لطیفہ پنجاہ و دوم در رد و برخی خوارق	۳۵۲	تذکرہ یازدہم در مناقب امام موسیٰ شہید	"	البکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۷۲	کرامت اول قصبہ چاندلو،	۳۵۳	تذکرہ دوازدهم در مناقب حضرت	۳۳۶	تذکرہ دوم در مناقب امیر المومنین حضرت
۳۷۳	کرامت دوم، سوم، چہارم و پنجم	"	علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	"	عمرفاروق رضی اللہ عنہ
"	شدن	۳۵۶	تذکرہ دہم در مناقب حضرت امام محمد	۳۳۸	تذکرہ سوم در ذکر عقوبات فرقتہ رو فیض
۳۷۴	کرامت پنجم مقام کاپلی، کرامت ششم	"	تقی رضی اللہ عنہ	۳۳۸	در نسخ شدن شخص بیاعتہ ابانت
"	و ہفتم و ہشتم	۳۶۱	لطیفہ پنجاہ و چہارم در ذکر بعضی	"	شیخین رضی اللہ عنہما و قصہ نادرہ
۳۷۵	کرامت نہم، دہم، در احمد آباد	"	شعرا کہ از مشرب صافی صوفیہ و	۳۳۹	حکایت عجیبہ
۳۷۶	کرامت یازدہم بایسد علی در اعراض	"	طائفہ علیہ شہرتی داشتہ اند	۳۴۰	تذکرہ چہارم در مناقب حضرت امیر
"	خطاب جہانگیری	۳۶۱	ذکر رودکی شاعر	"	المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
۳۷۸	کرامت دوازدهم در احمد آباد، تکلم	۳۶۲	ذکر حکیم سنائی غزنوی رحمۃ اللہ علیہ	۳۴۱	تذکرہ پنجم در مناقب حضرت علی المرتضیٰ
"	از حضرت خضر علیہ السلام	۳۶۳	ذکر شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ	"	رضی اللہ عنہ
۳۷۸	کرامت سیزدہم در روم شیخ الاسلام	۳۶۴	ذکر شیخ شرف الدین مصلح الدین	۳۴۲	ذکر ظہور اعجاز عجیبہ از حضرت علی کہ شدہ
"	رومی	"	السعدی الشیرازی	۳۴۲	ذکر کرامت عجیبہ حضرت علی تقی رضی اللہ عنہ
۳۷۹	کرامت چہار دہم در روم خاص	۳۶۴	ذکر شیخ فخر الدین المشہر بالعراقی	۳۴۶	ذکر عقوبت خوارج
"	محل بادشاہ	۳۶۶	ذکر امیر حسینی رحمۃ اللہ علیہ	۳۴۶	تذکرہ ششم در مناقب امام حسن رضی اللہ عنہ

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۱۰	لطیفہ ششم در بیان صدور بعضی نفاس اشفاق	۳۸۵	مقام چہارم قصبہ انہونہ و قصبہ سبھیہ و سدھور	۳۷۹	کرامت پانزدہم وعدہ بسنت فرزندال.....
۳۱۲	تمت	۳۸۷	ذکر دعوت حمیدی و عمل تلخیر مرغ	۳۷۹	لطیفہ پنجاہ ششم در بیان تفویض مقام و تقلید ولایت
۳۱۳	رسالہ کوائف اشرفیہ از سید فخر الدین اشرفی دہلوی	۳۸۸	ذکر شرف انتم یا عظیم	"	ذکر قبول کردن حضرت قدوۃ البحراء سید عبدالرزاق نورالعین رالبشر
۳۱۳	خلیفہ حضرت حاجی سید محمد علی حسین اشرفی سمنانی	۳۸۹	ذکر دعائے بشیخ معہ موکل	"	فرزندی
۳۱۳	مقدمہ در بیان سجادہ نشینی حضرت نورالعین قدس سرہ	۳۹۰	اختتام دعائے بشیخ و ذکر اوضاع عرش و کرسی و ملائک و منازل و	"	ذکر مدت عمر حضرت نورالعین
۳۱۶	شجرہ منظومہ	۳۹۱	حروف اسم عظیم	۳۸۱	ذکر نذر گزار میدان نواب سیف خال پرگنت.....
۳۲۳	شجرہ نسب سجادہ نشینان حضرت سید عبدالرزاق علیم الرحمۃ	۳۹۶	نقشہ اوضاع عرش و کرسی	"	ذکر در تعظیم اولاد اکابر
۳۲۵	تجۃ الذاکرین تصنیف حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ :	۳۹۶	ذکر بعضی افسونہائے ہندی بجمت دفع زہر مار و غیرہ	۳۸۲	لطیفہ پنجاہ ہفتم در بیان رایا اشرفی مقام اول در خط او در واژہ روح آباد
		۴۰۶	الہی و فضل لامتناہی	۳۸۳	مقام دوم در قصبہ رودلی و ملاقات مولانا کریم الدین
		۴۰۷	مادہ تاریخ وفات سید اشرف جہانگیر سمنانی اشرف المومنین	"	مقام سوم دریا الہی متوعرف روضہ گانوں.....
		۴۰۷	ذکر آمدن مردان ابدال اوتاد.....	"	
		۴۰۸	ذکر تعمیر روضہ مبارکہ کہ مادہ تاریخ آن عرش اکبر است	۳۸۴	



بیست چنانست میان این دو است که فرقی از زمین تا آسمان است نقل از سید الطائفة
 است سکر از محو فضل نتواند بود چه صاحب محو همیشه مرابط بود و این مقام تکمیل بود و مقام حضرت
 رسالت پناه صلی الله علیه و سلم بود و نیز محو بتجلی علوم اهل اسکا شفعه داشت و آن مخلوق
 بازگشت ترتیب دست افعال و تهذیب احوال باشد و در رساله کشمیری آورده است سکر بر محو فضل
 دارد چه صاحب سکر اهل انباط و مواجید بود و از لطائف جمال حد سکر کشف یابد و بنده در سکر نشواید
 حال قائم باشد و در حال محو بشرط علم در مقام سکر بی تکلف بود و در وقت محو بی تصرف و
 هرگز محو نمی بود و سکر هم بحق در ترجمه عوارف آورده است که سکر باب قلوب را باشد و آن سنیلا
 حال است از مشایخ کبار و شیوخ نامدار و بعضی وقت کلماتی متضمن عجایب با سحر و غرائب آثار
 در وجود آید و آن بواسطه بقا سکر بود و صاحب محو را از این چاره نیست و نیز سکر بر دو نوع است یکی از
 محبت باشد و یکی از عیبت بود و اولی از آن برویت منعم باشد یعنی سینه خود را ندید باشد و این از نوع
 سکر است و دوم سکر از شراب مروت و آن معلوم باشد از رویت نعمت که خود بیند این سکر را بر
 محو فضل خود ندارد و تقوی نیز بر نوع است یکی اقامت محبت کشف بود دیگر محو بغفلت و این
 هر دو محو بقید یانست این محو را سکر کفر است یا بهر حال حفظان حقیقت جمال خوانای محو و سکر
 هر دو محو است این جمال باشد و این هر دو حال بعد ذوق و شرب نماید ذوق و شرب هر دو عادت
 از غرات او و از نتایج آثار کشف و قلبی و احوالی حاصل شود صاحب ذوق متاثر و صاحب
 شرب باقی سکران باشد ذوق بر پنج راحت عذرت بود شرب علالت و لذت و لذت و لذت و لذت
 را گویند و معنی شرب نصیب است از شرب مروت و محبت بنیابت برسد مشرب مدام گردد
 و محو و بحق بود سکر از شراب صافی باشد صفای مشرب او باقی گردد و شعر شریفی بنام الملت کلام بعد
 کایس + فیا خذ الشرب و یماذو کیت حضرت قدوة الکبیر میفرمودند که اصحاب محو شکن سیر
 حکمین اند و از باب سکر درین شرب تلون چه لازم اهل تکمین شربت هر چند ایشان از باد و محو
 سرخوش بودند دست نرودند باطن ایشان غالب بر ظاهر نیاید که سیره متحققان روزگار و احوال
 کردگار بود بخلاف اصحاب تلون که ظرف استعداد ایشان آنانکه شراب عرفان پر شود ضرورتی
 جام پر بود جز عاز و بر بر و قطعه ندانست که در برجم شرب کنند و گونه میشود ذوق و
 سیکه از جام عرفان سرخوش آید و دیگر خواهیستی جیره دستی و تلون صفت ارباب در محو و
 حکمین سیرت اصحاب حقیقت طائفة ازل همیشه در از دیاد احوال باشند و نیز همان وایم در کنند
 وصال بودند و نشان اهل وصال آنست که بالکلیه از خود جدا گردد و نیز تکلیف نکست که کار مقصود
 و ملکه گردد و از کوشش بر هر دو از در نه چیز باید یانست صد ازین محال کی بیامی و غریبی و در دشتی

از سکر
 چنانست
 میان این
 دو است

و ساز دل در ظن و در بهت و سه از خوی در شرم و در بیم و در حاجت نقل است که چون بعضی
 اصحاب در عالم تکلیف سید میری و وزیر می نالغ حال ایشان نشد قال بعضی العلماء الکلمین
 سطح الشکون تکلیف عبارت است از اقامت محققان در محال کمال و بدیهه عالی وصال در محال
 منتهیان در محکامه و وصول و تلویح در جه مبتدیان است از منازل راه مهتر موسی علیه السلام که
 بود که تجلی بر کوه طور شدش و او از دست رفت و حبیب علیه السلام شکمن بود از کتبه انقباب توسل
 در تجلی رفت از حال بخت مشغومی یکی از دست رفت از جرعه جامه و اگر غمها کشید از صبح تا
 شام و بود آن سر کوه و بیشه داده و بود این تانه و مجلس بیاده و و در از تکلیف آن نیست که
 بنده تغییر نشود آنکه بشریت باقی است تغییر پذیرد و لیکن مراد از تکلیف آنست که آنچه بر او حقیقت
 کشاید هرگز آن پوشیده نگردد بلکه زیاده و آاده آید سمیت تا بتزل دردی باید که جایستی
 اگر بوی بازمانی مرد آن رهستی و تلویح بر عکس نیست اما صاحب فصوص رضی الله عنه
 میگوید اصحاب تدبیر افضل اند از ارباب تکلیف چنانچه در لطفه اصطلاح گذشت و آن محمول
 بقدماء تجد است حضرت قدوة الکبر السیفسه بودند که طحیات از صاحب سکر خیر که
 همانم تلویح است و مقامات از اهل صحوریز که خواص تکلیف است و دیگر حرفیان بزم سکر و ستی
 دندیان مجلس نشاء بهر دستی بیشتر مجردان بودند که بر ستر وصال عیال حال آنکه چه نقل
 است از حضرت شیخ شرف الدین میری که در پاس ایشان ذکر می از ملاکت منصور افتاد و پس
 عنه فرمودند که دیگر مردم ملاک کردند اگر این فقیر دامن زلفه میبوی در او را ملا میگردی اما
 استفسار کرد که ملاوای در او چه بود گفتند که من او را از دوطح میگردم بعضی یاران حل
 کردند از دوطح نام مقامی است در طریقت که از حمله فردیت بمنصه زوجیه نشاند یا از تفرقه
 بیشتر جمع رسانند حال اسم بان فلان میر و ندانم در این فقیر که شرف است همه یاز دوطح چنین
 حل بر ظاهر است که چون او بر وصال حره موصول میشدی هر بار از راه این خطه بخار شورش
 درونی و در دمی بعد از تر بات گفتن بر آسودی و نیز درین تنبیه است که نسبت کمال آن
 حال فرود کرد و نسبت این جامع که مستغرق در بای لذات و باو می صحرای شهرات اند چه
 نقصانها که بود و این نقصان موجب کمال طائفه کمال بود که هر دین راه ترست نه از خوش
 صلی همان بود پس صد هزار تفرقه باشد در خطوط طائفه اول و در شهرات زمره ثانی و
 سیم و نسبت به خطه با خام باشد که این مبداء و آن انجام باشد و باید داشت که صوفی
 شعیل طحیات واقع نشده است این مختار تر که با ایشان طحیات منسوب است نادر است
 میل بود این نسبت کلی نیست بسیار شلخ بود مانند که میل صاحب عیال بود مانند و شورش

لغت معنی
 شناسان تکلیف
 بود نشستن
 تکریم است

و سبحان شتند این مقتضائی خواص شهرت نیست کسی با خبری است که الله بخود و این از خود و او شد
 كما قال سيد الطائفة قدس الله بصره اني وجدت سبعين وليا يعبدون الله بالهم والخيال
 و آخری باینکه یزید بنهم اکنون گوش هوش من این فقره دارشما ازین اسرار با جان کن فکر
 بردار که معاذ الله و هم و خیال میگوید که مستولی بر عوام است که کل مشکلیه یکنم با ضطره کسبهم
 بلکه ملول و زاری و هم و همین است که از کلمات شایخ مستفاد گشت اقولهم سلطان الاكظم في هذا
 الطائفة ليس اشارت حضرت سید الطائفة بنسبت سلطان العارفين بحالت نمون باوست که و هم خیال
 عباد از نمون ایشان است خلفاالت خویش که از محل کلین دم نیزند بلکه فی تحقیق تفوق حال
 خویش میکند و الله اعلم بحقیقه كما قال سلطان العارفين سني ما اعظم شرفي يعني
 "و خدا تعالی بداناتر است بحقیقت چنانکه فرمود سلطان العارفين پاک ستم بر بزرگ است شان من می باشد
 يعرف خلائك اهل الصحبة من هذه الطائفة ولقد نزل في الحال مرة بعد اخرى و جعل
 این را اهل تجربه ازین طائفه تحقیق نزول کرده علت یکبار بعد دیگری پس است
 في نفسه شيئا من خلائك على قدر حاله فانه تعالى اجرو هذا الكلام على لسان ابن يزید
 در نفس خود خیر از انان بر قدر حال خود پس خدا تعالی جبری کرد این کلام را بر زبان ابو یزید
 من يترك عبده كما يحدث الذي كرمه القلب من غير قصد له هذا معنى قوله سرب
 بغیر قصد او چنانکه پیرا میشود در این قصد این است معنی قول ایشان که هر صفا
 سرب نفسه على لسان عبده فما هذا النعب يؤيد كما قال ابو يزيد النخعي ان قلت يوق ما
 پاک از کرد ذات خود را بندگان بنده خود پس چیست این شقت نماید میکند این سخن که گفت ابو یزید الکی گفته است و در
 سبحاني ما اعظم شاني فانما اليوم كافر محمدي اعظم شاني فاقول اشهد ان لا اله
 که پاک ستم بسیار بزرگ است شان من پس من امروز کافر محموسی ستم قطع میکنم زار خود را میگویم که گویا ستم که نیست
 الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله وقال بعض العلماء انه سئل ابو يزيد عما
 سراسی الله و گویا ستم که تحقیق محمد بنده و پیام رساننده او گفته است بعضی علماء که سوال کرده ابو یزید ازین که
 فاجاب يا مني كنت في بعض اوسادى فقرأت سبحاني حكاية عن سربى مكنيا
 پس جواب داد که من بودم در بعضی و طائف پس خواندم سبحانی بطریق حکایت از پیر و نگار خود که
 لو قرأ واحد منهم في سورة طه اني انما سربك ومعنى النعب يرفعهم الى الله
 اگر بخواند یکی از ایشان در سوره طه انی انما سربک و معنی نعب رجم میکند بگویند
 اعظم والتكبير وقال عین الغضات قول اني يزد سبحاني ما اعظم شاني وقول
 خلعت و بزرگی و گفت مین الغضات قول ابی یزید سبحانی ما اعظم شانی وقول

این طائفه
 ستم بر بزرگ
 است شان من
 می باشد
 این کلام
 را بر زبان
 ابو یزید
 کرده است

الحجرات اما الحق يرجع الى قوله عليه السلام من لم يأت الحق فليس له من عرف
 طالع اذا حق رجوع میکند بوسی قول حضرت علی علیه السلام ویدر این تحقیق بدین که یک شاخت
 محمد علیه السلام فقد عرف الحق قوله تعالى من يطع الرسول فقد اطاع الله فاطلاق
 محمد علیه السلام ویدر این تحقیق شاخت حق و قول او که یکد فراموشی کند رسول این تحقیق فراموشی حق و قول
 السبیح والحق علیها يرجع الى الله تعالى للقبول الا لحد و الحب وقال الجامع ان
 نسیم ولفظ حق برود رجوع میکند بوی حق و براسه ثبوت جهاد و محبت گفت جاسم بن کتاب که
 سبحان من اسماء الله تعالى فيكون قوله سبحانه في اعظم امر في جعله
 سبحان از اسماء الله است پس باشد قول او سبحانی چیزی بزرگ کرد اسمی او را نیداروا
 عظيمنا وهذا الحق يرجع الى علو درجته في المعرفة كيف وقد خطب سلطان العارفين
 عظیم و اینست رجوع میکند بوی علو درجت در معرفت بگزار این نباشد تحقیق خطب کریم است سلطان العارفين
 وما قال عين القضاة فيه نظر وهو انه على قوله وكلامه يصح ان يقال ان الله و
 و خبری گفت عین القضاة در احوال است و آن است که بر قول او کلام او صحیح میگوید گفته شد اما اندرو
 اما الخلق ليس بصحيح اما قوله يكون الناس تحت لواء محمد يوم القيمة و محمد يكون
 اما الخلق این صحیح نیست اما قول او که خواهند بود مردم زیر لواء محمد علیه السلام و سلم روز قیامت و محمد خواهد
 تحت لوائنا وقوله لواء اعظم من لواء محمد فقالوا قيل لا في يزيد يكون الا اس تحت
 زیر لواء ما و قول او که لواء من بزرگتر است از لواء محمد پس گفته اند گفته شد بوی الهمزة بنو هاشم و در
 لواء محمد عليه السلام يوم القيمة فقال له وهو عليه الحال وفق الشكر فاجراها الله تعالى
 لواء محمد علیه السلام و سلم روز قیامت پس گفت بزرگوار و فایده او را حال و شدت نشا و این را که در این
 على لسان من خير قصيدة فيكون مصافا اليه تعالى لا الى ابن يزيد وقال بعض الفقهاء
 بر زبان او بغیر قصد او پس باشد منسوب بوسی حق تعالی نه بوسی الهمزة و گفته است بعض فقهاء
 من يتبعني الى مذهب اهل القوم والبدعوات هذا الكلام صحيح بلا كاويل كان لواء
 لواء آنکه رجوع میکند بوی مذهب اهل خواش نفس و بدعت که این کلام صحیح است بغیر تاویل زیرا که وی
 افضل من النبي عندهم وهذا خلاف اهل السنة والجماعة وقال الجامع اللواء
 افضل است از نبی نزد ایشان و این خلاف اهل سنت و جماعت است و گفت جاسم بن کتاب که لواء
 على نوعين لواء يكون لله تعالى وهو لواء الخواص وهم الفقهاء والعارفون ولواء
 بر دو نوع است لواءیکه باشد برای حق سبحانه و آن لواء خاص است عبادان نیران اند و عارفانند و لواءیکه
 يكون للهي من الله عليه وسلم وهو لواء العوام فيكونون تحت لواء محمد
 باشد برای محمد علیه السلام و سلم پس ایشان خواهند بود زیر لواء محمد علیه السلام

در حدیث

الاسماء

از طبقه ثانی است گنبد دمی البو لغیت است از بیضا بوده که شهرست از شهرهای فارس و
نه حلاج بوده روزی به کان حلاج بود که بوی اتحاد داشته ویرا بکاری فرستاد گفت من روزگار او
بردم با بخت اشارت میکرد بوی نمیده دانه که از نمیده جدا میشد ظرف مشغوم بود که پرازی نمیده داشت
چون دانه از نمیده جدا نوز ویرا حلاج گفتند بین واسطه و در عراق بود با حضرت سید الطائفة
و نوری صحبت داشته و شاگرد عمر بن عثمان می است و موجب رسوائی ایشان نفس عمر بود
چنانکه گذشته شلخ در کاروی مختلف اندیشتری پیدا کرده اند که خدتن ابوالعباس عطا و شبلی
و شیخ ابو عبد الله حنفی شیخ الوائس هم نصیرانوسی و ابوالعباس سرج بکشتن که رخساند و فتوی
گفت من نمیدانم که وی چه میگویی و در کتاب کشف المحجوب تاجله متاخران قدس الله روحهم
او را قبول کرده اند و هر چه بخواهد بخواهد متقدمان قدس الله روحهم نه یعنی رد و وطن اندرین و
بود مجوز عالمه مجوز اصل شناسد از متاخرین سلطان الطائفة ابو سعید ابوالخیر فرموده است که کسی
در علم و فقه و حدیث و در مشرق و مغرب کسی چون او نبوده و شیخ الاسلام قدس الله سره گفته که من
ویرا نمیدانم و سوانفت شرع را و رعایت شلخ را و زو نیز نگفتم شما همچنان کنید که ویرا توقف گزاید
و اما که ویرا به زیر دست تو دارم از آنکه ویرا نمیدانم و وی ایام متاخر کسی گفت و گوی که نزد
در صفت حمل نکرده و آنچه افتاد ویرا بی رعایت شرع افتاد و بان همه دعوی هر شبانه و در هر وقت
نماز میکرد و آن شب که بروز ویرا بشهد وصال سانیما نصیر بکشت نماز کرده بود و آنکه گویند که وی
دعوی بیامیزی کرده و دروغ است حضرت شبلی زیر بار او را و استاد و گفت او لم یفک و قال الله
آن قاضی که بکشتن او حکم کرده بود گفت وی دعوی خدائی میکند شیخ شبلی گفت که من بهان میگوم
که او میگفت یکا دیوانگی مرا برانده و قتل او را در سر افکنده قال الامام فخر الدین الرازی
الله تعالی هو الحق و معرفته هی معرفته الحق کما ان لا یبذلنا و قم عک الخاسر قلبه
که او تامل حق است و شناختن او شناختن حق است چنانکه اکسیر و تفکیک واقع خبر پس میگردد و انداز
نمیبافند که الیوم مکرمة الله تعالی و قم عک الخاسر روحه فاقبل سر و وجهه
اند پس چنین که شناختن حق تامله واقع شد پس روح او پس بدل شد روح او از
البا طایفه را لی الحق مکرمة هذا ابره قال الحق و هو خلاف البا طل منها ما قال
افعل بون بوسی حق بجان پس شد در فاصل گشت که من حق بتم و در خلاف باطل است اما فی خبر و گفت
الامام نصیر الحق تعالی و ان کان ما یسوا لا فهو باطل او هالک فقد
امام که مرده بون حق تامله است و اگر باشد چیزیکه مرده است پس باطل است فی حق تامله
سجل فقی ما یسوا عندک و فینت نفسه انهما کلمتی فی یقینه موجو و غیر الله تعالی و انما
مرده است که فانی شد حق تعالی نداده فاشد حق تعالی نداده در حق تعالی و مرده بودی فیرا پس گفت که حق

۱۰۰
حق تعالی نداده فاشد حق تعالی نداده در حق تعالی و مرده بودی فیرا پس گفت که حق

كَانِ اللَّهُ تَعَالَى أَجْرَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ عَلَى لِسَانِهِ وَهُوَ فَانٍ بِالْكَلِمَةِ عَلَى نَفْسِهِ وَاسْتَعْرَافَ فِي
 كَرِيهِ حَقِّ تَعَالَى جَارِي كَدِّ دَيْنِ كَلِمَةٍ بِرِزْبَانِ او دَو فانی بود باکل از نفس خود و غرق بودن بود
 اَنُوَارِ جَلَالِ اللَّهِ تَعَالَى وَلِهَذَا قِيلَ لَهُ اَنَا الْحَقُّ فَقَالَ اَنَا الْحَقُّ فَإِنَّهُ لَوْ قَالَ اَنَا الْحَقُّ
 اَنُوَارِ حَقِّ تَعَالَى وَبِئْسَ اَمِينٌ وَفِيكَ كَفَّةٌ شَدِيدَةٌ بِئْسَ اَمِينٌ وَفِيكَ كَفَّةٌ شَدِيدَةٌ بِئْسَ اَمِينٌ وَفِيكَ كَفَّةٌ شَدِيدَةٌ بِئْسَ اَمِينٌ
 لَصَارَ قَوْلُهُ اَنَا اَلْاَشَارَةُ اِلَى نَفْسِهِ وَالرَّجُلُ فِي مَقَامِ الْخَوِيسِ سَوَّى اللَّهُ تَعَالَى وَفِيهَا
 اَيْتَهُ قَوْلُ اَوْسٍ اَشَارَتْ سَبْوِي نَفْسُ خُودِي شَدِيدَةٌ وَتَزِدُ فِي مَقَامِ مَحْوِ اَسَاسِي حَقِّ بُوْد دَانِ اَيْتِ
 مَا قَالَ اَلْاِمَامُ اَنصَارُ اَنْ مَنْ خَلَبَ عَلَيْهِ مَتَى يَقَالُ اِنَّهُ هُوَ ذَلِكَ الشَّيْءُ عَلَى سَبِيلِ الْحَبَارِ
 جِيْزِيْكَ كَفَّةً اَسْتَأْمَرُ شَخْصٌ كَهَافِثٌ بِرُوْجِيْزِ كَفَّةً مِثْلُ دَو اَمَانِ جِيْزِيْكَ بِرَبِّ اَمَانِ
 كَمَا قَالَ فَلَا اَنْ هُوَ حُجُوْدٌ وَكَمْ مَرَّ كَلِمَةً اَنَّ الرَّجُلَ مَسْتَعْرِفًا قَالَا الْحَقُّ لَا جَرَمَ قَالَ اَنَا الْحَقُّ وَانْفَرَقَ
 جَانِبُهُ كَفَّةً مِثْلُ دَو اَمَانِ جِيْزِيْكَ بِرَبِّ اَمَانِ جِيْزِيْكَ بِرَبِّ اَمَانِ جِيْزِيْكَ بِرَبِّ اَمَانِ جِيْزِيْكَ بِرَبِّ اَمَانِ
 بَيْنَ هَذَا التَّوْوِيلِ وَبَيْنَ التَّوْوِيلِ التَّالِي اِنَّهُ صَارَ الْعَبْدُ فَاِنَّمَا بِالْكَلِمَةِ عَنْ نَفْسِهِ غَيْرُ
 دَرْمِيَانِ اَيْنِ تَاوِيلِ وَدَرْمِيَانِ تَاوِيلِ دَوْمِ اَنْتَ كَهَافِثٌ بِرُوْجِيْزِ كَفَّةً مِثْلُ دَو اَمَانِ جِيْزِيْكَ بِرَبِّ اَمَانِ
 فَاِنْ عَنْ شَهْوَةِ الْحَقِّ تَعَالَى قَوْلُهُ اَنَا الْحَقُّ كَلَامٌ لِحَرَاهُ اللَّهُ تَعَالَى لِسَانِهِ فِي حَالِ سَكْرَةٍ
 فَاِنْ اَزْ شَهْوَةِ حَقِّ تَعَالَى قَوْلُ اَوْسٍ اَشَارَتْ سَبْوِي نَفْسُ خُودِي شَدِيدَةٌ وَتَزِدُ فِي مَقَامِ مَحْوِ اَسَاسِي حَقِّ بُوْد دَانِ اَيْتِ
 مِنْ شَرَابِ الْحُبِّتِ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ فَالْعَائِلُ فِي الْحَقِيْقَةِ هُوَ اللَّهُ تَعَالَى وَكَمَا فِي هَذَا
 اَزْ شَرَابِ مَحَبَّتِ بَغِيْرِ قَصْدٍ اَيْسَ كُوْنِيْدِهِ وَرَحِيْقَتِ حَقِّ تَعَالَى بُوْد دَانِ اَيْتِ
 التَّوْوِيلُ فَالْعَبْدُ هُوَ الَّذِي قَالَ ذَلِكَ وَمُرَادُهُ مِنْهُ الْمُبَالِغَةُ قُلْتُ هَذَا ضَعِيفٌ لَانَّ
 تَاوِيلِ اَيْسَ يَنْدِهِ هَمُونَ كَفَّةً اَسْتَأْمَرُ شَخْصٌ كَهَافِثٌ بِرُوْجِيْزِ كَفَّةً مِثْلُ دَو اَمَانِ جِيْزِيْكَ بِرَبِّ اَمَانِ
 الشَّرْطُ اَنْ يَكُوْنَ بَيْنَ حَقِّ الْحَقِيْقَةِ وَالْحَاجِزِ نَوْعٌ مُشَابِهَةٌ وَلَا مُشَابَهَةٌ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ
 شَرْطِ اَنْتَ كَهَافِثٌ بِرُوْجِيْزِ كَفَّةً مِثْلُ دَو اَمَانِ جِيْزِيْكَ بِرَبِّ اَمَانِ جِيْزِيْكَ بِرَبِّ اَمَانِ جِيْزِيْكَ بِرَبِّ اَمَانِ
 خَلْقِهِ يَنْجُو مِنَ الْوُجُوْدِ وَلَا يَخْلُقُ عَلَى قَوْلِهِ كَلَامٌ يَقْضِيْ اَنْ تَقَالَ اَنَا اللَّهُ وَلَيْسَ فَلَئِنْ وَمِنْهَا
 خَلْقُ اَوْ بُوْجُوْدِ اَوْ جُوْدِ دَرْمِيَانِ اَيْنِ تَاوِيلِ دَوْمِ اَنْتَ كَهَافِثٌ بِرُوْجِيْزِ كَفَّةً مِثْلُ دَو اَمَانِ جِيْزِيْكَ بِرَبِّ اَمَانِ
 مَا قَالَ اَلْاِمَامُ اَنصَارُ اِنَّهُ لَمَّا خَلَّى فِي رُوْحِهِ نُوْرُ جَلَالِ اللَّهِ تَعَالَى وَذَلِكَ حُبُّ النَّبِيِّ
 جِيْزِيْكَ كَفَّةً اَسْتَأْمَرُ شَخْصٌ كَهَافِثٌ بِرُوْجِيْزِ كَفَّةً مِثْلُ دَو اَمَانِ جِيْزِيْكَ بِرَبِّ اَمَانِ جِيْزِيْكَ بِرَبِّ اَمَانِ
 لَا يَكُنْ لَاجَرَمٍ بَلَّغَتْ رُوْحُهُ اِلَى اَقْصَى مَسَائِرِ الْعُرُوْجِ هَذَا صَارَ حَقًّا لِعَبْدِ اللَّهِ اَنَا الْحَقُّ
 زِيَادَةً اَلْبَتَّةَ رَسِيْدُ رُوْمِ اَوْ بُوْجُوْدِ دَرْمِيَانِ اَيْنِ تَاوِيلِ دَوْمِ اَنْتَ كَهَافِثٌ بِرُوْجِيْزِ كَفَّةً مِثْلُ دَو اَمَانِ
 كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَيُحَقِّقُ اللَّهُ الْحَقَّ اِيْمَانًا بِقَوْلِهِ اَنَا الْحَقُّ لَانَّ الْحَقَّ اَعْمُ مِنْ
 جَانِبِ فَرْدِ حَقِّ تَعَالَى وَحَقِّ مِثْلِهِ خَلْقِي تَكُنْ حَقِّ رَاجِحًا بِسَاقِ شَدِّ قَوْلِ اَوْسٍ اَشَارَتْ سَبْوِي نَفْسُ خُودِي شَدِيدَةٌ وَتَزِدُ فِي مَقَامِ مَحْوِ اَسَاسِي حَقِّ بُوْد دَانِ اَيْتِ

الحق بذاتهم ومن الحق بغيره ومنها ما قال الامام انه يحمل ذلك على حذف

حق بذات خود باشد احوال باشد ومان است آنچه گفته است امام که حمل کرده شد داین بر حذف
المضاف والمغنی انا عابد الحق او عبد الحق او شاكر الحق او ذاكر الحق وهذا ضعيف
مضاف ومعنی آن باشد که من بحق تسمی یا بنده حق تسمی یا شاكر حق تسمی یا ذاكر حق تسمی داین ضعیف است
لأن حذف المضاف وإقامه المضاف اليه مقامه إنما يجوز إذا أمن من الالتباس
نیز که حذف مضاف وایم نمودن مضاف به در مقام او فقط در وقت بلازم است از اشتباه امن باشد
كما في قوله تعالى واستل القرية اهل القرية ولا يجوز إذا كان موكفا لا
چنانکه در قول حق تعالی و استل القرية اهل القرية یا ایها اهل القرية یا جازیت وقتیکه اشتباه شود خواندن
تقول رأيك وانت تريد علمك مني وقوله انا الحق من هذا القبيل وكما قال

کدیوم زیبا و مراد تو آن باشد که غلام زیبا در قول انا الحق ازین قبیل است و اگر گوید
قابل فيه دلالت على حذف المضاف لأن العبد لا يكون حقيقا بل الله تعالى
گویند که در آن دلالت است بر حذف مضاف زیرا که بنده خدا میشود که نقل کرده شده است که هرگز

مقل له قل انا الحق كما روي عن الجليلي انه قال انا الحق وتب عليه حتى قيل
گفته شد او را که بگو که من بحق تسمی چنانکه روایت آمده است از جلیل انکار کرد آنرا و گفت که من حق تسمی ثابت اند بر او آنکه نقل

ولا يجوز على هذا التأويل ان يقال انا الله على معنى انا عابد الحق وليس بصحيح و
در این است آنچه گفته است بر این تفصیلات که قول او انا الحق رجوع میکند بسوی قول آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
منها ما قال عين القضاء ان قوله انا الحق يرجع الى قوله صلى الله عليه وسلم من

انان است آنچه گفته است بر این تفصیلات که قول او انا الحق رجوع میکند بسوی قول آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم
سأني فقد راء الحق وهو ضعيف كما مر في قوله سبحانه ما أعظم شأني ومنها ما
ویدر این تحقیق دیدن را داین ضعیف است چنانکه گذشت در قول او سبحانه ما أعظم شأني

قال الجامع للحق الصفات الحميدة والباطل الصفات الذميمة فمعنى قوله انا الحق
گفته است جامع کتاب که حق صفات حمیده است و باطل صفات ذمیه است پس معنی قول او انا الحق است
أنا الذي ينبغي في الصفات الحميدة ونبني عن الصفات الذميمة وإنما قيل لأن متبني

که کسی تم که بانی اندم در صفات حمیده و فاشد از صفات ذمیه و از این جهت که نقل فرموده شد که امام
الشرع على الظاهر دون الباطن قال النبي عليه السلام نحن الحكم بالظاهر والله يتولى
شرح بر ظاهر است نه بر باطن فرموده بنی علیه السلام که ما حکم بظاهر و الله يتولى

والتكفير بواطن التكفير من جهة الله وتكفير من جهة العلماء وتكفير هم الجواهر بقوله
و کسی نسبت کردن بکفر بر وجهی که نسبت بکفر کردن از جانب حق است و اگر نسبت بکفر کردن از جانب علماء نسبت بکفر کردن از جانب

اِنَّا اَحَقُّ مِنْ هَذِهِ الْقَبِيلِ لَمَّا سَاوَاهُ مُصْرًا عَلَيْهِ فَبَسِقَ قَهْمُ اَنَّهُ اَسْرَادُ بَدَالِكَ اِسْمِ
 اِنَّا اَحَقُّ مِنْ هَذِهِ الْقَبِيلِ لَمَّا سَاوَاهُ مُصْرًا عَلَيْهِ فَبَسِقَ قَهْمُ اَنَّهُ اَسْرَادُ بَدَالِكَ اِسْمِ
 الله فَاَمَّا بِقَبْلِهِ تَعْظِيمًا لِلشَّرِيعَةِ وَرَفْعًا لِلْفِتْنَةِ وَلِهَذَا قِيلَ لِلْحَمِيدِ هَلْ كُنَّا وَنِيلَ
 مَن تَكْرَارِ مَن تَكْرَارِ مَن تَكْرَارِ مَن تَكْرَارِ مَن تَكْرَارِ مَن تَكْرَارِ مَن تَكْرَارِ مَن تَكْرَارِ
 فَقَالَ دَعُوهُ يُقْتَلُ فَلَيْسَ هَذَا نَوْمًا لِّتَاوِيلِ احْضَرْت قُدْوَةَ الْكِبَرِ مِيفَرُودَنَدُورِ
 فرمود گفتمند که کشتل کرده پس نیت درین روز تاویل حضرت سید الطائفه قدس سره چون منصور
 بحضور نور ایشان شرف شد و سپید گرامر معارف میگفتندی و سپید گیر آثار عارف می نمودند گاهی
 از غلبه شکر و حال منصور سخنی بلند میگفت و در می ارجمند میبفت روزی حضرت سید الطائفه نسبت
 وی فرمودند که کدام روز بود که چوبی بخون تو سرخ گند گفت روزیکه در آن واقعه وقوع شد و شمام
 لباس شجیت و پلاس یخوخیت خواهد ماند قطعه نه عارف را مکان برادر باشد که ره بردار
 وادار باشد چه فتوی مینویسد مفتی عشق که بی دفتر جهان برادر باشد در تذکره الاولیاء
 و مبنا و احوال ایشان چنین آورده اند که ویلا خواهری بود عارفه که رابعه عصر و حدویه و همخوانند
 شبها از خانه سر بصره انهدادی و در انجایی نخیر گاه اقامتی شبی منصور را و همی غلط افتاد و در پی رسی
 سر بصره انهداد و در گوشه مخفی شده ماند خواهرش تمام شب در عبادت و مراقبه گذرانید چون جام خوشید
 صبح در ادوات آمدن گرفت پیاله پراز باده معارف و حقایق ساقی نهم و وحدت بردست وی انهداد
 در کشید منصور از عقب دوید و دست وی گرفت که جرعه در کام من بریز گفت تو تاب این توانی
 کشید گفت آری گفت نتوانی باری طوعا و کرها جرعه در کام او ریخت بجز و چیدن سر خوشی حال
 پیدا شد قطعه چو ساقی نهم و وحدت باده ناب و بجای می فلند از لطف احسان و بدست آن عارف
 جمله راز و بلوا و شربت آن جام عرفان کشیده باده آن جام در نو و دگر از جرعه شد بهره گویا
 و جرعه هنوز بکام او رسیده بود که از هر طرف صلا می شنیدن گرفت که مَن اَحَقُّ بِالْقَتْلِ فَبَسِقَ
 الله چون نیکل صفا کرد همین صیت از هر جانب بر سر وی میرسید و از وی بگو شهادت خود
 می شنید و هر خد که می شنیدستی استغراق و اشتیاق دوران بر فریاد میشد و شوق جان سپاری
 زیادت میگشت بصیت تبار و دست جان بصیت اشرف و اگر صد جان بود هم سهل باشد
 ناگاه وقتی مغلوب شد برای او از من حق جواب داد انا اَحَقُّ یعنی من نه لوار ترم در کشته شدن
 براه حق تعالی در عالم هستی با می آن تفهیم من حق انا حق میگفتی که چندین شنوندگان را بگویش میرسد
 که انا اَحَقُّ میگوید بر سر شاد و غرور و غرور و غرور و غرور و غرور و غرور و غرور و غرور و غرور
 که من عولی کردم که منرا دار ترم من برای کشته شدن خودش در راه حق تعالی و این خلق عوام که

کتبت این را
 بکشتن
 در راه خدا
 در حضرت حسین رضو حال و بندی از احوال خواهر او

خوفا برآوردند بر این گشتن من را راه حق را این لفظ بیان کنم و تفهیم سازم و نکند کتاب دعوی عشق
 و شیء به هم نغوز باشد منهاد طلب حق رجوعی و باز گشتی در خود حاصل کرده باشم و این خوشتان
 فاند را بهل اشیا بق بود پس مهربان بر دهن نهاده و حالی هر دهن محام افتاده یعنی اقامت بیند
 خود را ساخت و بر بساط وصال مهربان جازا باخت قطعه کسی که درم زند در دعوی عشق و باز
 با دل بهم اقرار باشد و گواهی باید از جان باختن هم و اگر نه دعوی زوار باشد حضرت قدوة
 الکبر افرمودند که مردم می ندارند که نا اهن گفتن دعوی انانیت است و نیندند که انا العبد گفتن اذو
 زیاده تر است چه در نا اهن تواضع بسیار است که خود را عدم کرده و خست هستی خود را در دوازده فنا و ستا
 میگوید انا اهن یعنی من نیتیم مبد و هست جز خدا و دیگری هستی نیست نیست غیرش غیر در جهان
 نگذشت و لا جرم عین جلالتی باشد و اینکه انا العبد میگوید که من بنده خدایم دوستی اشات میکنند
 یکی خود را و دیگر خدایا و بندگی خود در میان نه و این کمال شرک بود صد نفر آفرین بر دهن گوشه شیز
 گفته باد که میگوید نیست ندارم بفایا از خوشتن و که گویم توئی باز گویم که من و اسی عزیز و کارگاه
 وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَاَمَّا تَعْلَمُونَ ه نظر کن و گواهی در کس و شما گشادند انا ان شاء الله و اگر زار
 اگر از فضل م رنی عجب باشد غریبی نالیده است قطعه بدرم و اعتذار برتر زنگاه و چون است
 درین عذرت دعوی تبا و دعوی وجود و قدرت و دعوی فعل و لا حول و لا قوة الا باللہ و
 تقریبا حکایتی از حضرت منصور میفرمودند که در وقت کلاخی ملی مصری حال دارم بود زیارت و
 رفت گفت چون مراقبه کردم روح ویرا در اعلی علین یافتن مناجات کردم و گفتم خداوند این چه جا
 که فرعون انا انکم افعلت گفت و حسین منصور انا اهن گفت هر دو دعوی خدائی کرده اند اکنون روح
 حسین منصور در اعلی علین روح فرعون در ادنی سجن درین چه حکمت است در سر دی خاک کردند که
 فرعون بخرد منی افتاد و همه خود را دید و با او کرد و حسین منصور مبد را دید و خود را کم کرده بلکه فرقت
 بیت چه نسبت در میان این و آنست که که فرشت از زمین تا آسمانست و فرشت انا العبد و سیدنا محمد
 لیس فی جنتی سیدنا الله و انکه کان یحفظ الناس فطهرت حالته فی ثلاث الو عطف قال لیس
 که نسبت در جنت من سیدنا خدا پس چنین که او خدا میفرمود و از این ظاهر شد حالت او دران وقت
 فی جنتی سیدنا الله و وضع اصبعه السبعة علی الجبة جداء صدیر و فطما اثر اصبعه علیها
 در جنت من سیدنا خدا و نهاد انگشت شهادت خود را بر جبهه برابر سینه خود پس ظاهر شد نشان انگشت آن
 فکان ذلک فی یتابور حسین ذهب من مصیبة الکها و کان فی مجلس الشایخ والعلماء
 بعد از این ساله در یتابور در تکیه رفت از مینین بطرف آن بودند در مجلس شایخ و علماء
 مثل الأستاذ الامام و ابی القاسم القرطبی و الشیخ ابی محمد الجونی فکلمه یبدونهم الا نکات
 مثل استاد الامام ابی القاسم قرطبی و شیخ ابو محمد حنبی پس ظاهر شد از ایشان انکار

زبان را ناول اعلو باشد

دعوی تعالی است
 که در کار خیر است
 که سازد
 نفس خلیف
 که بخواند حق و حقیقه
 خیر و شر را
 بدو

و القشیری

فقیه در دنیا پورنت با جادو و اولاد ایشان رسید آن خرده هنوز در خاندان ایشان هست بزرگوار
 و بزرگوار قال المظفر الفهرست منی الفقیر الذی لیس له حاجه الى الله فقد قال الامام العسکری
 و بزرگوار بنده میگوید گفت مظفر فرمود که فقیر آنست که نسبت برائی و حاجتی بسوی خدا پس گفت امام اوستاد
 ابو القاسم القشیری هذا اشارت الى سقوط المطالب و انتفاء الاحتیاج و المایه و
 الهما قسم قشیری این اشارت است بسوی ساقط شدن مطلبها و نیست شدن حاجت و غرض و
 الرضا و الى ما یجیئ الحق تعالی یقنی لا یطلب حاجه من الله تعالی سوائه الله حتی یفطر
 راضی بودن بر چیزی که جاری کرد حق تعالی یعنی طلب نمیکند حاجتی از خدا سوائه خدا تا آنکه برود و
 الزمان عن الفقر فقال اذا لم یطلب عن الله سوائه الله و فیهِ اشارت الى الخلق الله و هو
 زامن از فقر پس گفت و بیک طلب نکرد از خدا سوائی خدا و در آن اشارت است که خلقت حق تعالی اعتبار کرد
 صفة الخلق و هو الاستغناء عن غیره فالاحتیاج نقص و ضعف و الفقیر لیس له حاجه
 صفت بی برائی است و بی بر دالی است از فقری که پس محتاجی نقصان و ضعف است و فقیر سبقت بکمال
 کماله فی الاستغناء عما سوا الله تعالی و کذا قوله الفقیر هو الذی لا یفقر الى نفسه و
 در بی نیازی از چیزی که سوائی خداست و همچنین قول او فقیر آنست که محتاج نشود بسوی نفس خود و
 لا الى سوا الله فالاستغناء عن النفس ترکها بترك العادات و المایهات و الاثبات
 نه بسوی پروردگار خود پس نیازی از نفس ترک او است ترک عادات و المایهات و کار کردن
 بالحق العادات و الاحتیاج عن الصالحات و تقلیل المباحات و التمسک فی اللیات النہایات
 مخالف نفس و پرهیز کردن از چیزهای حرام مگر کردن چیزهای مباح و نماز در نهایت
 حضرت قدوة الابرار میفرمودند که حضرت مخدومی میفرمودند که این دو مقوله اند که با کار دیگر
 منسوب است بخلاف مذکور و آن نیست الفقیر محتاج الى الله و الفقیر محتاج الى کل شیء
 بیان کلمه اول آنست که فقیر کسی باشد که او صاحب فناء و الفناء شده و و پس هر گاه که او از خود فانی
 شده و احتیاج که صفت او است بطریق اولی فانی پذیرفته درین مرتبه او از خدا تعالی چه حاجت
 بود بلکه او کجا مانده است قطعه چو عارف با خودی مفقود باشد چه مقصودش که خود مقصود باشد
 چو دریا فائده قطره آب + نه آن قطره که بحر آمود باشد + تاویل کلمه ثانی آنست که فقیر عبارت
 از عارفی است که در پیش بصیرت او موجودات مراتب و صفات بود و کائنات مجلی وجه ذات
 باشد چون عارف باین مرتبه رسید بر آنست بهیچ چیز محتاج شد قطعه چون جهان آئینه صافی
 بود و هر کجا بنمرد آنجا روی شست و هر کجا بودیم از گلزار دهر + بوی گل نبود که در گل بوی
 شست و قال القضاة انما الفقیر هو الله قال فقد قال القاضي حنبل الذی انما هو الله
 شست و گفت بزرگواران فقیر آنست که خداست و بزرگواران الله است و بزرگواران الله است و بزرگواران الله است

اَلْعَلَّیُّ الطَّالِبُ اِذَا فَنَى صِفَاتُهُ الذَّمِیَّةُ وَصَارَ حَقًّا مَا بَقِيَ مِنْهُ بِاطِلُ تَعْقَامُ مَعَ اللّٰهُ
 یعنی طالب تیکہ فنا شد صفات ذمیرہ او واقع بینی و ست گریز باقی ماند و باطلی از قائم شد با خدا
 فَنَ وَجُوْدُهُ فَقَدْ وَصَلَ اِلَى اللّٰهِ فَكَمَ قَضَاهُ وَهَذَا كَقَوْلِهِمْ اِذَا التَّوْحِيدُ الْمَعْرِفَةُ مَعَ الْفَرْقِ
 درستی خود پس تحقیق را در حق تعالی پس فراق و این اند قول ایشان که در تیکہ کار شد خدای طاعتی را
 اَلَا مِدْقًا فَقَدْ وَصَلَتْ اِلَيْهِ وَقَالَ عَيْنُ الْقَضَا اَلْهَمْدُ فِي مَعْنَاهُ اِرْحَمْ كُلَّ اَنْشَلِ
 اسیر یعنی پس رسیدی او در مورد عین القضاات ہر اشیائی سے آواز دنت کہ در تیکہ کار شد
 فِي الْفَقْرِ وَهُوَ اَلْاِسْتِغْنَاءُ فَقَدْ حَصَلَ لَهُ اَلْعَلَّیُّ بِخَلْقِ اللّٰهِ وَهُوَ صِفَةُ الْغَنِيِّ وَقَوْلُهُ
 در فقر و آن بی نیازی است پس تحقیق حاصل شد او را خصلت حاصل در غنیت حق تعالی آن مفت و ناری است
 اَفْهَوُ اللّٰهُ اَنْ يَّكُوْنَ خَلِیْفَةُ اَجَلِ اَلْعَلَّیُّ بِخَلْقِهِ وَیَسْبِيْهِ مُتَمَلِّمًا مِّنْهُ وَحَاقِنْدُ قَوْلِهِ
 پس آن خدا نیست او نائب خداست سببیک خصلت اختیار کردہ غنیت حق تعالی را در تیکہ کار شد تا منشی فرمود کہ
 اَلصُّوْفِیُّ هُوَ اللّٰهُ وَمَا فِي قَوْلِهِ مَا فِي الْحِجَةِ اَحَدًا یَسُوْنِ اللّٰهُ مَا عَلَّمَ اَنْ كُلَّ شَيْءٍ هَالِكٌ
 کہ صوفی جان اللہ است و اما در قول اگر کہ نیست در حجت کسی سوا حق تعالی پس ہر کلمہ ہر چیز فانی است
 اِلَّا وَجْهَهُ اَوْ ذَا لَہُ وَاهْلُ الْحِجَةِ وَاَنْ لَّیْسَ اَلْقَوْمُ اَلْبَقَاءُ لَکُمُّ قَالُوْنَ اِلَهًا لَّہُ اَلْهَالِکُ
 سوا وجہ او یعنی ذات او و اہل حجت اگر ہر اشیائی نشان بقا است لیکن ایشان قابل فنا ہستند و فانی
 کما یَکُوْنَ بِالْفِعْلِ یَکُوْنَ بِالْقَوْلِ فَلَمَّا حَصَلَ فِيْ یَقِیْنِہُ اَنْ خَلْقَ لَہُ اَلْهَالِکُ سَأَلَ عَلَيْهِ اَنَّمَا
 چنانکہ بقول میشود ہمزہ نیز میشود پس ہر کلمہ مایل شد و یقین را کہ غیر حق تعالی است دمہ مایل ہو کہ
 اَلْیَسْرَ فَمَا اِلَّا هُوَ لَمْ یَحْکُمِ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَنَّا لَمْ نَعْقِبْ مَا بَعْدَ مُعَايَاةِ الصِّانَةِ وَهَذَا
 نیست در حجت سوا او یعنی حکم حق تعالی و آثار او پس مانت شد بعد دیدن صفات و این
 یَعْنِدُ کَمَالِ عَرَشِ الْقَائِلِ حَيْثُ اَیَّرَ غَیْرَ الْمَشْهُوْقِ قَالَ الْمَعْرُوفُ اَلْاَرْحَمُ لَیْسَ فِی
 فائدہ میدہد کمال عرش قائل را ہائی کہ ندید سوا مشوق فرمود معروف کہ حق نیست در
 اَلْوُجُوْدِ مَعَ اللّٰهِ اَوْ اِلَّا اللّٰهُ فَاَعْلَمُ اَنَّ اَلْوُجُوْدَ لَوْ کَانَ وَجُوْدًا مُّطْلَقًا وَوُجُوْدًا مُّقَدَّرًا
 ہستی سوا حق تعالی یا گفت اے اللہ منشی سوا خدا پس ہر کلمہ ہستی دفع ہست ہستی مطلق و ہستی مقید
 فَاَلْوُجُوْدُ اَلْمُطْلَقُ هُوَ الَّذِیْ لَا یَکُوْنَ مَعَهُ عَدَمٌ اَلْبَتَّہُ وَهُوَ جُوْدُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاَلْوُجُوْدُ
 پس ہستی مطلق است کہ نباشد البتہ ہستی ہرگز و آن ہستی خدا تعالی است و ہستی
 الْمُقَدَّرُ هُوَ الَّذِیْ یَکُوْنَ اَوَّلَ الْعَدَمِ وَاٰخِرَ الْعَدَمِ وَهَذَا اَلْوُجُوْدُ لَمَّا یَکُوْنَ صَدْرًا
 مقید است کہ باشد اول اومنی و آخر اومنی ہدین ہستی جبرین نیست کہ بسیار فرمود
 مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَفِیْضَانِہُ مِیْوَاہُ کَانَ وَجُوْدُہُ اَوْ غَیْرُہُ وَیَسْبِیْہُ هَذَا اَلْوُجُوْدُ لَمَّا یَکُوْنَ
 از حق تعالی و فیضان او ہر است کہ باشد وجودی یا غیر و نسبت ہستی ہستی ہستی

المطلق كنسبة وجود الصلوة المرسية في المزاولة بالنسبة الى وجود الرائي فكان هذا الوجود
 مطلق انما نسبت هستی صورتی است که دیده میشود در آئینه بنسبت هستی بیننده پس هست این هستی
 کل وجود فیصدق فی له لکن فی الوجود الا الله وایضا الوجود المتوسط بین العبادین
 اهل حق است پس صادق میشود قول او که نیست در هستی سوا حق تعالی و نیز هستی که در میان دو هستی است
 كالطهر المخلل بین الدمین وهذا هو معنی التوحید قال ابو العباس القصاب لکن
 انما طهرانی است که در میان دو حق است و این است معنی توحید فرمود ابو العباس قصاب که نیست
 فی الدمین الا ساقی وان الوجود ذاتی کلها معدومة الا وجوده فیما اشارت الی معنی
 در هر دو جهان بود و در کار من و محاورات همه نیست اند گریه می او درین اشارت است که من
 التوحید وهو نبات الوجود المطلق له تعالی ونفی هذا الوجود عن غیره واثبات
 توحید و آن اثبات و هستی مطلق است برای تعالی و نفی این هستی از غیر او و اثبات
 الوجود المقتد له ولهذا قال علیه السلام اصدق بیتی قاله العرب قول
 هستی مقید بآنچه بود برای این فرمود که گفت علی علیه السلام راست ترین بیتی که گفتند ابو عرب قول
 لبید رضى الله عنه الا كل شيء ما خلا الله باطل اى غیر حق و موجود و لما حصل
 بیدت رضى الله عنه آگاه باشد که هر چه که سوا خداست فانی است اے فرزند و نیز موجود است و هر چه که
 الیقین والدوق فی ذلك ما رأتی فی الدنیا والاخری موجودا حیات قال الا
 یقین و دوق درین ندید در دنیا و آخرت موجودی بخیر او پس گفت
 ساقی و قال علیه رضى الله عنه ما نظرت فی شيء الا ورايت الله فیه فقد قال
 پروردگار من و فرمود حق تعالی و آنرا که سراف حضرت قدوة الکبر میفرمودند که
 حین التفات لی فی حکم الله تعالی وانا سراف بعضی مردم این کلمه را منسوب بحضرت علی
 رضى الله عنه کرده اند و اما برخی دیگر اند که آن منسوب بیکى از اکابر سلف دارند و عبارت
 اوسه طریق یافته شد ما رایت شيئا الا ورايت الله فیه و ما رایت شيئا الا ورايت الله
 بعدا و ما رایت شيئا الا ورايت الله قبله و این هر سه مشاهد مشرانه بر مقامات ثلاثه
 که عارف را ترتیباً حصول میگردد که شرح او بطبع زکی مخفی نیست قال ابو بکر الوراق للنس
 بیتی و بین الله فرق فی الطلب فان طلبی و طلبه مقاربان الا ان تعد مت بالحكمة
 على وجود العشق الى الیة من غیر طلب منی حضرت قدوة الکبر میفرمودند محل این
 الفاظ هر چند که بعضی صوفیه بیکر که روانه و عبارتی لطیف در شرح آورده و لیکن بمنه او سبقت
 خالی از اشکال نیست آری مترے که میان محبوب و محب می باشد اگر چه بقصد اشارت

هست این هستی
 حق تعالی است
 از دیدن حق تعالی
 که در میان دو
 راستی است
 من و در میان
 حق تعالی و حق
 و طلب حق تعالی
 او بر دو مرتبه است
 که اگر چه در حق تعالی
 می باشد و در حق تعالی
 حق تعالی و طلب حق تعالی

الله إلا انه بدأ لهم ففقد في وقت ما قالوا مثل هذه الكلمات وهي لا يقدح فيها
 الله لکنک نماز شد ایشان در وقتی پس گفتند مانند این کلامها دین قریح نیکند در غیریکه
 اطمینان علیہ یوقدہ انهم قالوا لا اله الا الله انفصال عن غیر الحق والا الله انفصال
 اتفاق کہ مانند جان ناید بکنند ایلی که ایشان گفتند لا اله الا الله بعد از آنکه از غیر خدا
 بالحق فلو یفصل لکم یفصل ثم ان الوضوء انفصال والصلوة انفصال وكان الاستاذ
 بنماز یک نماز شد نزدیک نشد چنانکه وضو جدا کیست و نماز جدا کیست و بعد از استاد
 ابو علی الدقاق يقول لما يقال لا اله الا الله لا يستغناء الا نداء عن الذوات فادنا
 ابو علی دقاق بمنمود جزین نیست که گفته میشود لا اله الا الله بیک صاف کون از کلمات پس نیک
 قال العبد صفا قلبه وحضره فيكون وود قول الا الله على قلب متفقا وسمعت صفا
 گفت بنده صاف شغل او حاضر شد با من پس باشد بعد قول الا الله بد دل صاف با من صفا
 قلت هذا مثل ما قالوا في تقديم التمجيد على التوحيد في قوله سبحانه وتعالى ان التمجيد
 گفتیم این آیت که گفته اند از مقدم سبحان الله و تعالی در قول او سبحانه و تعالی که سبحان اک
 تنزيه الله تعالى عن الصفات للنقص والتجديد اثبات الصفات التكال ومن اراد ان
 داشتن حق تعالی از صفات نقصان و عدم ثابت کردن صفات کمال است و کسیکه بگوید
 يجعل ماء الورد في اناء يغسله او لا يجعله فيه فهذا مثله اذا تمت العبادة في وقت
 بیندازد گلاب را در اندازد می شود یا از تخمین پس می آید و او درین پس این آیت است چون شد نیک می باشد
 كعش الله قال اويس القرني تمام العبادة ان تكون عبدا على كل حال كما ان
 چون نزلگی حق شکر فرمود پس فرمودی کمال شدن نیک است که تو باشی بنده او در هر حال چنانکه دوست
 سرتاک فی کماله تعظیم او امتداد الله فی تعظیمه يكون خيرا تاك تحيوا الله في الاستغناء
 بعد و کار در هر حال پیشانی آزار از سر خدا بیگانه است پس از وقت باشد نیک و چون نیک خدا در هر حال
حضرت قنوة الکبر میفرمودند مثال این سخن گویم بگریه و اعبد ربك حتى ياتيك
 اليقين می باشد ما را که سبست عبادت بوسه منسوب بود عبادت بود چون بفشار
 افعال رسید حواله بجائے دیگر یافته برائین موصوف بصفات الله گردد قال الخلاج
 لا فرق بيني وبين سائر الاصفاء صفة الذاتية وصفة القائمة قياما بها وذا كانت قائمة
 که نیست طاعتی میان من و دیگران پس در کار من گردد وصف صفت ذاتیه وصف قائمه تمام است ذات الله
 فاعلم ان تعبد الله في السؤال والطلب عن الله تعالى وغيره فقل لا يدعي الاستغناء
 پس بداند تعبد و نیک کامل میشود و نفری بر او عیب در سوال طلب حق شکر و غیره پس گریه و ذکر میکند پس بگوید

۹
 این کلام
 بعد از نماز
 بگوید
 مرتبه

فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ وَأَوْصَافِهِ إِلَّا فِيمَا اسْتَتْنَى مِنْهُ وَهُوَ أَنَّ صِدْقَ الذَّاتِ مِنْهُ وَلِجَمَاعِهِ وَ
 فِي أحوال خود و اوصاف خود بجز آنکه استتار از آن است که ظهور ذات از دست و ظاهر بماند یا دست
 فيه دلاله على ان الاثر في حال وجوده يحتاج الى المؤثر في القيام والا فناء كما هو
 در آن دلیل است بر آنکه اثر در حال هستی خود متعلق است بسببی اثر دهنده در تمام اذن و باقی اذن فاعلم
 مذهب أهل السنة والجماعة قال الزاهد هو الفقير والفقير هو الصوفي والصوفي
 مذهب اهل سنت و جماعت است گفت زاهد همون فقیرست و فقیر همون صوفیست و صوفی
 هو الله فاعلم ان حبر المبتدأ على نوعين هو هو او يكون الخبر هو المبتدأ والفقير
 همون الله بلکه خبر مبتدأ دو نوع است ادوات یعنی میباشد خبر همون مبتدأ اند قول
 الامير العادل فهو صفة الامير معنى والصفة من ذات الموصوف فما يصدق
 که امیر عادل است پس آن صفت امیرست و معنی و صفت از ذات موصوف است پس خبر صادق
 عليه الامير فيصدق عليه العادل ومنزله منزلة ابي يزل الصفة منزلة الله
 بر او امیر صادق می آید بر او عادل و مرتبه او مرتبه اوست یعنی تا زایل نشود صفت در مرتبه مبتدأ
 على وجه التشبيه كقولك سداً يعني انه كشيء في القوة لا ان زيداً على الحقيقة
 بر وجه تشبیه مانند قول تو که زید شیر است یعنی او شباهت در قوت نه آنکه زید در حقیقت
 اسد و في هذا مبالغة فاعلم اعتقدوا في زيدا اعتقاداً عظيماً حتى جعلوا اصلاً في
 شیرست و درین مبالغه است پس ایشان اعتقاد کردند در زید اعتقاد عظیم تا آنکه گردانیدند او را اصل در
 الثبوت في الجماعة ثم شبهوا لاسديته في الشجاعة على موجب اعتقادهم والمعنى
 نهایت شجاعت باز تشبیه دادند از شیر در شجاعت موافق اعتقاد خود را معنی در
 الحقيقة ان سداً ينوب مناب اسد في الشجاعة ومن قول تعالى انما البيع مثل
 حقیقت آنست که زید نام شباهت شیر است در شجاعت و مانند قول حق تا جز این نیست که هرگاه
 الربوا فقال الزاهد هو الفقير او الزاهد يقوم مقام الفقير وقوله والفقير هو الصوفي
 سبوت است پس قول او که زاهد همون فقیرست یعنی تا بر قائم میشود مقام فقیر و قول او که فقیر همون صوفیست
 او ان الفقير يقوم مقام الصوفي وقوله الصوفي هو الله او يقوم مقامه فيما يخص
 یعنی فقیر تا بر میشود مقام صوفی و قول او که صوفی همون اللهست یعنی تا بر قائم میشود مقام او و در حق
 الناس اليه من الامور الدنيوية والاخرية من جميع منه شيئاً كما لا يسمع منه كما
 مردم بسوی او از امور دنیوی و اخروی کیستند از و چیزه که بگوشید از حق تا بر قائم
 قال النبي عليه السلام ان الحق لينطق على لسان عمى اما قول البعض العبودية باعتبار
 فرمود نبی علیه السلام که حق گویا میشود بر زبان عمی اما قول بعض که عبودیت تغییر

بود چون اعراضه مذکور بنمازل خود رفتند یکدیگر گفتگوی کردن گرفتند حضرت سید علی فرمودند که برادر اشرف
 سخنی که معنی ندارد و نخواهد گفت و حال آنکه سخن ایشان توجیهی هم دارد که بهائی همیت جبارت از حقیقت
 انسانیت ایشان است و بال و پزدن جبارت از سلوک بعین تا به خود بود و از وحدت اسمای الهی
 و جمیع صفات نامتناهی در عین ثابتۀ ایشان باشد و بچنگال زدن از تحت جمیعۀ او کردن ایشان
 است دیگر اعیان را چه عین ثابتۀ یکس که این جمیعت را قابل و صور علیه شخصی چنین شایستگی با حاصل بود و هرگز
 دیگر اعیان الهی و صور علیه نامتناهی در عین او باشد چنانکه این سخن درین طائفه مشهور است که بعضی ارباب
 نادیده است که حق تعالی و دلهائی عالم و خالطری آدم در تحت امر وی کرده است مقول است که گاه
 میبود که حضرت غوث الثقلین تنها گانه بخجندی از اصحاب میبودند و گاه میبود که اندک عالم و اجتمع
 الاکلام میشد بعضی از اصحاب استغفار اینمندی کردند فرمودند که هاسی عالم و قلوب بنی آدم در قبضه
 من نهاده است هر گاه که انقباض دلهای میکنم همه مردم مجتمع در گردن من میشوند و گاهی باز میگردد که
 همه بیا می خود بروند قال الان شرف الله الله لا اله الا هو خورشید من خورشید انما از شرفی در ده گردن
 صحن اسمائیل گشتی چون بعد از رخت بستن حضرت قدوة الکبر از منزل فانی بسوی کاروان
 سرای باقی ریای عالی و اعلام متعالی را چون از سفر قدم نهاده میجرات رسانیدند زول بخانه عالم
 حضرت سید محمد گیسو دراز شد درین مرتبه ایشان رخت از کارگاه فانی بسته بکاروان سرای باقی
 نهاده بودند و خلف بر حق و خلیفه اصدق سید مایه سجده پر جاوه میدوخته بسته بودند و سید زاده
 جذبه عالی داشت که گاه میبودند یک صد من سلاسل آهنی بردست و پاهای داشت و بر سر سنگ نشسته
 بروی جلوس میفرمودند با شاها و روزگار بسبیل پذیرفته این خود میفرستادند و در خانه آنها ایشان
 در گردن زاده خویش بنا کرده بودند و چنانکه کلبه شیخ ید الله در میان گرفته بودند و سستی و جذبه پیر تیر ایشان
 را فرو گرفته که سخنان شطحیات سر نیزه و گاهی لفظ اعظم تجلیات از زبان ایشان سر نیزه از عورت
 هر کارا نوبت می بود بر بسترو صال حاصل میشد القصه سید زاده بکار بست حضرت قدوة الکبر
 مشرف شده بودند که اکثر اوقات حالات حضرت قدوة الکبر بیان میکردند و اثر حکایت در دل
 مردم چنان باز گرفت اصحاب ایشان را تعجب میشد که نقل کردند که روزی مجلس سماع بود از اکابر
 و اصاغر آن نواحی حاضر بودند چون از سماع فرا داشت شده و اعراضه صوفیه سخنی از مشرب توجید و
 مشرب از مشرب تفرید برآمد حضرت قدوة الکبر اسرار توجید و آثار تفرید گویان گرم شدند و از بار
 مبارک ایشان این مقوله برآمد انکله لا اله الا هو حکیمه و کانوقت سیکس از علمای کابلین و نقیض
 تنهون دم نزد و لیکن بودند و متعلی بود در جدول و ابجاث باز کرده و ابواب حقایق فراز و ترتیب
 آغاز تا منی محبت که از خلفای کبر ایشان بود در سده و ایل میخند تا و ایل با قایل حیدر کردند شفا می

گفت اشرف
 که نمیدانم
 که نمیدانم

کتاب همت در یاد دادن + شمع خورشید جهان میرد بزم + اگر در فتنه از نورشان حضرت قدوة
 الکبر میفرمودند نقل است که خونی را بر دار کردند همان شب عزیز در خواب یکم آن خونی در گشتان
 میخورد انواع مراتب مقاصد در میان فردوس است مراد می دواند استفسار کردند که تو در دنیا قتال
 بودی در آخرت باین منزلت بچر رسیدی گفت در آن روز که مرا در دار کردند حبیب محبی میگذاشت اتفاقات
 غایت سوس می بین دید و دعا کرد حق تعالی به برکت دیدار او علم بدین منزلت رسانید حضرت قدوة الکبر
 میفرمودند کسیکه شاخ بسپارد دیده باشد فضل دارد و کسیکه شاخ افکند باده است و همچنین تفصیل است در دیده
 شاخ مر این طالع را نقل است که ابو الحسن از بزرگان متاخرین شیاطین است بهترند بود از دیدار شاخ
 در دنیا بود با ابو عثمان حمیری مخفی بود و در سفر قندهار فضل با محمد باعلی و در جرجان با علی و در
 بانی یوسف بن ابوالحسن در بغداد با جنید و در یمن عطاء و حریری و در شام با طاهر مقدسی ابن
 جلال و ابو محمد دمشق و در مصر با ابو بکر و اوراق و ابو علی و در باری صحبت داشت. امثال این مشایخ را دیده بود و
 حدیث از بسیاری از ایشان نقل میکرد و در کمالی بنابر شاخ ابو عبد الله خفیف بنگی ملی رسیده بود و شمع خفیف
 در گفت پیش بود ابو الحسن گفت پیش فضل من پیش بروم ابو عبد الله گفت تو خفیف را دیده و من ندیده ام
 حضرت قدوة الکبر میفرمودند که شیخ الاسلام میفرمودند که همیشه نسبت این طالع را دیدار پیرانست و
 صحبت ایشان و نیز میفرمودند دیدار پیران و انضیل این قوم است که از دیدار پیران آن یا نبیند یا بچیز نماند و پیران
 فله بعدی سألته که عجیبی الحدیث و هم شیخ الاسلام گفت آری چیست که ماده نشان خود کردی
 ایشان را صحبت ترا یافت و ترا دید که ایشان را شناخت و انشاء الله نفسه حرمی مرا می بنوع من بود
 برك و ايم ينظر من اليك و هم لا يصفون ه سخن با جلاله است جانم و باید تا جانم در این دنیا
 جانم را دیدند و او را دید که حق را دیدار آنکه او با اوست قصه هر حق گاه گاهی می اندوست رهی بر باد نشود
 را بهانه رهی دیده قوم نماید دیده با بدین او بسیار است که حقیقت برود رهی باز آید و اگر رهی هرگز باری
 نیاید هم شاید آنکه فتنه رهی هم از رهی می زاید پیران بهانه می کا در حقیقت میفرماید چون بهانه تمامی
 بر خاست حقیقت فرو آید رهی باز کار نیست که این کار نه یابا آدمی است یکی را دیده بر بهانه آمد یکی را دیده
 حقیقت کار حقیقت دارد و بهانه را چه حقیقت قطعه صورت درویش را کرده حجاب + حق فرو آید
 یعنی بر نقاب + دیدگان معنی بدیدار صورتش + دیده حق و الله اعلم بالصواب + نقل است که دیدار شاخ
 همیشه نسبت است ملازم طالع را پیشین مرتبه که این مقام گویند آنست که گویند فلان پیرا دیده و با فلان
 شیخ صحبت داشته و دیدار شاخ را غنیمت باید گرفت که دیدار پیران اگر از دست خود از آن توان در یافت
 حضرت شیخ الاسلام فرمودند که مشایخ من در حدیث و علم و شریع بسیار از ما پیر من کابر یعنی و نقل
 و حقیقت شیخ ابو الحسن الخرقانی است که ایشان با ندیمی حقیقت با نمانستی همواره این بان درمی آمیختی

به جانشین
 به جانشین
 به جانشین
 به جانشین

به جانشین
 به جانشین
 به جانشین
 به جانشین

یعنی نفس با حقیقت حضرت قدوة الکبر امیر مودنه چند کسی یکبار مرکب بود و نه از صفات معنیه که
در ویشی که کیمیا اثر شده باشد بوی نظرافتنه و از عرقاب معاصی و از گرداب ناهنجاری بساط حلیه و انابت آید
تغیر نماید مودنه که حضرت شیخ عیسی بن ابی دینار با گذر بر فاشه افتاد و یار گفت بعد از خفتن پیش تو می آیم زن
خورم شد و خود را بیارست و از انواع لباس خود را پیراست بعد از خفتن نماز بر روی آمد و در رکعت نماز گزارد
و بیرون آمدن حال تغییر یافت چنگ بدین تو به زود از سر جدا داشت بدون آمدن شیخ و پیرانی یکی از
رویشان را و گفت طعام لایه حصیده بر مودنه و من خبر بد امیر را که بوی میل بود خبر دادند تعجب کرده
بیت فاده کشتی اندر بحر عسایان که بر ویش کند جز لطف نیردان و این را نیز شنید که یکی از رویشان
زنی داده اند و لایه حصیده نخته اند اما روغن نمی یابند امیر بطریق آشنه از ویش پیرا شراب کرد و شیخ خرد
و گفت که شاد شدیم این ویش روغن است بحصیده انداخته بخورند چون فرستاده امیر آمد گفت در آمدی بگر
از این ویش پیرا بسته دوست دراز کرد و در حصیده ریخت و آن دیگر را همچنان کرد و آن فرستاده را گفت که نشین
و بخور چون بخورد روغن دید که خوشتر از آن بخورد بود و امیر را خبر شد امیر نیز پیش شیخ آمد و بوی تو بکرد حضرت
قدوة الکبر امیر مودنه که اخلاص صاحب بهیگه و اختصاص حباب بیکه یار ایشان با یک نسبت من
توانا سباب و آلات بر خیزد بیکه اگر یکی از احباب گفت که این کفش من است و دیگری گفت فی این
نشان خصوصیت بنمود بلکه می یابند که اینها ملکیت خود دعوی نمکند که صفت ایشان بی ملک است
که با کسی ملزمند که ملوک اویند و اما لایه حصیده و فوکه که کف است قطعه چند خیز از روی انصاف
ای عزیزه شرط باشد ایشان دوستان و اولاد قدیم کامشان بدل و بر مز و خوشنشین تو فرض فلان
ثانی آن که دشمنان این گروه و دو باش از نزد ایشان در جهان و ثالث آن باشد که گذر بیکه
آن تو همان مامور در آن و قال لا شرف الا شرافات هو تعویفی الا راد تو علی مرکه اصحاب
باید دانست آنچه ادب اصلی و سبکی نسبت شیخ و مرید بود در لطیفه سالتیم کور شد اکنون سائر ادب
طلاب صاحب طریقه در اینجا تفصیل بگویم و مرید ادب بعضی این سخن مندرج اند که طالب صادق مراد
اصحاب بر سر خویش تقدیم فرماید و از دایره ارادت خویش بجای و جزوی بگرید مقتوی برادر انگو نهاده
پای نیست و بر بساط قربا جانی نیست بلکه بر خود پای نمانی و پوشیار و تانهای پابر سر و وصل یار
حضرت قدوة الکبر امیر مودنه تا نوازند و مها اکمن بود بگرید و اتحاد والدین بی وضو نگاه کنند همچنین
بگو آسمان و حکم در پیش اکار بگو کند و التفات همین و شمال نباید کرد ما و مودنه که در مجلس ایشان بود
سد مطرق باشد و بقیام ایشان قیام کند و تقدیم بر حکم و بر شمس هم نمکند تا توانایی وضو و سبتانیه
در نیامد و در وقت درآمدن استقبال سه در لازم شمرده و پیش پیر فاضل هم بگذارند و همچنین و طائفه انداز
که سیم و دی بالاتر از مشاهد پیر نیست قطعه اگر باشد نظر بر قاصد شیخ و نازی گر گذار و سهو باشد

این که در این خبر
آورد که حضرت
امیر بن عباس
از عیش از چشم
که در پیشگاه
آورد شد و او
ملک شراب بود
سبب عفت خاکد
آنها را حاصل
گردان پیش
گردید
عده
را که تعریف کند
در ملک خود
گفته که بخواب
عده
فرموده است
رسمی از دست
سوف کردن
از دست
از باران خود

نمانی مقتدی عشق آشت که در محراب ابرو مجو باشد و دفترش تجاوه نماید که اگر دانند و طائف نوت
 میگردد و نشان بی نیست در عقبه او انانید حضرت قدوة الکبر میفرمودند که از فرش سجاده در
 نوع میباشد یکی سجاده نماز دوم سجاده که پای حل بر جلوس باشد این بر حضرت پیر جاز نباشد
 و بعضی شاخ نهالچه مرغ میسازند بر کج جلوس میکنند و این خالی از روحی نیست اما مقتدایان
 اکثر کرده اند حضرت قدوة الکبر انکه ندی اشند که بر کج جلوس میفرمودند نقل است که حضرت
 شیخ برهان الدین غریبی رخصت حضرت سلطان الشانج محبوب الهی بجانه بر سجاده جلوس کرده بودند
 چون سمع ایشان سید موجب اعراض هر چند درخواست کردند که درت بصفا تبدیل نیافته تا که
 حضرت شیخ نهدیه الدین محمود قدس سره شانه نشند قطعه خطائی که دوازده دست درویش و صفا
 است که آرد پای هر دی + چو محمد الدین بنجم الدین کبری + بیار دیوانی هر دی پای هر دی حضرت
 قدوة الکبر میفرمودند تا تو از ازار بار جانب شیخ محترز بود اگر چه راه بعید باشد و در نزدیکی القبه می
 میرد از جانب پیر هر چند فروتن بود موجب تنی اوست و در ملازمت چندانکه منزل بود سبب عروج
 اوست نقل است که حضرت شیخ ابو سعید الباقیر را می میگذاشتند و سوار میسازند مردی بر او و خود از
 اسب فرو داد و فلانی شیخ بو سعید شیخ فرو فرو تر از آن باز ساق پای بوسیده و شیخ فرو تر میفرمودند
 حتی که سم اسب بوسید حضرت شیخ فرو فروند میانی چو این مقدار منزل کرانیم گفت حضرت اعلند
 فرمودند که این منزل تعزیر تو می دیدیم قطعه مریدان منزل پیش پیران + بهر نوعی که شد
 معراج باشد + رو بر چند لود در تکب بجز + باید بر سر در تاج باشد و بحین انتظار که بر پای اندلین
 و کش برآورد به میل پیر سلام اتقا کنند بلکه پای بوس کنند و در این فقیر سلام القبه کند جز بایوس
 یا سر فرو آوردن و دست بوس هم کنند اما است نماز اولی است که پیر و سر ملقه اصحاب بکنند اگر سر گوی
 که پیش رو و واقدم نماید که درین امر حکمتی است و بعد از امامت بسعت بجائی خویش مدود و عار و
 مناجات شیخ را گذارد که خواند اگر نیم خورده پیر و اکابر از آب طعام و شمار دست و ده تقیام اکل کنند و در کل
 نمنی تصور کند و خرقة پیر اگر تواند بپوشد در بر نکند و بکفیه و بجائی محدث از خود بیرون کند همچنانکه حضرت
 رعد بهمان مگر چه و در ظاهر حسنه مطالعه حسن حقیقت میکرد اما خرقة اکابر در برداشت چون محبت زنی غلبه
 مبتلا شد و یکس نمیدانست دلان و جد و سیها که در دج نفی الله میفرمویان باقی بود اما اولی از بر
 خدا بود و این مان از برای منینه و است که مردم را چنان احققو خواهد شد که وجد و صیحات و این مان
 نیز از برای غلط است مجلس صوفیه حرم آمد و خرقة از بر بیرون کرد و بر ایشان سپرد و قصه خود با مردم گفت
 و گفت نیخواهم که در حال خود کاذب باشم پس خدمت منینه لازم گرفت حال عشق و محبت دیرانی
 گفتند و گفتند و کی از او یاشی اکابر است منینه توبه کرد و خدمت او را پیش گرفت محبت آن منینه اندل

در ملازمت خود
 است که محراب
 در جوب خود
 معتمد است از حضرت
 علیه السلام و در
 یک سید است
 و این صفت است
 معجزات پیران
 و این صفت است
 عاقل است

وی را بل شد مجلس صوفیه اندر فقر در بر پوشید و لباس پیر که خلعت و ولایت و کسوت غایت است
 اگر میسر شود تنویر اللمعه در ایشان زبیده باشد و لباس که پیرامانت و تحفه بزرگ دارد که لباسی نرسد
 اگر در صحبت اکابر و بزرگان و خانقاه و مسکن مکان او نکند و بر اجناس اصحاب و دیگر نگاه کند که آن نوعی
 از سوال است اگر از یاران و دوستان لغزشی بیند بر روز و کنایت تنبیه کند و اگر ضرورت تقیر بود و تنهائی
 آنها کند و احباب بکند که مودب باشد و آنکه گویند صحبت بی تکلف باید ملو است که زیارت تکلیف
 نه طلبدار تعظیم خویش اگر نه از جانب خود مودب باشد که آنکه خصوصیه گذارده باشد حضرت قدوة
 الکبریٰ امیر مودن که مرغی بیناید که مردم میگویند که فلان یا نیست چه پاریار شدن و شرطیاری
 بجا آوردن از شاعت جان نباید است که آنکه گویند باید که اگر آنشایم غزل امی در یغادنه یاز نیست
 یار چه بود و چه از نیست و آنکه غیار از قسیم یار شد و یار کو اندر یار یار نیست و شرط ادنی
 در میان دوستان و جان سپردن باشند یا یار نیست و یارزد و یکست از نوز و چشم و یک در چشم
 تو این انوار نیست و نور او تابان تر از خورشید چرخ و هست چشم موش و یار نیست و اشرف آن
 یار که دیدار چشم خویش و وصف او را قوت است و نیست و حضرت قدوة الکبریٰ امیر مودن مودب
 در لباس است که روحنت از نور اید و لباس این طائفه سنتی دارد و بقایات خویش که تمام حال
 که آن لباس در بر کشد و لباس عونت افزای است مبتدی ممنوع است نه برای منتهی که او را تنها
 که شدت جامه صوفیانه که متعارف است پوشد و از جامه دقیق مجتنب بود بعضی حال این سخن برادر
 کرده اند و جامه که متوسط در نمی پوشی بود بهتر است حضرت قدوة الکبریٰ امیر مودن که زینت لباس
 خاص هر عبادت کنند از برای نمایش خلق نفس است که حضرت سفیان ثوری جامه مقلوب
 پوشید و نماز کرده چون از نماز فارغ شد اصحابش بنمود که جامه مقلوب در بر است راست سازید فرمود
 جامه قائمه که نماز کردم اکنون از برای نمودن خلق جامه راست کنم و آن سهلست قطعه چکار
 آید لباس سب و زینت و چه بر دیدن دلدار نبود و لباس کوتاه در بر کند که بظافت اقرست و
 تخصیص از ارزاشا انگ نگذرد و لباس خوش اگر جهت کسوف در بر کند بهتر است و اگر جامه نفس
 ستر فقر تواند بود و کار نبرد اما عقید نبود و بظافت و زینت جامه هر نوع که میسر بود و درش آید و
 بر چه نقل است از حضرت شیخ ابو حنیف الدین مهر و دوی که ایشان لباس عقید نبودند گاهی و شکر
 که بدو دنار خریدی می بستند و گاهی دستاری که بدو پیل بهایش بودی می بستند همچنین نقل
 از حضرت گنجشکر است که پاره نفسی هم بریده بود و پیرامین نبانند جزوی جامه که آید خبر کردند آن مقدار
 لباس دادند چون دوخته آوردند اصحاب غریب آمد فرمودند ستر از بر دوست اما انب است که جای
 پوشد که متوسط بود بهی که در حال انفاق صرف نبود حضرت قدوة الکبریٰ امیر مودن چون چرخ

اگر صاحب فتوح حاضر باشد بگوید **اللَّهُ حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُقْبَلُ إِلَهُكَ** و اگر غایب بود بگوید **اللَّهُ حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُقْبَلُ إِلَهُكَ** و نه اگر در پیش جامه اجامی نماز غایت کند شکله آنرا دو گانه برای یکجا نداد کند و چنانچه
 فتوح حضرت شیخ آمد در پیش چون بدین کسی سرفته باشد خاموش و دراز را نگاه میگردید باشد و
 آنحرمی از ده میرانده باشد از زیارت قبور بعبادت مرخص نزود که مبارک نیست اگر ضروری بود در جای
 نشسته دو گانه گذارد و عبادت او روزه و عبادت مرخص آنجا آید بگویند و آنجا آمیز و آن کند بخلاف آن
 و در مجلس شادی سخن نمگوید و مجلس نکاح سخن طلاق نمگوید و بنا میآورد و هر چه مطابق احوال
 آنجائی سخن گوید و در شب راه فرود خنجر اگر امانت کند آیات قرآن و سوره بخواند بسیار مقدس
 بتفاوت باشد اگر شانه سوغات نهد مناسب نیست که بی خلاف نهند که موجب قطع صحبت بود
 بکافران یا جامه عیدیه نهند همچنین کار و که بی نیام آورد همین باشد هر گاه از خورن و گوشت که قطع
 بوسی سرات کند همچنین عرق آب باشد و هر چه باشد خالی نبرد و در مجلس مردوش سید ریش بسیار
 ریش تقدیم فرماید و مخلوق بر غیر مخلوق ملحق بر غیر ملحق و اگر بر که معصلا و نسیم و شانه و عصی و ابرق
 و امثال آن هر چه بر اصحاب خود میدهند هر کدامی شعر بهت بر معنی ذکر و زیارت قبور افتاد حضرت
قدوة الکرام میفرمودند بعد از زیارت اکابر که بر صدر ارتداد و مسند حضور نشسته اند زیارت قبور اکابر
 است که بنفشه اصحاب طریقت و ارباب حقیقت و مقصود خود از ملائوت قبور یافته اند تقریباً می
 که حضرت مولانا زین الدین از برکات الهی و فتوحات نامتناهی از روحانیه متبرکه که حضرت شیخ
 الاسلام شیخ احمد جامی یافته بعد از آنکه وی از بیاضات شدیده و مجاہدات چیده بگذرد و جانیه حضرت
 شیخ الاسلام جامی ظاهر شد و گفت خدای تعالی داروی تو در شفاخانه ما نهاده است خدمت مولانا هفت
 سال پیاده و لیتری پای پی برهنه از پای پیاده به تربت مقدسه ایشان میرفتی و در گنبدی که محاذ
 قبور ایشان بود ایستادی و بتلاوت قرآن اشتغال فرمودی و هر چند وقت اندکی مشیت مقدسه تاملت
 هفت سال نزدیک مرقه شریف دی رسید قرآن خواندی و بیلاز اختلاف احوال که چند وقت بی
 گاه دور گاه نزدیک در آخرین می نشسته بی توقف سوال کردی جواب دادی که انهم با من و اشارت
 بود بعد از این که سی سال برین طریق گذشت بمقصود رسید آورده اند که هزار ختم قرآن وی مرقه
 مقدسه شریف ایشان کرده است و هم از روحانیه حضرت ایشان شده که احرام زیارت مشهود مقدس
 رفیقو سلام الله علیه من حل فیہ بند آبخارفت و خلعتها یافت و بشرف نواز شهابت افتاد و
 از آنجا غایت طواف مزارات طوس کرد و شب نواز متبرکه که حضرت شیخ ابو نصر سراج بود حضرت سراج
 پناه صلوات الله علیه سلم را در خواب دید که فرمودند فرادشهر طوس ترادوشی عریان پیش آید و برای
 کن و حرمت دار لیکن سجده مکن چون بآمد و بطوس درآمد با محمود طوسی را که مجذوب بود دید و برین

صفت در
 حق تعالی
 سبب قبول
 خدمت تعالی
 زنده

صورت که حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم گفته بودی آمد چون مولانا را دید خود را بزمین افکند و سر
در انداخت و مولانا پیش او رسید و نهانی برپائی ایستاد و بعد از ساعتی مای خود را از بند سرون کند و برپائی خواست
و با خود میگفت ای بی ادب کس را تعظیم نکنی که در شرف خیر صلی الله علیه و سلم در تربت شیخ ابو نصر سلج با
لغات کرد و دیگر آتشانی دلد و فرشتگان آسمان از وی شرم میدادند مولانا را و بر ک سلام کرد جواب داد
و گفت برو که او را رود و با منتظر قدم تواند حضرت **قدوة الکمل** میفرمودند که در ملازمت حضرت
شیخ ملا الدول السمنانی نشسته بودیم که کسی سوال کرد در شیخ که چون این بدن را در خاک ادا کنی
و بدن کتبیست بار و جانوی مخلوق شد و در عالم ارواح حجابیت پس چپا حسیل است بر
خاک رفیق و قائم صیت چه در هر مقام که توجه میکند به روح بندگان همان باشد که بسر خاک برفت شیخ
فرمود که قائم بسیار دارد و یکی آنکه چون زیارت کسی میرود و چند آنکه میرود و توجه او زیادت میشود چون
بسر خاک می رسد و بجز مشاهده کند خاک او را حسن او نیز مشغول شود و بکلی متوجه گردد و قائم
بشد باشد دیگر آنکه هر چند در روح نیست و همه جهان او را یکی است اما در بدنی که مضاد سال
با او صحبت داشته باشد و بدن محسوس را و که بعد از شتر او ابدالا با خود او باشد آن موضع نظرو
یعنی او بیشتر بود که بواسطه دیگر پس تکلیف کرد که یک نوبت در خلوت بنشیند قدس الهی سره بودیم
در وقت و سی ذوق تمام سبب صحبت جنید که زمین خلوت بیرون اعم و بسر خاک او تمام بخا
ذوق نیافتم این معنی را بعد است سیم چشم فرمود که آن ذوق بسبب جنید یافتی یا نه گفت ملی گفت
او موضع که در خوش پیدا است پس آنگاه او را باشد و تکیه اصدا میشود در بدنی که خدای
سال با او صحبت داشته باشد او را بود که ذوق بیشتر حاصل شود اما شاید که بسبب مشغولی حس
بسر خاک در توجه قصیر افتاده باشد زیرا که اهل دلی پوشیده باشد آن مشاهده نتوان کرد
بدن از حرقه نزدیک تربت و فوائد زیارت بسیار است کسی اینجا توجه کند بروحانیه مصطفوی صلی
علیه السلام قائم یا ابا اگر بدین رود روحانیه **مصطفی صلی الله علیه و سلم** از رفتن او و رخ راه با خبر باشد
چون آنجا رسید بحسب همد و خدمت پاک حضرت را بکلی متوجه شود قائم را با فائده این حدیث و اهل
مشاهده را این معنی تحقیق باشد حضرت **قدوة الکمل** میفرمودند که در آن آستان را در توجه و خبر
دارند چه عالم روحانیه لطافت دارد و تخصیص که در ارواح انکا براند که توجه را در شعر میگردند نقل است که
سلطان المشیخ زیارت مرقد تبرک حضرت خواجه قطب الدین رقتی در حقین طواف بخاطر شریف
ایشان رسید که از این توجه من روحانیه ایشان اشعار داشته باشد هنوز این خطوط تمام نشده بود
که در مرقد منوره ایشان صلی برآمد عبارت قصیم این مضمون شعر خواند **مکتوب** مرزنده پندار چون
خوشتین من آیم بجان گر تو آئی به تن + بدن خالی از مهنشینی مرا + به منیم تا اگر نه منی مرا حضرت
و غیره کتب فقهیه یا ادبیا قول خود نوشته اند بلکه ذهب المم احمد و امثال او نقل کرده اند ۱۱۰ عبد العزیز عطفه

المعنی هاتین در مقام
بهری بود که در علم سبب است
چهار کلام از اندام انسانی
آنست که او را در مردان و زنان
رسول الله صلی الله علیه و سلم
بنیادهای اینان است
در سوره انعام
المعنی هاتین در مقام
که در این دو سوره
قول انکار در حدیث
می گوید که حق تعالی
است که احسان
نمودن بندگان
کتاب علم
است که در این
که در این
اینها را در این
چهار کلام
شد که در این
فهمانی
قال الله صلی الله علیه و سلم
احقانی
من بعد از این
که در این
نوشته اند
و یکی از آن
مذکور است
مصلحتی
است که در این

متدیان وجود عدم قبل میان خلق و امیر قبل میان عالم ربوبیت و عبودیت مطرب انگاشته
بود لب کلام را گویند غیب اقرارن ملاحظه لذت علم بود شباب سرعت سیر بود بی محور
از معرفت دقائق مقامات و این سیر حکم جذب و چه حکم سلوک در اعمال و ریاضات و تصفیه پاک بود
سخن خوب اشارت واضح در ماده و غیر ماده خواب فنا و اختیاری بودت محبت دوستی بودی سیر
و علامه دلی متحرک بحسن سبحانه تعالی ملاحظه بی نهایتی که الیه بود که هیچکس بنهایت آن نرسد
تا مطمئن شود نظرافت ظهور از اوست از حضرت الهی در ماده و روحی کثرت اتفاقات بود غارت جذب
آهی بود دوست مشپوه محبت الهی بود قاصت سزاوارش بود که جز حق را این سزاوار نیست
چشم مست سرگردن آهی بود به تصفیر و غوره که از سالک در وجود آید جزا و چنانکه هیچکس را اطلاع نغند
و آن غنود عشرت لذت است با حق سبحانه تعالی و شعور و آگاهی از لذت خرابات خرابی بود
بت مقصود و مطلوب بود عبادت جهاد سالک بود زکوة ترک دایم بود و تصفیه هم
طامات معارف بود دوست صفت قدرت بود انگشت صفت احاطت بود بسبب
هیت عالم آئینه بر صفت ربوبیت است محبت الهی بود که از سبب مشوق بعاشق رسید اختیاری
و غیر اختیاری راحت و جود امری بود که موافق ارادت دل باشد ربوبیت عدم قدرت از ادا
عبودیت بسبب آن حضرت سعادت خواندن ازلی شقاوت زادن ازلی غنیمت مقام
ج حج سوک ایستاده بود تا راجع سبب اختیار سالک در جمیع احوال و اعمال ظاهری و باطنی
باشد راجع وجود امری گویند قبح وقت را گویند صلح قبول اعمال و عبادت و وسائط
قرب راجع طلوع و وقت و احوال بود که برخلاف ارادت دل بود رخ تجلیات محض را گویند
نسب راجع ملل و ادیان راجع امری را گویند که موافق طبع سالک نباشد سبب رنج عمل لذت شاد
چاه رنج مشکلات ابرار شاه و مساعد صفت قدرت و قوت را گویند قوت را سزاوار آهی بود
خدا حالتی باشد که بعد از فراق ظاهر گردد بافت طلب بود فریاد و ذکر هر را گویند در و خالتی بود که
از محبت طاری شود که طاقت تحمل آن نبود محبت شادمانی حق باشد عیب مقام جمع را گویند هر
اعراض از زیادتی و فضولی بود یا بدو مقام کشتن موات را گویند به مهر میل اصل خود است با وجود
علم و آگاهی از یافت لذت و دریافت مقصد سیر جذب آهی بود که سلوک بر و مقدم بود یا عکس مگر
خود را بدون مشوق است عاشق را که بطریق لطف و موافقت و نگاه بطریق تهر و مخالفت و جور از دست
سالک بود از عروج امیر ارادت الهی جاری داشتن است بر سالک بکبریا نیازی است از اعمال سالک
سهر وجود مطلق بود در مطاوعت بود یا بر صفت آهی را گویند که ضرورت کافه موجودات را بچشم
ایسم موافق تر از این نیست سالک چه کلمه توحید را این اسم دایره است غمگسار صفت رحانی بود

سالک قتی که حجاب دیگر نمانده باشد میل مجرم بود باصل خود سبب شعور و گاهی از اصل مقصد مجرم
 رجوع طبعی چون عبادات بطریق لریبه که با اختیار اصل باشد اصل و همچو مجرم خاص باصل خود اعمال
 متابعت او مستثیل و قتی حق بود باوجود طلب وجه نام جمال ظاهر کردن کمالات معشوق است
 جهت زیاده رغبت و طلب جلال ظاهر کردن زندگی معشوق است از جهت استغنا از ماضی و غنی خرد
 ماضی و اثبات بیچارگی او و بزرگی معشوق شکل وجود حق تعالی را گویند شمایل امتزاج جالیات و
 جالیات و سرقه روان کردن عقل عالم تمیز را گویند وصال مقام وحدت را گویند مع الله سواد و غیر
 کامل بطریق الهی بود و این گاه باشد که سبب دلستن طریق باشد سالک و کمال سالک باشد و همچنین سیر
 اکمل سیر را بود که رجعت محتاج نباشد و گاه باشد که بسبب تقصیر سالک بود محصل آرام تکلیف بود فقر
 کشف معانی و اسرار را گویند سیل غلبه حوال دلی را گویند که فرج توج باشد گل فتوح عمل را گویند لب
 لعل بطون کلام را گویند هم فهم آلت دید یافتن را گویند آرام محل تجلیات که از عالمان پوشیده
 بود حاکم اوامرش که بر سالک جاری دارند نظم استغاثت کردن است بحضرت الهی از شر
 شیطان و انقراض یا از تقصیر خود سیم بادی او آورده نهایت بود پام محل تجلیات را گویند چشم
 صفت بصیری را گویند شراب خام مدش مزوج را گویند جام حوال بود اسلام متابعت را
 بود و اعمال متابعت و ام مفادیری اختیار را گویند سلام درود و تحمید بود عالم اوامر و نوا
 که خلائق آن امتثال نمایند عمر بنده و امده محنت و طلب معشوق را گویند سیم تصفیه نماهری و
 باطنی بود محکم موقف بود چشم ظهور صفات قهری را گویند بر خود سیم روحش سالک ان
 کینه تسلط صفات قهری بود تا خلق ایقان ایقان الهی را بود آشنایان اعمال و عباد
 بود مهربان صفت ربوبیت را گویند جامان صفت قیومی که جمله موجودات قیام بدو دارد
 از آن رابطه موجودات پیوسته نبود قیام عالم ممکن نبود وین اعتقادی را گویند که از مقام فقر
 سیر کرده باشد یا بان و قایل طریق را گویند فقر و خشن تر که تدبیر و اجتهاد بود و گرد کردن
 تسلیم وجود است حکم تقادیر ترک تدبیر و اجتهاد را گویند کردن مدل بود از چیزی بچیزی و غرضی
 باغراض و در باختن محو کردن اعمال جنبه از نظر اهلین ترک کردن قطع آمال از هر چیزی
 خاستن قصد غریبت بر شستن سکینه بود در فتن عروج بود از عالم غفلت بلوی آمدن
 رحمت بود بعالم بشریت از عالم ارواح یا از استغراق سکودرون عالم ملکوت بود سیر و ن عالم ملک
 تابستان مقام معرفت بود زمستان مقام کشف و بستان محل کشادگی صفت باطالت عالم ناز
 مخصوص بود ریحان نور که از غایت تصفیه و با صفت حصول شده بود باران نزول رحمت
 آب روان فرج دل و پامی کوفتن تواجد است نزول غلبه و رفیع و چهره گلگون تجلیات

در غیره بود در خواب ابیداری یا بجا عالم بخودی لب شیرین کلام منزل کو انبیا را بواسطه ملک اولیاد
 بواسطه صغیه لب شیرین کلام بیهوده بشرط ادراک نشود و بان صفت شکلی بان شیرین
 صفت شکلی بطریق تقدیر از فهم و فهم انسانی سخن اشارت داشته اند الهی بود سخن شیرین مطلقا
 الهی بود انبیا بواسطه وحی اولیاد بواسطه الهام و سخن مکاشفات و کلمات الهی بود در راه و غیره و محسوس
 و معقولی گویند سخن اشارت واضح را گویند در راه و غیره معقول و محسوس بان اسرار الهی بود
 زبان شیرین امری را گویند که موافق تقدیر باشد میان سابقه که در میان طالب مطلوب بود و
 سر مقام و حجاب موعی میان نظر سالک بر قطع محب از خود و غیره جستن صفت کمال نشود
 است سلطان حیران احوال بر عاشق خانه رادت دوست بجزان انتفات بغیر حق اند
 درون در بدن حیران اشارت بر شد محقق کلمه اخزان وقت خزان میدان مقام
 شہوت را گویند چو گمان تقدیر جمیع امور بطریق جبر متبر فغان ظاهر کردن احوال درون منزل
 طرف دور اندکی از حضرت حق ساربان یاه نهی بود ایمان مقدر الهی بود حسن جمعیت
 کمال را گویند از رویل است اصل خود اندکی آگاهی و علم بعضی از اصل بمقتضی کسب و طریق طلب
 کمال را گویند سر و علم مرتبه بود کمال از زین سقوط سالک بسبب تقصیر و باز بکمال فایز
 ساقط نگردد از درجه و مقام حقیقت ابر و سقوط سالک از درجه و مقام بسبب کردن تقصیر باز
 تصعد و بکمال جذب و عنایت مبعی و در جبهه بود طاق ابر و احوال کردن است در سقوط سالک از درجه
 و مقام بسبب تقصیر گذشتن و دران تشویر زنی بود شست و شویر و شستن خرد و سدا که از
 تقصیر در وجود آمده بود و صفای حضور عاشق و مشوق حقیقت و جو خرد گوی را گویند از طرف که باشد
 گفتگو عتاب محبت آمیز بر احوال است باز و شیت است که رسمه انتفات بود و شیوه اندک فایز
 الهی که گاه باشد گاه نه که موجب غرور و غفلت نبود خانه خودی بود گنه اهمیت الهی بود اندر احوال
 کافه عالمیان و متنگاه حصول جمیع صفات کمال وجود و قدرت بر هر صفتی محالست متصف شدن
 بصفت کمال و دیده اطلاع الهی بود مشرق احوال حال است بر سالک شرا و جبر بکمال حکمت الهی تیر
 مشرق احوال ناکردن سالک شرا و جبر سبزه مین معرفت چشم احوال متکرر کردن آگاهی تقصیرات
 سالک از زمین سالک و لیکن گاه کردن سالک از تقصیر کرده باشد و از ان نیز کار غیر و شراب نچته مشرب
 صرف بود شرا و سبزه عالم ملکوت و بیخانه عالم لا اله بود میگذرد قدم مناجات بود مخمخانه غلبه و مذهب فایز
 که از عالم کمال باوه عشق و تنگی ضعیف و دین عوام را نیز بود جبر همه اسرار و مقام احوال بود که در سالک
 سالک پوشیده بود شرا و نگاه ملکه شدن احوال بود گویند با کشتن چیز ناقص الهی کمال از کوه ترک و
 انبیا بود که بجهت تمام وصول خرقة صلاحیت را گویند و صورت سلامت سجا و ده سه باطن

را گویند یعنی هر چه نفس و آتش باشد لا اله غیره معارف بود که مشاهده کنند مگوفه علوم مرتبه ششم گفته را
گویند که قوت ادراک درین نکتد ترانه آیین حجت را گویند چهره تجلیات بود که قابل اطلاع سالک بود
حال سیاه عالم غیب خنک سیاه غیب الضرب سلسله اعتصام فلاین سینه صفت عالم نیست
را گویند هر چه ولایت بود بهر نوع که باشد از اجتناب و اصطفا بوسع استند و قبولی کیفیت کلام را علمی
علمی صورتی مخفی نمکده مقام ستوری و ده و دیده و جوهر بود آه علامت کمال عشق که
در بیان آید پرده عالم که بیان عشق و شوق بودی ستوری تقدیس تیرنی بود کردن اعمال
عباد و سترشی مخالف از اوت و بعد از سالک تنه صفت نهاری چنانکه مقتضای الهی بود
توانائی صفت فاعل خنک را گویند گوای علامت حصرا جمیع کمالات متوارک احاطه و سبیلانی
آبی بود شانی تعاقب دقیقه ربوبیت مخلوقات کلیه و جزیه چون تعلق خالقیت بخلوقیت بیجا
اشغال عالم الوهیت که هیچ وجه تقصیر نامله و مشابهت ندارد گوی مقام عبادت و لکسانی
صفت فتاحی مقام انس در دل خالق است صفت باقی ابدی گویند فانی در وجود موسوی ظاهر
هویه یعنی وجودی که کبریا کبریا حاصل است و باطن نیست این ظهور اسرار الهی بود چشم خمار می
شکر کردن تقصیر سالک را گویند گین کشف آن برابر با کمال از او ایزم اعلی و اجل باشد علمی غلبا
عشق با وجود احوال که مقارن سلامت باشد و این خواص باشد ساقی شراب سائنده بودی معطر
اسرار الهی در دل حرامی مقام مستی فرو رفتن عشق جمیع صفات درونی و بیرونی را و آن سکر اول
است نیم مستی آگاهی از تفریق و نظر داشتن بر استغراق بهشتیارات کلمات از غلبه شسته
درونی و این محمول است نزدیکی قطع نظر است از انواع اعمال طاعتات و ابا با بی باک نداشتن
از هر نوع که باشد پیش باید گوید و بکنده محمول محموله عینونی مسافرت نزدی صفت سحر
قوت سلوک سحر کمال مطلق را گویند باقی کلمات اقیاس کنند باین که با کفته شد از هر قبولی
باشد و اول زمان گیرند پس یکدیگر را گویند که توجه تمام بود که بوسی تخلیط محبت بوسی آگاهی از احاطه
مساحت امور سستی دل را گویند نای بنام محبوب روی مرات تجلیات را گویند ماه و
تجلیات در ماده و تنگ و غراب یاد حالت بخودی گوی محبوب روی و مقهوری سالک سیر مش
چوگان تقدیر آبی بیکر خلق و از عراج درونی را گویند ندگی قبول و اقبال تندرستی و آرامش
دل افتادگی ظهور چار خرابی قطع تصرفات و تدبیرات عقل بهر بوسی مقام عشق و دیوانگی
خطر احکام عشق بدیهی است هلاک ظاهری و باطنی بندگی مقام تکلیف از اودی مقام حیرت
میلولی ناتوانی حیرتی عدم اختیار که علم و عمل از و سلوک بود و روی شوری معارف کیفیات
علم عالم بفرقه و در تابق کاملی بطی السیر ماری توجه فالحص که از اعمال امید ثواب نداشته باشد

عرش در دل عارف بگنجد دل عارف از ان خبر نشود و تعجب و شاکست باطلاع او در حالت توح
 مد هم چیزی که او مستعد می نمود و در او از حال سیاهان ذلت و خواری و تحکیم است که در سینه در وقت مرگ
 ظاهر میشود و این خود را در فقر حقیقی است که روح را در عین شایسته حاصل شود و خود را در مقام از تهی و در نیست
 و در او از ابدال توار نفسانی است که تبدیل تغییر از لوازم ابدیت انسانی است و در او از معلوف حقیقت است
 که نسخه جامع و مظهر کلیت قوله تعالی سائر فیضها متانی فیها فاق و فی انفسهم و چنانچه صاحب
 سر و گفته قطعه ای نسخه نامه الهی که تویی + دای آینه جلال شاهی که تویی + بیرون ز تو نیست هر
 در عالم هست + در خود بطلب هر آنچه خواهی که تویی + چنگ زدن عبادت و تو بخشن ایشان است
 در روح و ندان اطلاع ایشان بر انخطاط مرتبه خود و طور تبه روح نیست که ازین تغیر محقق شد که معانی
 باجمعی هر روز و بویختن خبر که موجب شادی و سبب فرجادی و بیا و سبب ازین مایه عشق
 عشرت ساختن + صد هزاران جان باید باخشن + چون سفت آتشی و تقدیر و تقدیر نامتناهی برین
 نغمه است که او چند گاهی درین عالم از برای تکمیل خود قرار دهد نمیتواند که خود را ازین نفس خلاص و بعد
 ازین تحقیق اگر کسی این رباعی را بر سر میاری که او را محبت حق سبحانه در دل باشد بخواند و ازین معنی
 حالت رجوع با انتخاب فهم کند البته در سر و پید بود و علوم و صحت به نفع ایشان باشد با نسی و نه لا محاله
 شعر ای شکل حل و حل شکل + زبان سوئی نازل بهشت منزل + این شعر نیز به یکی از خواجگان
 منسوب است و خلاصه سخن این شکل حل و حل بیان حمد است یعنی اے عظیم که همه جمیع ملائک
 و انبیاء مرسل و عبادت بیان مجموع کتب منزل که سبب تحلیل مشکلات دینی و واسطه بین مصلحت
 کونی انداز شرح حقیقت اسرار ذات متعالیه تو قاصد و افهام عقول همه از مدک کنه معرفت خجاست
 که برای تو عاجز آنکه گفت حل شکل بهجت ضرورت شعر ذکر مفعول است و در او فاعل حل کننده است که با
 یعنی ای علیمی که اشکال جمیع مخلوقات و اسرار جمیع موجودات در حضرت علم تو چون آفتاب هر وقت
 و فضیلت ضامن در حل سلطنت بصیری تو روشن و پیدا است و اکثاف معاند اسرار و اقطان و قایم
 استار با برهان لسان افیاض و انکار حرف جهل با بغایت تعلم و هدایت تعرف حضرت رومی از
 تو اسهل و آسان است زبان سوئی نازل بهشت منزل بدانکه نازل دیگر است و نازل ازل دیگر نازل
 عبارت از اولی که اتمام آن از عدم ضافت و آن مبدأ عالم احوال است پس هر فردی را از اولی
 وجود در غیر نیامد بود و از لایت نازل عبارت از آمدن و تعالی وجود مطلق اند و آن مسبوق بر زمان نیست
 و اتم آن از عدم نیست چون آن مقدمه معلوم کردی بدانکه چون آفتاب فیض وجود که از مطلع حدود است
 غیب طلوع میکند تا آنکه مغرب عالم حسابی منتهی گردد در بهشت منزل از مرتب جبروتی و ملکوتی گذر بسیار
 کرد و منزل اول مرتبه حی است و فیض نازل درین منزل بصفت حی مرفیع گردد و درین مرتبه

تو بهشت نام از ایشان است که در سینه در وقت مرگ ظاهر میشود

و مکان اقرب موجودات اند بخلاف انسان که بعد مخلوقات و اقرب موجودات آمد و وصول ابداً فی جمیع
 شریعت نیامحرم است حاصل آنست ملائکه اگر لایق شرف جمال الهی قابل ادرک کمال استثنای میباشند
 انسان آن دولت و وصول و شوکت قبول زیاده و ملائکه سید بنی از فضل از هم جدا ملک مراد دارند
 که ملائکه اگر مدک اسرار نامه ما بر عیارات خامه میبشکد ببارق اسرار دست در نامه ثار ولایت که در وی انقطاع
 و معارف مندرج اندیده اند چنانکه در وادی و داد ظاهری و بادی اتحاد با بری معاینه میشود که نامه بر دست
 اتمی میدهند قاری شعر از آن مادر که من را دم و گر باده شدم جفتش از آنم که میخواند که با ما
 زنا کردم + این شعر نیز منسوب بحضرت مولوی قدس الله سره است و از اشعار آورده ایشان اکنون
 گوش هموس بسوی قافی می دازد که مراد از مدین ثابته است که محل کثیر اسرار و صفات و مضع تصور
 صور موجودات تفصیل است اگر چه از معنی لفظ ام چنان مقابله و در میگردد که اندکی حقیقت محمدری خواسته
 که اصل بعد از سالکونی و اسامی الهی و موجودات نامتناهی است و لیکن مناسب بنی نامه بقرینه که
 گفته اند قول دیگر باره شدم جفتش چه غایت و وصول سالکان راه نیدانی و نهایت حصول ماکفان
 در نگاه و بجای معین ثابته خود است پس بهتر است که از مدین ثابته وی ارادت گردد و دیگر تر سالک
 طائفه ظهور حقایق معارف است و مطلع شدن بحقیقت خویش جز بوصول معین ثابته در مرتبه دیگر میسر
 نیست چه هرگاه که سالک شطار و سائر تیز رفتار بعین ثابته خود برسد از حالت جاریه و واقعات ساریه
 خود از ازل تا بامید مطلق دیگر در دنیا با در کردن عبارت از همان و وصول است بعین ثابته در مرتبه
 معنی زاهد رفیع است که همین عروج سالک است تا بعد از آنکه خویش و الا از معین ثابته عروج
 نیست چنانچه تحقیق این مسئله بعلم این طائفه موقوف است شجر چند آنکه اندوی تو در سینه
 جامی کرده و الله که اندوی خدایم محقر است + این شعر منسوب بحضرت شیخ شرف الدین پانی پتی که
 قدوة مجذوبان هرگاه و زبده محبوبان الله بود و باید دانست که خطاب بسوی حضرت مطلقه و ذات
 صرف است که هرگاه سالک شطار و عاشق جان سپار قطع منازل مدفع مراحل سلوک کرده و بخوابد که لذت
 صرف وی تعالی موصول گردد اگر چه سالک را وصول بآخر ته موجب استهلاک و حصول آن منصب
 سبب استهلاک خواهد بود لیکن بهی که دارد و داریم خواهان آن حضرت و جوای آن مده علیه میباشد چنانچه
 مجذوب شیرازی علامه سمیت و سنت از طلب بدارم تا کام من بر آید + باتن رسید بجانان یا جان نتر
 بر آید + و اطلاق اسم آن بر حضرت واحدیت است بلکه بر نصف دایره که واحدیت که اسامی آئیندوی مندرج
 اند و وجوب وصف خاص است پس در دل عاشق جان نیاز سالک دل پرداز شوق و وصول و ذوق
 حصول آخر ته که جامی کرده است رسیدن به مرتبه الوهیت محضه نموده که عبارت از وی خدایم معتبر شده
 در بعضی اکابر آنند که فدا حق تعالی بر کس را تجلی بصورت محبوب او کند که در صورت ملائیم لذت مشاهد

تبارده باشد نقلت از حضرت شیخ شمس الدین مخزومی که میفرمودند اگر فردا حق تعالی بصورت شیخ شرف الدین
 تجلی کند بزرگسوی القافات کنتم بمیت اگر فردا نه منیر صورت دوست + چه کار آید مرا اگر صورت دوست
 دزدیک بعضی ازین طائفه مقرر شده که تجلی بصورت ممکن نیست و مشاهده عروس معنوی بی نقاب
 معنوی صورت نه بند و پس کلام تجلی عالی تکرار صورت شیخ و کمالتر از مشاهده پیر خواهد بود که مرید در آن
 صورت لذت مشاهده خواهد گرفت پس هرگاه که طالب صادق صورت شیخ را باین نوع معتقد باشد
 چه عجب اگر گوید خطی که مشاهده شیخ و لذتی که در مشاهده آئینه پیر کرده ام از وی خطی و لذتی که از غیر صورت
 شیخ یافته شود اگر چه بصورت الوهیت بود محتر است و کمال را در مشاهده صورت خندان حسی و یقین میگردد
 که تمام حجاب همان خواهد بود حکما قال علیه السلام لا یؤمن بالله الا من یؤمن بالله و یؤمن بالآخره و یؤمن
 و این سخن از زبان پیر الهی نرید و از لسان پیر دامن نرید بمیت نه هر کس محرم اسرار باشد
 نه هر دیار از دیدار باشد نسبت مرید به پیر نوعی افتاده که هر چه ازین گونه گوید سزاوارتر است و بهتر
 که ایشان را ستانند و التمسقل بیکارند که از حضرت شیخ موی الدین خندی سوال کردند که حضرت شیخ صدیق
 قنوی مدشان حضرت مولوی چه میگفت گفت مدزی با خواص اصحاب مثل شمس الدین ابکی و
 فخر الدین عراقی و شرف الدین موصلی و شیخ سعد الدین فرغانی و غیر هم نشسته بودند سخن از سیرت
 سیرت مولانا مولوی بآید حضرت شیخ فرمودند که اگر باز میروید جنید مدین عهد بودندی فاش شده این
 مردانه را برگزیدندی و منت بر جان خویش نهادهندی سمیت جنید از خندیان بزرگ گامش + سری
 از سر فلزان کلاش + خوان سالار فقر محمدی و قافله سالار لشکر احمدی دوست ما از خفیل بودند
 میگفتم همه اصحاب نصاب بودند و فرین کردند بعد از آن شیخ سید الدین خندی گفت من نیز از جمله
 نیازمندان و از فقره ستمندان آن سلطانم و این بیت خواند بمیت لو کان فیتنا لای نوهه
 صوما + هی انت لا اکی + لا اؤدک + شهر آن شد که بار منت ملج بردمی + گوهر چو دست
 بدریا چه حاجت + این شعر منسوب بقده مجد بان الهی و عمده محبوبان نامتناهی حضرت خواج
 حافظ شیرازی است و مراد از ملج خروست که در اول مرتبه سالک را از ساحل صنع عبور کرانده بدریا
 صانع میرساند و از بهستی مجاز استلال کرده بصحرائی حقیقت میگردد و از گوهر نور جذب و معانی و
 معانی که از صدف خرد و بحر تجرد و حصول کرد و خواسته که هرگاه طالب بسر حد ولایت عرفان نرذانی
 و سالک بوجه ضیافت و جهان معانی رسید خود که شاطط خیالات الگیر و دلالت محالات استیسی
 رخت اندر خانه نیامگی و بنیاد ویرانه میانجی بندد شهر وصال با چون گشته مدیس + کونو چنان
 دلالت نبود + و از دریا سحر کثرت مستفاد شده که خود را واسطه استلال و عقل را رابطه استقبال بود حال
 آنست که چون سلوک بنور غرید جذب سالک میسر شد احتیاج نور چراغ خود که مستدل از دریا

چنانکه مولوی شریف
 در کتاب خود در زیاده
 از شرح معانی
 از شمس الدین
 با صفتی از تصویر
 سبکی و خردی
 از وی گفتم
 سحر در حق

خداست که در مظاهر کونی ایشان را حاصل گردوز به و تقوی که مقتضای سواست و غیرت بود بدینسان تجلیات چگونه صورت بندد بیت اسی روحی کشیده باز آمده و خلقی بدین طلسم گرفتار آمده این سر حضرت شیخ فریدالدین عطار منسوب است یعنی آنکه روی خود را که بر تو ظاهر وجود است بر روی پوش تعینات صورت کشیده باز از ظهور آمده و خلقی طلسم صورت بر روی گنج فنی کشیده بود به کثرت تعینات متباینه و آثار مختلفه گرفتار بجد و حیران و غفلت و بنده و غیرت گشته یا خود بود به سیرت پر و جمال آن روی در روی پوش مظاهر و صورت جمیده گرفتار ملائمتی عشق و محبت گشته بعضی عاشق معنی و بعضی عاشق صورت بیت سیزدهم از آن که بنده خدای که تو داری که هر خطه مرا زاده خدای دیگر است اشارت بر این است و به این شرح که اصل از شراب بزم توحید و قطعاً از کباب رندان نغمه در جرمه و تکیه خورده اند و عقیده وی همان اقوال باللسان و تصدیق بالقلب حرفی شکمن شده از نال تجلیات الهی و نوال واردات نامتناهی که در سبدم این طائفه را از در بانی و هو معکونما کنتم و از خضری کابینما قولوا فله وجه الله سیرا بگرفته چون بشراب وصول عرفان و باب حصول احد سرخوش نشده بر آئینه در عمارت شرک فنی انده و از نثار وحدت اثر می پیدا کرده بیت سی که ما ندیدیم حرامات چه انده ذوق مستان خرابات و تعویذ بالله منها غرور شد دست شراب توحید که با کس از نوح سخنان طعنه آمیز و عریه انگیز گردید که بان محمد و ان هدایت شهود و همچو این شوکت وجود از سر لایزال اصحاب وصول و تحریص اباب حصول بحر عرفان و حقیقه جدان رسیده اند

لطیف بستم در بیان اسماع و استماع مزایا

اصحاب منبر را و قانون این لطیفه بزرگ و مقدمه و سه نعمت و برده خانه ساز داده آمد قال
الاستشفاف الشبايح تواجد الشوق في تفهيم العاني الذي يفتقر من الاصول المختلفة
مقدمه بيايد دشت که مردم روزگار سه طائفه اند اول طائفه اند که تارکان دنيا و طالبان محبى باشند
دوم فرقه طالبان دنيا اند تارکان محبى سيدوم محبى طالبان مولى اند و تارکان دنيا و محبى در دار قبول
اين طائفه نقطه غير ملامت على نيست و صنف حال اين طائفه نيست بهمت هوايى يا بگري در جان بخند و درين
سرش ازين سودا بگنجد و اين طائفه در کوئى محبوب بقيم اند و از کوبه مطلوب مستديم حارس ملى است
مولاه شعار ايشان بود و هرگاه که اين طائفه آواز تار و رباب و نوى و صيوت هزاره قانون و سر ليدن و
بشنود يا دهن ملى ذکر در طولى گفتند و عکس انوار الهى در آينه قلوب ايشان درخشان گيرد و فو قضا
اسرار با متناهي در اهرات ضامرات تابيدن و در ميدان نور دلت سبحانى و الهامات يزدانى از صحرای جنب و نوا
علايب برايشان ريزيدن گيرد در جوش و خروش و در نيزد فلز موش بمانند و اندر تواجد گر ايند و دست
افشانند يعنى کائنات را در لوله حرم با چشم نقد موجودات نمودند اما ختم و ربا محلى ملک دنيا نيست

طه‌القرآن را باین راست دانستن بدست می‌آید و او هم‌نام است هر جا که باشد شش بیست و چهارم از این است در این جزوه که با مبدء خداوند

۵۰ خزانه خدای سبحان شرف جهانگیر که سلوک و عبادت در عالم بیان هست در عالم بیان هستی که تصدیق در او و بشیر و انکار از او بیست مختلف^{۳۳} لطیفه سبب و بیان آن سلوک و اجتماع مزامیر

ابتداء الشرب انتقام باعی مطرب برده پوده در ساز عود و در ده گوش هوش در دو سر و در ده
نغمه سرود که گویند فیض اوست + در ده سماع در آور و در ده جماعتی که با هم غنی السمع لغز و لون و لون
عليه الله فيهم خير ولا سمعهم ولو سمعهم لولوا وهم مغرورون + در باب اهل سماع الکلام دارند
بعضی تفهیم میکنند و برخی تکفیر جمعی مبتدع میخوانند اتفاقی نیست رباعی خواه خلقی که خوان خواه
ترسا خواند + سبکگاه قبله ابرو بتوان گذشت + از همه بدگندم گندارش مارا باده از جهان برون
گزشتن رد می توان گذشت + اما احوال صحیح و آثار تقیه صواب سماع است که سماع فی نفس الامر
مباح است و در سماع است که السماع صوت کلب موزون منقول للمعنی محراب القلوب
هم در مریض حرام نیست و الکلام ما ثبت کز که یکدلیل قطعی لا شبهة فيه در اینجا از سماع پیدا
نیست مگر آنکه بزرگان بزم سماع در دریشان و جاجان محفل استماع خوب کیشا را بگویم رباعی دنیا
طابا جهان بکامت باد + و این جیفه مردار بدست باد + گفتی که بنزد من حرام است سماع + مگر
بر تو حرام است حرمت باد + اکنون گوشش هوش برادره اشات سماع کن
اما آیات (قوله تعالى) يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الصَّوْتُ الْحَسَنُ و در قرأت بعضی
آیات حق تعالی میفرماید زبانه میکند در پیدایش هر چه خواهد و او آواز خوش است + + +
فِي الْخَلْقِ بِالْمَاءِ الْمُهَيَّيَّةِ (قَالَ اللَّهُ تَعَالَى) أَجَلُكُمْ أَطْعِمَاتٍ وَالسَّمْعُ أَطْعِمَاتٍ يَه
+ + + فرموده الله تعالی طلال که در شب که شایسته پاکیزه و سماع پاکیزه ترین چیز است و پاکیزه
كُنِبَتِ الْقُلُوبُ وَالرُّوحُ (قَالَ اللَّهُ تَعَالَى) كَيْفَ تَسْمَعُونَ الْقَوْلَ يَسْمَعُونَ أَحْسَنَهُ أَوَّلَهُ
خوش میشوند و روح در روح فرموده الله تعالی که چگونه میشنید سخن را پس تابع میشوند بهترین آواز الکلیان
الَّذِينَ هَذَا هُوَ اللَّهُ وَأَطِيعُوا هُمُ الْأَلْبَابِ هَذَا الْقَوْلُ يَقْنِصُ الْعَمِلَةَ مِنْ أَنْ
آنانند که راه نور ایشا را میروند و همانند ایشانند صاحبان عقل و فکر قول نقاضا میکند عموم را از آنکه
يَكُونُ قَرَأًا أَوْ حِدَايَا أَوْ حِكَايَا الصَّالِحِينَ أَوْ أَشْعَارًا وَغَيْرَ ذَلِكَ صَرَحَ فِي الْوَجْهِ لِمَوْجِدِ
قرآن باشد یا حدیث یا حکایت یا مال یا اشعار یا غنا و غیره و کذا صرح فی الوجوه لِمَوْجِدِ
مُسْتَمِعِ الْقَوْلِ وَتَمِيعِ أَحْسَنِهِ فَيَسْمَعُونَ بِالْهَدَايَةِ وَالْعَقْلِ وَلَزِمَ مِنْ هَذَا أَنْ مَنْ لَمْ
کسی را که شنود سخن است و تابع بهترین است پس تابع میشود هدایت و عقل و لازم آمد ازین که کسیکه
يَسْمَعُ قَوْلَ الْغِنَاءِ الْمُعْتَمِدِ عَلَى الْمَاءِ الْغِنَاءِ حَرَامٌ مُطْلَقًا سَوَاءً كَانَ بِاللَّيْلِ أَوْ النَّوْحِ
بشنود قول غنا که غنیه میشود و از مردم عقل حقا که میشوند سخن را که شال است بر نکست آواز
الْحُسْنِ وَيَكُونُ الْغِنَاءُ مُعْتَمِدًا عَلَى الْمَاءِ الْغِنَاءِ حَرَامٌ مُطْلَقًا سَوَاءً كَانَ بِاللَّيْلِ أَوْ النَّوْحِ
خوش و فکر میکند غنا را با اعتماد آنکه غنا حرام است على العموم طریقت که باری باش یا شوق بوسه

در ده گوش هوش در دو سر و در ده نغمه سرود که گویند فیض اوست + در ده سماع در آور و در ده جماعتی که با هم غنی السمع لغز و لون و لون عليه الله فيهم خير ولا سمعهم ولو سمعهم لولوا وهم مغرورون + در باب اهل سماع الکلام دارند بعضی تفهیم میکنند و برخی تکفیر جمعی مبتدع میخوانند اتفاقی نیست رباعی خواه خلقی که خوان خواه ترسا خواند + سبکگاه قبله ابرو بتوان گذشت + از همه بدگندم گندارش مارا باده از جهان برون گزشتن رد می توان گذشت + اما احوال صحیح و آثار تقیه صواب سماع است که سماع فی نفس الامر مباح است و در سماع است که السماع صوت کلب موزون منقول للمعنی محراب القلوب هم در مریض حرام نیست و الکلام ما ثبت کز که یکدلیل قطعی لا شبهة فيه در اینجا از سماع پیدا نیست مگر آنکه بزرگان بزم سماع در دریشان و جاجان محفل استماع خوب کیشا را بگویم رباعی دنیا طابا جهان بکامت باد + و این جیفه مردار بدست باد + گفتی که بنزد من حرام است سماع + مگر بر تو حرام است حرمت باد + اکنون گوشش هوش برادره اشات سماع کن اما آیات (قوله تعالى) يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الصَّوْتُ الْحَسَنُ و در قرأت بعضی آیات حق تعالی میفرماید زبانه میکند در پیدایش هر چه خواهد و او آواز خوش است + + + فِي الْخَلْقِ بِالْمَاءِ الْمُهَيَّيَّةِ (قَالَ اللَّهُ تَعَالَى) أَجَلُكُمْ أَطْعِمَاتٍ وَالسَّمْعُ أَطْعِمَاتٍ يَه + + + فرموده الله تعالی طلال که در شب که شایسته پاکیزه و سماع پاکیزه ترین چیز است و پاکیزه كُنِبَتِ الْقُلُوبُ وَالرُّوحُ (قَالَ اللَّهُ تَعَالَى) كَيْفَ تَسْمَعُونَ الْقَوْلَ يَسْمَعُونَ أَحْسَنَهُ أَوَّلَهُ خوش میشوند و روح در روح فرموده الله تعالی که چگونه میشنید سخن را پس تابع میشوند بهترین آواز الکلیان الَّذِينَ هَذَا هُوَ اللَّهُ وَأَطِيعُوا هُمُ الْأَلْبَابِ هَذَا الْقَوْلُ يَقْنِصُ الْعَمِلَةَ مِنْ أَنْ آنانند که راه نور ایشا را میروند و همانند ایشانند صاحبان عقل و فکر قول نقاضا میکند عموم را از آنکه يَكُونُ قَرَأًا أَوْ حِدَايَا أَوْ حِكَايَا الصَّالِحِينَ أَوْ أَشْعَارًا وَغَيْرَ ذَلِكَ صَرَحَ فِي الْوَجْهِ لِمَوْجِدِ قرآن باشد یا حدیث یا حکایت یا مال یا اشعار یا غنا و غیره و کذا صرح فی الوجوه لِمَوْجِدِ مُسْتَمِعِ الْقَوْلِ وَتَمِيعِ أَحْسَنِهِ فَيَسْمَعُونَ بِالْهَدَايَةِ وَالْعَقْلِ وَلَزِمَ مِنْ هَذَا أَنْ مَنْ لَمْ کسی را که شنود سخن است و تابع بهترین است پس تابع میشود هدایت و عقل و لازم آمد ازین که کسیکه يَسْمَعُ قَوْلَ الْغِنَاءِ الْمُعْتَمِدِ عَلَى الْمَاءِ الْغِنَاءِ حَرَامٌ مُطْلَقًا سَوَاءً كَانَ بِاللَّيْلِ أَوْ النَّوْحِ بشنود قول غنا که غنیه میشود و از مردم عقل حقا که میشوند سخن را که شال است بر نکست آواز الْحُسْنِ وَيَكُونُ الْغِنَاءُ مُعْتَمِدًا عَلَى الْمَاءِ الْغِنَاءِ حَرَامٌ مُطْلَقًا سَوَاءً كَانَ بِاللَّيْلِ أَوْ النَّوْحِ خوش و فکر میکند غنا را با اعتماد آنکه غنا حرام است على العموم طریقت که باری باش یا شوق بوسه

البكر ويقول ان الفناء امر مطلقا كالزنا والوطء لم يكن الله هدايتهم ولا وهبهم
امرهم ويكبره كخاتم است على العموم مثل زنا ووطئت پس حق تعالی هدایت نداد است ایشان را و هدیه
العقل ومن كان عاريا عري بعد اية كان ضالاً اذا ضل الهداية الضلال وهو من اهل
الهداية مثل وكيك اشد غالی از هدایت او گمراه باشد زیرا که ضد هدایت گمراهی است و او از اهل
الناس على ان ليس له دليل يخص عنه الفناء بالصوت بل صم الفناء بالصوت والدق
آتش در دهن است باینکه گمراهیت هر دو دلیل خاص کند از دهن ابدان را بلکه بصوت رسیده است فغان باز و دهن سر
و ثبت بما سرفينا من احاديث البخاري ومسلم ومن سدا محمد صلوات الله عليه و آله ضرب الدق و الدق
ثبت شده است بآنچه روایت کرده است با از احادیث بخاری مسلم و از مسند امام محمد شنیدن ضرب دق و فغان
من العبث و حضور النبي عليه السلام وقت الرقص منهم كما يحيى اثناء الله تعالى والعبث
از عبث و حاضر بودن حضرت نبی صلیه اسلام وقت رقص ایشان چنانکه آیه اگر بخواب حق تعالی در دهن
على ذلك ان الله تعالى لا يسمع ما يتبع الحسن ويجعل لكم السمع والابصار ولا فائدة فليلا
باینکه احد قلمی مردم فرمود ایشان را بآنچه سخن نیکو گرانید بچنان شوقی و دنیا بپا دویدها اندک
ما تشكرون و الله يمين على العباد وهو يسمع كل المسوغات الا ما يدعو الى الفسق و
لكن يمكنه و حق تعالی احسان می نهد بر بندگان و او شایسته است هر سوغات را مگر آنچه که بخواند بوسه فتن و
الفساد ومن السلي قال ابن عطاء حسن المعرفة بالله وحسن المراقبة والمتاهدة وقال
فاد و از سلی است که گفت ابن عطاء بن شایسته است ملائمت و محلی تصور داشتن بچون تن در بین قضا گشت
بعضهم افحجة في كلوب للومينين كلولة في المتأقين والمعرفة في الوالدين من
بین ایشان یعنی محبت مدد بپسندن مؤمنان و عشق در مشتاقان و دانشناسی در عاشقان
الفتنير يقال للمعرفة بالله بلا ما مل وبرهان ويقال الحق بالله ويقال هو الحق
تجسری گفته می شود که دانشناسی بغير تامل و دلیل و گفته میشود که شوق بخود و گفته میشود پاک و دشمن با
عن دوقه كذا بن وما قبل الاحاديث الواردة في باب حق الصوت محمولة على قرآن القرآن
از آمدن حوادث و آنچه گفته شده است که احادیث وارد در باب حق آواز محمول است بر قرات قرآن
فصوت صوف لا يكره ان يسمع صوت العود لم يبدل لا ليس ببراءة القرآن فاذا
پس و انصرفت باینکه لازم می آید که حرام باشد شنیدن آواز عود باینکه اگر آن خواندن قرآن نیست پس و بجا
جاد صم صم لا مسمع له ظاهر فليلا لا يسمع صوت فيهم منه الحكمة والمعنى لا يسمع
باشد شنیدن آواز که باینکه دشمنی است ظاهر می باشد باشد و از آنکه نهید شود از وی صمت دشمنی صم - بغير
لعب ولا يسمع السماع لا يسمعون بعد المنة ولا يسمعون بعد المنة ولا يسمعون استرا و هم
باینکه در دهن در سماع آواز می شود بهد نترش و خوش میشد بعد از هر که و دشمنی می شود و نهید استرا

نه یعنی که فتنه می سازد و از هر شیئی پس باینکه در دهن است و از آن سخن می گویند و از آن سخن می گویند و از آن سخن می گویند

له لا کمال التحذر حیث یستمعون ثناء الحق عن الحق بخطاب الحق فیضعون بنیان الرمز
برای کمال کردن فندخواهی و تکیا میشوند بر ثنائی حق از حق بخطاب حق پس منتهیاد اشاره
علی قضیه الاشکال شعری و لوجها من وجوها قسرا + والعینها من عینها کحلا + کذا
بر قضیه اشکال
در ای روی او در روی او ایست و بر ای چشم او از چشم او سر بر آید و بر این است
تفسیر القشیری بعضی این آیه استشهاد دارند در حرمت سماع قولہ تعالیٰ و من الناس من یشتبه
در تفسیر قشیری **القول الخالد یضیل عن سبیل الله بغير علم و یجدها هارما و لیکذا**
لهم عذاب مبین و این انکار از راه انصاف نبود بلکه از پرده اعصاب خرد که نظر او بر متعلق است
و بعد از متعلق ماری و از خاندن **یضیل عن سبیل الله خالی** و لسانش علی آبصارهم عیاشی
و من یضیل الله فلا هادی آله تالی خاطرش بصحرا میسالی او بیکارید و نشان نزل او نظر
نیفراید و این عقیده عجیب است اگر از کسل مشایخ او انکار میسم بود باشد معنی آیت این است
ظاهر و ان کسی هست که میخواهد سخن بازی قیل سخن فریب آمیز مشغول کند یعنی اختیار میکنند
لی اعتبار را تا اگر سازند و باز از راه خدا میگویند و باز از راه قرآن بی دانشی و بی سواد
خوار بیک در راه خدا میاندوس و خوار آن کرده و مرایشان است غذای خوار کننده که بسبی و قتل در دنیا بود
و غذای دوزخی و بعضی و این آیت در شان آنهاست که جاریات سختیات فریدین و از
باستماع اعداء و الحان ایشان خوانند می از سخن حق باز و آتش می کنانی تفسیر است می و قدی و البحر
ترجیح که غرامس که حضرت قاضی شهاب الدین سبک اند در صدف گوش گیر که بعضی از مردان کس که
از حدیث که است خردمند و باز از راه خدا می بفرم گمراه گردانند و بگیرند آیات قرآنی و اخذ کنند از
سجالی را محل خیریت و بهتر از ایشانند معذب بعدالی که خوار کننده مرایشان است و لهو باطلی گویند
که از افعال حسنه و اقوال متحسنة شافل آید و از مهمات دینی و امور دنیاوی دامل چون فسانها با بوده و
حکایتها را نشنوده و بعضی از رهو سرود و استماع فرامیرد و در مراد میدارند و حکم این تا دمل شنیدن سرود
و فلو میر حرام می بدارند و بعضی احادیث نیز مناسب و قوی اقوال خود می آرند و نمیدانند که اینهمه محمول
و محمول است بر سرودی و فرامیرد که بر وجه بازی و لهو باشد و آن باتفاق حرام است کذا فی الحدیث
و من الناس الا که ترک شد فی نفس من الحکامات و کان یشتد فی اخباره الا کاسر قومن فایده
آنچه برست مذکور و ان کس که انداخته اند دل شد و است در حق نفسی حادث ماوریه یکد اخبار و ان کس که
و یقول ان محمد علیه السلام یقضی ظم فامین قصه عاده و قعود و انا کذا اجد تکم احادیث
و یکنف که محمد علیه السلام بیان میکند نظریه را بعضی ماوریه و در
الا کاسر و یقولون الی حدیثه و یترکون حکایت استماع القرآن اما الا حدیث الدلائل
ابو شان فاس پس ایل مشهور و کبر سخن ماوریه و ترک میکند سخن شنیدن قرآن ط ۱۱ احادیث دلالت کننده

[illegible]

تقصیران بالذکر و ذکر بعض الروایات وقالت عائشة دخل علی رسول الله صلی الله
 علیہ وسلم وروى عن بعض روایات که فرمود حضرت عائشہ رحمہا کہ داخل شد بر من رسول الله صلی الله
 علیہ وسلم و عندی جارتان تغنیان غناء فاضلجهم علی الفرائض و غشی و وجهه شہو
 علیہ وسلم و نزد من دو دختر بودند کہ خوان میکردند بنهار بعات پس آنحضرت صلی الله علیہ وسلم بہ آنہا فریض و پوشیدہ و روی را کہ خود
 و دخل ابو بکر فلتصرھا فکتف البنی علیہ السلام عن وجهه فاقبل علی ابو بکر و قال دعھما یا
 بکر فخرود و دلشید ابو بکر بغیض زجر کرد آن ہر دو را پس بکشا و حضرت صلی الله علیہ وسلم روی مبارک خود را متوجہ شد بر ابو بکر و
 ابو بکر فافھا یوم عید فی حدیث الخروکان یوم عید یلبس فیہ السودان بالدرق و الحراب
 فرمود بگذاشتہ از ای ابو بکر کہ ایام روز عید است و در حدیث دیگر است کہ بود روز عید بازی میکردند میان روز جیشان پس را و
 قتالت عائشہ رضی الله عنھا اما سالت رسول الله اقال علیہ السلام الشھین ان تنظر
 نیز ای من گفتہ است عائشہ من کہ من سوال کردم از آنحضرت صلی الله علیہ وسلم یا فرمود صلی الله علیہ وسلم کہ ایامی کہ می بینی
 فقلت نعم فاقامنی و راء و خدی علی خداه و یقول دونک ما بنی ارقداہ حتی اذا طلت ف
 گفتہ ام کہ من ایستادہ کرد پس خود در خماره من بر خماره آنحضرت صلی الله علیہ وسلم بود و میفرمود بکینہ کار خود ای منی ارادہ
 حبک فادھبی فی صحیحہ مسلّمہ قالت فوضعت راسی علی منکبہ فقلت انظر الی لبعھم
 آنکہ وقتیکہ مول شدم فرمود بہ من ترا پس برو و صحیحہ مسلم است کہ در وقت عائشہ فرمود کہ من ہا ہم فرمودہ باش او پس گفتہ کہ من
 حتی کنت انا الذی انصرفت و جاو فی مسند احمد بن حنبل رضی الله عنھما ان الحبشۃ
 بکوازی ایشان آنکہ ہر دم من بخود باز گردیدم و آمدہ است در سند ابن منبج کہ جشیان دف میزدند پیش
 کا نواید فون بن یث سے رسول الله و بر قصون و یقولون محمد عبد صالح فقال النبی
 آنحضرت صلی الله علیہ وسلم در قص میگرد و میگفتند کہ محمد بنده صالح است پس فرمود آنحضرت صلی الله
 علیہ السلام ما یقولون قالوا یقولون محمد عبد صالح و فی بعض الروایات ان النبی علیہ
 علیہ وسلم کہ چہ میگردیدم عرض کرد کہ اینہا میگویند کہ محمد بنده صالح است و در بعض روایات آمدہ کہ آنحضرت صلی الله
 السلام قال لعائشہ رضی الله عنھا ان تنظر الی نھن الحبشۃ و لم یکن ذلک صفا
 علیہ وسلم فرمود کہ عائشہ رضی الله عنھا ایامی کہ نظر کن بر روی و قص جیشہ و بنوین بر بیاض نظر را
 الی مساعداہ الاصل خوفا من الوحشۃ و الغناء و الزین و المحمل هو الرقص و ذلک یکون فخرج
 سادہ اصل از خوف وشت و خفا و قص و جمل کہ آن رقص است و آن میباشد بفرحت و شوق
 و شوق فذلہ الاحادیث کلھا فی الصحیحین صریحہ فی ان الغناء و اللعب و ضرب البف
 پس این احادیث ہمہ در صحیح بخاری و صحیح مسلم و صحیح ابوداؤد و تراکم جہا بازی و در وقت
 و الرقص و حضور ہمہ لبست بھرام و بدل علی جوارھم و الورد علی منکرھم الروایات الفقہ
 در قص و حضور ایشان حاکمیت و دلالت میکند بر جواز آن و در بر منکر آن روایات نقہ حنفی

مِنْ الْأَكْمَلِ وَالْفَرْعِ وَأَقْوَالِ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ وَغَيْرِهِمْ مَنْ يَتَعَدَّى عَلَى قَوْلِهِمْ وَيَقْتَدِي
 أَزْوَاجَ دُورِمْ وَأَقْوَالِ شَيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ وَغَيْرِهِمْ يَسْكُنُ أَعْمَاءَ وَيَكُنُّ بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِثْنِ وَبِزَوِيِّ يَكُنُّ
 بِهَيْئَتِهِمْ وَلَا يَقُولُ إِلَّا بِأَحْثِ الشَّكَاكِ وَالنَّوْاجِدِ وَالنَّعْنِي وَجَلِيمِهِمْ هِيَ كَمَا ذُكِرَتْ فِي الْأَكْبَرِ وَذَكَرَ
 بَابِثَانِ دَقُولِ دُورِمْ بَابِثِ سَاعِ دُورِمْ وَفَائِشِ أَنْ رَوَايَاتِ جَانِكُمْ ذَكَرَتْ دُرْكَتِ وَذَكَرَتْ دُرْكَتِ
 فِي شَرْحِ الْبَزْدِ وَنَسَى الْمَسْمُومِ بِالْمُسْمَى صَنْفَهُ أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَهْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدِّمَشْقِيُّ أَعْلَمُ
 شَرْحِ بَزْدِ وَبِزَوِيِّ كَرَامِ أَوْ نَوْرِي هِيَ كَرْتَصِيفِ كَرَامِ أَوْ أَوْ الْقَاسِمِ مَحْمُودِ بْنِ جَدَانْدِ دَشْقِي بَابِثِ
 أَنْ السَّمَاعِ الْأَنْسَى يَخْتَلِفُ عِلْمَاءُ نَافِي خَتَهُ فَهُوَ مَا كَانَ عَلَى سَبِيلِ الْمَعْوِ وَاللَّعْبِ يَجْمَعُ الْفَسَاقِ
 أَتَى سَامِعِي كَرْتَصِيفِ يَكُنُّ عِلْمَاءُ دُرْجِ أَوْ بِسِ الْأَخْيَرِي هِيَ كَرْتَصِيفِ يَكُنُّ بِلُغَةِ لُورِ وَبِزَوِيِّ يَجْمَعُ نَرُونَ فَايْتَانِ
 وَتَسَارِبِ الْجَمِيعِ فِي الْأَعْلَاقِ وَتَسَارِبِ الصَّلَاحِ فَا مَأْمِنِ مَعِ الْعِلْمِ وَهُوَ صَالِحُ دَافِعِ الصَّلَاحِ
 دُشْرَابِ نَوَاشَانِ دُرْجِ الْأَعْلَاقِ دَامَكَانِ نَازِ دَامَكَانِ يَكُنُّ يَكُنُّ قَتَارِ دَامَكَانِ هِيَ نَازِ يَكُنُّ يَكُنُّ
 لَا تَسَارِبِ الْوَرْدِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فَلَهُ حَلَالٌ بِأَخْلَافِ بَيْنِ عِلْمَاءِ تَسَارِبِ جَمْعِهِمَا اللَّهُ وَكَذَلِكَ
 نَزَكَ كُنُّهُ دُرْجِ دُرْجِ الْقُرْآنِ بِسِ الْأَعْلَاقِ يَكُنُّ يَكُنُّ يَكُنُّ يَكُنُّ يَكُنُّ يَكُنُّ يَكُنُّ يَكُنُّ يَكُنُّ
 الرِّقَصِ وَالنَّوْاجِدِ وَقَدْ وَرَدَ فِي ذَلِكَ كَلِمَةُ الْحَدِيثِ وَقَدْ فَضَّلَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَتَقَ وَتَوَاضَعُ وَتَحْقِيقُ وَارْتَدَتْ هِيَ دُرْجِ مَعِ الْحَدِيثِ وَتَحْقِيقُ كَرَامِ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَصْحَابُهُ ذَلِكَ وَذَكَرَ فِي شَرْحِ الْكَافِي الْمَسْمُومِ بِالْمُسْمَى صَنْفَهُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّافِي وَأَعْلَمُ أَنْ الْكُفْرَ
 وَأَصْحَابِ الْأَوَائِنِ وَذَكَرَتْ فِي شَرْحِ الْكَافِي الْمَسْمُومِ بِالْمُسْمَى صَنْفَهُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّافِي وَأَعْلَمُ أَنْ الْكُفْرَ
 مِنْ السَّمَاعِ عِنْدَ عِلْمَاءِ تَسَارِبِ جَمْعِهِمَا اللَّهُ مَا يَكُونُ عَلَى سَبِيلِ الْمَعْوِ وَارْتَدَتْ هِيَ دُرْجِ مَعِ الْحَدِيثِ وَتَحْقِيقُ
 أَزْوَاجَ نَزْدِ عِلْمَاءِ دُرْجِ مَعِ الْحَدِيثِ وَتَحْقِيقُ كَرَامِ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَى ذَلِكَ وَبِزَوِيِّ كَرَامِ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِرَأْنِ دُرْجِ يَكُنُّ نَازِ دُرْجِ الْقُرْآنِ دَامَكَانِ يَكُنُّ يَكُنُّ يَكُنُّ يَكُنُّ يَكُنُّ يَكُنُّ يَكُنُّ يَكُنُّ
 مِنْ جَمَلَةِ الصَّلَاحِينَ فَسَاعَهُ حَلَالٌ بِأَخْلَافِ بَيْنِ عِلْمَاءِ تَسَارِبِ جَمْعِهِمَا اللَّهُ أَذْكَارِ بَرُونَ بِنَ ذَلِكَ
 أَزْوَاجَ جَانِكُمْ بِسِ سَاعِ أَوْ طَلَالِ هِيَ بَغِيرِ خَلَا فِي دُرْجِ مَعِ الْحَدِيثِ وَتَحْقِيقُ كَرَامِ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 السَّمَاعِ الْأَوَّجِ اللَّهُ وَحُضُورِ يَكُنُّ كَرَامِ اللَّهُ وَخُوفِ الْأَخْرَةِ وَكُلِّ ذَلِكَ هِيَ دُرْجِ مَعِ الْحَدِيثِ وَتَحْقِيقُ
 كَرَامِ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 النَّوْاجِدِ وَالرِّقَصِ بِصَالِحِ مَعِ الْحَدِيثِ وَتَحْقِيقُ كَرَامِ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دُورِمْ وَتَحْقِيقُ كَرَامِ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَكُنُّ مِنْ الْبُزْجَةِ وَالْمَمْلُوكَةِ الْجَارِيَةِ وَحَالَهُ عَنْ نَفْسِهِ وَذَكَرَ فِي الْفَتَاوَسِ الْعَتَابِيَّةِ مَثَلُ
 قَتَارِ دُورِمْ وَتَحْقِيقُ كَرَامِ هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو یوسف عن الثقفی هل يجوز قال يجوز وعندنا محمد رحمه الله هكذا وعليه الفتوى وقد
 از ابو یوسف از غایب است فرمود که جایز است و نزد امام محمد رحمه الله همچنین است و بر این فتوی
 ذکر فی مقصد السالکین ان روایات الفتوی المنقول عن الامام الاعظم واکابر العلماء الوالدین
 و تحقیق مذکور است در مقصد السالکین که روایات فتوی که منقول است از امام اعظم رح و اکابر علماء و اولاد
 علی حرمت السماع یحیل ان یزاد بها الملاهی الحرمه والغناء المضلة لسلایه ذنون الغناء
 بحرمت سماع محمول است بر آنکه مراد آن آیت است که حرمت است و آن غنا که منقول است از ابی هریرة و غیره
 المطلق فلا يجوز النسیک بها لحرمة السماع مطلقا لئلا یلزم اهل الاحادیث الصیحة للوارد
 مطلق پس جایز نیست دلیل بر این آن بر این حرمت سماع علی العموم بلکه لازم نیاید بکار آمدن حدیث صحیح و در حدیث
 لا باحة السماع كما عرفتم من قبل و ذکر فی التاتاریة من فتاوی العتابة + + +
 در اجابت سماع چنانکه شافعی پیش ازین و ذکر در تاتاریة از فتاوی قاضی عیاض + + +
نعمه دوم در سماع اقوال شایخ ضحوة متقدمین استغفار سماع از کبر الکاملین
 قال ابو طالب المکی رضی الله عنه عن السلف فی اباحة السماع وهو کان اماما معتبرا للوفاء
 فرمود ابو طالب المکی رضی الله عنه از سلف در اجابت سماع و او بر امام معتبر بسبب کثرت
 علیه و کمال حاله و علمه باحوال السلف و مکان و رده و تقوا و تحریریه الصواب که اقبال
 علم او و کمال حال او و دینش و احوال گذشتگان و مرتبه پرستی گاری او و تقوی و جستن او صریح را چنین گفته است
 العالم المتبحر الکامل فی الاصول والفروع محمد الغزالی رحمه الله علیه و قال ايضا من
 عالم متبحر کامل در اصول و فروع محمد غزالی رحمه الله علیه و فرمود ايضا که کسیکه
 انکر السماع جهلا فقد انکر سبعین صدیقاً من الصحابة و التابعین رضی الله عنهم
 انکار کرد سماع را بی علم و تحقیق انکار کرد هفتاد و یک را از صحابه و تابعین رضی الله عنهم
 قال و کان ابن المجاهد لا یجیب دعوة الا ان یكون فیها سماع | حضرت قذوة الکبر
 فرمود و باین مجامع قبول نمیکرد و دعوی آنرا که باشد در آن سماع + + +
 که در سماعی که رفیق و یار نباشد استماع او مباح است پس مطلقاً سماع را حرام گفتن نشاید با بعضیان
 و قال ابو طالب المکی و لم یزل اهل المدينة مواظبین لا هل مکة علی السماع لى زمانا
 فرمود ابو طالب المکی و همیشه اهل مدینه و مدینه مدینه را در سماع مواظبین بودند و در مدینه مدینه را در سماع مواظبین بودند
 هذا فادسکنا ابا مروان القاضي وله جوارس یستمعون التلحین اعدان للصوفیة قال و
 پس یاضحیم ابو مروان قاضی ما و برای او کنیزکان بودند که میخواندند الحان یا ساخته بود آنها را برای سماع
 كانت لعطاف جاسر یبایان تلحان و کان اخوانه یستمعون الیهما و قیل لا بی حسن بن سید
 بودند برای عطاف جاسر و بایان تلحان می نمودند و بودند برادران او گوش می نهادند بر روی آنها و گفته شد که ابو الحسن بن سید

نعمه دوم در سماع اقوال شایخ ضحوة متقدمین استغفار سماع از کبر الکاملین

کیفیت تکر السماع وقد كان الجعيد وسكر السقطى وذو النون يستمعون فقال فكيف انكر السماع
 چگونه انکار میکنی سام را بدو نه جید و سکرى سقطى و ذو النون مى شنیدند فرمود که چگونه انکار خاتم سلوک
 و اجازت و سمعه من هو خير منى وقد كان عبد الله بن جعفر الطيار يسمع واما انكر الله
 و جائز شده است آنرا شنیده است آنرا کسیکه از بهتر است از من تحقیق بود عبد الله بن جعفر طیار مى شنید و جز این نیست که انکار
 فى السماع و ذکر شیخ الشیخ فى هوارف المعارف هذا قول صحيح فكيف ينكر المنكر السماع ذکر
 میکنم هرگز در سماع و ذکر کرده است رشاد شادان در هوارف المعارف که این قول صحیح است پس چگونه انکار میکند منکر سماع ذکر
 فى السماع الكبير سال الصالحا عن الجعيد وعن ذى النون المصرى وعن مشايخ مصر هل
 در سیر کبیر سوال کرده شد نه سلما از جید و از ذو النون مصرى و از مشایخ مصر

يجوز سماع الاشعار وغيرها بالاحسان قالوا يجوز كما سمع النبى عليه السلام وورقنا ولى سبط
 جائز است شنیدن اشعار و غیره با الاحسان گفتند جائز است چنانکه شنیده است نبى علیه السلام آورده است که
 سماع الغناء مباح من المغنى ومن غيره واذا جاز الغناء بغير الحن جاز لحن اما القصائد و
 شنیدن قافیه است از منى و غیره و در تکیه جائز شد غناء بغير لحن جائز شد لحن اما قصائد و
 الاشعار فقد سئل النبى عليه السلام عن الشعر فقال هو كلام فحسنه حسن و قبحه قبح
 اشعار پس سوال کرده شد حضرت نبى صا علیه السلام از شعر پس فرمود آن کلام است پس نیک او نیک است و بد او
 فالحسن منه كان من الموعظه والحكم وذكر الله ونعمائه وصفاته وصفت للمعتقین
 است پس نیک از چیزى است که باشد از نصیحتها و حکمتها و ذکر خدا و نعمتها و صفتها و او وصفت متقیان
 ونعمة الصالحين فسماعه حلال وما كان من ذكر الاطلال والمناسل والاثرمان
 و نعمت صالحان پس سماع او حلال است و چیزیکه باشد از ذکر آنها و منزهات و زمانها
 والاثر فسماعه مباح وما كان من هجو وفق فسماعه حرام وما كان وصف المذود و
 پس سماع او مباح است و آنچه باشد از هجو وفق پس سماع او حرام است و آنچه باشد وصف مذود
 القدر والشعر فمكروه الا العالمرس بافی میزند بین الطبع والشهوات والا لهام و
 قدام و موها پس مکروه است گویا باقى عالم خانی که تمیز کند میان شیخ و شهرات و الهام و
 الوسوسة وقد امارت نفسه بالجاهدات والرياضات وخدمات بشرية ونفیت حظوظ
 و سوسه و تحقیق کشته است نفس خود را بجاهدات و ریاضات و فاسده شده است بشریت او و محو شده حظوظ او
 و بقیة حقوقه سئل بعض المشايخ عن السماع فقال مستحب لاهل اللذات والودع مكروه
 و باقى مانند حقوق و سوال کرده شد بعضی مشایخ از سماع پس فرمود مستحب است بائى اهل لذات و دیرین گارى و لذت
 لاهل النفوس والخطوط وسئل الجعيد عن السماع فقال كل ما يحجج العبد بين يديه
 بائى اهل نفوس و خطوط و سوال کرده شد جعيد از سماع پس فرمود هر آنچه جمع کند بنده را پیش

الله فهو مباح في دستور القضاة ان السماع قد يكون حراما وقد يكون مباحا وقد
 احتجوا على ما ذهبوا اليه في دستور القضاة من ان سماع ما هو حرام مباح لا يشرع
 يكون منه وبأوقد يكون مكروها اما الحرام فهو اكثر من الناس من الثياب مغلَّب
 كما هو مستحب باشد وگناه کرده می باشد اما حرام پس آن اکثر است از مردمان از جوانان از آن که گناه است
 علیه شهوات الدنيا فلا يحرك منها الا هو الغالب على قلوبهم من الصفات الدلوكور
 برادر شهوت دنیا پس حرکت نیند از ایشان مگر چیزی را که غالب است بر دلها ایشان از صفتهائی مذکوره
 اما المباح فهو لمن لا يخطئه منه الا التلذذ بالصوت الحسن اما المكروه فهو لمن لا يفر
 اما مباح پس آن چنان کسی است که نیست مغنی برائی او از آن مگر لذت گرفتن بآواز خوش اما مکروه پس آن کسی است
 صورته المخلوقين ولكن يتخذ عادة في اكثر الاوقات على سبيل اللهو اما المندوب
 که نازل نیکند صورت مخلوقات و لیکن میبازد عادت را در اکثر اوقات بر سبیل بهو استغلب

فهو لمن غلب حب الله تعالى و لمن لا يحرك الا الصوت المحمود انقلبت که سلطان التماخ
 برائی کسی است که غالب باشد بر او محبت حق تعالى و کسی که حرکت نیند مگر آواز خوش میفرمودند که سماع بر چهار
 قسم است یکی طلال آنکه شنونده را تمام میل جانب حق باشد و بسوی مجاز هیچ میلش نباشد
 و دوم کبلح است که کسی را بجانب حق میل او زیاده بود و جانب مجاز کم بشیم نموده است کسی
 که میل بسوی مجاز بسیار بود از حق چهارم حرام است کسی که همه میل او جانب مجاز بود و اصلا کج
 حق نه پر داند و حضرت قدوة الکرام میفرمودند که شخصی استغفار کرد که موجب چست که اکثر اوقات
 بنای سماع بر صوت حسنه و آواز و فرامیستحسنة اقادة برقرات قرآن و مناسب سخن اخیر و دواز
 اول نقل کردند قال الخواص وقد سئل ما بال الانسان يتحرك عند السماع غير القرآن
 + + + + + فرموده خاس در عالمیکه سوال کرده شد که چیست حال انسان که حرکت میکند نزد یک شنیدن غیر قرآن
 فقال ان السماع القران صدمة لا يمكن لاحد ان يتحرك لشدته غفلة و سماع القول
 و حرکت نیکند از شنیدن قرآن پس فرمود که شنیدن قرآن صدمه است مکن نیست بر کسی که متحرک شود بقیبت غفلت خود
 و یوحی تحريك فيه بالوجد بالجملة لا يخلوا صاحب القلب عن الوجد عند سماع القرآن کان
 و شنیدن خداست حرکت میکند در آن بوجه جملة غالی نیست صاحب دل از وجد نزد شنیدن قرآن پس
 لا يؤثر فيه الكلمة اصلا فمثل الذي يفتق بما لا يسمع الا دعاء و نداء بل صاحب
 قرآن که اثر نیکند در او کلام اصلا پس مثال او مانند مثال کسی است که آوازی میجویرد که کسی شنودگر طلبیدن و آواز دادن
 القلب يؤثر فيه الكلمة الواحدة من الحكمة ان سمعها فان قيل ما الحكمة في اجتماع القص
 صاحب اثر نیکند در او یک کلمه از حکمت اگر شنود آوازا پس اگر گفته شود که حکمت چیست در جمع شدن

علی سماع الغناء من القوالین دون المقریین والقرآن افضل من الغناء قبل ان الحکمة ان الغناء
 یشتدین غنا از قوالان نه از قاریان حالانکه قرآن افضل است از غنا گفته خواننده که حکمت است که غنا
 اشتد تعنی الواجد من القرآن بوجوه کثیره الاول آیات القرآن جمیعاً لا یناسب حاله
 سخت تر است و در مجتنب صاحب جواز قرآن بوجوه کثیره اول آنکه تکرارهای قرآن مناسب حال او نباشد
 کقولہ تعالیٰ والذین یرمون المحصنات یوصیکم اللہ فی اولادکم وایات فیها بیان احکام
 اند قرآن ضعیف است که آنکه نسبت بزمایکند زان پارا و صیت یکند شمار السدک در اولاد و آیتها می که در زن بیان
 المیراث و الطلاق و الحد و د و غیرها و اما الحکم لما فی القلب ما یناسبه و الا آیات
 احکام میراث و طلاق و حد و غیره است و در این نیست که حرکت دیند آنچه در دل است آنچه است که در این است
 اما نظرها الشعراء اظهار عن احوال القلب فلا یحتاج فی فهم الحال لے تکلف فی هذا
 و اشعار انکم کرده اند شعرا عن بیک اظهار احوال دل پس حاجت نمی افتد در فهمیدن حال بیک تکلف و در نتیجه
 الكل المتعین و التکلیف فی مفهوم الایات المذکوره لن استولی علیه حال غالبه فمذکر
 شمرده و در تظیف در مفهوم آیات مذکوره را هم گنیم است که غالب باشد بر حال غالب پس یا کون
 عند سماع آیه الوصیه حالت الموت فیغلب علیه المحزن یهجر المحبوبین لے الاولاد و اما
 نزد شنیدن آیت وصیت حالت موت را پس غالب میشود بر غم بعد از بی عیدان یعنی اولاد و اما
 و الاقرباء او یغلب علیه الشوق الی الله تعالی لان الموت جسر یوصل الحبيب الی الحبيب
 و اقرباء یا غالب میشود بر شوق بسوی حق تعالی زیرا که موت یعنی است که میرساند محبوب را بسوی محبوب
 او یبدیهه ذکر الله و یحیط له رحمة الله علی عبادہ او یعلم تفضیل الذکر بکونہ رجلاً علی
 یا در دشت می افتد و یاد ذکر حق تعالی در دل میگردد و از رحمت حق تعالی بندگان خود بامیدان فسیلت مرد سبب بودن
 الانثی وان الفضل فی الاخره لرجال لانهم یصومون تطاهراً و لا یسبح عن ذکر الله وان
 برین و آنکه فسیلت در آخرت بر انثی نیست که فاضل نیکند ایشان را ثمرات و سبح از ذکر حق تعالی دان که
 من الهامه من الله فهو من الانثی بل هو من الخشی الیسمع قوله تعالی لا ذکر مثل حفظ
 کسیکه فاضل کند از حق تعالی پس او از زنان است بلکه از خشیان است میشود و قول حق تعالی که بر بی مردش صبر
 الانثیین الثانی ان الشعر الموزون یختلف تأثیره فی النفس بالالحان بطرق مختلفه
 و وزن است و هم آنکه شعر موزون مختلف می شود تأثیر او در نفس بالمان بطرق مختلف
 بمد و قصر لے بمد المقصور و قصر المد و و هذا التصرف جائز فی الشعر و لا یجوز فی
 المد و قصر یعنی مجاز کردن کوتاه و کوتاه کردن و از این تعرف جائز است و شعر و جانو نیست در
 القرآن الا التلاوة كما انزل و الخلاف فی القرآن حرام و مکروه علی انه لا یجوز فی کلام
 قرآن گمراه است چنانکه نازل کرده شده است و خلاف کردن در قرآن حرام و مکروه است باینکه باینکه باینکه

در درگاه نیکو شد و معامله نیکو در زید بود گویند که نام وی طبرانی بود پیر شده بود مشایخ بوی می آمدند که باز
 آن بیت بخوان آن قصه باز گوی شیخ محمود احمد کو فانی میگفت این بیتها تمام یاد نداری گفت نه این نیم
 بیت بیش یاد ندارم شیخ الاسلام میفرمودند که آن تمامی ابیات من یاد دارم و در کتابی هم دیده ام
 القوم اخوان صدق بینهم نسب + من المودة لم يعدل به سبب + تراصوا ذرأ الصباء
 بینهم + وواجب الرضيع المغاس ما يجب + لا یحفظونی علی السکران سزائتم + ولا یرمیک من
 اخلاقهم سبب حضرت قدوة الکمل میفرمودند سبحان الله چه بستی سماع را که در من در من
 ذوق متحرک میگردد و عجب است که متحرک ساکن بود مگر آنکه متحرک باشد نقلت که حضرت ابو سعید خدری
 که حضرت خنید و شبلی و ابوالخیر را دیده بود با خر عمر مقعد شده نگاه که مؤذن قامت گفتی وی زنجاستی
 و نماز کردی باز مقعد شدی در حالت سماع نیز همچنان بودی باز مقعد شدی حضرت قدوة
 الکمل میفرمودند که چه مقدار خود مشایخ متقدمین بودند که در سماع حالتی ایشان را دریافت کرد از دست
 رفته اند و بهم جو شیده اما از صحابه چندین را بشنود که در احیاء العلوم آورده است + + + + +
 واما ما بعد من الوجد بالعل عن الصحابة والتابعین فکثیر فمنهم من صعق ومن بکی
 واما بکی که شمار کرده غیر از بعد و حال بعلی صحابه تابعین پس بسیار است از ایشان کسی که بیوشن شد و کسی که
 و منهم من غشی علیه ومنهم من مات فی غشیته مع عمر رضی الله عنه سرحلا یقول ان
 گریان شد و از ایشان کسی که غشی انداخته شد بگوید از ایشان کسی که کمره غشی خوردند حضرت عمر رضی الله عنه در یکی میگفت
 عذاب سزا بک نواقص ماله من حاطع فضا صیحة خرمغشیا علیه فعل الی ... نازل
 که البته مذاب بیهوش گارتو واقع نیست بیک اگر کسی رفع کننده پس نروند و غشی نیفتاد پس بشود شد بیک ناله او پس
 مریضانی بپتیه اشهر او مع علی ابن فضیل قاسر یا بقراء یوم یقوم الناس لرب العالمین
 بپرامند در خانه خود چند ماه شنید علی بن فضیل یک تازی که میخواند و در یک قایم خوانند و در آن بپای علی بن
 فقط مغشیا علیه فقال الفضیل شکر الله لك ما قد علمه منك وکذلك فعل عن حماد
 پس ببقا در وی غشی افتاد پس فرمود فضیل جزا در تراخ تک چیز را که در دست است از تو و همچنین نقل کرده است از بقیه
 من الصوفیة فقد کان الشبلی فی مسجد لیلۃ من رمضان و هو یصلی خلف امام
 صوفیه پس بمقتضی بود شبلی رم در سجده شبیه از رمضان تا نماز میخواند در پس امام
 فقرا الامام و ان شئت لاند هین بالذی اوحینا الیک فرغ الشبلی من رقة ظن الناس
 پس خواند امام و اگر خواهیم البته ببریم چیزی را که بنیام فرستادیم بوی تو پس حضرت شبلی نرزد و مردم گمان
 ان سوجه طاسرت و اخضر وجهه و ارتعد و کان یقول بثل هذا یحاطب الاحباب یسرون
 که روح او تپان شد در وی او سبز شد و زلزل شد و میگفت با شال این خطاب کرده میشود همچنان که مکرر میگردد

[illegible]

والروية بعيون البصائر والتلذذ بدوران الكاسات شهى شربنا المحب كاسا بعد كاس
 مدین بیدایى دل دلالت یافتن گردش پایدار نوشیدیم محبت را جامی بیدایى
 فما فقد الشراب وما سويت + وليس هذا الشراب الاعلى اسرار معلقة واسراج عن هوى
 پس تمام نشد شرب و سیراب نشدم - و نیست این شراب که بپای غنای کآویخته شده اند و روحهای که از قید
 الاشباح محرره و هو فیض الاقداس یبتلاء و یصل من الغیب الی ذات السر ومن السری
 اجمام آناد کرده شده اند و آن فیض اقدس است آنرا ذکر و میشود سیر از غیب بری باطن و از باطن بر سر
 ذات الروح ومن الروح الی الفؤاد ومن الفؤاد الی القلب ومن القلب الی العالم ففی
 ذات روح باز روح بر سر باطن دل و از باطن دل تکیه دل و از دل بر سر بن پس تکیه
 به اثر البشریه و الا نانیة فیکون الجسم بذلک القلب حتی الغیب واحدا و لهذا الفیض
 بسبب آن اثر بشریت و فخری پس میفرمود بن آن دل تا غیب یکے و بری این فیض
 مراتب الذوق والشرب والمری كما قال احد من الصوفیه صاحب الذوق متاکر و
 مراتب چشیدن و نوشیدن و سیراب شدن چنانکه فرمود یکی از صوفیان که صاحب چشیدن شایسته است و
 صاحب الشرب سکران و صاحب المری صاحب و لیس لاسر باب الفقه والری من هذا الشرب
 صاحب نوشیدن مست و صاحب سیرابی شایسته و نیست برائی صاحبان ازین نوشیدن
 لذت و لاسر معدنه جوهری فاذا لم یکن لهو حظ من السماع فیعولون بحجرت مطلقه و
 نقلی و از آن کان او جوهری پس و تفکیک نیست ایشانرا حصه از نعل پس قائل میشود بحجرت مطلقه و
 الغنیم لویعده لذت الجماع فالانکاسه لیس بیعیده بالاجماع باجمعی ذوقی که در
 عنین لذت است لذت جماع را پس انکار او نیست بید اتفاق + +
 سماع بود اهل حال و اندوی نصیب نیست خرابی کمال از لذت سرود که بیکانند منکر است و بموجب
 که چیزی را ندوصال راه حضرت قدوة الکبیر میفرمودند که حضرت سید الطائفة جاریه مغنیه را شنیدند
 که در یکی از شهرهای محرم است و آن مغنیه خواجه داشت صاحب حال که بیکس را با مال سید میفرخت
 حضرت سید الطائفة جهت این مغنیه را با نقد کرده راه نقد کرده آمدند و این مغنیه را بشغف تمام خریدند
 ببادی است که چه حصول و یاد رفتن سرود بوده است که باین آندو خرید است تقریر باز تحفه نقل
 آوردند که حضرت سری مطلق گوید که شبی خوابم نیامد و قلن و اضطراب موجب استم چنانکه از نذر تجدد
 باز ماندم چون نماز باید کردم بیرون رفتم و هر جا که گمان می بردم که شاید آنجا اضطراب نسکین شود
 گذر کردم هیچ سودی نداشت آخر تحفه به بیارستانی بگذردم و اهل ابلار را به شیم باشد که تیر سرم و فرج شوم چون
 به بیارستان و آدم و لمن بکشاد و سینه من منشرح شد ناگاه کینرکی دیدم بسیار پاکیزه و تازه و جامهای

انتیاء کردی از طلق گفت خدای تعالی مرا بقرب خود انس بخشید تا فرمود و دشت داد گفتم این بینی
مرد گفت رحمه الله ویران را استیاضه ایان بخشید که سیم چشم ندیده است و همایه نیست در پشت گفتم چرا
تو را از آن کرده اس آمده است و دمای پنهان کرد و در برابر کعبه افتاد و مرد چون خوابه وی بیامد و فرمود
وید بروی در افتاد بر تنم و در اینجا ندیم مرده بود گفتم و چه چیز ایشان کردیم و بجاک سر دیم و مهمم الله
حضرت قدوة الکبر میفرمودند که بعضی از زیاطه بفرزیت السماع قایل اند کالداء لالدواء
و بالغات قتلهم فاطبات الاسرار و یجهرک جذبت الانوار فان السماع محو القلوب
الی حاله الغیوب بیچاره عاشق دست دپای بریده جز عاز جام محبت خنیده غلعت و وصل کشید
و بدولت حصول رسیده میگوید که سو فیذ از نجات طبیات ادراج بقرب بار مقرب میگردد و از سماع
نجات را کیمات شباع را حضور میباید باشد و آن شهباز بلند پرواز سید محمد گیسو دراز میگوید و وصل
حق در چیز دپای بسیار جستم بغیر از سماع نجات و مناظره صورتهای زیبا بنافتم مآثر اثبت شکیلا
و لیت الله فو که جل متین است محکم که فتم هو اللیت کل عسیرا اعلم ان فی السماع والسمع سمعا
اخر یسمع به کلام الحق بل کیف له الرب بلا ربیب شعر لومع داود معالته + لما ترفی الخوا
داود + غنت سعاد بصوتها فحقا + سرت الحان داود بالجل + هر که آن سمع باز شود و سماع
حق شود و از حق شود و حق شود و درین حالت او شمع و در همین باشد قوال آنت استماع نماید
و از این شریز موسی نماید اینچنین سماع را انکارت بوده معرفت هم از نیماست که مشایخ سلفه با خلف
انکار نه در زید اند **حضرت قدوة الکبر** میفرمودند که بعضی از زیاطه میگویند که سماع شریف و سماع
مکرده اند و معرفت نفرموده اند و این موجب منیایم قال شیخ الشیخ فی وصایا باطنی لا تنکر الله
فان لا اهلا فلاحاجة بهذا الباعثة بهذا الخالفة من الاحادیث والروایات کتب الشیخ
المجد الدین الخوزی الی الشیخ الامام المصنف شهاب الدین السهروردی قدس سره شعر
یا من مفر الله صرف و داد + و انا له من قرب + ما حواله + ما ذا لنکر علی السماع لعاشق +
جمل السماع الی الحبيب + موله + فلقد علمت بان هذا موقف + شکوئے المحب الی المحب
علیه + فاجاب الشیخ شهاب الدین السهروردی قدس سره شعر افری لا علمه ما یقول
وارقی + لك قرب من تختار + و وصوله + و اری السماع محل طبع دایما + لکن لغیرك
کلامی تحیل + یاخذ هذا قرب المحب + و وصله + لمقیم اضحی لقربه فقبله + و در تعین کردن
حکمتی است که باطل متقدم میگوید و حال آنکه خود تواجد کرده است کما جاء فی الدیوان لابن الفارسی
الحوئے قال ایضا من الشهور انه وقع للشیخ شهاب الدین السهروردی قبض فی بعض
احبابه فاما الیه الشیخ الناطم سحر فاستدله الشیخ شهاب الدین قصیده واستمع فی انشاده
راید سماع را بسوی محبوب ناصد خود پس حقیق را بشنید که مقام شکایت عاشق است بر سر عشق بیدری عهدا + پس جواب خود

و این شریز موسی نماید اینچنین سماع را انکارت بوده معرفت هم از نیماست که مشایخ سلفه با خلف
انکار نه در زید اند حضرت قدوة الکبر میفرمودند که بعضی از زیاطه میگویند که سماع شریف و سماع
مکرده اند و معرفت نفرموده اند و این موجب منیایم قال شیخ الشیخ فی وصایا باطنی لا تنکر الله
فان لا اهلا فلاحاجة بهذا الباعثة بهذا الخالفة من الاحادیث والروایات کتب الشیخ
المجد الدین الخوزی الی الشیخ الامام المصنف شهاب الدین السهروردی قدس سره شعر
یا من مفر الله صرف و داد + و انا له من قرب + ما حواله + ما ذا لنکر علی السماع لعاشق +
جمل السماع الی الحبيب + موله + فلقد علمت بان هذا موقف + شکوئے المحب الی المحب
علیه + فاجاب الشیخ شهاب الدین السهروردی قدس سره شعر افری لا علمه ما یقول
وارقی + لك قرب من تختار + و وصوله + و اری السماع محل طبع دایما + لکن لغیرك
کلامی تحیل + یاخذ هذا قرب المحب + و وصله + لمقیم اضحی لقربه فقبله + و در تعین کردن
حکمتی است که باطل متقدم میگوید و حال آنکه خود تواجد کرده است کما جاء فی الدیوان لابن الفارسی
الحوئے قال ایضا من الشهور انه وقع للشیخ شهاب الدین السهروردی قبض فی بعض
احبابه فاما الیه الشیخ الناطم سحر فاستدله الشیخ شهاب الدین قصیده واستمع فی انشاده
راید سماع را بسوی محبوب ناصد خود پس حقیق را بشنید که مقام شکایت عاشق است بر سر عشق بیدری عهدا + پس جواب خود

اَلِيَّ اَنْ قَالَ شَعْرًا هَلَّا بَالِ اَكُنْ لَهْلَا لَوَضَهٗ + قَوْلُ الْمُبَشِّرِ بَعْدَ الْيَاسِ بِالْفَرْجِ + وَكَانَ
 فَانْخَلَعَ مَا هَلَّاكَ فَقَدْ + ذَكَرْتُ لَوْ عَلَى مَا فِيكَ مِنْ حَسَنٍ + قَالَ الشَّيْخُ الشَّهَابُ الدِّينُ سَمِعْتُ
 فِتْوَا جَدِّهِ مِنْ عِنْدِهِ مِنْ شَيْوُخِ الْوَقْتِ الْحَاضِرِينَ وَكَانَ الْجُلُوسُ عَامًا لِّلشَّيْوُخِ الْاَجْلَاءِ
 وَسَادَةِ مَنْ لَا وِلْيَاءَ قُلُوعٍ عَلَيْهِ هُوَ وَالْحَاضِرُونَ قِيلَ اَرْبَعُ مِائَةِ خَلْعَةٍ تَقْلِبُهَا كَحُضْرَتِ
 خَوجَا قَلْبُ الدِّينِ بَخْتِيَارُوشِي وَفَرَمُوْا بِحُضْرَتِ لَمَّانِ وَبَيَّهْدَهُ اَمْدُورُ سَجْدِي نَزَلَ فَرَمُوْذَ حُضْرَتِ شَيْخِ
 سِهَارِ الدِّينِ نَزَلَ بِاَمْرِ فَرَمُوْا + اَسْتَنْدَ خَادِمٌ لَّا بِحُضْرَتِ خَوجَا فَرَسَاوَدَ بِجَالَتِي كِهْ خَوجَا بُوَ ضَوْفُوْهُ اَسْتَقَالَ
 دَاشْتَدَ خَادِمٌ سَيِّدِي كِهْ قَطْرَاتُ وَضُوْزِ مِنْ فِتَادَنِ نَبِيْ يَابَنْدِ لَمَّا كِهْ طَبَقَاتُ كَرْتَهٗ اَسْمَانِ نَبِيْ
 خَادِمِ اَهْلِ نَظَرُ بُوَ مَعَانِيَهٗ كِهْ دَخَلَتْ شَيْخِ نِهَادِ الدِّينِ خُوْدَزْتَهٗ دَايِنْ مَعَانِيَهٗ عَرْضُ كِهْ حُضْرَتِ شَيْخِ سِهَارِ الدِّينِ
 دُوْمَحَّةٗ كِهْ كِيْ اَزْ شَيْخِ اَشِيْنِخِ يَافْتَهٗ بُوْدَنُ كَرْتَهٗ بِحُضْرَتِ خَوجَا اَمْدَهٗ اَسْتَدَا عَارَتَامُ حُضْرَتِ شَيْخِ حُضْرَتِ خَوجَا
 لَاسُوْشِي قَانَقَاوُ خُوْشِ اَوْدُوْدُوْ وَبَحْثَ حُضْرَتِ شَيْخِ اَشِيْنِخِ حُضْرَتِ خَوجَا بِسَاوَا كِهْ دَنُ حُضْرَتِ شَيْخِ حُضْرَتِ
 خَوجَا بِدَاوَا كَارِضَا فِتْ اَبَقَضِي اَلْعَايِتُ كِهْ شَيْدَنُ بِلَا زَسْتَهٗ دَنُ حُضْرَتِ خَوجَا فَرَمُوْدَنُ حُضْرَتِ شَيْخِ
 ضِيَا فِتْ اَلْمُحْكَمُ كِهْ دِيْدَا نَسْتَنَدُ كِهْ هَيْتُ سَلَامِي كِهْ بُوْدَنُ حُضْرَتِ شَيْخِ اَشِيْنِخِ تَامَمُ قَوْلَا اَزْ طَلَبِ كِهْ دَنُ
 حُضْرَتِ خَوجَا رَاوَا اَصْحَابِ اِيْشَارَاوَا دَرْ خَانَقَاوُ دَرَاوُوْدُوْدُوْ وَدُوْجُوْ كِهْ كَرْتَهٗ مِيَا نَبِيْ اَسْتَدَاوَا اَزْ اَلْمَرَامِ
 كِهْ دَنُ كِهْ سَلَامُ دَرَاوُوْدُوْ مِيَّتُ سَاوُطُ رُبُ حُشَقُ كِهْ دَاوَا كِهْ جِيْدَا زَسْتَهٗ + كِهْ كَرْتَهٗ اَوَاوَا نَفْلُكُ اَمْدُورُ تَنُگُ
 اَزْ زَسْتَهٗ + حُضْرَتِ خَوجَا رَا حَالَتِي دَرْ كَرْتَهٗ كِهْ دَرُوْ دِيْدَا اِثْرَا اَنْ حَالَتُ سِرْمَتِ كِهْ دِيْدَا جَامِيْ اَصْحَابِ
 اَهْلِ مَجْلِسِ هَيْتُ اَزْ مِلَّائِي نَقِيْمَا سِيْ مَطْرَبَانِ + كِهْ اَكْرَهٗ جِيْدَهٗ عَجَبِ اَزْ اَمْدَانِ + دَرْ مَجْلِسِ جِيْنِ اِيْشِيْ
 هِيْوِيْ اَصْحَابِ كِهْ دَرُوْنِ بَرَا اَصْحَابِ شَيْخِ رَا خُشْدُ كِهْ دَرْ خَانَقَاوُ سَلَامُ مِيْشُوْدَا اَصْحَابِ شَيْخِ وَنَقَضِيْ سُلَامَانِ
 اَمْدُوْدُوْ شَيْخِ سِهَارِ الدِّينِ عَرْضُ كِهْ دَنُ كِهْ دَرْ خَانَقَاوُ خِلَافُ مَشْرَبِ مِيْشُوْدُوْ جِيْنِ جَاوَزِ مِيْلَدِيْ حُضْرَتِ شَيْخِ
 فَرَمُوْدَنُ عَجَبِ دِيْوَانِيْ دَرْ دِيْوَ بَانِيْ كِسِيْ كِهْ سِيْجُوْ سِهَارِ الدِّينِ كِهْ دَاوَا اَصْتِلَاعُ اَزْ سَلَامِ مِيْكَنِيْدُ مَعْلَمَانِ سَبَاغَهٗ
 كِهْ دَنُ حُضْرَتِ شَيْخِ فَرَمُوْدَنُ اَكْرَهٗ مِيْشُوْدُوْدُوْ + دَرْ دَرْ خَانَقَاوُ وَخَوجَا رَا مَسْجِدُ مَعْلَمَانِ دَرْ مَجْلِسِ دَرَاوَا اَمْدُوْدُوْ
 دَرْ مَجْلِسِ دَرَاوَا اَمْدَانِ اِيْشَارَاوَا حَالَتُ + كِهْ كَرْتَهٗ كِهْ اَزْ خُوْدُوْ فِتْنَتُوْ دَرْ سَلَامِ دَرَاوَا دَرْ خَالَتِيْ اِيْشَارَاوَا دَسْتُ دَاوَا
 نَعْمَتِيْ دَرْ اَسْمَالِ بَدَسْتِ اِيْشَانِ اَمْدَاوَا كِهْ مِرْكَزِيْدِيْهٗ بُوْدَنُ خُوْ نَزَلَ حَالِ شَدَايَا اَنْ اَلْمَسْ لَدَاوَاتِ
 وَخُوْ قَرْتَهٗ كِهْ دَنُ فَرَمُوْدَنُ كِهْ اِيْنِ وِلَايَتِ حُضْرَتِ شَيْخِ سِهَارِ الدِّينِ هَيْتُ اَزْ خَانَاوَا سِهَرُوْدِيْ اَدَلِيْ هَيْتُ اِيْجَا
 مِرْدُ كِرْدَنِ وَخِلَافَتِ دَاوَاوَا مَنَاسِبِ نَيْسَتِ وَحُضْرَتِ خَوجَا مِيْشُوْدَنُ دَاوَاوَا اَمْدَانِ بَرَكَا بَ مَعَارِفِ اَبِ
 مَعَالِ شَدُوْ جِيْنِ مَحْمَدُ حُضْرَتِ خَوجَا بَقْعَبِيْهٗ اَسْمِيْ نَزَلَ فَرَمُوْدَنُ وَجَامَعَهٗ كِهْ اَزْ لَمَّانِ مِهْرَاوَا اَمْدَهٗ بُوْدَنُ
 دَرْ قَبْدِ لَدَاوَاتِ اَوُوْدُوْ دَاوَا اَنَكِهٗ مِرْدُ بُوْدَنُ لَشْرِفِ خِلَافَتِ شَرْفِ شَدُوْ حُضْرَتِ خَوجَا فَرَمُوْدَنُ كِهْ اِيْنِ
 قَعْبِيْهٗ سَرُوْدُوْ وِلَايَتِ شَايِخِ سِهَرُوْدُوْ وَحُشِيْ هَيْتُ اَنَاوَا رُوْشَاوَا اَلْقَصْدِيْجِ دَاوَاوَا اِيْشَانِ اَبْدُوْ عَجْرِيْ وَنَاوَا

اَلْمُحْكَمُ كِهْ دِيْدَا نَسْتَنَدُ كِهْ هَيْتُ سَلَامِي كِهْ بُوْدَنُ حُضْرَتِ شَيْخِ اَشِيْنِخِ تَامَمُ قَوْلَا اَزْ طَلَبِ كِهْ دَنُ
 حُضْرَتِ خَوجَا رَاوَا اَصْحَابِ اِيْشَارَاوَا دَرْ خَانَقَاوُ دَرَاوُوْدُوْ وَدُوْجُوْ كِهْ كَرْتَهٗ مِيَا نَبِيْ اَسْتَدَاوَا اَزْ اَلْمَرَامِ
 كِهْ دَنُ كِهْ سَلَامُ دَرَاوُوْدُوْ مِيَّتُ سَاوُطُ رُبُ حُشَقُ كِهْ دَاوَا كِهْ جِيْدَا زَسْتَهٗ + كِهْ كَرْتَهٗ اَوَاوَا نَفْلُكُ اَمْدُورُ تَنُگُ
 اَزْ زَسْتَهٗ + حُضْرَتِ خَوجَا رَا حَالَتِي دَرْ كَرْتَهٗ كِهْ دَرُوْ دِيْدَا اِثْرَا اَنْ حَالَتُ سِرْمَتِ كِهْ دِيْدَا جَامِيْ اَصْحَابِ
 اَهْلِ مَجْلِسِ هَيْتُ اَزْ مِلَّائِي نَقِيْمَا سِيْ مَطْرَبَانِ + كِهْ اَكْرَهٗ جِيْدَهٗ عَجَبِ اَزْ اَمْدَانِ + دَرْ مَجْلِسِ جِيْنِ اِيْشِيْ
 هِيْوِيْ اَصْحَابِ كِهْ دَرُوْنِ بَرَا اَصْحَابِ شَيْخِ رَا خُشْدُ كِهْ دَرْ خَانَقَاوُ سَلَامُ مِيْشُوْدُوْ اَصْحَابِ شَيْخِ وَنَقَضِيْ سُلَامَانِ
 اَمْدُوْدُوْ شَيْخِ سِهَارِ الدِّينِ عَرْضُ كِهْ دَنُ كِهْ دَرْ خَانَقَاوُ خِلَافُ مَشْرَبِ مِيْشُوْدُوْ جِيْنِ جَاوَزِ مِيْلَدِيْ حُضْرَتِ شَيْخِ
 فَرَمُوْدَنُ عَجَبِ دِيْوَانِيْ دَرْ دِيْوَ بَانِيْ كِسِيْ كِهْ سِيْجُوْ سِهَارِ الدِّينِ كِهْ دَاوَا اَصْتِلَاعُ اَزْ سَلَامِ مِيْكَنِيْدُ مَعْلَمَانِ سَبَاغَهٗ
 كِهْ دَنُ حُضْرَتِ شَيْخِ فَرَمُوْدَنُ اَكْرَهٗ مِيْشُوْدُوْدُوْ + دَرْ دَرْ خَانَقَاوُ وَخَوجَا رَا مَسْجِدُ مَعْلَمَانِ دَرْ مَجْلِسِ دَرَاوَا اَمْدُوْدُوْ
 دَرْ مَجْلِسِ دَرَاوَا اَمْدَانِ اِيْشَارَاوَا حَالَتُ + كِهْ كَرْتَهٗ كِهْ اَزْ خُوْدُوْ فِتْنَتُوْ دَرْ سَلَامِ دَرَاوَا دَرْ خَالَتِيْ اِيْشَارَاوَا دَسْتُ دَاوَا
 نَعْمَتِيْ دَرْ اَسْمَالِ بَدَسْتِ اِيْشَانِ اَمْدَاوَا كِهْ مِرْكَزِيْدِيْهٗ بُوْدَنُ خُوْ نَزَلَ حَالِ شَدَايَا اَنْ اَلْمَسْ لَدَاوَاتِ
 وَخُوْ قَرْتَهٗ كِهْ دَنُ فَرَمُوْدَنُ كِهْ اِيْنِ وِلَايَتِ حُضْرَتِ شَيْخِ سِهَارِ الدِّينِ هَيْتُ اَزْ خَانَاوَا سِهَرُوْدِيْ اَدَلِيْ هَيْتُ اِيْجَا
 مِرْدُ كِرْدَنِ وَخِلَافَتِ دَاوَاوَا مَنَاسِبِ نَيْسَتِ وَحُضْرَتِ خَوجَا مِيْشُوْدَنُ دَاوَاوَا اَمْدَانِ بَرَكَا بَ مَعَارِفِ اَبِ
 مَعَالِ شَدُوْ جِيْنِ مَحْمَدُ حُضْرَتِ خَوجَا بَقْعَبِيْهٗ اَسْمِيْ نَزَلَ فَرَمُوْدَنُ وَجَامَعَهٗ كِهْ اَزْ لَمَّانِ مِهْرَاوَا اَمْدَهٗ بُوْدَنُ
 دَرْ قَبْدِ لَدَاوَاتِ اَوُوْدُوْ دَاوَا اَنَكِهٗ مِرْدُ بُوْدَنُ لَشْرِفِ خِلَافَتِ شَرْفِ شَدُوْ حُضْرَتِ خَوجَا فَرَمُوْدَنُ كِهْ اِيْنِ
 قَعْبِيْهٗ سَرُوْدُوْ وِلَايَتِ شَايِخِ سِهَرُوْدُوْ وَحُشِيْ هَيْتُ اَنَاوَا رُوْشَاوَا اَلْقَصْدِيْجِ دَاوَاوَا اِيْشَانِ اَبْدُوْ عَجْرِيْ وَنَاوَا

حُضْرَتِ خَوجَا رَاوَا اَصْحَابِ اِيْشَارَاوَا دَرْ خَانَقَاوُ دَرَاوُوْدُوْ وَدُوْجُوْ كِهْ كَرْتَهٗ مِيَا نَبِيْ اَسْتَدَاوَا اَزْ اَلْمَرَامِ

شرف نعمت یافته پدید شدند همچون حضرت محمد باکر که بر حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر در بابت حال الکلی
داشت که حضرت شیخ ابوسعید صاحب سماع بود در شبی بواقعه می بیند که انقضی میگوید تو مولای حقوا
لله اندا قه در آمد گفت لاجول ولا قوه در شب دوم سخن واقع دید باز لاجول ولا قوه گفت در شب
چون دیدانست که خواب رحمانی است و بسبب آن مانکا است که بر شیخ ابوسعید داشت ابله حضرت شیخ
سخا فاه در آمد شیخ از اندرون خانه او می آید و میگوید قوما و لا تقصوا الله شیخ ابوسعید را در وقت خوش
شد دعائی و گرفت که از شرع بیرونست حضرت قوه الکبر اسیف مودنکه سماع را بیا منت
شرط است که دیاضات صفات نفس منزه میگوید که من کان نفسه میتا و قلبه حیا صفت او
شده باشد البتہ هر چه سماع کند گوش دل بشنود نفیست که حضرت شروانی را با حاکم موصوفان بسیار
تخلف کرده گفت آن نان که شرم خاشاک بستر و آتم و دت البین میگوید سماع میگوید که کنون
آنجان نیستیم بل غوا هم آمد نعمه سیدوم در سارا آداب سماع و کیفیت اشغال او و خدمت و راستی
فریضه قال بعض العارفين فی آداب السماع و تحریق القلوب فيه و إعطائه لقلوب و غیر
نمود بکے از خاشناسان مکاتب سماع قدم کردن بامردان مدان آن و قال با و لیس
ذلك قال المجید رحمه الله السماع يحتاج الى ثلاثة اشياء الزمان والمكان والاخوان اما
ان فرمود حضرت بنیدرم سماع مناجات بوی تمیز زمان و مکان و بادران
الاخوان فهم على ثلاثة اقسام اخوان الاسم او المشتركون في اسم الايمان قالوا الله تعالى
بلادن پس ایشان بر سه قسم اند بلادن نام یعنی آنکه شریک اند در نام بلادن فرمود الله تعالى
اما المؤمنون اخوة فقولاء لا يجوز مصاحبتهم دائما بل يصحبون لحمة لا تهم فتنقش
جز این نیست که مؤمنان بلادن اند پس این کسان با زینت با ایشان همیشه بکعبت و شمشیر بوی محبت بکافه و لای
به و اخوان الاسادات و الحبة كالعام المحب للفقير المبتدئ لهم بالهم و نفوسهم على تحصیل
ایشان پس نعم باینها و ببلادن باریت و محبت اند عوام که بجان خردا که در سبک ایشان را بل خود و جان خود بر تحصیل
طریق الصفاء فقولاء و وان لو يكونوا متصفين با و بما فهم جازمه مصاحبتهم فانهم لفقرا
طریق صفا پس این کسان اگر چه نیستند متصف ابدان ایشان جاز بهت محبت ایشان زیرا که ایشان سبب
الاسادات و الصدق یکسبون من انوار قلوب اهل الصفا كما يكتسب الشمع اللان من حر
قوة البروت و صدق حاصل میکنند از انوار دلباسی اهل صفا چنانکه حاصل میکند موم زمی از گرمی
الشمس فاذا سرجوا الى العوام انتفع غیر هم به و اخوان الصفا و المولید و المعارف و الذوق
آفتاب پس این باز بر سه قسمی عوام نعمت میبایند غیر ایشان ابو و بلادن صفا و در بد صفتها و ذوق
والكمال فقولاء اما اخوان المحقق فاطم جمع الاخوان والزمان والمكان وجب السماع لاهل
وکان پس اینان بلادن حقیقی اند پس چون جمع شوند بادران و زمان و مکان واجب میشود و بلادن

نعمت
سیدوم در سارا آداب سماع

العرفان والكلام والصفاء كما يجب مسافرت الجاهل الى العالم المتعلم ليتعلم منازل
 سرف وکلام وادب وچنانکه واجب است مسافرت مایل بحکم عالم علم آموزند اگر بیاموزد منازل
 الدین ویندب فی حق المریدین وصلاح فی حق المجتهدین تشبها باهل الصفاء والکمال وحرکات ایشان
 دین وسمیت در حق مریدان وپناهت در حق مجتهدین بزم شایسته اهل صفاد کمال وحرکات ایشان
 وسمکاتهم قال علیه السلام من تشبه قوما فهو منهم قال الله تعالى کو نوا مع الصادقین
 وسمکات ایشان فرمود حضرت علی علیه السلام که خود را مشابیه سازد بقریبی پس از ایشان است فرمود الله تعالی باشد بهر صفت
 انما فان لم تکنوا من الصادقین فکونوا معهم و حضور غیر الحسن من منکر السماع متبره
 یعنی اگر نباشید از صادقان پس باشید با ایشان و حاضر شدن غیر من از منکران سماع که خود را از ایشان
 الظاهر مفلس عن لطائف القلوب او متکبر من اهل الدنیا اینها منکر حضور فی مجلس
 است در ظاهر مفلس است از لطائف دل یا مغروری از اهل دنیا نیز نمائند نسبت به حاضر شدن او در مجلس
 السماع لان هما مشوشان لاهل التواحد اما المكان فقد يكون شامرا عامطا واما موضع السماع
 سماع زیر کران هر دو تشویش دهنده اند بیک اهل وجه امکان پس بای میباشند از کس در آوردند نیاند و مقامی که
 کس به الصوت فیجب عن ذلك الموضع خیرین جاها خواص شایع است خاصه در اطراف گلزار
 به اواز پس بر سرگزده شود از آن موضع + باشد آداب روان و عطریات مستعمل باشد و سوغه
 باشد حضرت قدوة الکمل که از این جهت اکثر اوقات شبها اصحاب جمع میکردند و سماع می شنیدند و
 جامی که شایع حالتی شده باشد البتة در کمال است نه بار آثار در وی بسیار تقریبا مفهومی که حضرت
 مخدوم زاده زاده الله ما اعطاه در خانقاه حضرت مخدومی جماعی داشتند و از شایخ اکابر اصحاب
 همه حاضر بودند و کثرت محبی بود که مردم را مجال نیست بر آوردن نبود و ذوق کلی مردم را بود از حضرت
 از و حاضرت مخدوم زاده فرمودند که خانه جوئیان روحم واصحاب مخصوص من اینجا بودم هر چند که قوالان
 بجان کشیدند حالت دیگر رفت باز بجا نه بر همینان انتقال کردند آنجا هم ذوق میسر نشد از الامور
 حضرت مخدوم زاده را عرض کرد که خانقاه مخدومی لیسب است فرمودند که ای میمیدم که آثار و مکان
 نظایر شو بهمان جمعیت بنما نقاه آمدن بجز و آمدن در خانقاه اصحاب را سماع در گرفت که اثر او در
 دیوار رسید حضرت قدوة الکمل فرمودند که خیرین جاها جهت سماع مسجد است سماع عبارت
 است و عبادت را بجز مسجد جامی دیگر افضل نیست و اما الزمان فهو فی وقت حضور طعام
 + + + + + و اما زمان پس او در وقت حضور طعام با نواز
 و صلوات و اصناف من الصوارف مع اضطراب القلب لا فائدة فيه فهذا مع مراعات
 اجزای از و از آن چیز که باز میماند از و در نظر اهل نیست هیچ فائده در آن پس نیست من مراعات

عین السماع فی حق الجاهل

الزمان فیدعی حالة فراغ القلب فترك السماع عند فقد هذه الشروط اولی و مشکف
 نان پس رمایت کرده شود حالت فراغ دل پس ترک سماع نزدیک یا فتن آن شروط بهتر است و تکلف کنند
 و متولجد من اهل التصوف پیشه با لوجد و الرقص و تخریق القیاب و کان ذلک
 و تکلف و بکنند و از اهل تصوف که را میکاند بوجه درقص و پاره کردن جامه و این تشویش
 تشویش اهل التواجد تسمیه هذه الاشياء و شروطها لكونها خارجة عن ذات
 است برای اهل قراچه نام نهادن این چیزها شروط برای بودن بجزایات بیرون از ذات
 اهل التواجد لانها شروط حقیقیة و جمعیة فوق وجود السماع علی هذه الاشياء
 الی وجه برای آنکه این چیزها شروط است و حقیقت است ترک و نه شرط پس موقوف است و بعد سماع برای این چیزها
 تا مل تعرف حضرت قدوة الکبر اسفرمودند که نان و مکان و اخوان از شروط لازم اند
 آنکه کتبانی و اولیقه رعایت باید کرد تا اثر داده یافته شود و مکان سماع را بمنزله تن و زمان
 بجای دل و اخوان بمنزله جان است چون هر سه تسلیم باشد و مستعان از آفات ملین گردد
 حیات و مادیانی باینده حضرت قدوة الکبر اسفرمودند که ابتدا و انتهای سماع قرآن خوانند
 تا کامل سماع را مغفرت نصیب گردد و در روز بهمان نقلی گفته اند که قال خودی و ساری
 خوشخوی باید و اشعار بحسب الجان ملیم بخواند چه عرفا و روزگار در جمع سماعی ترویج قلوب به
 چیز محتاج اند و سماع طیب و در وجه صبیحه و اصوات میوه و بعضی میگویند که ازین قوال اجتناب بهتر
 زیرا که اینچنین کار مانعی با سلم است که طهارت قلبی و ابجمال رسید باشد و چشم او از دیدن اغیار
 پوشیده و تقریب اسفرمودند که امیر معین الدین پروانه موسیقی ابر شاه روم که از خلفه امان و معز الدین حضرت
 شیخ فخر الدین عراقی بود ایشان درخواست که حضرت شیخ گاهی مرا خدمتی بنمیزانید فرمودند که هر
 بزرگوارانی فریفتن اگر میخواهی کاری کنی چون قوال با رسان و این حسن قوال بغایت حسن
 و پذیرد و نهایت اصوات حسنی نظیر و جمعی گرفتار وی بودند و در حضور و رعیت هوا و روی
 چون غیر تعلق خاطر شیخ را بوی در یافتن احوال کسی بطلب فرستاد و بعد از دفع غوغای عاشقان
 در رفیع موبای جانبا گران و پلا آورد و شیخ با امیر و حاکم را کابر استقبال دی کردند چون نزدیک رسید
 شیخ پیش رفت و بر یک سلام کرد و کنار گرفت آنکه شربت خواست و در ایوان و در شربت دست
 خود را و دانه نانقا و شیخ رفتند و صحبتها داشتند و سماجها کردند و حضرت شیخ در آنوقت این فرمایا
 گفت و از آنجمله این غرض است بهت ساز طرب عشق که داند که چه ساز است که در تفرقه او نه فلک اند
 ملک و آزار است و در بعضی تواریخ مذکور است که حضرت شیخ اوجده الدین کرمانی چون در سماع گرفت
 پیرهن اموات پاک کردی و مینه بسینه ایشان باز نهادی چون بغداد رسید خلیفه پیر صاحب حال

داشت این سخن فیهنید گفت و متبع است و کافر اگر این گونه حرکت کند یک شمشیر بر سر او
 شمشیر گرفته کافری را کشی و غازی چو توئی رواست کافر بودن و پسر طیفه سر بر پای شمشیر نهاد
 و در شد قدر خدمت حضرت شیخ نجم الدین کبری قدس العالی در رویش بود از قریه بشکر آباد و بر
 رنگی یکدیگر می گفتند و بیایم اعلی رسیده بود تا غایتی که وی از قتلوت بگردان نمی آمدی حضرت شیخ
 بحیثیت سماع رخاستی روزی در شام و ساعت اندوخت شد از زمین جبت بر طاقی که بلند نبود
 و در وقت فرو آمدن از بالا طاق برگردان شیخ مجد الدین جبت و پایا فرو افتاد و شیخ مجد الدین
 بر زمین چرخ میزد و این رنگی مردی بلند و گران بکل بود شیخ مجد الدین بس نازک و خوب صورت
 لطیف طبع چون از تمام فارغ شد گفت من ششم که رنگی است برگردان من یا کجنگ چون از
 گردن افتد آمد خنده از دندان گذرد چنانکه نشان او بماند بار شیخ مجد الدین گفتی که مراد قیامت
 همین مفاخره تمام است که از دندان رنگی بدوی من باشد سبب انسان رویم بخت باغ باشد
 که بدویم چنانکه دروغ باشد قال بعض المحققین و یبغی للموت بعد و لمن اسراده ان یجمع ان یکون
 + + + + + فرود یکی از مصنفان می باید و بد کننده و کسی را که داده کند سماع را که باشد
 موصوفه باله فمات التي یکون بها اهل السماع وان لا یکون من اصحاب النفس والهواء
 موصوفه صفاتی که می باشند آن اهل سماع و اینکه باشد از اهل نفس و خواش نفس
 بل کان قلبه حیا و نفسه میتا ذلك الوقت یغف الحق بالحق بلا واسطة عقل و مرجع
 بلکه باشد دل دوازده و نفس و مرده در آنوقت پس واقف شود از حق حق بغیر وسیله عقل و مرجع
 الی ذکر و موقوفه و ان لا یظهر له الخواص و یکون ساکنا ظاهره و محترق لعل للتخصی و القشایه
 بر بی ذکر فکر و فکر نه بیند بر بی الخراف و خاموش باشد ظاهر و دیگر کننده از سرنگ کردن فغانه نورانی
 و یکون مستغرق فی فکره و مجلس مطهره و فیه فان غلبه الوجد و حوکه بغیر اختیار
 و باشد غرق در فکر خود و نشیند فرو کند و سرور را پس اگر غلبه کند باو وجد و حرکت دهد و بغیر اختیار
 و فیه معد و در همه اسرار الیه الاختیار فیه الی قیامه و سکونه و لا یبغی ان یتبدل
 پس او در آن صفیعت و بر وقتی که بآید بر بی اختیار پس باز آید بر بی قرار خود و سکون خود و بی با یک دوام کند
 حیا من ان یقال انقطع علی الاقرب و جدا و لا ان یتولد خوفا من ان یقال هو قاسم
 بشرم آنکه گفته شود که سرتوف شد بر دوی جدا و دنی باید که بد کند خوف آنکه گفته شود که او سخت دل است
 القلب علیه الصفا و الرفعة و اذا کان حول الشیخ مرید و ان تضرم السماع فلا یبغی الشیخ
 و صفا در وقت ندارد پس و فیکه باشند که شیخ مریدان که سماع ایشان فراموش شد پس بیاید شیخ را

ان یسم فی حضورهم فان مع فلیتغلبم بشغل آخر و اعلم ان عدم ظهور الوجدان تارة یکون
 که بشود چهره ایشان پس اگر نشند پس مشغول کنایه ایشان بشغل دیگر و با آنکه عدم ظهور وجد گاهی می باشد
 بضعف الواسد من الواحد فهو نقصان و تارة یکون مع قوا الوجدان الباطن و لکن لکمال
 بشیخیه و اورد از واحد پس آن نقصان است و گاهی می باشد با وجود قوت وجد در باطن و لیکن بسبب کمال
 القوم علی ضبط الجوارح لم یواجد و هو کمال و تارة یکون لکون الحال الوجدان ملائمه و او مضایقه
 قوت بر ضبط جوارح و در هر دو و آن یکسان است و گاهی می باشد بسبب بودن حال وجد لازم و مجرأه
 فی الاحوال کما فی التباين الذی مع مزیه تأثیر و هو غایه الکمال فان صاحب الوجدان فی غایه
 در همه احوال پس بظهور بیشتر در سطح زیاده اثری و آن نهایت کمال است زیرا که صاحب عجب در اکثر
 الاحوال بدوم و جده فن هون و جده دائر و هو المرابط للحق و الملازم لعین الشهود
 احوال دایمی باشد و جده او پس یکجدا و در جده دایم است پس در غایه کمالات خدایا طایفه گیرنده است عین شهود
 فهدی لا یغیر طوارق الاحوال و لا یبعد ان یکون الاشارة بقول الصديق رضی الله
 پس موصوفه دیگر و اما در حالات که او شوق و بعیدیت که باشد اشاره بقول دیگر صدیق رضی الله عنه
 عنه کما کانتم تلوتم قلوبنا معناه قوت قلوبنا و اشتدات فصارت بطریق ملائمه
 که بودیم چنانکه بودید از سخت شدن کمال معنی او آنکه قوی و کمالا و تحت شد پس گردید که طاقت میداد لازم گرفتار
 الوجدان فی کل الاحوال فحق فی سماع معنی اشراق علی الدوام و لا تظن ان الذی یضرب
 و در او در هر حال پس در شنیدن معنی قرآن همیشه بنشینم و گمان کن یکسره
 نفسه علی الارض اتم و جده من الساکن باضطراب بل سرب ساکن اتم و جده من المضطرب
 جسم خود را بر زمین کالی تر است در جده از ساکن بسبب اضطراب او بلکه بسیار ساکن است که کمتر است در جده از مضطرب
 و یفهم ان لا یجلس احد وقت تولد الصون و اذا قام واحد من القوم فی وجد صادق
 و میباید که نشیند کسی وقت تراجم صوفی و چون برخیزد یکسره از قوم در جده صادق
 من غیر سایل و تکلف او قام باختر من اظهار وجد و قام له الجماعه فلا بد من المواظقه
 بنیر یاد و تکلف ایستاد و شد با اختیار از انهد وجد و ایستاد و شد با بی مباهات پیش رو نیست از موافقت و از
 من ادب الصحیحه و سیاست که احوال او را بر جمیع مانده شود و در عرس خود و القبه روح آن کابر
 حاضر بود و کسی که بعرض آن اکابر حاضر بریزد و دعائیه آن اکابر را عرس دیگر مد و معاون آن کابر
 باشد و بسیار دیده ایم که روحانی حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم در جمیع اکابر و
 عرس حاضر شده است و اتفاقاً در گفتاریم حضرت فاضل الله و آیا که هذه اللقاف مراد او را شرح نموده
 آنکه میگوید که حضرت شیخ صدر الدین بن زری در مجلس سماع با شیخ محمد الدین جمعی از شاخیم عصر حاضر

له فیض کثیر از الله عز و جل و تارة یمنع الوجدان

بودند صحبت بسیار کردند و اندکی از آن چون نزول یافت در آنجائی سماع روحی بهیچانکه منزل داشت
 چشم خود را پوشیده نهاده و بلب تمام دلی بسیار از آن چشم خود را پوشیده و بود کشتاد و آواز دادی
 صدر الدین چون شیخ صدر الدین آمد چشم بر روی او کشتاد و گفت حضرت رسالت پناه صلی
 الله علیه و سلم در جمیع حاضرین و خواستگاران چشمش بر منشاده جمال صلی الله علیه و سلم شرف کرده ام اول آنکه
 خوشایم و بعد برین مجلس ایشان را عرضی در حق شده و روح از قالب مسلخ شد سیزده روز همچنان با مانگانگام
 بقا یافتند پس سیزده روز چون مرده افتاده بود و چون حرکت نیکو و روح چون بقالب آمد رحمت
 خبر داشت که خدو را ز قفا دو لود دیگران که حاضر بودند اعلام کردند سمیت سماع کین چنین باشد
 معراج و حاش اگر گوید از جرات حضرت قدوة الکبیر امیر مومنان که در شرف احضار
 مجلس سماع حاضر میکرد و از ذوق بهره میبرد و حاضران صادق و طالبان داشت که در مجلس
 می آید بهره از مغفرت می برند خامه که قوال نقلت که حضرت شیخ ابوسعید ابوخرمدر مجلس خود نشسته
 بودند قوالی آمد و سماع دراز و صورت این شعر بیت اندر غزل خویش بنیان خواهم گشت به التماس
 بوسه نرم جوش بخوانی و سماع در گرفت و حضرت شیخ را حالتی شد که به از آن حالتی نتواند بود چون
 حال نزول شد فرمودند که این شعر که گفته است گفت ماره گفت برخیز تا زیارت می رویم شیخ بجمعی
 اصحاب قوالان زیارت می گفتند بجا نیز سماع در گرفت بعد از نزول حال حضرت نیم فرمودند که
 سلمان گواه باشید که شاعر این شعر و سماع می قوالان و حاضران مجلس همه مغرورانه و بهشت
 خواهند رسید انشاء الله تعالی حضرت قدوة الکبیر امیر مومنان که مجلس سماع منظره داشت الهی
 و مترصد الهیات نامتناهی باشند و التفات بهمین و شمال کنند سر و انداخته منظره مال باشند اگر زود
 دست دم تا تواند خود را حفظ کند چون از دست رود در سماع و در مظار می که ذوق باشد در سماع بود
 زیاده از ذوق اضطراب نکند که موصف خیانت است و معانی شمار در غرور ادراک تاویل کند و هر چه بود
 تبسم حق فانه کما روی عن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه انه سمع صوت نالوس فقال
 + + + چنانکه هدایت کرده شده است نزل بن ابی طالب کرم الله وجهه که آنجا شید آواز نالوس پس فرمود
 لا صحابه انما یقولون فقالوا لا فقال انه یقول سبحان الله حقاً حقان المولی یقی و
 اصحاب خدایا میدانید که چه میگوید گفتند بیا نیمی فرمود که او میگوید یا کست حق تعالی حق است تحقیق مولی حق فرمود
 کما قال الله تعالی وان من شیء الا بسیر وجهه و لکن لا تفقهون تسبیحه فالف عندهم
 و چنانکه فرمود است حق تعالی و نیست چیزی که یار او بکند بجز او و لکن فهم بکند تسبیح ایشان پس در نزد ایشان
 اشاره الی الاولان و الجلال الزاکب علیه اشاره الی الوجود المطلق و الضرب الواضح علی
 انوار است بر روی نگهبان دوست که سوار است بر او اشارت است بر روی سببی مطلق و ضربی که عار دهن بر

الذات اشارته الى سرود الواردات الالهية وباطن البطون على الوجود المقيد بالكنائس لاجل
 ذاتياتهم كبر ورواد آتية وباطن بطون برستی مقيد بمخلوقات برائی برادران
 الاشياء الذاتية والباطن الى الظاهر والمجلجل المجمة اشارة الى مراتب النبوت ومرتبات الاله
 چیزائی فانی وباطن بسوی قاهر وعلل اشادت بهت بسوی مراتب نبوت ومرتبات وکلی
 ومرتبات الرسال ومرتبات الامامة ومرتبات المخالفة وصورتها مجموعا اشارة الى ظهور الحجة
 ومرتبات رسالت ومرتبات امامت ومرتبات خلافت وکذا واز آن بهت بمعبري اشارت بهت کبر ومرتبات
 الالهية والعلم المطلق بواسطة هذا المراتب في قلوب الاولياء واهل الکمال ونفس القوال
 الهی وطم مطلق بواسطة این مراتب در دلهائی اویا واهل کمال ونفس قوال
 صوت الحق تعالی وبقدر اذ هو یجلی الاشياء هو جدها ومعینها وصوت القوال باشارة
 آواز حق تعالی وبقدر نیک که است جلوه دهنده شیء وایجاد کننده آنها ودرگاه آنها وکذا واز قوال اشارت
 الى الحجة الربانية الواردة من باطن البطون الى مراتب الاسرار والقلوب والاسرار و
 بسوی زندگی سانی که در دهن است از انهدون باطن کبر مراتب ارواح و دلهای دسر و
 الرقص اشارت الى الذات الانسانية وظهر کم فی السبع اشارت الى طایر الحقيقة الانشائية الالهية برکم وظهر
 رتس اشارت بهت کبر وکذا اشارت الى سبع اشارت کبر وکذا اشارت الى سبع اشارت کبر وکذا اشارت
 الروح الکبر وبقدر الجسم ووجود الحق في حق قال علیه السلام حب الوطن من الایمان وکذا
 وظهر ابریم بزرگ از نفس من در جرم او کبر وکذا حقیقت با نیکه فرمود علیه السلام محبت وطن از ایمان است یعنی وکذا
 الاسرار والذی اوجد الروح فيه حيث قال الله تعالی ونفخت فيه من روحي وانشاء الى جلال
 الروح آن من که ایجاد کرده روح را در وی جائی که فرمود الله تعالی ویدم درک از روح خود یعنی روح مخلوقه خود وکذا
 الروح حول طائفة الموجودات بقبول اسرار التجليات والقرينات وهذا حال العارف وکذا
 بسوی جلال بهم که طائفة مخلوقات بقبول اسرار تجليات وقرينات واین حال ماست وکذا
 حال المحرکة اشارته الى وقوف الروح مع الله بس ووجوده وجوان نظره وفکره في مراتب
 در حال حرکت اشارت بهت بسوی وقوف روح با حق تعالی باطن خود وهری خود وجوان نظره وفکره وکذا
 الموجودات وهذا حال المحقق وظهر کم الى الفوق اشارته الى البدايات من مقام الانسانی الى
 مخلوقات وایمال محقق است وحرکت او بسوی بالا اشارت بهت بسوی غلظت مقام الانسانی بسوی
 المقام الاحدی فاذا خرج من الحجاب ووصل الى مراتب الصفات کشف مرامه فاذا
 مقام احدی پس وبقدره بر وزن می رود روح او از پرده وپیر بسوی مراتب صفات می کشاید سر خود را پس وبقدر
 عن الله وبقدر الله خلق شایبه فان کان الغنى صاحب الحال والمقام القی اليه وان لم یکن صاحب
 موجود می شود از بسوی حق تعالی وبقدره وبقدره می کشاید روح او از پرده وپیر بسوی مراتب صفات می کشاید سر خود را پس وبقدر

حال فاقا وادیه ظلمو لان ثوب صاحب الحال صورت حالته ولا یستحق قبول حاله الا من
 حال پس انما نحن بامر بوسی اونی انصافی نهت چرا که عاید صاحبان صورت حال است و سخن نیست قبول کردن حال او اگر کسی که
 هو فی سبقتی الا ان یکون نیتة المعنی باخذ ثوبه البهرك والتین ونية المعنی بلا عطاء
 در ثوب است مگر آنکه باشد نیت قوال در گرفتن جامه او برکت گرفتن و نیت دهنده در دادن
 لیکن المعنی عریة فلم یکون ظلم بل طالب للهدایة للغير وما ارسلناک الا رحمة للعالمین
 آنکه باشد برای قوال ثوب پس نباشد بی انصافی بلکه طالب است برای ربنا فی غیر و فرستادیم ترا که رحمت برای عالمین
 وان ارغی الی مقامه العلوی والمعنی یتکلم فی مقامه الغلی الی الیه بیتا مناسبا فان
 و اگر ترغی کند بوسی مقام عال خود و قوال سخن میگردد در مقام ادنی القاد بوسی او شری مناسب پس اگر
 اشکل علیه امر غیبی و وقف حاله احد غیره ان یعلن لیجمع علیه الماشیخ جامه و خرقه
 شکل شود بیک امری غیبی و وقف شود بر حال او و فرستادیم ترا که نیتا که جمع شود بر تو قوال را داده اند چه
 صاحب وجه فاستجبنا بر نیت خویش فعل رسیدیم که سیو دراز میکردند که مردم در بیابان از مفت طبع
 آسمان میکردند و عجب است که از یک جامه خویش گزشتن نمیتوانند تقریباً میفرمودند که در عوارف او مردم
 که انس بن مالک گوید یا نزدیک حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم بودیم که حضرت جبریل علیه السلام
 فرود آمد گفت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان قراءاتک یکل خلون الجنة قبل ان
 + + + یا رسول الله صلی الله علیه وسلم متجان است تو داخل خوانند شد در جنت شین و در دنیا
 بنصف یوم و هو خمس مائة عام فقرح رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انکم من
 نیمروز و آن با صد سال است پس خوشنود شد رسول الله صلی الله علیه وسلم پس فرمود تا از شما کسی است
 یتشدنا فقال بدایه نعم یا رسول الله فقال هات فانشد البکاء و شعر قد لعت حية اللعنه
 که شعر خواند پیش ما پس گفت یکی مدی آری یا رسول الله پس فرمود یار پس شعر خواند مدی + گزیده است امر عشق
 بکشد + فلا جلیب لها ولا سراق + الا الحبيب اللی شغفت به + فعدا سرقیتی و تریاقی + فتواجد
 بگردد پس نیست طیبی بیکم او در آن خون کشنده مگر معشوقی که در فیه شده ام باو پس داوست خون من تر یاق من این
 رسول الله صلی الله علیه وسلم و تولجد اصحابه معه حتی اسقط سراحه عن منسکبه فلما
 رسول الله صلی الله علیه وسلم و بعد نوزد اصحاب باو آنکه یفتاد چادر او از دو شهرهای او پس نیکو
 فرخو و کل واحد الی مکانه قال معاویه ابن الحنفیة ما احسن لعبکم یا رسول الله فقال یا
 نعم شئ و هر یک بیکان خود گفت معاویه بن الحنفیة خوش بود است لعب شما یا رسول الله پس فرمود
 معاویه لیس بکرم من لم یهتز عند ذکر الحبيب ثم قسموا به من حاضرهم با ربعة مائة قطعة
 معاویه نیت صاحب غرت کسی جنبش کند نزد که محبوب پس تقسیم فرمود چادر خود را با نهار از ایشان چهار صد پاره

حضرت سلطان الشایخ هرگاه که قولان می آمدند بجز نظر را قداون بر طربان حضرت شیخ ناگزیده
 وادی اصحاب این معنی را متفلسف کردند و فرمودند که قولان پیغام گزاران محبوب اند هر کس که از زمین شایم
 گریه می کند و در زمان حضرت سلطان الشایخ سماع بمالغنه میکرد و جهت آن معنی مردم روزگار و علماء
 و دیگران بکار می بردند تا کما بجا می رسید که محض کردند و من اراد فلیطلب منه العلم استیغناء بالاولیاء و انما عشاء الدین
 مولانا ضیاء الدین بدایونی محض کرده است کسی که خواهم طلب کند از آن آتش که فنا بار و باقی نرساند
 اما العود فهو معروف و يقال ان اول من صنعه ملک بن آدم ابی البشر علیه السلام امامات
 الاعداء پس او شهرت و گفته میشود که اول کسی که ساخت در ملک بن آدم ابی البشر علیه السلام و تنگه مرد
 ولده و قيل صنعه اهل الهند علی طبایع الانسان وقد اختلف العلماء فيه و فیما جری مخرجها
 و العود و گفته شد که ساخت او اهل هند بطبیعتی است انسان و مختلف شده اند علماء در آن و در چیزی که بایست مثل
 من الالکات المعروفة فلو ان الاوقات المشهورة من مذاهب الائمة الاسابعة ان الضرب به و
 بارشیدن آن آتش مشهوره صاحب تارخ پس مشهور از مذاهب ائمه اربعه آنست که زون آن و
 سلمه حرام و ذهب طائفة لاجاز و نقل سماعه عن عبدالله بن عمر و عبدالله بن جعفر
 شنیدن آن حرام است و گفته است جامعی بگویم جواز او نقل کرده شده است شنیدن آن از عبدالله بن عمر و عبدالله بن جعفر
 و عبدالله بن الزبیر و معاویه بن ابی سفیان و عمر بن العاص و غیرهم و من التابعین بخاند
 و عبدالله بن الزبیر و معاویه بن ابی سفیان و عمر بن العاص و غیرهم و از تابعین تارخ
 بن مزید و عبدالله بن حسن و سعید بن المسیب و عطاء بن ابی رباح و الشعبي و ابن ابی
 بن زید و عبدالرحمن بن حسان و سعید بن المسیب و عطاء بن ابی رباح و الشعبي و ابن ابی
 عقیق و اکثر فقهاء المدينة و نقل عن المالك سماعه و ليس في ذلك بالمعروف عند اصحابنا قال
 متيق و اکثر فقهاء مدینه و نقل کرده شده از امام مالک شنیدن آن و نسبت این سخن مشهور نزد اصحاب او و گفته
 ابو بکر الصديق المالكی في كتابه شرح الترمذی الذي سماه بالفارسية لما كتبه على اباحة الذنوب
 ابو بكر بن عربي اكل و کتاب خود شرح ترمذی آن نام نهاده است او با فارسیه باینکه کلام کرد است و راحت
 فان انصافا لحدك عود فهو داخل في قول ابی بکر الصديق رضي الله عنه من ما رواه الشيطان
 پس اگر همراه شود با عود پس او داخل است در قول ابو بکر صدیق رضي الله عنه که مزار شيطان
 فی بیت رسول الله علیه السلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم و دعهم فانه يوم عيد
 در خانه رسول خدا صلی الله علیه و سلم پس فرمود رسول الله صلی الله علیه و سلم که بگذار ایشان را که این روز عید است
 وان انصافا في ذلك الطيبوس فلا يؤثر في القسم ليوافقها كلها آلات تقوى بها ظوب الضعفاء
 و اگر همراه شود با طیبوس پس اثر نخواهد کرد در حرمت پس تحقیق که اینهمه آلات است که تقوی میشود آن را و اینها ضعیفان

ویشهر النفوس بها والعود لیسیم طنبورا وهو المعروف في اللغة وحكى اباحتها ما وروی عن بعض
 دانشمندان میفرمودند آن وعود نام نهاده میشود طنبور را برست شهر در لغت و حکایت کرده است اباحت آنرا اندری از بعض
 الشافعية ومال اليه الاستاذ ابو منصور البغدادي ونقل عن الشيخ ابي الحق الشيرازي انه كان قد
 شافعية وایل شد بعضی آن استاد ابو منصور بغدادی و نقل کرده شد از شیخ ابی الحق شیرازی که آن منزه بود
 و مشهور عنه و لان لم ينتقل عن احد من العلماء انه انكر عليه حكاية طاهر المقدسي عنه وكان
 و مشهور بود نزد و مختصی بقول نشد از کسی از علماء که او انکار کرده باشد بر او حکایت کرد این طاهر مقدسی معروف بود
 قد عاصر الشيخ و حکایت کرد از اهل المدينة و ادعی انه لا خلاف بينه و فيه وكان ابراهيم بن سعيد
 معتزله و حکایت کرد از اهل مدینه و دعوی کرد که نیست خلافتی در میان ایشان و بود ابراهیم بن سعید
 من علماء المدينة يقول بابا حجة ولا يحدث حديثا حتى يضرب به ولما قدم بغداد واجتمع بالتحفة
 از علماء مدینه کمال بود اباحت او بیان نمی نمود حدیثی را آنکه میزد عود را و فیکه آمد در بغداد و مجتهد شافعی
 هارون قال له حدثنا ابراهيم حدثنا قال اطلب بالعود يا امير المؤمنين قال ما تريد عود الجحر ام
 بارون گفت بیان کن ای ابراهیم حدیثی را گفت طلب کن عود را ای حاکم مؤمنان گفت ای ابراهیم عود را که در
 عود الفناء قال لا ذلك بل عود الفناء فحضر و له فضرب به و خنا ثم حدثه و ابراهيم بن سعيد
 سیریزه یا عود را گفت نیست این بلکه عود فناء است و ابراهیم بن سعید میفرمود که برای او این ترا و فناء در حدیث بیان نمود و او را
 احد شيخ الشافعي وروی عنه البخاري وهو امام مجتهد مشهور عدل بار و فقه مامون و لما ضرب
 بن سعيد في الزنا و اهل الشافعية و روایت کردند است نزد امام بخاری تا امام مجتهد شهرت بر یک ثقة متقدم علیه و فیکه
 ابو عبد بن يونس هارون قال ليا ابراهيم من قال بغير هذا من علماءكم قال من سابط الله
 نزلت عودا پیش بارون گفت ای ابراهیم کیست که قائل شده است بجز این از علماء شما گفت سابط
 يا امير المؤمنين و ذكر الامام ابن عونه في مختصره الفقهي عن ابراهيم بن سعيد اباحة الفناء بالعود
 ای حاکم مؤمنان و ذکر کرد امام ابن عونه در مختصر فقهی از ابراهیم بن سعید اباحت فناء عود
 و نقل الامام الماوردي عن اصحابه و عن عبد الحكيم انه مكروه و حكي عن الامام عز الدين بن
 و نقل کرد ملام اوردی از اصحاب او و از عبد الحکیم که آن مکروه است و حکایت کرده است از امام عز الدین بن
 عبد السلام انه مباح ثم اختلف الذين ذهبوا الى تحريمه هل هو كبدية او صغيرة و لا يصح عند الشافعي
 عبد السلام که آن مباح است باز اختلاف کردند که کس یکدسته است که یا این کبیر است یا صغیر و امام نزد شافعی
 من الشافعية انه صغيرة و هو اختيار الامام الحرمين و لا ترد بسببها شهادة و حكي الماوردي
 شافعية است که آن صغیر است و آن اختیار امام الحرمین است مدکله میفرمودند بن گویای حکایت کرد او را که
 في شرحه التلقين عن ابن عبد الحكيم انه قال اذا كان في عرس او ضيع فلا ترد به شهادة و برون
 در شرح تلقین از ابن عبد الحکیم که او گفت و فیکه باشد و شادی یا
 پس مدکله میفرمود و گویای

خاتمه - حضرت قدوة الکبر میفرمودند: حضرت سماع اگر عقد وصیحه کشی داخل بر صحنه او کنند نفل از دالنون مصری است هر که نفعه زراتی بنفس انکار کند هرگز آنرا با صدق نیاید یعنی باصل آن با نکا کند و از آنزدی هیچ کار نرزد بوی است تو راست نگردد راست بین تا بهر وای و بختو پیر در سماع نه در آید که از دوزخ باشد و بایر دست گرفته در وجه در آرد و اگر از مقتضای ادب بخت و اگر مجلس اکابر کسی حال می از حال این غالب باشد اگر تافه خفا کند و بسا هست که حال یکی از حال دیگر فائز باشد شیعیه از دوزخ فرود می آید و کل شرب در مجلس سماع البته نباید حضرت قدوة الکبر میفرمودند که سنت شایخ چشت است که روز بار بار خالی انگذند از اگر چیزی دیگر موجود نبود جز وی نخود هم آید و با صاحب قیمت کند بزرگ مجلس که قرات قرانی و غزلی بوده باشد از سلطان المشایخ نفل است که روزی بار بزرگی را چیزی پیداشته فرمود: یا بزرگ المدقوقال آثار من فارسی حضرت شیخ آیتی خواند حضرت ترک المدغزلی از مصنفات خود خواند عقل باه لعل اسیر که من عقل مرشید ایمن با غمزه زنان انسویا اینک ایمن که کز لطف سوسنج بری کمال زیر لب نهی با نذر آفرامی چندین بلا پیدا ایمن که گفتم که از همچو تنوتی زار میدم گفت رو به در کفریم صادق نه نذر از نذر ایمن که و سلام و گزاف چیرماع که در روزگار بهتر از آن تصور توان گرفت وقت نزول حضرت شیخ پاره خود آورده قیمت کردند و سنت حضرت قدوة الکبر است اگر بار بزرگی آید چیزی دیگر موجود بود اندکی شربت و برگ آورده هم تقسیم میکردند و این را بسیار سالید که بزرگ اصحاب خود که این سنت جریان دارد و اتلع نذر میرد از صاحب تحفه آمده است و بعضی جوانان پیشته اند ما و فابی جلاجل مشایخ شنیده اند و بعضی باب هم شنیده اند و فابلاجل و در مجلس حضرت خواجیه بار الدین نقشند شامین و در ادب نامی فی حاضر میکرده اند و قیل لا خلاف فی الدواف و الطبل الذی یضرب الهوا یضرب فی الاطلاق من غیری الا ف ضوب الداف و رفع الصوت فی المجلس العقد بعد حضرت قدوة الکبر میفرمودند جواب آخرین با در تنبیه انکار سماع و موجهه رعیان استماع نیست که سنت پیران است و ماضی شود انکار اگر شمار است ازین کار در انکار باشد شعر دنیا طلبا جهان بکامت با و این حقیقه در ادب است با و لغتی که بنویس حرام است سماع اگر تو حرام است حرامت با و و قولان را خرده دادن از شایخ آمده است اگر از صاحب کسی چیزی خدمتگار از مطرب گردد یا از دست چنانچه عطار خرده و اعاده او از حضرت رسول الله صلی الله علیه و سلم آمده است در خواندن قصیده کعب بن زهیر حضرت شبل انقذت را خوشتر فرمودیم منم و بعضی که دعوی میکنی تقاضای لاغری میکند گفت شعر احب قلبی و ما دلی بدنه + و لو دوری ما اقام فی القنی + و ایشا زار پرسیدند مردی که سماع میکند و نمی فهمد این چگونه باشد جواب باین ابیات از شعر رب در قله هتوف بالحمی + ذات مصوحرت فی افن + و لقد اشکوا فافضها + و لقد تذکرو صدحت نغم منی + فیرانی بالجو اعرقها + و هو ایضا بالهو تعرفنی + تذکرت القاد

فشنه خورده اند لطیفه بستم
له گفتند است که اختلاف در وصف و بیان است
چون بود بطور ازانی که امان داد و پیش در ملاقات غیر شناخت
وزن و ف و بلند کردن و اندر مجلس مقدمه جاودا که درست است من دانست بماند کن

دها صالحا و فیکت شجر او حاجت شیخی منقول است که این آیات از جنون است نه از حضرت ثعلبی و این عزرا
 از حضرت شیخ خواجه ابی اسلمه که در غزل سماعی دهه امی مطرب بیکبار که ایمان افکند در قلب کفار و از
 طیف و بیستان بخود و زار و زده منصور و قصان بر سر دله بشوید سینه صوفی را بخار و زستر تا پاکد شتاف
 دیدار و قلند و شود از خویش نیز و بر قصد حیدری مستان تبار و بر آن عالم که دارد در دل انکار و بقول الله
 و هر قطع و دستار و مسلمان اندوزند و کفار و یک سوخته دیگر سوخته و سر و دغا بکلی میگوئی همراه و بزن آتش
 درین دکان و بازار و ازین حالت که گوید با تو اخبار و درین مجلس کجی نیست بیشتر لطیفه سبب و
 یکم در بیان مسئله اختیار و قضا و قدر و خیر و شر و بعضی عقاید صوفیه
 قال لا مشرف الا خیار و نواعان المجاشع و المحقق و الاول للخلق و الثاني لله حق حضرت قده
 الکبر میفرمودند که در مسئله اختیار و شکمان خوب رفته اند مگر اندکی از مذهب صوفیه فراموش کرده اند و خلو کردن
 در مسئله اختیار منع کرده اند کما قال صلی الله علیه و آله المتکلمه مکروه و یکی از کلیات عقاید تصوف دانستن مسئله
 اختیار سبب و صدق را هم است که عقیده حافطیه بدانند حضرت قده الکبر میفرمودند که شرح مسئله
 اختیار را حالت دارد و از این حکایت فکی الطبع معلوم خواهد کرد آورده اند که کاغذی پرسیدند که روی تو پدید
 بود چگونه سیاه شد گفت از سیاهی رسید که چرا روی من سیاه کردی گفتی که من در دوات بود و اما اسود
 بیرون آمدن از دواتم که گوشه تیره و تار یک خوش آمده بود و از خامه رسید که خام طبعی کرد و ظلم در زبده از خام
 ام در دوات گفت از دست رسید که بر من زبر و ستم کرده اند بیابان مرا آوده از ستم و بن انداخت و
 بکار و باره باره کرد و سر مرا شنیده گردنم زد و سینه ام شکافت و در ظلمات انداخت و جندین جراحتها رسید
 و اکنون تو مرا بر پیش من میزنی دست را پس من که با تو ظلم کردمی بست گفت که من تمام مگر تو کردی
 و استخوانی در من آنرا پوستی و استخوانی من نیست و پوست و استخوان بر کسی ظلم نموده که در نفس خود حرکت
 نتواند کرد من تخمیر ام بدست قدرت انور رسید قدرت گفت بسیار کسان را همین گونه ملامت میکنند و زجر
 رسید و کن لمادات است از ادوات رسیدند گفت بدین از حضرت دل سول عالم آمد و زبان عقل گفت
 قدرت را بجنابند با متحرک سازند قدرت را با اضطراب در حرکت آوردم که من تخمیر و قهر علم و عقل را و ام که
 علم در مرد و تخیر است بلکه کردن سالتم چون اندو حکم تخیرم میشود من ادا احوالت میکنم قباب خدا من
 دور کنید از علم و عقل و دل رسیدند گفت من چراغی ام و افروخته نشدم بخودم تا آنکس که مرا افروخته است از
 رسید و دل گفت من سخته ام نفس خود سخته نشدم ام بخودم و اساخته ام و سخته نشدم و سخته نشدم و سخته
 می باید رسید علم گفت من نقش ام نهشته بر لوح دل نقشها پیدا آمدن گرفت از علم رسید که من بر خود خط
 بر بنم خطی علم نباشد سائل گفت من قلم را ندانم مگر آنکه و لوح دانی شناسم مگر از جوب و خط را
 از سیاهی و خط غم تراش علم گفت بدانکه انبیه گفتا در حق من قلم و قالی دادند که از ابل حال است کما قال

لطیفه سبب و یکم در بیان مسئله اختیار و قضا و قدر و خیر و شر و بعضی عقاید صوفیه
 نه در بیان سبب و یکم در بیان مسئله اختیار و قضا و قدر و خیر و شر و بعضی عقاید صوفیه
 ۱۲

الله تعالی قل کل من عند الله رباعی تو آنکه فعلی و جبران بهم نه و زنا عمل فعل جزئان بهم نه و تو مای
و مراد از علم نه چون دیگری از ان میان بهم نه حضرت قدود الکبر سیر میروند بعضی قنایه صوفیه از
سطح الایمان که مشوب بخصر شیخ صدر الدین قنوی است نقل کرده اند اما نمیکند و معاد تصدیق کرده اند
و علی الجملة ممکنات مستندی میدهند و آدمی بعد از فنا فی این جسمهای تصور میکنند در دو قسم مختصرا از کسای
اند که از شکوه نبوت اقتباس کرده اند و از روحی تنزیل الهی فکر گرفته اند کسائی اند که بقوت فکری سیر کرده اند
و بقیاسات عقلی راه بوسی برده طائف اول از باب مل طائف دوم اصحاب بخل اما اصحاب بخل را تعارض
آنرا و اوله هر چه بیشتر است و اقامت ایشان در مقام تحقیق هر چه تنزل از تر و مایع الکثره الا غلظ ان الطهر
الکافی من الحق شینا شعر لقد طفت فی تلك المعاهد كلها و سیرت طهره بین ملک المعالمة
فلم یلا و اضعافا کایه علی ذوق اما الله مطیبه الرجل من عذیب غیبی فطیرم بود طالب استعد صاحب
عزم را علی العیاشیج از استمناقص گردد و تقلید کافر بود فطیرم خواهی طیران بطور سینه و پیوست کن چویر
دل در سخن محمدی بنده اسی پور علی بنو علی چند چون دیده راه بین نداری قابل قرشی سبز بخاری
از باب مل قدم بر قدم انبیاء و علیهم السلام نهاده اند و اندیای غیبی تبسوط شرایع ریل اعتراف کرده و قول
بقول السرونی از رسته و اکنون از ان قیرالبحر جز حکم شریعت پیغامبر صلی الله علیه سلم که نسخ جمله شریعت
بروئی زمین تانی نیست و متحقق این است در حد نصف مختصرا نصف اول اهل ایمان اجنب اند
که انبیاء و رسل ابهر چه از حضرت ربوبیت تبسوط روح القدس خلق آمده اند تصدیق میکنند و میگویند امنا
بالله و بما جاءه من عند الله علی مراد رسول الله درین طریق بحث و نظر آید
و فعلی از تصرفات مشغولی و فعلی محضول کرده و راه سلامت پیش گرفته و اما ان کان من اصحاب الیقین
سلامت لک من اصحاب الیقین صنف دوم علماء اهل اعتبار و نظر اند که با انوار و انوار کتب فی
قانونیه انرا یقین از اصول کتب سنت اجماع است عقاید حق تسلیم گرفته اند و در تفصیل شریعت
اکوان با معان نظر کرده و در اول نظر و اما ما فی السموات و الارض باد و تبسوط معانی و بصورت
سیر فکر انوار ایمان و تقویت اعمال صاحب پرورش داد و بغضای عالم یقین و وصل یافته بر نعم الله الذین
اصفوا لکم و الذین باؤوا لکم فی سبیل صنف سوم اولیا و اصحاب کشف اند که شراب جفتم
در بزم الکس پر نیکو نشسته اند که سائن علیکم رباعی از خوابات عشق مست اندیم و نام ملی خود
بریم چون همیشه اندیم پیش از جان را خود شرابی ز عشق با همه زبان یک شراب دست پرست ندیم
چون بنده را بطور ابرین ظلمت ایشان آمده اند در چهار دیوار بشریت لباس ترکیب پوشیده شعر
اظها بنت ابی الحبی و مناز لا بغیرا فها و لم تقع در بدایت مری لوح ایمان بعین خوانده اند و بر شاو
قل ان کنته یحیون الله فایعونی یحییهم الله بقدم تقوی عمری دراز سیر کرده اند از غیبه دل را به معانی

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

الحمد لله رب العالمین و الصلاه علی محمد و آله الطاهرین

من علی فی دوق و دنا فی علوه و بطن فی ظهوره و ظهره بطونه اوست و می همه چیز اوست
و لیس چیزی که نیست و هو البصیر البصیر و این شهید غایت حکمت است و کما طلق القرآن ما زوج و ایا ربی
بود که درین مقام پیش ازین سخن گویند جل الواحد لا حد شهرت و دل و اندر حد است انچه لب
گوید جبر و ف و من زول چون دانست از زبان چون خورنت سبحان ربك رب العزائم
یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد لله رب العالمین کوکب و یوم و تعریفات صفات
باز ای ملک اله تعالی که خلائی و دود بصفت کلمات و اسما هستی و صوف است و لله الاسماء الحسنی
و اسما و صفات او پیش للمعارج و المناجات و لفظه ترواف ال بریک چنانکه ذات و صفات پاک
او بصفت و ذات خلق نماید مثل عن المشایخ ما التوحید فقال اثبات ذات غیر مشبهه بالذات
ولا معطلة عن الصفات و اثبات صفات جهان جل جلاله پیش اساطین معرفت و حبیب است و یشهد
شبهه ذات و کما ان الانبیاء و المرسلین حتی است و انھی هو الله لا یزال الانزال همیشه
بود و همیشه باشد نهال فنا را یکبار احدیت اوله نیست عاقل است هر چه بود و هر چه نیست و خواهم بود و اجل
و تفصیل کلی و جزا در علم قدیم او یکبار است ماضی حال و مستقبل آنجا که نگار و عهد و معارف الغیب
لا یعلم الا هو هر چه بود و هر چه خواهد بود هر چه نخواهد شد ایمان و کفر هر باروت و قضا و ادا
لفضل الله و لا یعقب احدهم و اگر چه راضی و کفر و ماضی زندگان نیست و لا یرضی لبعاده الکفر و الاراد
غیر رضا است و این همه را خود مضع رفعت است و کمال کشف آن بظهور سرق و موقوف و هر جانی را باروت
جبال و در راه نیست بیت بیزم و یکی که باشد شمره الامین و خانه ارباب شیطان را در آن مطبخ
و آنها را که بخواهد در آیی قدر راه را و در در افتاشی آن متع گردند که القدر شمره فلا لغش حاصل است که
همه باروت و شیت اوست و کما نشا و ان الا ان یشاء الله ما شاء الله کلن و ساء له دشاء ایکن
شعر و ما شئت کان و ان لم نشاء و ما شئت ان لم یکن و قدر است که از نیست و لاشی میا میکند
و این از خواص جل جلال قدست اوست لا شریک له فی ذلک سبحان الملک الحی القادر کل من
حاجز غیر الله اسان درین عرض کسی نمی نشی و به ذرات کائنات بقدرت کماله او میدی آیند اگر
خواهد در یک نفس همه اصل خود که عدم محض است رساند باز خلقی نو ایجاد کند ان یشاء ید هبکه و یات
بخلق جدید و ما ذلک علی الله یغیر ذره سمیع است کات خاطر زندگان در شب ندان میرفت بقدرت
زمین میشد و تصیر است کعبه و در و سی و خرابات می بیند طاعت طبعیان و محصیت حاصیان در آنجا
مشاهده میکنند ان الله یعلم غیب السموات و الارض و الله بصیر ما تعملون و حکم است ملاک و اذ
و ایا سخن میگویند و کما الله موئسی تکلیما قریب و بخیل و ربو و قرآن میسخن است و مادرول بود که قرآن
به الرؤس الا مین شایه قلبک از صوت و حرف منزه است و چون به شخص و القاروح القدس دست
کله و بنویسد که آنکه خواهم حق تعالی هر چه خواهم ظاهران خواهم شد و هر چه نخواهم آن خواهم شد و چیزی که نخواهم خواهم شد و هر چه که نخواهم که نشود

است و می همه چیز اوست
و لیس چیزی که نیست
و هو البصیر البصیر
و این شهید غایت حکمت است
و کما طلق القرآن
ما زوج و ایا ربی
بود که درین مقام
پیش ازین سخن
گویند جل الواحد
لا حد شهرت و دل
و اندر حد است
انچه لب
گوید جبر و ف
و من زول چون
دانست از زبان
چون خورنت
سبحان ربك
رب العزائم
یصفون و سلام
علی المرسلین
و الحمد لله
رب العالمین
کوکب و یوم
و تعریفات
صفات
باز ای ملک
اله تعالی
که خلائی و دود
بصفت کلمات
و اسما هستی
و صوف است
و لله الاسماء
الحسنی
و اسما و صفات
او پیش للمعارج
و المناجات
و لفظه ترواف
ال بریک
چنانکه ذات و
صفات پاک
او بصفت و ذات
خلق نماید
مثل عن المشایخ
ما التوحید
فقال اثبات
ذات غیر مشبهه
بالذات
ولا معطلة
عن الصفات
و اثبات
صفات جهان
جل جلاله
پیش اساطین
معرفت و حبیب
است و یشهد
شبهه ذات و کما
ان الانبیاء و
المرسلین
حتى است و انھی
هو الله
لا یزال
الانزال
همیشه
بود و همیشه
باشد نهال
فنا را یکبار
احدیت اوله
نیست عاقل
است هر چه
بود و هر چه
نیست و خواهم
بود و اجل
و تفصیل کلی
و جزا در علم
قدیم او یکبار
است ماضی حال
و مستقبل آنجا
که نگار و عهد
و معارف الغیب
لا یعلم الا هو
هر چه بود و هر
چه خواهد بود
هر چه نخواهد
شد ایمان و کفر
هر باروت و قضا
و ادا لفضل الله
و لا یعقب
احدهم و اگر چه
راضی و کفر و
ماضی زندگان
نیست و لا یرضی
لبعاده الکفر و
الاراد غیر رضا
است و این همه
را خود مضع
رفعت است و کمال
کشف آن بظهور
سرق و موقوف و
هر جانی را باروت
جبال و در راه
نیست بیت بیزم
و یکی که باشد
شمره الامین و
خانه ارباب
شیطان را در آن
مطبخ و آنها را
که بخواهد در آیی
قدر راه را و در
در افتاشی آن
متع گردند که
القدر شمره فلا
لغش حاصل است
که همه باروت و
شیت اوست و کما
نشا و ان الا ان
یشاء الله ما
شاء الله کلن
و ساء له دشاء
ایکن شعر و ما
شئت کان و ان
لم نشاء و ما
شئت ان لم یکن
و قدر است که
از نیست و لاشی
میا میکند و این
از خواص جل
جلال قدست اوست
لا شریک له
فی ذلک سبحان
الملک الحی
القادر کل من
حاجز غیر الله
اسان درین عرض
کسی نمی نشی و
به ذرات کائنات
بقدرت کماله
او میدی آیند
اگر خواهد در یک
نفس همه اصل
خود که عدم
محض است
رساند باز
خلق نو ایجاد
کند ان یشاء
ید هبکه و یات
بخلق جدید و
ما ذلک علی
الله یغیر ذره
سمیع است کات
خاطر زندگان
در شب ندان
میرفت بقدرت
زمین میشد و
تصیر است کعبه
و در و سی و
خرابات می بیند
طاعت طبعیان
و محصیت
حاصیان در آنجا
مشاهده میکنند
ان الله یعلم
غیب السموات
و الارض و الله
بصیر ما
تعملون و حکم
است ملاک و اذ
و ایا سخن
میگویند و کما
الله موئسی
تکلیما قریب و
بخیل و ربو و
قرآن میسخن
است و مادرول
بود که قرآن
به الرؤس الا
مین شایه
قلبک از صوت
و حرف منزه
است و چون
به شخص و
القاروح
القدس دست
کله و بنویسد
که آنکه خواهم
حق تعالی هر
چه خواهم
ظاهران خواهم
شد و هر چه
نخواهم آن
خواهم شد و
هر چه که
نخواهم که
نشود

است و می همه چیز اوست
و لیس چیزی که نیست
و هو البصیر البصیر
و این شهید غایت حکمت است
و کما طلق القرآن
ما زوج و ایا ربی
بود که درین مقام
پیش ازین سخن
گویند جل الواحد
لا حد شهرت و دل
و اندر حد است
انچه لب
گوید جبر و ف
و من زول چون
دانست از زبان
چون خورنت
سبحان ربك
رب العزائم
یصفون و سلام
علی المرسلین
و الحمد لله
رب العالمین
کوکب و یوم
و تعریفات
صفات
باز ای ملک
اله تعالی
که خلائی و دود
بصفت کلمات
و اسما هستی
و صوف است
و لله الاسماء
الحسنی
و اسما و صفات
او پیش للمعارج
و المناجات
و لفظه ترواف
ال بریک
چنانکه ذات و
صفات پاک
او بصفت و ذات
خلق نماید
مثل عن المشایخ
ما التوحید
فقال اثبات
ذات غیر مشبهه
بالذات
ولا معطلة
عن الصفات
و اثبات
صفات جهان
جل جلاله
پیش اساطین
معرفت و حبیب
است و یشهد
شبهه ذات و کما
ان الانبیاء و
المرسلین
حتى است و انھی
هو الله
لا یزال
الانزال
همیشه
بود و همیشه
باشد نهال
فنا را یکبار
احدیت اوله
نیست عاقل
است هر چه
بود و هر چه
نیست و خواهم
بود و اجل
و تفصیل کلی
و جزا در علم
قدیم او یکبار
است ماضی حال
و مستقبل آنجا
که نگار و عهد
و معارف الغیب
لا یعلم الا هو
هر چه بود و هر
چه خواهد بود
هر چه نخواهد
شد ایمان و کفر
هر باروت و قضا
و ادا لفضل الله
و لا یعقب
احدهم و اگر چه
راضی و کفر و
ماضی زندگان
نیست و لا یرضی
لبعاده الکفر و
الاراد غیر رضا
است و این همه
را خود مضع
رفعت است و کمال
کشف آن بظهور
سرق و موقوف و
هر جانی را باروت
جبال و در راه
نیست بیت بیزم
و یکی که باشد
شمره الامین و
خانه ارباب
شیطان را در آن
مطبخ و آنها را
که بخواهد در آیی
قدر راه را و در
در افتاشی آن
متع گردند که
القدر شمره فلا
لغش حاصل است
که همه باروت و
شیت اوست و کما
نشا و ان الا ان
یشاء الله ما
شاء الله کلن
و ساء له دشاء
ایکن شعر و ما
شئت کان و ان
لم نشاء و ما
شئت ان لم یکن
و قدر است که
از نیست و لاشی
میا میکند و این
از خواص جل
جلال قدست اوست
لا شریک له
فی ذلک سبحان
الملک الحی
القادر کل من
حاجز غیر الله
اسان درین عرض
کسی نمی نشی و
به ذرات کائنات
بقدرت کماله
او میدی آیند
اگر خواهد در یک
نفس همه اصل
خود که عدم
محض است
رساند باز
خلق نو ایجاد
کند ان یشاء
ید هبکه و یات
بخلق جدید و
ما ذلک علی
الله یغیر ذره
سمیع است کات
خاطر زندگان
در شب ندان
میرفت بقدرت
زمین میشد و
تصیر است کعبه
و در و سی و
خرابات می بیند
طاعت طبعیان
و محصیت
حاصیان در آنجا
مشاهده میکنند
ان الله یعلم
غیب السموات
و الارض و الله
بصیر ما
تعملون و حکم
است ملاک و اذ
و ایا سخن
میگویند و کما
الله موئسی
تکلیما قریب و
بخیل و ربو و
قرآن میسخن
است و مادرول
بود که قرآن
به الرؤس الا
مین شایه
قلبک از صوت
و حرف منزه
است و چون
به شخص و
القاروح
القدس دست
کله و بنویسد
که آنکه خواهم
حق تعالی هر
چه خواهم
ظاهران خواهم
شد و هر چه
نخواهم آن
خواهم شد و
هر چه که
نخواهم که
نشود

از مظهر ابی مصطفوی صلی الله علیه وسلم رسید لباس حرف صوت می پوشد و کمال این
ذوق خبر کتب آدینی که بی دست اندر چه جانی باید قدسی بماند و احدیت بدینا شد که اگر کسی جبل باز بسته تا
جواب سطر قرآن و غرائب آثار قرطون تواند دانست محبت نفس و حروف و کلمات را خرق تواند کرد و میت
عروس جمله قرآن نقاب انکه با ندارد که در اللمک یا نماز مجرب یا در غوغا و عجب نبود که از قرآن مفید نیست
جز نفسی که از خورشید بزرگ می نه یا چشم نامی با جمع یا خفا هست در دلها و مقربانها کتب در مصححان کتابت
و صورت حرف و صوت محدث است و مکتوب و مقرون است و آیه فی ام الکتاب لکننا اب لدنیا علی کلک
بیت کتاب حقایق فایده های و نه صوتی بود و بیت چنان آیت و هنوز این همه صحف منشور در غایت
که جبریل کوده است از انجا ولایت و توان ما فی الاکثر من منحه افلام و البصر من بعد سبعة
انجی ثمانیة کلمات الله و صدق الله و سوره که در صفات او جل جلاله در حضرت غفره در تفاسیل
آن جز او و سلطان اطلاع ممکن نیست و بعضی است که از جناب بوبیت الالالباب در دنیا یا آموزد و بعضی
در آخرت و بعضی در دنیا و نه در آخرت معلوم کنند و استاثر به فی حلال الغنیم عند ادا این بود اما مجموع
این نین حیث الاحمال در نظر عقلی که نورایان کمال بود و در چهار قسم مختصرت ثبوتی و دلیلی و اضافی
و نهی و اما انقدر که ساکنان را در شمار دنیا معرفت مهم است و در آخر سوره الحشر رسیل جمال بیان فرموده
هو الله الیه لا اله الا هو کمال الغیب و الشهادة لعل لآخر حضرت قدوة الکمله میفرمودند
ملک محمود و کمال خلص مریدان فقیر بود و زمین را روضه گوته برگرفته سرور بود و میسر شیخ موسی بن رمین در موضع
سکه بر دو نیم پیش فقیر آمدند و بعضی از فقهای ایمان آنفسا کردند گفته شد اگر فقهای کلی و مولد علی میباید
پس نماد لارم است بمطالع کتاب مطلع الایان که منسوب بحضرت شیخ صدر الدین قنده است پس
لذا مدت این هر دو کس بقراءت کتاب نیکو رشتند و نه انداز مریدان نواحی انقدر صدق و عقیده که ملک
محمود داشت دیگر که در داشته با اکثر مرت و چهار و نه و عابد و بدیشان منسوب است و ان باب خوش
حضرت قدوة الکمله میفرمودند که جمده هم بر آوردن وحدت اما و تفویض نموده کی از ان ملک
محمود است و استدلال از ان بر قدیم ذات ارشاد که قرآن فی خلق السموات و الارض جز انچه خلاف
اللیل و النهار و الفلک و الارضی بخیرتی فی النجی و امثال این آیات فرموده اما آنچه در سطح است میان
عالم بر دام و عالم اشباح از عالم مثال میگویند و در شرح نه بخش گویند و علما بصیرت و اصحاب سکا کثرت
روح ملک و ادبیا و اولیا را در ان عالم تشایص می بینند و صور اشباح که در مناجات و وقایع مشاهد
میکنند و دان عالم هست و عجایب آن نهایت ندارد اما عجب و اعرب و اغر و اکمل افعال الهی است
و او مرکب از جمیع عالم هر چه در کونین باشد نیست در مجتمع و او خلیفه حق و سایه الوهیت و خلافت و زبده
اکوان اوست و هر چه آفریده اند برای نیل مرتبه و آفریده اند یا داودانی خلقت محمد لاجلی و حضرت

در مصححان کتابت
در دنیا یا آموزد
در آخرت و بعضی
در دنیا و نه در
معلوم کنند و استاثر
به فی حلال الغنیم
عند ادا این بود
اما مجموع این
نین حیث الاحمال
در نظر عقلی که
نورایان کمال بود
و در چهار قسم
مختصرت ثبوتی و
دلیلی و اضافی
و نهی و اما انقدر
که ساکنان را در
شمار دنیا معرفت
مهم است و در آخر
سوره الحشر رسیل
جمال بیان فرموده
هو الله الیه لا اله
الا هو کمال الغیب
و الشهادة لعل
لآخر حضرت قدوة
الکمله میفرمودند
ملک محمود و کمال
خلص مریدان فقیر
بود و زمین را
روضه گوته برگرفته
سرور بود و میسر
شیخ موسی بن رمین
در موضع سکه بر
دو نیم پیش فقیر
آمدند و بعضی از
فقهای ایمان آنفسا
کردند گفته شد
اگر فقهای کلی و
مولد علی میباید
پس نماد لارم است
بمطالع کتاب مطلع
الایان که منسوب
بحضرت شیخ صدر
الدین قنده است
پس لذا مدت این
هر دو کس بقراءت
کتاب نیکو رشتند
و نه انداز مریدان
نواحی انقدر صدق
و عقیده که ملک
محمود داشت دیگر
که در داشته با اکثر
مرت و چهار و نه
و عابد و بدیشان
منسوب است و ان
باب خوش حضرت
قدوة الکمله میفرمودند
که جمده هم بر
آوردن وحدت اما
و تفویض نموده
کی از ان ملک
محمود است و استدلال
از ان بر قدیم ذات
ارشاد که قرآن فی
خلق السموات و
الارض جز انچه
خلاف اللیل و النهار
و الفلک و الارضی
بخیرتی فی النجی و
امثال این آیات
فرموده اما آنچه
در سطح است میان
عالم بر دام و
عالم اشباح از
عالم مثال میگویند
و در شرح نه
بخش گویند و
علما بصیرت و
اصحاب سکا کثرت
روح ملک و ادبیا
و اولیا را در ان
عالم تشایص می
بینند و صور
اشباح که در
مناجات و وقایع
مشاهد میکنند
و دان عالم هست
و عجایب آن
نهایت ندارد
اما عجب و اعرب
و اغر و اکمل
افعال الهی است
و او مرکب از
جمیع عالم هر
چه در کونین
باشد نیست در
مجتمع و او
خلیفه حق و سایه
الوهیت و خلافت
و زبده اکوان
اوست و هر چه
آفریده اند برای
نیل مرتبه و آفریده
اند یا داودانی
خلقت محمد لاجلی
و حضرت

و اما در لاجل محمد و خلقت ماخلقت لاجل ولد احمد من اشتغل بی سبق ماخلقه لاجله و من اشتغل بماخلقت لاجله حجة عنی رباعی

نیز زود گیتی برآورده اند و چندی نمانی سپرده اند و بنشین
فطرت پس شمار + توئی خوشتر از بازی دراز چون اتمام شود بعالم خود رجوع کند سازگاری کند و اینجا
براند که آن الله خلق جمیع من فضل رحمته سوطایق بی به عباد که الهی الحجة به باشد و سیاقی خط
جمیع من مان نیست فی قهرها الحجة به سرت **مصطفی صلی الله علیه و آله** هر گوید که الحجة
کله فی یدیک و الشرائس الیک با آنکه لا قاعل الا الله حق است **عمر** غضب الکرمی و ان
ناجی ناره + یکم خان قدر: لیس فیہ سواد + و دران بدوا حرام در ابراج کشود و چنانکه در ابراج
در احرام گم است یوم نظری السماء کفی التقلیل لکن کما بدانا اول خلق فی حیدره و هذا علینا انا
کنا قاعلین و کمال شرح این سکه منقضي میشود و باقی سرت قدر و معرفت: نایات امور الهی و ان الله کرم
لکم البينات کل البیان و اگر چنانچه دیده را یعنی در کتاب خدای تعالی روشن تر از آفتاب است و قال
علی رضی الله عنه ما استرالی الرسول صلی الله علیه و سلم شیئا کتمه علی الناس الا ان یاقی الله
عبدافضا فی کتابه و شرح مبادی و بنایات درین آیت مندرج است اما شعر است مریدان که بوی اند
برو + ورنه عالم برزخیم مباح است + ان فی خلق السموت و الارض الایة المبرحی لے ما کنت بصدد
ان امر و افعال و حرکات و خطرات و خطرات ظاهری باطن او همه باریت آهلی پدید می آید نفس نفس بقدر
بها بود و لا حق نیست کار اگر چه بین است ولی همین نیست + فاعل جان است و فعل اولی تر نیست +
لا کمل شی حقیقه بقدره و ما اصابعه من شیء الا ان یرى کلا فی شیء و لا شیء الا ان یرى کلا فی شیء
و اما ان ذلک علی الله یسیر طائرات بقدرت سابق است و الله علی کل شیء شاکد
و هل من خالق غیر الله طایرات بقدرت لاحق است که ساعته فاسد و یجاد می کند کل شیء و هو فی شاکد
اما کما انما انسان یکنیز افعال الهی است علی سبیل المجاز جالت فعل می میکنند و ما سرت است اذ است
ولکن الله سرحی فعل از آدمی + ادر میگرد و انا آدمی حقیقت فاعل نیست اگر گویند این بطریق فاعل از قلم صا
می شود راست گفته باشد و اگر گویند حقیقت را قلم صا می شود هم راست گویید لیکن موجهت مختلف و اینجا کلام
امواج در بای حیرت قدر است و لا یجی من صدامانه الا کما + الراسخون فی العلم ایمان بقدر و جب
است و شماره ذرات و تغیر و مقتضای ادب و لا یجی عن معصیه الله الا بعصمه و لا قوه علی
طاعته الا بتوفیق الله و لکل بقضاء و قدر + استعانة بالله و الاستعاذه به منه و لا یجی
علیه و ما شاء الله کان و ما لم یشاء لم یکن و هو الحق العبد اللطیف الخیر مطاع
و هم در حقایق اصل و موم و هو لا یمان بالنبوة و ان مثل است برود کوب کوب اول
تغایات مقدمات احکام طور نبوت خلاص و محاسبان **هذه الاية** لعاشب اسرار

و اما در لاجل محمد و خلقت ماخلقت لاجل ولد احمد من اشتغل بی سبق ماخلقه لاجله و من اشتغل بماخلقت لاجله حجة عنی رباعی
نیز زود گیتی برآورده اند و چندی نمانی سپرده اند و بنشین
فطرت پس شمار + توئی خوشتر از بازی دراز چون اتمام شود بعالم خود رجوع کند سازگاری کند و اینجا
براند که آن الله خلق جمیع من فضل رحمته سوطایق بی به عباد که الهی الحجة به باشد و سیاقی خط
جمیع من مان نیست فی قهرها الحجة به سرت **مصطفی صلی الله علیه و آله** هر گوید که الحجة
کله فی یدیک و الشرائس الیک با آنکه لا قاعل الا الله حق است **عمر** غضب الکرمی و ان
ناجی ناره + یکم خان قدر: لیس فیہ سواد + و دران بدوا حرام در ابراج کشود و چنانکه در ابراج
در احرام گم است یوم نظری السماء کفی التقلیل لکن کما بدانا اول خلق فی حیدره و هذا علینا انا
کنا قاعلین و کمال شرح این سکه منقضي میشود و باقی سرت قدر و معرفت: نایات امور الهی و ان الله کرم
لکم البينات کل البیان و اگر چنانچه دیده را یعنی در کتاب خدای تعالی روشن تر از آفتاب است و قال
علی رضی الله عنه ما استرالی الرسول صلی الله علیه و سلم شیئا کتمه علی الناس الا ان یاقی الله
عبدافضا فی کتابه و شرح مبادی و بنایات درین آیت مندرج است اما شعر است مریدان که بوی اند
برو + ورنه عالم برزخیم مباح است + ان فی خلق السموت و الارض الایة المبرحی لے ما کنت بصدد
ان امر و افعال و حرکات و خطرات و خطرات ظاهری باطن او همه باریت آهلی پدید می آید نفس نفس بقدر
بها بود و لا حق نیست کار اگر چه بین است ولی همین نیست + فاعل جان است و فعل اولی تر نیست +
لا کمل شی حقیقه بقدره و ما اصابعه من شیء الا ان یرى کلا فی شیء و لا شیء الا ان یرى کلا فی شیء
و اما ان ذلک علی الله یسیر طائرات بقدرت سابق است و الله علی کل شیء شاکد
و هل من خالق غیر الله طایرات بقدرت لاحق است که ساعته فاسد و یجاد می کند کل شیء و هو فی شاکد
اما کما انما انسان یکنیز افعال الهی است علی سبیل المجاز جالت فعل می میکنند و ما سرت است اذ است
ولکن الله سرحی فعل از آدمی + ادر میگرد و انا آدمی حقیقت فاعل نیست اگر گویند این بطریق فاعل از قلم صا
می شود راست گفته باشد و اگر گویند حقیقت را قلم صا می شود هم راست گویید لیکن موجهت مختلف و اینجا کلام
امواج در بای حیرت قدر است و لا یجی من صدامانه الا کما + الراسخون فی العلم ایمان بقدر و جب
است و شماره ذرات و تغیر و مقتضای ادب و لا یجی عن معصیه الله الا بعصمه و لا قوه علی
طاعته الا بتوفیق الله و لکل بقضاء و قدر + استعانة بالله و الاستعاذه به منه و لا یجی
علیه و ما شاء الله کان و ما لم یشاء لم یکن و هو الحق العبد اللطیف الخیر مطاع
و هم در حقایق اصل و موم و هو لا یمان بالنبوة و ان مثل است برود کوب کوب اول
تغایات مقدمات احکام طور نبوت خلاص و محاسبان **هذه الاية** لعاشب اسرار

و اما در لاجل محمد و خلقت ماخلقت لاجل ولد احمد من اشتغل بی سبق ماخلقه لاجله و من اشتغل بماخلقت لاجله حجة عنی رباعی
نیز زود گیتی برآورده اند و چندی نمانی سپرده اند و بنشین
فطرت پس شمار + توئی خوشتر از بازی دراز چون اتمام شود بعالم خود رجوع کند سازگاری کند و اینجا
براند که آن الله خلق جمیع من فضل رحمته سوطایق بی به عباد که الهی الحجة به باشد و سیاقی خط
جمیع من مان نیست فی قهرها الحجة به سرت **مصطفی صلی الله علیه و آله** هر گوید که الحجة
کله فی یدیک و الشرائس الیک با آنکه لا قاعل الا الله حق است **عمر** غضب الکرمی و ان
ناجی ناره + یکم خان قدر: لیس فیہ سواد + و دران بدوا حرام در ابراج کشود و چنانکه در ابراج
در احرام گم است یوم نظری السماء کفی التقلیل لکن کما بدانا اول خلق فی حیدره و هذا علینا انا
کنا قاعلین و کمال شرح این سکه منقضي میشود و باقی سرت قدر و معرفت: نایات امور الهی و ان الله کرم
لکم البينات کل البیان و اگر چنانچه دیده را یعنی در کتاب خدای تعالی روشن تر از آفتاب است و قال
علی رضی الله عنه ما استرالی الرسول صلی الله علیه و سلم شیئا کتمه علی الناس الا ان یاقی الله
عبدافضا فی کتابه و شرح مبادی و بنایات درین آیت مندرج است اما شعر است مریدان که بوی اند
برو + ورنه عالم برزخیم مباح است + ان فی خلق السموت و الارض الایة المبرحی لے ما کنت بصدد
ان امر و افعال و حرکات و خطرات و خطرات ظاهری باطن او همه باریت آهلی پدید می آید نفس نفس بقدر
بها بود و لا حق نیست کار اگر چه بین است ولی همین نیست + فاعل جان است و فعل اولی تر نیست +
لا کمل شی حقیقه بقدره و ما اصابعه من شیء الا ان یرى کلا فی شیء و لا شیء الا ان یرى کلا فی شیء
و اما ان ذلک علی الله یسیر طائرات بقدرت سابق است و الله علی کل شیء شاکد
و هل من خالق غیر الله طایرات بقدرت لاحق است که ساعته فاسد و یجاد می کند کل شیء و هو فی شاکد
اما کما انما انسان یکنیز افعال الهی است علی سبیل المجاز جالت فعل می میکنند و ما سرت است اذ است
ولکن الله سرحی فعل از آدمی + ادر میگرد و انا آدمی حقیقت فاعل نیست اگر گویند این بطریق فاعل از قلم صا
می شود راست گفته باشد و اگر گویند حقیقت را قلم صا می شود هم راست گویید لیکن موجهت مختلف و اینجا کلام
امواج در بای حیرت قدر است و لا یجی من صدامانه الا کما + الراسخون فی العلم ایمان بقدر و جب
است و شماره ذرات و تغیر و مقتضای ادب و لا یجی عن معصیه الله الا بعصمه و لا قوه علی
طاعته الا بتوفیق الله و لکل بقضاء و قدر + استعانة بالله و الاستعاذه به منه و لا یجی
علیه و ما شاء الله کان و ما لم یشاء لم یکن و هو الحق العبد اللطیف الخیر مطاع
و هم در حقایق اصل و موم و هو لا یمان بالنبوة و ان مثل است برود کوب کوب اول
تغایات مقدمات احکام طور نبوت خلاص و محاسبان **هذه الاية** لعاشب اسرار

موفقاً لاقتباس غرائب انوار که آدمی را طور است در هر طوری ادراکی است خاص که در کلمات طور مستقر
نسبت با طور حاضر نیست چنین باشد که اگر کسی است خاص که در کلمات طفل رضيع نسبت به او است
طور طفل رضيع ... طور است و در طفل جنین و همچنین طور متغیر نسبت با طور طفل رضيع همچو طور طفل رضيع است
با طور جنین و طور عاقل و راسی تمیز است و طور ولایت و در طور عقل است و طور شوق و در طور ولایت است فوق
کل ذی علمه علیه و اکنون بدانکه جنین را محال است از در کلمات طفل چیزی ادراک کردن چه او مد محض مشبه
محبوس است و بعضی از این عالم رسیده و نفس را به هر که تقسیم طوری بود چنین از اطور انسانی از در کلمات
طوری که در راسی طور است عاجز است چنانچه که در طور و هم در خیال و محض آن بسلاسل تعلیل قید اند و در
طور عقل هر چه فهم تواند کرد اگر از غایت احوال هم در خیال خلاص یابند و بشود و فضائی عالم عقل رسیده
بدانند که در چه بوده اند بوقت هیچ بود همچو روز معلوم است بلکه با که باخته عشق در شب و بخت و همچنین عقل
است که مستغنیان طور عقل اند بطور ولایت همچو نسبت به محبت با طور عقل و در طور ولایت ... کلماتی خاص است
که عقل را در کلمات آن عاجز اند و از آن در کلمات در عقل و در هر چه از تشبیه عقل چکایت توان کرد و ولایت امان
نفس بر انسان و ما یقیناً که العالم ... است معانی است آنجا که در هم نماند و در فهم که در هر حکایت
هر طوری که برسد باید که بطوری که در طور است ایمان انجیب را نند و وقت را در آید اگر نه و مکل بطور عقل
نمکن بود از ولایت ایمان انجیب بی آنست ... است عقل اصلاً اقتباس حکم نمند و خود را چون المکه دانند
نسبت به در آن چنانچه پیش از حصول قوه ماحصر هر حکم که اگر اندام بر الوان قیاس سموات و سموات
همه بخوابد و به بیت دانند آنگاه که طوری دارد و یک چونی بوجه در نماند و آثار ... طبعه فلاس
نیاید و از در شریعت بیرون نیاید و با ملکوت رسیده و رسی که در رسی بطور عقل است بدوق و ظهور فهم تو اند
کرد و ... به من بالغیب و اذ انهم اخبیه فی بطون امهات که فلا تزکوا انفسکم سمیت و الا انکم
درین زمان قریب این و آن نبینی به یکی زمین چاه ظلماتی برود شو با جهان نبینی و درین لطیفه هر
مست از مطلق الایمان است چون اجم بود این طائفه را آورده شد که نهایت تمام ارباب است اولیا و است
در نهایت اولیا و بیایات انبیاء است علیهم السلام و الله فضل بعضی که بعضی در خبر است که فرشتگان
بدانند که الود و چه بود و آنچه از این منقبس رضی الله عنه منقول است که العلماء درجات فوق الانبیاء
ما بین کل حریفان مدینه حسنة عام است از تخمین خبر است اکنون سیر عاشق باشد
معتشوق بعد از آن سیر معشوق باشد و عاشق معشوق خلیلی قطع الغیانه الالهی و صناد
و اما الواصلون قلیل و اکنون معائب در کلمات طورت نبوت و تفاسیل آن جز انبیا یا پیغمبر
نهم نمکند اما شخصی از آن که بعضی بطور عقل رسیده اند و بعضی بطور ولایت و بر جانی عقل و حکم خبری
از آن باز توان گفت آنست که انبیا علیهم السلام از آن غیب تفاسیل مباد و معاد

در هر طوری ادراکی است خاص که در کلمات طور مستقر
نسبت با طور حاضر نیست چنین باشد که اگر کسی است خاص که در کلمات طفل رضيع نسبت به او است
طور طفل رضيع ... طور است و در طفل جنین و همچنین طور متغیر نسبت با طور طفل رضيع همچو طور طفل رضيع است
با طور جنین و طور عاقل و راسی تمیز است و طور ولایت و در طور عقل است و طور شوق و در طور ولایت است فوق
کل ذی علمه علیه و اکنون بدانکه جنین را محال است از در کلمات طفل چیزی ادراک کردن چه او مد محض مشبه
محبوس است و بعضی از این عالم رسیده و نفس را به هر که تقسیم طوری بود چنین از اطور انسانی از در کلمات
طوری که در راسی طور است عاجز است چنانچه که در طور و هم در خیال و محض آن بسلاسل تعلیل قید اند و در
طور عقل هر چه فهم تواند کرد اگر از غایت احوال هم در خیال خلاص یابند و بشود و فضائی عالم عقل رسیده
بدانند که در چه بوده اند بوقت هیچ بود همچو روز معلوم است بلکه با که باخته عشق در شب و بخت و همچنین عقل
است که مستغنیان طور عقل اند بطور ولایت همچو نسبت به محبت با طور عقل و در طور ولایت ... کلماتی خاص است
که عقل را در کلمات آن عاجز اند و از آن در کلمات در عقل و در هر چه از تشبیه عقل چکایت توان کرد و ولایت امان
نفس بر انسان و ما یقیناً که العالم ... است معانی است آنجا که در هم نماند و در فهم که در هر حکایت
هر طوری که برسد باید که بطوری که در طور است ایمان انجیب را نند و وقت را در آید اگر نه و مکل بطور عقل
نمکن بود از ولایت ایمان انجیب بی آنست ... است عقل اصلاً اقتباس حکم نمند و خود را چون المکه دانند
نسبت به در آن چنانچه پیش از حصول قوه ماحصر هر حکم که اگر اندام بر الوان قیاس سموات و سموات
همه بخوابد و به بیت دانند آنگاه که طوری دارد و یک چونی بوجه در نماند و آثار ... طبعه فلاس
نیاید و از در شریعت بیرون نیاید و با ملکوت رسیده و رسی که در رسی بطور عقل است بدوق و ظهور فهم تو اند
کرد و ... به من بالغیب و اذ انهم اخبیه فی بطون امهات که فلا تزکوا انفسکم سمیت و الا انکم
درین زمان قریب این و آن نبینی به یکی زمین چاه ظلماتی برود شو با جهان نبینی و درین لطیفه هر
مست از مطلق الایمان است چون اجم بود این طائفه را آورده شد که نهایت تمام ارباب است اولیا و است
در نهایت اولیا و بیایات انبیاء است علیهم السلام و الله فضل بعضی که بعضی در خبر است که فرشتگان
بدانند که الود و چه بود و آنچه از این منقبس رضی الله عنه منقول است که العلماء درجات فوق الانبیاء
ما بین کل حریفان مدینه حسنة عام است از تخمین خبر است اکنون سیر عاشق باشد
معتشوق بعد از آن سیر معشوق باشد و عاشق معشوق خلیلی قطع الغیانه الالهی و صناد
و اما الواصلون قلیل و اکنون معائب در کلمات طورت نبوت و تفاسیل آن جز انبیا یا پیغمبر
نهم نمکند اما شخصی از آن که بعضی بطور عقل رسیده اند و بعضی بطور ولایت و بر جانی عقل و حکم خبری
از آن باز توان گفت آنست که انبیا علیهم السلام از آن غیب تفاسیل مباد و معاد

کیفیت والدین حضرت قدوة الکرامه در اولاد و شرف و بخت و سلامت

بعد از مدتی بر جرم بار سلطنت سنان افتاد و شرف افتاد و از سلطان محمد میرشد و از حضرت شیخ علما
السنانی موجب اعراض بر سلطنت و سبب انقراض از سر سلطنت بر شد ایشان را که از بابت حال
نهایت مال بود یک یک بشهر دیوان آوردند که چون حضرت ابراهیم سلطان را که از ملک ملاله از سلطنت باز
سر و پیرایه نام در کار و بلوغ اراسی امن داد و توفیق یافت دو اند ساله بود که بدولت تاج و تخت رسید
چنانچه بانی بعد از انصاف میزد چون سن سلطان بهشت و پنج سالگی رسید خدیجه سلیم که از اولاد مبارک حضرت
خواجہ احمد سیوی نوحه مذبحه کج آوردند و یک ساله بود و چون از دو دان اظهارت و خاندان طاعت
پرورده شده بودند بقرات قدس و امانی و افاضل شب و روز میگذرانند و شبها اکثر اقیام میرفت و روزانه
به میام و نماز تجمیع میگردانیدند و متروک نشده است نظم نه شب فارغ است از پرستشگری و نه روز از
نماشائی دل پروری و به قدر آن سرور و آرزو اب + که مرغی بر دل آورد و سرآب + چون سلطان از دوسه
و شتر متولد شده مقدار هشت سال از یک سالگی سرور و سلطان ازین عمر و ننگ بود و از بیضا لغت
بهر که در میخورند استوار میگردند و سبب به که در می است مردان زند + بر رخ او و خوش فوج باب بهشت
و لها است کلید ملوک گیر کلیدش که شوی گنجیاب + ابراهیم مخدوب که از عقلا و مجامین و طر فار و حاضرین
آن دیار بود و سلطان را نسبت وی عقیده کلی بود و بجای می شکم و سلطان بهیم بجای می ناز نشسته بودند
که پیدا شد بهیم گیر متوجش نمک ویرا که داده چون استغفار یافت را که کشی داده بود را خود آمد قطع
روایان همین چون را نور را که ایشان را بود را بهی سچا را اگر طرفه یعنی سچا چاند و بزرگ راه از دریا
و بهر سر و دیدن ابراهیم پیش از آمد و آورد و بر او ننگ سلطنت و سر سلطنت باش و دمدانی
نیکم نزد ایشان برزد و دست بسته در زیر تخت بسته داده بودند گفت ابراهیم بسیار ملتفت من میم مگر کسر
سیاهی ایشان تبشیر شدند فرمودند حاکم اگر رعایت میکنید گفت بیایم و می زیاد است که عجب
روزگار و تو خواهم داد عرض کردند که چه حکم شو گفت هزار شاهی می بایدزد و آوردند و بدین مبارک ایشان
رنجند نادان بر جا سزد و گفتند که ای ابراهیم ابراهیم را بازی دادی اندان گرفتاری چون ایشان تنگ
و متعاقب چند گام رفقه عقب دیده گفتند که اکنون چه میاید پس سر خود بر می پسری چون و چه
انصاف اله تعالی نفس آن بندگ را پس بر می کرد درین مرت آنچند و بهرگز شرف نیارده بودند
و تنیکه از مولد بهیم صادق خوشتر و خا طالع شد و آنوقت آمدن نظم صبح جهان آن شب آمد
که از مولدش بهیم صادق دید و خود خوشتر از مشرق روزگار و بر آید جهان گشت خورشید وار و گفتند
از بهار ازین سپرد واقف باش که دویقی است از پرور و کار که تو سپرده اند بهشت پر دم تو گوهری درج
ماز و در رج گوهر تو گنجائی باز و نگه دار گنجینه کان حق پرست و کلید در گنج دارد و بهشت و چو گرد خراب
بگذارد بهر چو گل زده گردد و غبار سپهر و فلق که نهال گلستان شهر یاری و دلیل بوستان تا جاده می نرزد

سرکار سلطنت دهمی لاریار مملکت بسوی گلشن فردوس خراسان تاج و تخت شاهی بختیاری و الکلی
 میسر آید شمه از حیثیت ایشان گفته می آید چون هفت ساله شده بودند قرآن با هفت قرات حفظ کردند و در میان
 علوم دینی و غیر دینی به بیست سال نرسیده چهارده سالگی خصلت تحصیل از معقول و عقول بجای آوردند که شهره داران
 عراق و دیگره افواه تافق گردیدند سیت جهان شهر گشت از درس تعلیم که پس از ایل فنون که تفسیر
 بعلم اصابه انداز قوال شده در دروس حلال اشکال و شمه از عدالت حضرت قدوة الکلیار دین
 سلطنت دلی گفته میشود و قیام از راه آهی و تقدیر نامتناهی حضرت ایشان از آن سلطنت و تخت مملکت
 سمنان تفویض یافت گلزار دینکار و لاله زاراد و از آب عدالت خویش و سحاب نصافت جهان تازه
 گردید که شایان لطراف و خیران کفاف رشک میبردند معشومی چو اورنگ سمنان بدو تار گشت
 جهان از عدالت پرگوار گشت و بدوران عدل همه روزگار و گلستان شده عدل آورد و باره زهی
 عدل و انصاف آن دادگار که بر پیش گرگی نه بندد و کمره بشاهین زنبال بازی کلنگ که بکوتر مسرک
 باز آورد چنگ و اگر قیل بفرق پوری گند و کند مور فیل آید و نظر که این دور سلطان اشرف بود و جهان
 ظلم تو بر سر من مود و از حضرت شیخ علارالدوله سمنانی نقل است که روزی سلطان بشکله برآمده بودند و
 روزی در صیدگاه به سر دزدان در قریات رستاق صید میکردند و پاهایان به هر طرف عنان میخیزانده بودند و حضرت
 ایشان از باز آوری میگردیدند با نور اسیر میکردند که ضعیفه از رستاق آمده و دو طلب کرده حکم شد که آن
 ضعیفه را پیش من آید و آوردند خود و تفهیر کردند که از تو چه خبر زوده اند گفت که خبرات به اتم تعبدی از من
 گرفته اند فرمودند که کم از من بزرگان خبرات تو خورده نگاه کرد که درین حاضران او نیست مگر که اسوار
 صید گرفته اند و در نمایان شد گفت آن اسوار ظالم می آید هم در آن زمان آمد گفتند چون خبرات این نامزد
 بحیف خورده وی گفت شاه من ضعیفه دروغ میگوید من خورده ام از وی شهو خود خسته نیامورده فرمودند
 که خوب بجکستی دروغ راست معلوم میکنم فرمودند که چند گس گرفته آید آوردند و گفتند خورده ام شده من
 فرصت شده که آن خبرات وی بفرستد یا به پیچان از وی نایان شده فرمودند که آن اکنون چه میباید کرد
 باری سپید باری بجام زرین بآن ضعیفه دادند و ویرانچندان تین کردند و گفت فرمودند که از جیب اسب
 شده بودند بی خبر سلطنت دانی و اورنگ مملکت گهانی نشسته بودند که یک آید و داد و خواست اسوالی را کردند
 که در پیش من آید که او را اول تفهیر کنم چنان آمد بعرض رسانید که آشتی در فلان جماعت خسته بودیم چون میداد
 شدیم چهل تنگه زندین که در میان ششم و چهاران ربوده اند زن انکار میکنند و نمیدانند حکم شد که آن جماعت را
 طلبیده آوردند و تفهیر کردند و در پیش که شما افتاده چرا اسباب را عارت کردید جماعت را بگویند و بفرست
 که برگزاین نوع کار از میان صفر زده است و اکنون هم بخوابیدند بلرکان دولت نگاه کردند که بحسب شریعت
 از زبان جز قسم دیگری آید یا حکمتی معقول بخاطر رسید که شاید معقود او وجود شود حکم شد که همه مرموم

کلیت بیوم در تحصیل علوم
 بیست بیوم در عدالت
 بیست بیوم در حکم سلطنت

آنجا از خود بزرگتر حاضر کردند و یک آدمی از آن جماعه ای طلبید و دست خود را بر سینه او نهاد و میگوید
 ده کیل چنین ملاحظه کرده دیدم تو آخر شخصی طلبید دست بر سینه او نهادی و گفتار شد باز دست بر سینه او نهادی
 زمانی نیک گذشته حکم کرد که برویدند آن اقدیر ازین گرفته رسید باندک تیرگی ویرا کردند قبول کرده بموین
 پیمان زدند و ده داد چون شمرند یک تنه ندیم بآید البتله مثال این رسالت و نصفت از حضرت ایشان
 بسیار بوده است زیاد ازین محبوب مبرخی تا به حضرت شیخ علامه الدوله سمنانی میفرمودند که در توان سلطنت
 گیهانی و مملکت دانی اگر چه ایشان را امور ملکی انتقال میدهد اندک در دانی امور را از فراترین و حسن و
 واجبات و فوائدهای حتی از احوال ایشان تفرک نمیشد و هم سائل از درگاه عالم پناه ایشان بی بهره نمیشد و
 دفعه سلوک آبی میسر طریق نامتناهی ایشان را از حضرت در دل نشسته بود و بر کس که ازین شایسته
 ایشان در بخورد و تنفس سلوک میکردند اما مشایخ از جهت فقدان شرف اظهار حال میکردند و دیگران که تنفس
 ایشان بجای دیگر بود و احوال جوان این رسالت و دلائل این افتاد میبودند که شیخ جمال
 الدینی ولایت و خیال گیهان کشائی بایت حضرت خضر علیه السلام نمودار شد و گفتند هنوز ترکان
 در پیش است ابرسیل جمال ملاحظه معانی اسم مبارک اعدی توسط اسان در مضغه ضروری میکردند
 مدافعه نفاس خیر باید بود و زین سیر و ن باید بود از آن مدت حضرت ایشان در لیل اشتغال مشغول
 میبودند و نیز در نتیجه آن ظاهر میشد است مدت دو سال درین اشتغال اوست کرد ما تا وقتیکه حاضر
 حضرت خا ابرویس قرنی رضی الله عنه نمودار شد ایشان نیز با و کار و وسیع خویش مشرف ساختند سال
 درین کار و انکار مشغول بوده اند هر چند که حضرت با قوه الکیمه ایشان بی اشتغال بسیار بودند اما چون
 مرشدی که از عالم حس باطنی بودند نظم اگر چه در برفاقت انفس و زودی تربیت میداده اند با
 لیکن این سیر یا ارشاد بجان آن سیران بود که حال اگر چه ظاهر نیاید کام جان با لطف قادر و چون در سلطنت
 رانی و مملکت گیهانی سبت سال شده اند و سبت مغوی و مغوی محافظی بوده اند و اندکی ظاهر است
 ملکی بسیری بوده اند اتفاقاً و عشره خیرا مبارک مضان شهبای مبرکه که منسوب بشب قدر بوده اند
 داشتند در شب سبت هفتم آنکه جمال لایت جنبای صورت جلالت و تنگایی حضرت خضر علیه السلام
 نمودار شد و زبان فصیح به نسبت حضرت قدوه الکیمه فرمودند شعر کارت بخاتم آمده مشوقه بکام
 برخیز که کار تو شد از تمام امی اشرف اگر سیر سلطنت و ممالک آبی و سیر مملکت حال نامتناهی بخیر
 و گل مقصود از گلستان شهود و دلائل وجود و در بوستان محمود چیدن میل لاری بویزه پیشین و گلشنی بلا دهند
 که دایمی غم بر کاجیم در آن نظم اگر خرابی جمال یار و دلا در حضور لایقی دیدار خساره یار خیر سر در راه
 گفته که عدلت یار شد اقبال یار که که بخادوستی از دوستان امینی گل کام دل از گلزارش چینی که از ولایت
 که نهایت او عالم سبت و مقراض نهایت مینایت او از عالم دوم خلاصت بر آبیات که نجا کمالی از

در این کتاب در بیان احوال و حالات حضرت خضر علیه السلام
 و در بیان احوال و حالات حضرت خضر علیه السلام

کیفیت شکر سلطنت از ایشان حضرت

کالان رست کسی که در این کمال است و جهان از نور خورشید ولایت و منور گردد و از دمی عنایت و برین آید
 قبله حاجات باشد که آب خضر و طلا باشد و چهار کعبه مقصود گویند و زمانه اقبله معبود و جویند و جهان
 تاب است خورشید ولایت و ضلالت برد و از نور هدایت و درش چون نقطه نون چرخ دوار و بدو را و بگرد
 بهیچ بر کاره اگر تابان و یکدانه نور و جوهر خورشید گردد و پیوسته عنایت نامه آن شاه دین دارد و زمانه از قبود
 نفس آثار و زبانی نظر کز آفتابش و ولایت برده علی صفاتش و نظر گران و تاثیر کند و پس احجام را
 اکسیر کند و اخبار را صاحب قدم گویند ابرایش واجب قدم مانند او و یحیی صادق گویند ابدال صلی الله علیه و آله
 خوانند اصحاب جهان ارباب عرفان شیخ علاء الدین گنج نبات و بعضی مردم شیخ علاء الدین بل بزرگان
 راند ملکوت موسی آثار میگویند جبروت خلیل انور میگویند عشاق او را یوسف روی معنیه منکبه خضرم او را محمد
 خلق میگویم اسبای کی از قدوده ابر گوید و اگر از عهد و اخبار گوید یکی از صاحب اسرار خواند و درگاه و ارباب
 انوار داند یکی از آدمی و مبدیش گفته و درگاه او می ارشد و گفته و یکی از واصلان را خواندش و درگاه
 از کالان شاخه اندیش و نسیم که جهان ره ایشار یوم و آدمی احمد محمد خلق گویم چون این همه کلمات بشارت
 آمیز و مقامات بشارت انگیز گفته از نظر غائب شده و چنانچه صمیم سعادت چون از مشرق اقبال بر میدو
 لشکر لاف چون تیغ لغات بر کشید که غم بر میان جان بستند و بر مرکب جزم روان نشستند سیر سلطنت و
 از بزرگ مملکت برادر عزیز از ارشد سلطان محمد تغولین نموده و بوالله رابعه عقیقه رفته استجارت کردند فرمودند
 که ای فرزندی پیش از آنکه تو از خدمت بود و آتی روحانیه حضرت خواجہ احمد سیوی بمن بشارت و بودی اوده که ترا
 فرزندی نصیب شود که آفاق از خورشید ولایت او منور گردد و اطراف عالم نماند از نور هدایت او که **قطعه**
 ترا پوری پدید آید چه خورشید که از نورش بود آفاق روشن و گلی از بوستان تو شکوفه که از
 بویش بود اطراف گلشن و اکنون میدانم که آن نسیم از صهب توفیق و زید و نهال مولایم از زمین و فاسد کشید
 مبارکباد ترا بر می خدایم و از توفیق خویش برآیم لیکن یک وصیت از دست نموی چون از ابدال سلطنت
 سمنان برآی بر آید ای سلطنت و گویند و بدین مملکت بدر آئی که جهان میگرد و باشم که کشور کشائی زفته جز
 نصیحت ما درانه مشقه قانده را زده هر کس چیده که در میان او و وزیر کس تو حی بود که در تنه کار از بهر گان
 و لشکر برآید میگویند برآوند حضرت شیخ علاء الدین صمدانی چند نفر را همراه او آمدند و آنچه نصایح مناسب
 حال بوده ندیدان نهادند حضرت ایشان را دید و کردند و این چند بیات و تئیکه سر بر نهادند ایشان را
 بطریق وحدت و یقین و غزل ترک و نیلگیر سلطان شوی و محرم اسرار با جانان شوی و پا
 تجت و تاج و سر در راه نه تا مسزای مملکت بزوان شوی و چیست دنیا گفته و پرانه و در راه آباد این
 ویران شوی و تا یکی در دلم دنیا می بیند و در پوئی دانه پیران شوی و دلم نانی بر گسل از پای جان
 آت و اصل باقی از سجان شوی و برگرد از خواب خود مران دارد و تا بره عشق چون مردان شوی

از همین بر سر اونک جا به + تارک چون اشرف سمنان شوی + و دوازده هزار نورچیان و سپاهیان که همراه
 بودند منزل برآمدند بعد که هر یکی از این منزل پدید آمدند بعد از آنکه نام محرمی بود که گاه بگاه از وی چاره بود چندانکه
 پیوسته میگردیدند بعد از آنکه جدا میشدند مبالغه بسیار کرده و بیارخصت داده اند و فتنه گردیدند و در روزی که هر یک را بسیار شد
 چنانچه شعله و آتش جانی + روان از تن آمدند گاهی + اکنون بایدیم خوشتر و کردن + و مای خوشتر
 چندی و کردن + بعضی یاران مخلص تا و از راه همراه بودند همراه فرمودند چون بخارا آمدند شخصی از قضا
 همانین دو چار خود سر حضرت قدوة الکبریا گرفت در بر خود چنان مالید که حضرت ایشانرا اندک
 بشویدی دست داده از هم که جدا شدند گفت زود آن نفی بود و اشارت بمشرق کرد چون بسم رفتند
 در آمدند شیخ الاسلام را دیدند و بنوعی با آنکه شناخت و ظایف نیافتند کما حقیر بجای آوردن ازین عمر حضرت
 ایشانرا کفایتی دست داده که در ایشان و اینها چکار چون از سمرقند باز میروند و خوشی که بود فرمودند که بسیار
 موجب سوای خواهم شد بسیار هر دو را یک نام لاری دادند و سبب خود را نیز یک فقره ایثار کردند
 قطعه بهیچ روی و بجای رساند که از بود و هیچ با وی نماند کسی که مای خوش را کرده + همه در راه ایشان
 کرد + شب در صبحی افتاد از بس که راه پید + از بود و خواب در گرفت بنی شب بودید و میزدند و ایشان
 در خواب بخاطر شرف ایشان رسید از هم صحبتان هم باید برید تا تجربه کلی و نماید قطعه کسی که صحبت حلاله
 خواهم از + شب خوش هم و تنگ آمد + که از راز صحبت خوش اندرین راه + که از راز صحبت دوست آمد +
 بعد راه بریدن با مقام تشکر رفتند چنان راه + وانه میرفتند که هر خار و خش بجای گل و سوسن میشد قطعه
 راه عشق اگر در باغ فارغ نباید از مشرب بریز کردن + که از خارش لبی گلها شکوفه + و + + + + +
 بعد از خدا و چه رسیدند بحضرت مخدوم جهانیان قدس سره شرف القادریا رفتند فرمودند که بعد از آمدن
 بوی طالب صانع بر مرغ رسیده و بعد از ونگاری سیم از گلزار سیادت و زیه فرزند بسیار زیاده بر آمده بسیار
 باز و قدم در راه نه که برادرم علاء الدین منتظر مقدم شریف هستند زنده راه جاشی ثانی قطعه قدم در راه
 نه زنده زنده نه که برادران بود و دیده بر راه + اقامت در مدتی مقصود هرگز + نباید که در تبارسی بدگاه + و +
 پیوسته شدند بعضی از مقامات خود ایثار کردند چنانکه در لطیفه شرح سلسله گزشت و از اینجا منزل بمنزل ملاحظ
 مراحل بدلی رسیدند از اینجا جوانی بود یوسف صورت و صدیق سیرت که ولایت تابع او بود گفت شرف
 خوش آمدی از نه زنده راه سیاهی که برادرم علاء الدین منتظر اند و از دارالملک ملی غیر سر راه نخواهد تا خطه بها
 رسیدند در اینجا حضرت شیخ شرف الدین بجای من سیرت روح محقر بودند باصحاب خود وصیت کرده بودند
 که زنده را چهارده من بگشنگ نگیرد که سیدی محمدا نسب تارک ملک و حافظ قرأت سبعة در ده است وی
 نیاز میکند و باصحاب بوجب وصیت تجزیه و تکفین کرد چشم در راه نهاد چون تا نیکو خایه شدند
 شیخ علانی از شهر سیران آمده در ترود شد که حضرت قدوة الکبریا سر زده بشوید که شیخ علانی خود

کیفیت سیرت مخدوم جهانیان
 و از این شهر
 کیفیت سیرت مخدوم جهانیان
 و از این شهر
 کیفیت سیرت مخدوم جهانیان
 و از این شهر

و اصحاب طه که این سخن فرموده بودند حضرت ابراهیم علیه السلام بنهاد و متوجه حضرت مخدومی
 این بشارت منزل مقدم مسیح شریف رسانیده بودند تعش را وصلت حضرت قدوة الکملین در تبریز
 شده بود که شرح او از خاصه یا با منتهای داد و قطعه کسی که بود اقبال یاور بود مشوق چون عاشق
 طلبکار علی مشوق تا عاشق نباشد بهر نایز عاشق هم در کار منتقل است که حضرت مخدومی در قیام
 بودند که یکبار از خواب بیدار شدند و سر زده برآمدند که بوی یار می آید مگر سید قطعه زبونی یار خوشحال و خوش
 گمان یوسف ثانی رسیده و بشوق دیدن آن نور دیده چو اشک از رخسار بیرون رفته و محاکمه مبارک خود را
 و محاکمه که از حضرت شیخ اخوی صرح الدین یافته اند و از زبان بنگاله بنگالستان میگویند همراه گرفته بیرون
 آمدند برگاه ایشان برآمدند از صاحب خود و بزرگ پیاده و سوار همه برآمدند مقدار یک کوه و بیرون شهر
 برآمدند و شهر عرفا افتاد و آنرا هم برآمد که حضرت صاحب مقام با استقبال عزیز میسر و در بنابرین کثرت
 غریب و هجوم عجیب و قطعه مگر یوسف رسید و سنان و که مرد و زن هم از هم برآمد و چادر بر سر نهانند
 شور و خفا و کمال اقبال غیبی برآمد و در یک درخت سیفیل حضرت مخدومی همه اصحاب مجتمع شدند
 که یکبار جاده از زن نمودار شدند و می آید آن مسافران فرستادند و ستیغ کرد و مسیح شریف حضرت
 مخدومی رسانیده که اشرف نام سنانی نورانی می آید و اسمی که تمشیر شدند و چنگام پیش باز آمدند
 از هر دو جانب از صاحب خاطرین شد حضرت قدوة الکملین دیدند سر مقدم حضرت شیخ در آوردند
 ایشان سزای می خورد آوردند و در کنار گرفتند زمانی نیک در بر گشتند بعد اصحاب را برتر گشتند و باقی ماند
 چون بلند یافتن اصحاب فارغ شدند و از انوی ادب نشسته داشتند و فرمودند سبب چه خوش باشد
 بعد از انقاری با امید و امید واری حضرت مخدومی فرزند اشرف فراق ایان پس فرمود که تفرقه
 عینی هم باید کشید سر فرود آوردند و بعضی رسانیدند قطعه فراق از خوشی شدن نبود ادا و است و چو رفت
 از دست می باید کشیدن و زیادت از سکندر بود و بار و هوای آب جوانی چشیدن و چو دره در هوا
 روی فرزند و برگردیدیم از هر رسیدن و توانی زنده کردن مرده را که جان و جسم جان بر میدن
 تن بجان بعضی دم رسیده و بعضی دم بدم نگویم رسیدن حضرت مخدومی فرمودند که ای فرزند آن
 که از منزل من آمده هر روز منزل بمنزل از تو نگران بوده ایم در راه مواصلت جوان احمد که خداوند
 رسیده و مجاهد بشامه معنوی آنان روزی که یا برده نهاده و دی از وصل تو برین کشانده و بهر منزل
 که کردی سیر چون ماه از هر بهر تو بس کرد و ناگاه کنونی از خواب بیدار و اصحاب بعد از نیم روز
 فراق هرگز راحت برست و بنرم عیش با هم وصل نبشت و ز فراقان رفتن وقت و جماعت و فکرت
 رفته هنگام شود و است فرمودند که فرزند اشرف و مخدومی تو سوار شو و بنگاله بسیار فتنه اند که بنده هم سوار
 و خواهم هم سوار و ابیات چندی بنده نوبده باشد که با صاحب تمام شده باشد و بنده بنگاله

اندام ایشان را که گیر و خور رضا خواجہ دیکار به نشان بنده آزاد داشت که سر در زیر پای خواجگان است +
 بموجب اذن دولت اگر چه بسیار با لطف خود انداخته و بگذشت حضرت قدوة العارضین بدان شده تا بس
 منزل بدان افزای دروچ آسائی رسیده اند چون جناب خانزاده عالم پناه بطریق مکتبی اعتبار از آنجا فرود
 آمده سر جناب ولایت آب نهادند غزل با بر جناب دولت سر بر نهادیم + رخت وجود بر سر این در
 کشادیم + ظلمات راه گردیدیم عاقبت + نشسته بر آفتاب جوان فتاده ایم + بر نگاه راه فقر نهادیم رخ و لی
 بر عرصه جویم چو فرزین پیادیم + سر جویم حضرت عالی نهاد و رو + بروی تو کشاده و بر دستادیم +
 ای بر جویم عرش جناب قیاس سر + پارت نهادیم + چو برتر نهادیم + دارم امید مقصد عالی ز در گهت +
 چون در دیار غربت زین هم زیاده ایم + شرف من وجود خود آورد + بر زبده ازل دولت حکیم با کس و داده
 سر جناب دشتین ایات انتشار فرمود حضرت مقدس عرض کردند پس زینا به خاطر فرموده اند که
 گرفتند که از همه قاصد دانی و آب کنار کردند میانه مقصد و مشامه در کنار ایشان خیمه در پای کمان
 ساختند با غمی یک نفس که نگارم کنار گرفت + دلم ز سر و جهان بسته و کنار گرفت + و زیاده
 ذوق تو خاک مرا که نگرفت + آب وصل نگارم زو کنار گرفت + چون از کنار گرفتند
 و بخانه بزم و پهلوی خود جامی دادند فرمودند عبد القدوس که دستار خوان بیا و بر پیشانی آوردند
 و دست حضرت مخدومی بشوایند بعد فرمودند که فرزند قاصد کوین دست بشوئی تا بخوان وصل
 دست آید حضرت قدوة الکبریا نامند فرمودند که اول دست از خوشن شستیم بعد به سبب
 وصال شسته ایات تا شوی دست کس از در کار + کی شستند بر خوان نگار دست خود
 شستیم از خوشن + تا شوم بخوان وصل از خوشن + اصحاب که در بزم حضوره داشتند و تها می
 خود داشتند اطعمه انواع بخوان حاضر آوردند اول چهار قلمه دست مبارک خود در دهن حضرت
 قدوة الکبریا نهادند بنظم عظیم در کشیدند اصحاب را حیت گرفت که مجلس از خوشن و بیگانه چنین سوزان
 نموده اند بیت لطف جانان گر بود از حد بدن + در جویم وصل خود دارد و دون + احضار مجلس بیک
 بطعام میکرد حضرت قدوة الکبریا مناظره روحی و لایم می نمودند با غمی تشکر و حشمت و جلال
 رسیده در کشیدند دم ندید اند کشید + نقشه بیدارم تشنه است + اگر چاه مفت در مار کشید + باده خورد
 بهید بگر خورد تا آخر طعام برنج سیراب بچخته و در آب سوسا خسته که زبان آنم دم من بسته میگویند و در پیش
 حضرت قدوة الکبریا کشیدند فرمودند که فرزند اندک ازین برنج سیراب بخور که تشنگان و ادیب
 و شطحان با دلیع با ندی میرانی درو ایتقین و بدان حاصل خواهد شد با غمی خربت از
 بخاریم بر تشنگان امید بر بد ایتقین + تشنه آب وصال بیا و بر بیت میباید بدل یمن + و در
 دست نه طعام کشیده و صلیب بهید که بنشستند در بر بگ تنبول آوردند بر یک اصحاب را دادند و دیگر که

بدست مبارک گرفته بودند بنگ عطف نام و بسیاری تمام حضرت **قدوة الکبیر** خواندن از کتبنا چهار
 سیر و بگ بدست مبارک خوانند چون غایت باین حد بود چون خوردند باعی برگ و دسل از دست بگیرند
 یار خود و جان بسیاری کرده از دلدار خود و چون نه بیند یار و بر میجوگش که در پا خلد با بسیار خود و از طعام
 و برگ چون دست کشیدند اشارت باز داشت فرمودند خلم در باشند چنانچه داب دادند بود آن نوع دولت
 آوردند و کلاه سر خود را بر سر ایشان بدست خود نهادند و دید به **حضرت قدوة الکبیر** خوانند قطعه نهاده
 تاج دولت بر سر من + ملا و الحق والدین گنج نبات + زهی سیری که ترک از سلطنت دلوه را کرده و ملاز
 چاه آفات + چون شتر را طرادت بجا آوردند اصحاب مبارک با و کردند مولانا علی که یکی از فضلا و فضلا خاصه بودند
 بر پشه خوانند بیت مرعیش را از پیر شاد و جهان آمد مبارک با و کرده + و آوردند بسیر قید لادوت + ز
 بند زدگار کرده + چون از سر طرادت پرداختند و معجزه بردند یکپاس در محروم و همه دیگر باشند
 و در سرار و جوهر آثار بر سر باشند قطعه درون خلوت اسرار برده + کشاده در بروئی صادق خویش
 بتاول تا آخر هر چه باید ستاری کرده اند بر و اتق خویش + حضرت مخدومی بر آمدند و حضرت ایشان را در کوه
 حجره گزاشند بعد از یکپاس باز خود تشریف اندرون حجره بردند **حضرت قدوة الکبیر** را بجایستی
 غریب یافتند قطعه سنی از غم و جدت را بیکبار + کشیده دندان از دست ساقی + ببار از رخسار
 خویش برداشت + شده و اصل نماند هیچ باقی + دست حضرت **قدوة الکبیر** گرفته بدون آوردند طلعت
 چون آفتاب در نشان نمود + قطعه در خشان بر خشن نور ولایت + بآید از معون چاق قلابی + بر
 بروشنی رعایت اسرار + چون بر سر بیت آید از حجابی + حضرت مخدومی حضرت **قدوة الکبیر** را
 پهلوی خود جای دادند و خود در راوی حرم درآمدند آنچه از مشایخ تبرکات از خرقه و فرجی بپوشید مبارک گفته
 بیرون آوردند و اصحاب خود را از خورد و کالان هر یک در پیش خود خوانند فرمودند که داماد آگاه باشند با
 اصحاب که این امانت مشایخ که از سالهای بسیار گذشته بودیم اکنون متحن آن سپید و بان می سپارم +
 اصحاب بفرض ساینده که در میان حضرت مخدومی عالم اند قطعه چه می سوزین اسرار را +
 که بگذارد و مخفی مجیدان + بازار جهان که بر شناسی + رنگ اندازی و گوهر گزیدن + خرقه که حضرت
 سلطان المشایخ حضرت شیخ سلج الدین داد بودند و از ایشان بحضرت مخدومی سپید **حضرت قدوة**
الکبیر آید که روز و انواع تبرکات شایسته نذر ایشان حمایت فرمودند بعد از زانی بر فقری آیتا باشد
 در میان بعضی گفتگو کردند حضرت **قدوة الکبیر** جواب با صواب دادند چنانچه در ذکر خرقه مذکور شد
 قطعه لباس را بپوشید نعمت است از درویش + عین نعمت که بر بند بر روی + چو باغبان که گل
 از باغ هر بوی دهد + چو رفت بوئی گلند گل بهر کوئی + الامین دولت شان هر چه خوشی نیست
 الامین خرقه دهند و گیرند بمبادی قطعه این گل آن گل نیست که بر هر کسی + بودیش آن باغبان

دیگر است و همین گلستان نسبت به هر گلستان دیگر است و کین گلستان را نشانی دیگر است و چون از انوار تبرکات
 شایع والوان و دلالت بر این میگذشت طریقی ملازمت سپردن گرفتند حضرت **قدوة الکبر**
 در آنده سال در ملازمت آنده انظر فی توالی در مرتبه اقل همین شرف ملازمت شرف گشتند التماس خدمتی
 نمودیم چند که با انور خود خدمتی متعین نشد ایا ما میفرمودند که فرزند شرف ترا یکدم خدمت در خدمت که آن
 خدمت را باز حضرت ابوالعباس خواهند کرد آن وقت که شهادت اباس فرمودیم آن روز خندان مبالغه به ثبوت
 شما حضرت خضر علیه السلام کرده اند که چو گویم قطعه ترا از چشمه یلغ علوی و تا فیض می آید بهر دست
 ولی کردم بدم بجای فیض و زبان باو میزنش بدم و چون چهار سال کامل حضرت ایشان را در ملازمت
 بر آن حضرت خود در دو لغاری خدمت فرمودند که لا لقا ب تا نزل من السماء بهر چه نزل از عقیق خود بهمان لقب
 گویم شبی حضرت مخدومی در خلوت نگاه خویش مشغول بوده اند و آن شب برات بود از وظائف و او را در
 استفتاح بر آمده در خلوت رفته سر در چوب بر آتیه بر بند بسیار اطاعت کشیده تا که سحر دید یکبار از در و در خلوت
 آغاز برآمد که جهانگیر جهانگیر خاطر بخشنی و گفتند گفتند ای محمد که فرزند اشرف را خطاب جهانگیری خطاب
 ساختند حضرت **قدوة الکبر** بخلوت دیگر مشغول بوده اند چون بنماز باید و بآید به اجابت نماز او را فرمود
 از تو این مقرر حضرت مخدومی بود که بعد از آن فراموشی اصحاب بهر یکرم صاف میگردانیدند و این باید که ایشان
 صاف میگردید میگفت خطاب جهانگیری ای مبارک باشد حضرت **قدوة الکبر** در بدیهه ایشان که در قطعه
 ملازمت به جهان بخش و خطاب شد که ای اشرف جهانگیر اکنون گیرم جهان بخشنی و که فرمان
 از شما جهانگیر و خدمتی در شب که که اکثر احوال شب بخت بهر ماه مبارک رمضان میگفتند حضرت
قدوة الکبر در ملازمت حضرت مخدومی نشسته بودند و از بهر درسی سخنان اسرار و اشیاء پیوسته که حضرت
 مخدومی نسبت حضرت **قدوة الکبر** فرمودند که فرزند اشرف ایشان را مستعد از برای توشیح کردم
 و آنچه از بابت کار و نهایت اسرار و کار بود همه بنمودم قطعه هر آن گوهر که از کان عزیزان بهر سید
 بر توان ایشان کردم که هر چه از بهر درسی رسیده شده فیضی تواند کردم و وصول این دولت نصیب
 بهر کسان باد البقیة الامجاد لطیفه سبت و یوم و تعیین مقام و نزول **رایات**
 اشرفی و صدور علامات شگرفی بطرف آباد و اطهار خارق بیکدیگر و ذکر اوقات حضرت شیخ که سر و سرور
 قال الاشرف المقام هو المرام علی سر التمكن بوجه الدوام حضرت **قدوة الکبر** احوال
 در ملازمت حضرت مخدومی چهار سال کامل گذرانید و سپس ولایت بر گذار اطراف زمین گرفت و ششمین مقام
 بر ملازمت ایشان رسیدن حضرت مخدومی فرمودند که فرزند اشرف شش ماه است که در خدمت یک مقام
 نمی خورامند و دشمنی در یک نام نمی باید مناسب است که از برای شش ماه مقامی نگذرد که مالی بهر کار و بهر
 وجود تو لغو است و در احوالی و بار نیست شهر و تو بهر یکمیدید بهر مندر و مرگم لشکران با دیده ضلالت

در ملازمت ایشان که نیک بود ۱۲ ماه بعد از چیت که ایشان را در ملازمت آوردن با و از آن ملازمت ۱۲ ماه چیت که ایشان را در ملازمت آوردن
 لطفیست که یوم و تعیین مقام و نزول **رایات** لطفیست که یوم و تعیین مقام و نزول **رایات**

از شمع و لایحه تو بدایت باند و فرستدشان ادرسی جهالت از ظلال سطر تو بدیت گیر و قطع و یا یک شیرین
 بر آنست که کاردی لشکان سیراب کردند نه چون گوهر که در معدن نهفته و بجان و دنگدن نایاب گردید
 حضرت قدوة الکبر المعرف در ساندنکله ولایت محنت غربت کشیده آمدیم و از بار کربت شربت محبت
 چشیده و همان بان با پشت باز و در شراب فراق وستان پیونده از شراب و قلوب سیراب برده اند از بار کربت
 کشیده بر آن بود که در مجاورت درگاه که قبله و ارباب جدید عرفان است و در و محاربت با نگاه که کعبه اسماعیل
 و در جهان با شمیم نهان که محرم از دولت و احوالات هر روز و مقدم از شرکت حاصلات فیروزه گردم اما بیات
 کسی دولت توفیق یزدان و بریده از بار کاردانی به کشیده پایی از دنگدانی و در میه پنده و صل یار
 جانی به شراب و فرقت یاران کشیده به شکسته جام مدیش زنگانی و نهاده پایی و در محرمی غربت کشیده
 دست از فاضی دانی و بسیر پیونده این بیداری محنت و رسیده در حرم یار جانی و بر می نگار خاک دو بیت
 کشیده چون سرمد در حرم یانی و نگردم از درت یک طرفه اعیان و جدا از خاک درگاه جهانی و هر اندر که خاک
 خدا را هم ای سائید انسی و جانی و تنم چون سائر و تو می جو شخص و چو این سائید از شخص بلای و نگرد و نظر
 سر و شخص ستاره و گرش از تنخ صد بارم یانی و به نگاه و از شرف گرد و خاک و از جیشیدی و پیوندی دانی
 چون پس مبارک حضرت مخدومی این جهان کشیده فرمودند ای فرزند تو هرگز از من جانی کن و لیکن درین امانت
 خدای است دیگر وصال همین ساله رفته حضرت مخدومی فرمودند که درین محنتی است که تو مطلق نیستی التیجانی
 برین انی شدن قطعه اداوت چون برین رفته است ای یار و بیاید از دل جان و در آن و وصال
 یار اگر چه خوشتر آمد و درسی زلفت می باید کشدن و که بطلان را زیاد از عهد خود و در شادمانی و در آن محنت
 دادن و حضرت قدوة الکبر چون دید که کار به بنجار رسید طوقا و کار به تسلیم بود و اداوت پیر نهادند
 قطعه مبارک بنیده از اداوتی نیست که او هم در زند با خواج و خویش و مرد آنست که بر اداوت و بنده
 جان تسلیم پیش و بر خاطر خطیر حضرت مخدومی قرار یافت که ایشان را خواصی ولایت خویند فرستند که آنها را
 از اداوت ولایت و امارات او بهره و در گردن قطعه اگر چه شکفتنی و طعنانیست و لیکن در ضمن قدس
 نمانند و اگر اندک دیگر جانی آن مشک و جهان بر بوی او و بر نمانند و قرار بر آن یافت که ماه رمضان بگذرد
 نمانند و در عهد حضرت قدوة الکبر را پرورد کنند چون نمانند عید آمده فکر بعد رفتن و نمانند طوع و علم
 و نقاره خانچه و اب حضرت ایشان بود آوردند و انواع لباس بپوشیدند حضرت قدوة الکبر را پوشانیدند
 درین روز که از آکا برده اصغر و در شهر بیکس نمانند بود که بخانه حضرت مخدومی حاضر شدند و این سفره باری قامت
 نموده قطعه چهارم را چشم روشن گشت تیر و چون و پیونده جایی اگر هست بهر در خانه مدیش و شادی و گشت
 و خود می نماند رفت و حضرت مخدومی چون با صاحب کیش خود پیش آمدند در صدد و احوال شدند حضرت
 قدوة الکبر معرف ساندند که بنده و اسلم شده که در نوا می جویند و در آن سفره میادیم که شیر سیم هست

در آن روز که از آکا برده اصغر و در شهر بیکس نمانند بود که بخانه حضرت مخدومی حاضر شدند و این سفره باری قامت

قطعه دنان شیر که الا حکم میداد است و میبایست که شیری جهت میل و دلی را بچشش بر سرش میبست و چنانکه شیرها
 اسی چنانکه حضرت مخدومی استماع این سخن سر و جیب گریان غیب کشید تا یکپاس میبید گرفته از آن محو را بید
 و شاد شد و فرمود که فرزند شیران هر قدر هم بد که در آغوش چیده است باید که آن شیران آن چیم برین شاد دفع اول
 آورد و بفرمود و قطعه دست که در میان شیری که شیر از دستش دور میداد و و لیکن دیدم در تمام تقدیر
 که میدادیم در قدیم حضرت قدوة الکبر سرور را نهادند تا یک کرده بود و بفرمود که در اینجا خود نشستند
 ایشان بجا نشد قطعه یکدیگر جدا بی چون درآمد چهارم هم فرمودند و بیار آن بریم از چهره خندان
 زمان آمد و بی محنت کشاد و بعضی اوقات حضرت قدوة الکبر سرور را در سفر عراق و علایق ظاهری از شیران
 و سپان بسیار میبرد و میبست چنانکه ایت ملایک هم درین سفر بقصبة شیرین و کشتیج نشن از بی بی بدین حضرت
 ایشان آمد چون در بدو علایق ملوکانه و علایق شایمانه بدیدند و خاطر گذاریدند که درویشان را با آنها جدا که انهم
 شیر ایشان نمی نمایند فرمودند که هیچ طویل و در گل زده لم نه در دل و نقل از حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر کردند
 قطعه غرضش خال کلاست ای پادشاه بر نوعی که ظاهر است گوشتش و بهر کس نیست لازم از بهر پادشاه و چاد
 آن شد و آن او باش و اصحاب و منزل بمنزل بریده و من و کلام هر کشیده و نظیر آباد رسید چون از
 بیت قدوة الکبر استفسار از کما این قول کرد و فرمودند بطریق مسجده مسجدی فرود آیم آلات دادند
 سفر مسجدی ظفر خان فرمودند و در کلب آنچه گاهان و سپان و شیران بودند و من مسجد شد و بارین
 شهر مسجدی که مردم از کلا و اصاغر میگفتند که بجهت اینا ملایز در لویی که داشتند هم باشد و کلب خود را مسجد بزرگ
 صحن بود چون این سخن انتشار یافت و همه متعلمان بطریق امتحان آمدند و میخواستند که استفسار از معنی کنند
 به علت ملازمت سفر از شدن ذاتی نمک نم زدند که یک کلب جمعی ایامی به نسبت حضرت قدوة الکبر
 کرده فرمودند و میباید که هر یک که شایسته خواهد کرد و سبب گیر نیز ایامی کرده فرمودند و باینتر سرگین کردن را بران برید
 اشال این چند جانوران را بدین گونه بیرون بردن اتفاقات بجا آورده کرده فرمودند که چون استماع بهایم
 از مسجد جلالت کسافت باشد میتوان بهین آن علت مقصود باشد اما ادب آنست که در آنرا اندا جاعه مسافر کنیم
 محافظت نبود و در وقت شد که درون آن خود معذور خواهم داشت آیندگان تشنه شده بر گشتند که در حضرت
 قدوة الکبر ادای می و طائف کرده و نازا شراق اما ساخته نشسته بودند که جاعه سفر گاهان که زبان چندی
 آنرا بهاد میگویند و یکی از مردم خود را بر چهار پای کفش کرده بطریق مدوده میش ایشان آوردند و گوشتی را
 گفتند که درویشان ناز جبار و او را گذاریدند تا آنها را که چون نماندند و کرد و فرمودند و نیز خنده زدند و فرمودند
 و حرکتی میباید که موجب بخیریت و استهلا بود و این حالت را کسی از علم باحث بوده یا نه چون گریه
 و لاری از حد گذارند حضرت قدوة الکبر یکی از اصحاب خود فرمودند که بید و ناز خانه او با سترهای او
 بگذرد چون ستر ته اندازی ستر صاخره تند در پیش رفتند و ناز خانه را بکسیر داشتند اینجا بکسیر برداشتن بود و

نسبت به این حضرت صاحب مقام غلامان و خدمتکاران
 نسبت به این حضرت صاحب مقام غلامان و خدمتکاران
 نسبت به این حضرت صاحب مقام غلامان و خدمتکاران

چهار کبیر و چار سوس و دینافه مرغ روش از قصص قالب پرواز کرد که گشتا انشمار را نگه می خیزد و حرکتی کند که
 خنده باشد شخصی از صاحب بود که دیدار در میان یک سپید قطعه کسی کو از بندگان خنده افتد و بجزر سبزه
 چو آید مبادا بفلک اندازی تلف داده که کف بدش او کین هم کشاید و اشال این سخنان در شهر برآید
 شد عالی و عالی همه بختند این افرو عام بخاطر حضرت شیخ حاجی علی بن محمد خوش نام و درین ایام حضرت
 شیخ کبیر و در پوری بنابر خوابی که دیده بود مذکور آنجا است که حضرت کبیر را بعد از تحصیل و تکمیل علوم عربیه
 و ادویه سلوک در ادوات غمان گیر شد و سر صلیح لک شیب روز میبوی و در شبی در خواب می بیند که شخصی
 نورانی بهمان قدس موسی آمده و بر صحبت داد و بشرت و آن خورند چون از خواب بیدار شدند در آن
 شد و بخاطر رسیدن دیدن باری صاحب لایت حضرت شیخ حاجی علی چند انداختن این از خواب بیدار شدند
 باشند این تو هم کرده که غم بستر موسی نظیر آباد نهادند ایشان جمیع تنی تمام داشتند بجا داشتند گردان و خور
 بر ایداد شرف ملازمت در یافتند بعد از دریافتن شرف دیدار و در شدند که صورت که در واقع دیدند
 نباشد قطعه بدولت دید چون دیدار دریافت و چالی صورتی که آن دید دریافت و نظر چون کرد
 از راه بصیرت و معنی صورتی از خیر دریافت و جاب شیخ کبیر را محل نامی شده و بنابرین چند و زده اند و گفته
 و تامل با قامت فرمودند و درین ایام نسیم ولایت جهانگیری در اطراف عالم وزیدن گرفت و ششم در آن
 شهر یاری بکناف عالم و آدم رسیدن و قطعه نسیم دوست از بلخ عنایت و آفریده در بهر محلی ایام و
 حضور آمدن خود متاثر و رسید و پر شده از نفع کام و حضرت قدوة الکبریا در مسافر خان بجا
 خوش میگفتند که بومی دومی در باغ میرد و طرفه میباید که نزدی میباید چون انار ولایت و انوار عنایت
 ملائی در قریه اهل رسیدن گرفت و لمحات کمالات برایت والایی میدید و معارف و کبار و فرشتگان و
 ابیات علم و دوزخ و فرشتگان ولایت و جهان روشن شد از نور ولایت و چو باشد لشکر شاه جهانگیر و سرور لشکر
 کرد و جهانگیر و چون از اکابر و اصاغر شهر شرف ملازمت آمدن گرفتند و انار و جاب بدولت حضور رسیدن
 حضرت کبیر را هم و عیبه شتیاق از جان سر برد که فتنه شرف دیدار در آیند قطعه کسی که را بود میل و مایش
 بود تحقیق جذبش موسی و ملائی بلی خردی که افتد و در از گل و بسو کل بود و بنابر ناچار حضرت قدوة
 الکبریا بعد از وفاتش از بام و اشراق گزارده بایران شسته بودند که حضرت کبیر آمدند و در که نظر افتاد و فرمودند
 اینک آن بایکه از میبگفته ایم آمد و خادم مش از آمدن ایشان نمان و شربت میلید ساخته بود چون نسیم کبیر از دود
 دیدند صورت معانه مشاهده کردند و خداوند آفرین و بخت و کجی لایق فطر که کوه و کوه در پیش قدم آوردند
 سید و مشهور زبان را اند و مصرع اردو خانه و من گرد جهان میگردد و طلب حجت کردند و شرف ملازمت
 ایشان از شرف یافتند و حضرت قدوة الکبریا نمان و شربت بدست خود فرمایند و در برین خواهند قطعه
 اگر چه خضران رسیده و ملت و عمارت در دله و ظلمات خودیم و ولی بعد از چندین تاب هر جا که کنون باب

کیفیت خلعت شیخ کبیر و در یک و حصول این عت الکریم از حق علوت جانی و پیران حضرت قدوة الکبریا علیه السلام

که به تحقیق من متوجه نمودم موسی خود را موسی کسی که پیدار در آسمانها و زمین است ۱۳

حیوان را به پیغمبر بعد از شرف آوردن اوقات تحصیل سعادت سعادت با سعادت پیغمبر کردند هر یک مبارکبادی نمود
 قطعه شریفی دریافتند اوقات به هم رسانیدان مبارکباد کردند بسیار از آمدن نادر یعنی اول انشاء
 و پیاد نهاد کردند سعادت اوقات نشان سمیع هر یک رسیدین حضرت شیخ حاجی حاج سعادت اوقات ایشان
 رسانید و باقی شیخ سعادت که در روز و اوقات کرده خانقا اقامه فرموده و آنجا سرگشته و بابرین هر چند که
 حال ایشان بود اما آنجا که شربت باقی است اندک عرق قصبه جلدی تجلی اسم جلال در سرخ تجلی شد فرمود
 کبریا و آن سرگشته را بخار فرشته تا بخارید شد چون حضرت کبریا فیض نظر کیمیا اثر مستفیض شد و بود و از تجلی
 پوشیده ناز سعیت کسی که یک نظر منظور کرده و جهانی اثر با سطور کرده و حضرت قدوة الکرام
 از بیخاستار شده فرمودند که فرزندم که پیغمبر خواهی شد و لیکن اینا بخانی که صادر شده و انشا الهی که انشا الهی
 هم صادر خواهد شد انکسار تا گفته گذار ایشان چه صادر گردد و اگر آنکه آنچه صادره از ایشان شده خودش مقدر
 با شفاعی اینا بخار چه بر اساس و معز باطن هم نشان ظاهر آمده و اول چون از ایشان گشته صادره
 اول اوقات آخر از حضرت قدوة الکرام چون این عیان کرد فرمودند که از ایشان این او را به اهل
 باشد اوقات الهی مشیت استنباطی پس رفته به هر دو کار بجای خود و حضرت کبریا "مت نسبت و
 خصله از ضعف پیری هم ظاهر شد و حضرت شیخ را هم شیخ استیش از فرق شیخ کبریا پنج سال فروخته
 نظر بر حضرت خوش تعلیق قدس سر و نقل کردند که ابوالمحسن بن تیم بغدادی تاجر بنبرست حلو به
 رفت و گفت یاسید فایده بسیار داده ام که بشام روم و درین قافله بضاعت مضمونه نیارست شیخ فرمود که
 اسال سفر کنی گشته شوی و مال تلف گردد و او را پیش شیخ اندو گین باز گشت در راه حضرت شیخ عبدالقادر
 را اوقات حدیث خواند بریت حال شیخ بوده فرموده شیخ بعد فرمایند فرمودند بر و سا فرموده که سالم و فایده خوار
 و کائنات فی فلاح عکس تمبر و جیب شارت فخر شام رفت و آن بضاعت انفع بسیار و خشت گذار
 مبلغ جابر و زنده و گرفت همان ساخت برای قضا و حاجت انسانی در قایم شام رفت که در طلب
 بوده همان نذر از میان کشا و بجای نهاد چون از قضای حاجت فارغ شد همان به آنجا فرود آمد که
 بوقایع خواب غلبه کرد خوابی بیند که برای میردیم که قطع الطریق آمدند و فایده حاجت که نذر
 گرفتند و کار بگلزارند که بیدار شد و اثر بر حوت بگلزار یافت چون بیدار شد مال خود را یاد آورد و در آنجا
 طلب کرد همچنان بود و شربت آورد و از آنجا خجی خجی بر لب تودی بنجل و نهاد چون بازار را دید حضرت
 حلو و اس براد با پیوس کرد فرمودند که حاجت پیری بر عبدالقادر فایده شود که وی اوقات تو آورده و بنده بار
 از حق تنگدوستی که فغان تو بقطعه بود بنام تبدیل یافت و تلف ال تو از یاد بر میان رفت بعضی از شیخ
 متقول شده که همانا از حق تعالی مراد و خواسته و ساخته القصد چون امثال این آثار را از نور زوایع نثار
 یافت عرق قصبه اید و همیدان گرفت در صد و تصرف شدند و عزی حضرت قدوة الکرام در

مستجاب شد و در آنجا صاحب هم در طقه ها که یکبار آتش در نهاد و صاحب فدا دانی نعم خود کرد و آخر تاب نیامد
 هر کس که یک گنبد بدن آمدن حکس از محاکم حضرت فدا شد حضرت قدوة الکبریٰ هم نمودند که این آتش چراغ
 است نشان دادن آسان است از ابدی و ابدی حاضر بود یکی از فرمودند که ملک بزرگ آتش چراغ فرو نشاند اینجا
 آتش بخون بود که حضرت شیخ عامی آب در آمده بود و می گفت که دست خود تو به جانی که بر خورشید خود فرو
 بر تیرت تا بر جانی حضرت سالت پناه صلی الله علیه و سلم فران شد که مناسب نبود که ایشان به این
 بودند به هم دیگر آورده فرزند خود بوده که رعایت آن میبایست کرد که آنرا برود میبایست میبایست میبایست میبایست
 حضرت قدوة الکبریٰ در جانی که بر آمدند و اقدار در میان نهادند فرمودند سهل ای بوده مرا
 در دفعه بودن اینجا نیست و جانی که بر آمدند و گفتند در میان چشت و خاندان بهر دور چاکه هست حدیث
 این اکنون در میان جانی که آب کوئی حد باشد که حکس در میان یکدیگر تجا و نباشد قطعه ایشان در
 اینجا نشاندی و یکبار دیگر در اینجا و آخر رفت صلی الله علیه و سلم در میان شان که در میان یک آب سنگان
 حضرت قدوة الکبریٰ میفرمودند سهل در ایشان باشد که از برای اخذ عظام انقسام ماله کنند بلکه
 این طالع را نیست که در شفاعت خلق نیز است که ولایات و اطراف و قبض ایشان باشد که تا حشر
 بیایات بهر که گردند تقریباً میفرمودند که یکسال در درستان سر گذارایات علانی در این شده بود
 بهر که در این بودیم جدی و باغی صلی الله علیه و سلم میفرمودند شبی در سحری شب رات نشسته بودیم که شیخ
 میفرمودند که در این برادر اشرف امسال بیایات و اقامت نمیرسد نزول یافته است که باقی این
 دیدار تواند یافت که گفتیم فقیر را هم چنین نموده اند خود هم که اعلام کنم غایتاً سبقت فرمودند گفتند مناسب
 نیست اگر شما هم بهر بنده میفرمودند این باری در آیم گفتیم بسیار خوب بود و اعراض این را بگفتند قطعه در
 در راه خدا که برادرها بر یکدیگر انداخته نشسته بزمین از محبت خویش و بهر که در این راه است
 برادر گوارا از آفتاب نرفته تر بود و چشمان ایشان از شفق غریز تر تا سه روز ایشان را محال چندی که نبوده
 میت کسی که در کشید با لکه از راه اثر پیدا بود بروی آنرا چون که در دست خواهر غریزان طغر آباد بعیناً
 تبدیل یافت و یکدیگر صفا و مر جاشده و بهر یکدیگر بنزد یکدیگر قشر لیب آورده و دندان و تنک در ایشان
 در میان کشید نفرمودند خست بر بند که بلبه جو نبوده و قطعه غریزان که در دست دل نباشد و گر
 احیا نشود و زوش لاند و چو آینه که اندک تیره کرد و معصافی شود و هر یک بر آند و در تفریح ثانی چون
 رایت شرفی و حالات شگرفی بسجده سلطان السلاطین ابراهیم شاه خلده که نزول یافت سلطان خود دوست
 که شرف یار یکبار در باد حضرت قاضی شهاب الدین ابراهیم رسانیدند که دروش انجینی آمده و میگویند که سید
 و بغایت عالی مقام است که اول من بودم و در میان که چه طوری دارند حکم شایسته خوب حضرت قاضی نجف
 سوار شده و جاکه ایشانندان ملازم حضرت قدوة الکبریٰ اندازانند که در نشسته اند که طالع قاضی شده

که نیست که شرفی و حالات شگرفی بسجده سلطان السلاطین ابراهیم شاه خلده که نزول یافت سلطان خود دوست
 که شرف یار یکبار در باد حضرت قاضی شهاب الدین ابراهیم رسانیدند که دروش انجینی آمده و میگویند که سید
 و بغایت عالی مقام است که اول من بودم و در میان که چه طوری دارند حکم شایسته خوب حضرت قاضی نجف
 سوار شده و جاکه ایشانندان ملازم حضرت قدوة الکبریٰ اندازانند که در نشسته اند که طالع قاضی شده

چون استفسار شد گفتند که قاضی شهاب الدین که منسوب به جمیع علوم و شهرت بی غنوان شده اند ایشانند شهاب
 آداب قاضی بسیار خوب است و اول بار محضره بود و فرمودند که ایشانند که گفته اند که در دنیا کسی طلبا فضیلت و
 اصله مسئله کند که حسن چنین میدانند که ای تاجر در دیدن هر فردی که در قطع خود خورشید است تا بان چندین
 که خورشید فلک در ده گرد و بگویند است و ای احوال که در پای جهان چون قطره گردد و این قطع و قاضی
 خوانده در فضیلت آید و در این قطع حضرت قدوة الکرام از شما خدا گرام مشهور برآمده ملاقات کردند صحبت
 بیکدیگر بسیار خوب آمد است چو اینها شکر دان شیرین و بشکر و شیرین شیرین خیر و هر چه که قاضی
 و نشاندان خود را از اظهار نامی و طبع آرائی منتهی نموده بودند اما از حیاتی که آئینه علوم بود و بطایر کلامی عقیده
 عقاید و رسیدن شده از شدت این طبع و شدت در صند و دلو و در کوشش اولاد و اخلاقی که جمیع علوم و فنون این
 بودند و نیز در این است و در خلال آن مقام شد و نبوی در شرح و آرد و که حکایت آن مقامات پیشی نهاده حضرت
 خود بسیار از انصاف و در این است بکلیک قصاص حقیقی که داشت و در این نقش نگین بزرگداشت و چون ایشانند
 جانشین آن گفت و گوئی آمدند و از صحبت جوئی سر آمدند حضرت قاضی بغرض رسانیدند که سلطان امروز میخواهند
 که بشرف این است مشرف شوند لیکن این خادم خود را که اول محنت و تاه و دولت فقیر شمارد و فرود افتاد و
 تعالی باسم ملازمت سلطان بیا بوس مشرف نخواهم شد فرمودند که نزدیک فقیر شما از سلطان بسیار بشناختید
 اگر می بینید که حاکم این قاضی را بگوید و کرد و فرمودند که در این دوستان انقیاد و فضیلت را می بینم که دیده ایم
 و در دیگر حضرت قدوة الکرام از وظایف محرومه برداشته بودند که از سلطان بپوشید که جمیع از خواص این
 و سلاطین خودی آیند چون بر دکان مسجد رسیدند حضرت قاضی در میان قرار دادند که این از دوام و انبوه
 نام خود ملازم حضرت شدند و نام شد و ملازم این کثرت مردم موجب کلفت ایشان شود و از سلطان
 فرود آمد و سلاطین هم انتخاب کردند و از اول قضایات و در این است که جمعی مختصر نزدیک است کس بشرف
 باموس مشرف شد و شرط آداب را در حد گذارند که خاطر حضرت ایشان را بدست آورد سلطان لشکر
 بسیار از این بی فتح قلعه خاد و فرستاده بودند و در ازان جانب بسیار داشتند و باین باین حضرت
 قدوة الکرام اشعار کردند و این قطع در مناسب خوانند قطع دلی کان انور است از جامه و در
 روشن تر از خورشید باشد و چه حاجت عرض کردن بر شمیرش کسی که با یقین امید باشد حضرت قدوة
 الکرام از مودت است که یقین شد قدمت استوار و اگر در این نام از اقبال باره چون صحبت
 در خدمت سندی که در ولایت همراه داشتند سلطان ایشان فرمودند از این همه بسیار خوشحال و بگشت وقتی که
 بر سر سلطنت خویش رفت گفته چه شد است و این جانب و مقام و اب احمد که در هندوستان چنین مردم
 در آمده اند و از سر روزان که مردم ملازمت حضرت قدوة الکرام آمده و باره مان و شربت آورده بودند
 که میخوردند و از این فتح باب آن قلعه در آورده مردم مبارکباد کردند فرمودند حضرت ایشان را مبارکباد کنید

[illegible]

کیمیستیدان در مظهر و حجاب و افکار است و مقابلہ از کمال جوگی و تمیز مانتا

و در طرف ماکول بگمده لیکن او خالی از تهید بر نیست اگر خدمت عالی قوت مقاومت باشد بهتر از آن جانش
 فرمودند که قل جاء الحق و دحض الباطل ان الباطل کان نهو و جاء الحق و کانت باری سیری کنیم جمعی
 از اصحاب ملک محمود در پیش بسیر و پیش آمدند چون نظر مبارک افتاد فرمودند که جایی نیست که حضرت
 مخدومی امر کرد و از تقاع جمعی بیدنیان پهل است ملک محمود معطر مشهور و را نشان کرده مصرع جانیکه سلطان
 خیمه زد و غوغا نماذ عام را به بسیار خوشحال گشته اند شخصی از خادمان فرمودند که دیو بگوید که از بنیاد ریادی در
 جواب گفته فرستاد که بر آوردن من آسان نیست پانصد جوگی ام اگر کسی مارا بقوت ولایت بداند شاید
 اگر نه ممکن نباشد حضرت قدوة الکمل جمال الدین را دشت که وی همدین روز شرف ادرات شرف
 شده بود فرمودند که بود و بر وی گوید و طلبید در باروی خیمه بگو جمال الدین اندک متامل شده فرمودند
 پیش بیا و بگت قبول میخوردند بدان و کعبت مبارک بختند بجز و خوردن او را حالتی دست داده و لیر
 قدم زد قطعه کسی کو زده از خوشید میند تا بد بر هر طرف و اقطار و چایا بدست شیری شریزه
 بر کردار همه خیلان دم ز غار و دشتانی این فرمودند باین دودمان متبرکه که دغان مشهوره جوگیان ستیزه
 کرده آمده اند که این را با ایشان در افتاد و قطعه بشیران جهان چون مور بر کس و آواز هم و از این
 در افتاد و سخن مشهور در گیتی دانست که با ایشان در افتاد و در افتاد و چون همه گداورند و از گداور
 خواستند جمال الدین را دت گفت هر کاشی اگر تو بگوئی هر چند که در مثال با اظهار این انواع ساقست
 اما چو تو گوئی ضرورت بود بیت چو کارم بود جایی بدختن و ضرورت بود با تو کین ساقستن و میگویند که
 جوگی اول هر چو کار سواد که از ده گندان آمدند جمال الدین گفت ایات سلیمانی رسیده با چنین
 نذر و تو کینانی بد بشکر مور و بود معلوم بیت مورین تیل و در وقتی که افتاد بری پیل و بگما که این جمال
 در میدان حوران بعد از زمانی لشکر شیران نمودار کرد گفت شیران بشیر شریزه چو تو باشد که بیت ز شیران
 بر کشاید پای زده و زنده چون بروی شیر شریزه و آخر جوگی چو بدستی خود را در جو کشید جمال الدین
 عصا حضرت ایشان طلبید و بر مو فرستاد بیت چو ده سامری سان چو بد مار و عصا بی دوی
 شد اند و باور و عصا بر آرمه و او از زنده در زیر کشید چون جوگی از بهر جل بجز مترف گشت و بجز پیش آید
 گفت ملا بر حضرت قدوة الکمل بر کشف ایمان بدست آدم و ایات چو نور از پیش ایمان برداش
 آفت و چو بدانه بسوی شمع انداخت و در نور شمع کفرش سر بر سوخت و گرفته نور همچون شمع افروخت و
 جمال الدین دست گرفته بر پائی حضرت قدوة الکمل از خند و خشن شهادت کردند و همه اصحاب او
 نیز نمودار ایمان نمود گشتند و کتب مذهب خود را همه در پیش حضرت قدوة الکمل سوختند و در ادیان است افتاد
 و یکجائی بکناره تالاب حسین ساختند آنروز که وی بشرف ایمان شرف شد و الله علم بالعصا بنیم هزار کس شرف
 ادرات شرف شدند قطعه آمد چون از مشرق هراتان و سر سر برگرفته نور آفاق و مانده میخکس بی نور

ملک محمود در پیش بسیر و پیش آمدند چون نظر مبارک افتاد فرمودند که جایی نیست که حضرت

و شوق سابق نه بیند این نوعی از احوال است که در اکثر کثرت را از نقطه وحدت غیر میداند فی الحقیقت کثرت
 از وحدت منفاد شده و دلی در نمایش است کسی که با تمیز باشد و املقی با خوان و صاحب عرفان سنان
 بود اما کسی که این خبر و کجای اسلامان بود اگر انکار کند که عروج بازید ملاقات کرد و زید بکر را چو دید این غیر
 کامل گویم فقیری باشد سخی در نهاده اصحاب تقلید زبیت یافته نازار باب تحقیق که اگر چشم شهود او را از سر
 عرفان و عین وجود او را از کحل و جان منور کرده بودند می دیدی که همه ذرات کائنات منظر الهی و عوالم
 منظر استنای است منوره از انوار چون زبان کامل از انکار چون چون کشاید بحر ناقص است
 چونکه جان جان هر چه در کسیت و دشمنی با جان جان آسان کی است و اما فقیر کمال اگر چه در عالم کثرت
 بصورت بشر نیاید نام او نامی بحر وحدت قطعه با لکمه پیر سر سر صفات حق باشد اگر چه پیر نیاید بصورت
 بشری و به پیش تو چو کف است و بوضف چون دریا به پیش خلق مقیم است هر دوش مغری ملامت او
 آن بود که انکار عروزی کند و بطریق فصاحت و مواعظ و درم اخلاق و در همه آن صفات ذمیمه نفس است
 از طبیعت مسلمانان اخراج کند کما قال الله تعالی ادفع الی سبیل ربک بالحق کذکر و المؤمن عظم الحسنة
 و جاد لهم بالنیکی ای احسن بان نیکو تقسیم کن و بدانکه اکثر خلایق که ترقی نموده اند و از درگاه هستی بفرار نیستی
 نرسیده بواسطه قلت او را که و مقصور فهم بودند فقیر کمال عارف کامل است بنظر او موجودات با سرامات
 اسباب الهی و کائنات ظاهر صفات استنای است چه غنی و چه فقیر آن نظر معاینه میکند اگر دین میدان
 عنان بیان فرو گذارشته شود بجهت بر روی کار افتد و شور و غوغا در عالم سدا گردد و در این
 گفتم من تفکر بدانند فقد کفرانجا جلوه نماید بنمودی نشان ز جمال خدا و لیک و دو جهان بهم
 برآید سرور و شرمندارم طائفه قول حضرت علی رضی الله عنه بئس الفقیر علی باب الامیر
 و نعم الامیر علی باب الفقیر استنشاد آید و حجت سازند اگر ایزان فقیر بر در امیر جهت خطوط فغانی
 و لذات شهوانی بوده پس او فقیر نباشد و اول دره که از مراتب فقر توکل است بوسی نرسیده و انتفاع
 امیر نسبت دمی عین اکتساب سعادت است اگر نه تا شرم گردد و مرتبه اقتدائی او را نشاند کما قال
 علیه السلام لو کان لذی قوت حاجة فی باب ابی جهل ان جاء یشفع منی ان امشی خافیا حتى
 ابی جهل یقضی امر حاجته حضرت قرة العین سرور دنا و امیر نسبت امیر نوعی بود که به امیر
 سبحانی خوشن آید خود هم امیر متوجیب ثواب بود اگر چه بقضائی قیل الحق وان کان محروما و امیر
 بعضی کار کرده اند و لیکن اکثر انبیا الله فصلی نوعی کرده اند که موجب انکار از سلسله نشده است چنانکه
 سحر میانه کار او در دست از سلسله آورده که امیر از اقربا و چنگیز خان بگوشت خوک میل داشت در ویشی
 بدین آورفته دید که بسیار تشنگی است اگر مرغی کندی بی نیجاری کشد حکایتی بفریب آورده که در حکمت
 آورده اند که اکل گوشت خوک بی حیثی اثر دهم چه کار از مادر بر میجد امیر اصفا فرمود گفت بعد از این گوشت

نه بخواند سبکی بود که از خود جلالت و بزرگواری عال کران است از انوار کثرت و شوق سابق نه بیند این نوعی از احوال است که در اکثر کثرت را از نقطه وحدت غیر میداند فی الحقیقت کثرت از وحدت منفاد شده و دلی در نمایش است کسی که با تمیز باشد و املقی با خوان و صاحب عرفان سنان بود اما کسی که این خبر و کجای اسلامان بود اگر انکار کند که عروج بازید ملاقات کرد و زید بکر را چو دید این غیر کامل گویم فقیری باشد سخی در نهاده اصحاب تقلید زبیت یافته نازار باب تحقیق که اگر چشم شهود او را از سر عرفان و عین وجود او را از کحل و جان منور کرده بودند می دیدی که همه ذرات کائنات منظر الهی و عوالم منظر استنای است منوره از انوار چون زبان کامل از انکار چون چون کشاید بحر ناقص است چونکه جان جان هر چه در کسیت و دشمنی با جان جان آسان کی است و اما فقیر کمال اگر چه در عالم کثرت بصورت بشر نیاید نام او نامی بحر وحدت قطعه با لکمه پیر سر سر صفات حق باشد اگر چه پیر نیاید بصورت بشری و به پیش تو چو کف است و بوضف چون دریا به پیش خلق مقیم است هر دوش مغری ملامت او آن بود که انکار عروزی کند و بطریق فصاحت و مواعظ و درم اخلاق و در همه آن صفات ذمیمه نفس است از طبیعت مسلمانان اخراج کند کما قال الله تعالی ادفع الی سبیل ربک بالحق کذکر و المؤمن عظم الحسنة و جاد لهم بالنیکی ای احسن بان نیکو تقسیم کن و بدانکه اکثر خلایق که ترقی نموده اند و از درگاه هستی بفرار نیستی نرسیده بواسطه قلت او را که و مقصور فهم بودند فقیر کمال عارف کامل است بنظر او موجودات با سرامات اسباب الهی و کائنات ظاهر صفات استنای است چه غنی و چه فقیر آن نظر معاینه میکند اگر دین میدان عنان بیان فرو گذارشته شود بجهت بر روی کار افتد و شور و غوغا در عالم سدا گردد و در این گفتم من تفکر بدانند فقد کفرانجا جلوه نماید بنمودی نشان ز جمال خدا و لیک و دو جهان بهم برآید سرور و شرمندارم طائفه قول حضرت علی رضی الله عنه بئس الفقیر علی باب الامیر و نعم الامیر علی باب الفقیر استنشاد آید و حجت سازند اگر ایزان فقیر بر در امیر جهت خطوط فغانی و لذات شهوانی بوده پس او فقیر نباشد و اول دره که از مراتب فقر توکل است بوسی نرسیده و انتفاع امیر نسبت دمی عین اکتساب سعادت است اگر نه تا شرم گردد و مرتبه اقتدائی او را نشاند کما قال علیه السلام لو کان لذی قوت حاجة فی باب ابی جهل ان جاء یشفع منی ان امشی خافیا حتى ابی جهل یقضی امر حاجته حضرت قرة العین سرور دنا و امیر نسبت امیر نوعی بود که به امیر سبحانی خوشن آید خود هم امیر متوجیب ثواب بود اگر چه بقضائی قیل الحق وان کان محروما و امیر بعضی کار کرده اند و لیکن اکثر انبیا الله فصلی نوعی کرده اند که موجب انکار از سلسله نشده است چنانکه سحر میانه کار او در دست از سلسله آورده که امیر از اقربا و چنگیز خان بگوشت خوک میل داشت در ویشی بدین آورفته دید که بسیار تشنگی است اگر مرغی کندی بی نیجاری کشد حکایتی بفریب آورده که در حکمت آورده اند که اکل گوشت خوک بی حیثی اثر دهم چه کار از مادر بر میجد امیر اصفا فرمود گفت بعد از این گوشت

ابو جهل اگر بیاورد شفاعت سجاد از من نایله بودم به جنبه آورده اند از اجل تا که تمام کرده شود امر حاجت او را به کفری را اگر چه بداند نم

خوک خورم سیم بادشاهی جابر از فرعون نخواهد بود و از حضرت موسی زیادت تبلیغ او امر معلوم در سالت مشهور
 با وجود نبوت گفت قولا که قولا لیسنا الایه حضرت قدوة الکبیر میفرمودی از ملوک آن روزگار دیده ایم که
 طرفه بعین از نسبت شهوید در جریان احکام سلطنت غافل نبوده اند و یکدم زنی از حصول ذوقیه در
 سرایان سرانجام ملک ذایل نبر حال لا اله الا الله و لا نعبد الا الله و لا نستعین الا الله مصداق این سخن
 خواهد بود تقریباً میفرمودند که حضرت شیخ بهاء الدین نقشند میفرمودند که چون ببارامت خلیل الهی رسید
 پاره میوه داشتیم در تیر ماه پیش بهادرم دعا و خواطر خواستم که گویم بزبان تنگی گفتیم هر چه را بخت بگوید بر بنیر حال
 من تغییر یافت و چیز را عجیب و غریب مشام شد و بداند که از مدتی این آثار سلطنت ما و از انهر مسلم شد
 مرا همچنان ملازمت بایست کرد در حاله بادشاهی از نسبت حال اول بیچ تفرقه نبود بلکه ترقی مقامات
 و تفرج بمقامات اصناف بود مدت شش سال در ملک رانی گذرانید بعد از آن ترک آوردند
 حضرت قدوة الکبیر میفرمودند که صاحب دول و ارباب عمل را نسبت به پیشوری نتوان کرد که
 برخی ازین طائفه بر سر جفوز ذوقیه و بر او رنگ سرور شهوید خجسته و اوس داشته باشد تقریباً از حضرت سید
 جعفر نقل کردند که بنسبت مریدی از مردمان خویش نوشته بودند که در ریاضت و سلوک طریقت من در
 موسی بند دیکتا بود و باز نیز اسوار در خدمت سلطان محمد تغلق نیز بودیم با اینهمه علایق روزگار و عوالت
 آثار باین دولت سیدم در خاطر شریف نرسد که دنیا البته مانع وصول حقیقی است اگر چه بنسبت
 بعضی سدا سلوک شده ولیکن کسی را اگر توفیق رفیق بود تواند به دستگاه بحضرت آید رسیدن و
 خود را بوسیلت دنیوی ببل متین اخروی بسپارد بیت دنیا تو آبی که عقیقی خری و بخیر جان من در
 حسرت بری نیست دنیا بد اگر کاری کنی بد شود اگر غم دیناری کنی نعم الکمال و صالحه
 سر حال اشارت بانیر تبه دارد حضرت قدوة الکبیر میفرمودند که ارباب صناعت و اصناف از اعتیاد
 دنیا چندان ثواب است که شرح آن نتوان کرد از حضرت شیخ علاء الدوله السمنانی نقل میگرداند که حق تعالی
 این زمین و دراز عجمت آفریده و میخواهد که محمور باشد و فائده بخلاق برسد اگر خلاق بداند که در عمارت دنیا
 که برای فائده دخل کنند نه بوجوه اسراف چه منقبت آخرت است هرگز ترک عمارت نکنند و اگر بدانند که از
 ترک عمارت دنیا و گذشتن از زمین را محصل چه گناه حاصل میشود بزرگند و از کاسبان او خراب شود
 هر کسی که دینی دارد که از آن هر سال هزار من غله حاصل میتواند کرد اگر تقصیر و احوال نه صد من حاصل
 کند و بسبب آن صد من از خلاق در دوزخ انداخته اند از وی باز خواست خواهند کرد و اگر کسی را حال نیست
 که بدینا عمارت آن نمی پردازد خوش وقت او را و اگر چنانچه از کمالی ترک عمارت زمین کند و از ترک
 و در دنیا نام نهد جز متابعت شیطان چیزی دیگر نیست و هیچ کمتر از آدمی بیکار نیست آخر دنیا و دنیا و
 این عمارت دنیا را بطریق رعایت سلطنت و بواسطه رعایت مملکت از سلاطین روزگار و خواستین بدار

این کتاب در کتابخانه مجلس شورای اسلامی تهران موجود است

برسته است که خواجه انبیا علیه السلام سلطان اسایه رحمت خداوند خوانده و اینجمنی خلافت است که
 از شان او علیه السلام معلوم شد زیرا چه در عالم صورت چون شخص بر بام باشد و سایه او بر زمین افتد آن سایه
 خلیف ذات او باشد و زمین و آن سایه را بر آن شخص باز خوانند که سایه فلان است و بهر چه در ذات و صفات
 آن شخص باشد اثر آن بعکس در سایه پدید آید آن سری بزرگ است اشارت است بان ان الله تعالى خلق
 آدم علی صورته و چون حق سبحانه سری از امر لطف خویش در بهای که مرغی ضعیف است و دیقت بها
 در سایه بهای بزرگ چه خاصیت ظاهر شود چه اثر غایت سلطنت بخشی و مملکت گیری پدید آید که اگر سایه بر
 گرد آید اندام پادشاهی شود پس خالق جل و علا از کمال عاطفت خداوندی چون بند و بر گردانند از
 جلگی ظالمت و بغایت ظل الهی مخصوص گردانند و سعادت ابدی پدید آید و عکس ذات و صفات خداوند
 مستعد ابدی گشته بین تا چاقا قبول و دولت و عظمت و کرامت در آن ذات مشرف و گوهر کرم تعبیه
 سازد کمینه خاصیت در آن ذات شریف و خضر لطیف آن باشد که اهل و ناهل را چون بنظر غایت
 محظوظ گردانند مقبول همه جهان گردد و بهر که بنظر قهر نگر و دردمند و همه جهان گردد یکی از ملوک
 متقدم می آید فمن سر فعناه امر تفهوا و من وضعناه انضوا این سخن نیک مخفی است اما
 نظر او کامل نبود تا خود را بهتر شناختی آنچه گفت سخن زمان گفتی سخن خلفاء الرحمن الملوک و طایفه
 ملوک دنیا و ملوک دین آنها که ملوک دین اند صورت صفات لطف و قهر خداوندی اند ولیکن در صورت
 خویش ندانند و از شناخت صفات خویش محروم صفتا لطف و قهر خداوندی بر ایشان آشکارا میشود اما بر ایشان
 آشکارا نمیشود و همچو راه روی که از جبال خود سیر باشد قطعه خوش جامی دارد آن عالمی سیر و گویی بر
 از خبر دیان و گریه یک اواز حسن روی خوشن و همچو چشمی و می شد بخیر و بر خورداری از حال او
 دیگر را و نظر ظاهر کی دارند بهیت خوش باشد عشق و خور و می و کز خوبی خود خبر ندارد و آنها که ملوک
 و میسند ایشان را از ملوک صفات لطف و قهر خداوندی خوانند طایفه اعظم صورت را از کلیه شریعت بدست
 کاری طریقت کشاده اند و خرائن و فرائین احوال صفات را که کمون و مخزون بنیاد نهادن ایشان
 بود و چشم حقیقت مطالع قبول کرده اند و بسر کنیم من عرف نفسه فقد عرف سربه سیده و تخت
 مملکت خلافت ابدی و سر سلطنت سر می و از امر آیت تقدیر آیت لایعیا و ملکا لایعیا ملکیت
 نشسته ان الله ملوکا تحت افکار ایشان را چه سلطان چه در بان چه خاقان چه دهقان اگر چه در
 زیر زنده اند و اهلها زنده اند قطعه بال ملک زنده ایشان سلطان چه کار دارد در نرم در و نوتشان
 خاقان چه کار دارد با جان مقیبات آن عمر را چه آشنای و برگردن سیما بالان چه کار دارد و لیکن
 سعادت کبری و انبیا و عظمی در آنست که صاحب دولتی را سلطنت و ملک و این کرامت کند
 تا خلافت و ان لا احره و الا ولی تصرف هر دو مملکت گردد چنانکه داود علیه السلام آن مرتبه را

در حقیقت که نور خلیفه نور خداوند است و نور او در عالم صورت و غیر در اسباب و باری

و فرمود که یاد او را بجای خود خلیفه فی الامم من الایه حضرت قدوة الکبریٰ فرمودند که درین آیت
اشارت به فوائد است اول لا تجعلناک خلیفه اگر این است خلافت دادم و ما شایسته آن نیست که بادشا
و ملکه این بادشاهی سلطنت بنمای از عطا رست که توفی الذلک من کذا و دوم انتابنی بود که ملک تو
و دیم و ملک را از منی گیرند به باد و شایسته از دست من و دیگر منی و نیزع الملک من کذا و پس آن که شد که
اندری با فاد که من و سرایه دارین مدبر و شیوم سلطنت ملکانی و کار جهان بینی خلافت و نیابت خدا است
تصرف درندگان با خلاق خدا کند مصرع خلق جهان فرین کارکن و حارم فرمود فاحکم بین الناس
یا الحق ایما بر داشت که پادشاه و حکمرانی و باور جهان بینی نفس خود متغافل فرمایند تخصیص و عدالت
رعایا و کفایت مهات بر پا بجا بدارم باین مهم عظیم و امر که تقاضای حقارت و تقاضای تفاوت میکند و در
خودی کسی باشد و از روی شخصی باید که راسته با نفع خطا عمل بر سر است با منافعال باشد بیت
رجعت نداری و در لشکری به کار است باز یک و دیگری و تا تواند مهات و حیت داری احکام شریاری
دیگر گذارد که نواب و دوات و وزیرانی حضرت را آن شفقت و رحمت بر رعایا خواهد بود که بادشاه و اجدان
حیات و حمایت که هیچ طائفه را بر هیچ طائفه باشد و دیگر را نبود چنانکه رحمت خدا بر بنده و رافت نمی برست
و حمایت ملوک بر رعیت و حق با صود و بر زنده و خرد و شیخ بر مرد و طفل بر کس و محرم فرمود که حکومت
بن کند یعنی برستی و عدل و احکام شریعت بعضی معاملات بر رویه ملوک و ششم فرمود که هیچ کس را باطل کند
کنند بر بعضی مایه نفس و دنیا و نفس مفهم فرمود که لا تتبع الحق یعنی مطلق است با حق و با کفر و هر چه
از و قات صبر قیاحتی و ایتی که از کسی سرزد و از مقتضای مایل بود چنانکه خود با بعضی حدیث فرموده است
من اتخذ الله هوا او چار فرعون و چار زنی اسرائیل گویا از برستی و خشم گشتی تبار از بد بیت
پای مایه خدا بگیر و وی خدا یان تو خدا را در چشم باز نمود که تابعت مایل کردن از راه خدا فاد است
فیصله عن سبیل الله و مخالف مایل و کاه خدا بود بیت وفاق جوابت پرستی بوده خلاف با حق
پرستی بود و و بعضی النفس عن الهیة فان الهیة هی الما و نهیم فرمود ان الذین یؤمنون عن
سبیل الله لهم عذاب شدید لما کنوا یؤمنون الحاسب و اصل هر چه مقتضی بفرمود و عذاب شد
از که کفر جارت از فرشتی آخرت است و نیان خدا و نیان خویش غایت شدت عذاب که نوا
الله فانما هم القوم و هم قتال باز نمود که در وقت نبوت بادشاهی میتوان کردن که در غیر شیه هم بیت
حق و جهان داری هم سخی ملوک بود و گام میتوان کردن حضرت قدوة الکبریٰ فرمودند که بی ملاحظه
در کار و رعایت کار و بار هر ملوک بود که صوفیه را میسر نیست مردانیا بیکه جمعیت اسباب و تفرقه و لرب
در راه در آید تخصیص امر او و در دای محبت و مایه ایشانند که در صین تفرقه بسوی جمعیت گرانید و تقاضا
دنای حضرت سلیمان علیه السلام را محض امتحانات مهت خویش بوده و اگر نه معاندان و در میان امر

عاشقانه و در هر روز از خلیفه من به یکصد و بیست و یک بار از کس که سخن میگوید و در هر روز یکصد و بیست و یک بار از کس که سخن میگوید

و در هر روز یکصد و بیست و یک بار از کس که سخن میگوید و در هر روز یکصد و بیست و یک بار از کس که سخن میگوید

چون همه را اتفاقاً یافتند عارف گفت مسئله ملود و صحت صنایع شکل شده است اگر در جواب گوئی خوب است اگر
نه صواب آن می بینم که زنا را بکنیم و در جواب گفت و جماعت می دهم گفت اشکالی که داری بگوئی تا جواب
گویم عارف از آستین حقربلی مباد و در پیش او نهاد و بقدمات و آید که این حقربلی که آفرید گفت این حقربلی
از هر در پیش این که نهاد گفت این حقربلی عارف گفت که چون این حقربلی آفرید و در پیش نهاد و در این حقربلی
عالم بود و از در جواب گوئی که زنا را می شکنم و از شنیدن در جواب در اما اگر گوید عالم بود پس چرا حقربلی را ندید و اگر گوید
عالم نبود پس چرا لازم آمد و جا بل الوهیت را نشاید مضطر شد و لازم گشت گفت زانی صبر کن که اول سخن
زنا را بکنیم در حال زنا را شکست و سلمان شد قطعه آری ز پیش خم چوبی بی پرده آنگند و کافر بطریق رشته
زنا را بکنند و منقول و درم که ز وحدت زنده بودن و بحق گرفته سرب و در شکند و تقریباً میفرمودند جهان
اشبه هر چیزیست که سبب از هر دو عالمی او با و با عی میعرفت که دم زنا را زمری آن زشت و بی آن زشتی
که جلد و دست را شکند و در زیر تا بر و مقنعه کند نهان و خاص آن و می جلد تا آرا شکند حضرت
قدوة الکبریا فرمودند که دوسه که مردم را در وحدت می افتد از آن رویت که ایمان انجیب ایمان
آورند و انتفاع ایشان به و در اندازد و سوسه در میان آید زبانی نیست که از رفیع و سوسه موقوف است بعین الحقین
چیز حضرت ام المؤمنین داشته باشد مثل این و سوسه افتاده بود و حضرت رسالت صلی الله علیه
و سلم راقی است که نفرمودند که بکمال ایمان رسید و از رفیع و سوسه اگر ایمان بدلائل تو نکند که حضرت
و این کسی را است که از علوم آراسته باشد و اگر بی دلائل رفع شود متوجه بدلائل شود و بهتر از این چه دلیل
خواهد بود و بنا عالم یکیش میسر و کمال هر گاه اول باز طایفه شود بود و بعد به جویه سبب است چون
در دم تا وقت که انقضای شرف ملازمت حضرت قدوة الکبریا شرف شد از معتقدان جویه میسر
آمد سلمان شرف شد و حضرت ایشان را میزدند و می از خلفا و اشراف ایشان شد اتفاقاً که حضرت
قدوة الکبریا در نواحی فلسطین و قسطنطنیه افتاد و آنجا فرنگی سپید بزرگ نام ملازمت سیده و کفر فرنگیان
دودگ را معروف است چون آفتاب ایمان از شرق بیفتد و من آید عالم کند در لو کفر و بی منتفی شد
و شرف هلام شرف شد و بجز محفل اشارت که ندید و کلمه تعین بکنید پاره طعام آوردند حضرت
قدوة الکبریا دست مبارک تقیه در دهان او انداختند و بقیه طعام بهر او او خورد و فرمودند قال علیه السلام
من اكل مع الكفور فهو كفور و سبحان الله بکانه خدا سال بکانه شد با عی چرا به آفتاب نور
ایمان و نهد سر و دم جان ذره کفران و در فتنه باز چون خورشید و جلین و شود و پیش این ایمانش
کفران حضرت قدوة الکبریا میفرمودند از در طایفه تعین بیرون آمدن از اجمیهات است چه در بعضی باز
مقلد دست ناله به نزد اهل سنت و جماعت جائز است اما در متدلل و حله کفر است نیست نیست
در میان این راست که کفرش از زمین تا آسمان است و تعلیق فاسد خود جائز نیست و هوای قبول

[illegible]

آدم که در بهشت از کفر با مان خالی نباشد و چون بنزد خلاص یافت الکفر و ایمان هر دو را طلب
 کند باید از کفر پستی فارغ نشود و پستی نتوانی بود تا بنده نشود و بنده ای یابکی نه باشد
 بنده تا از بند خود غرور و غمی هم نشا و بدو الیس فی القرآن ذکر لا عدا و الخطاب مع الکفار لکن
 ایشان مخاطب نیست بلکه مخاطب اند که کفران و قرآن آمده است یا کتابت میرد با نورمان الکفر
 و ایمان مقامات و در العرش جبابان یمن الی الی و الحق مراد از عرش دل است حضرت
 قدوة الکبر میفرمودند از کابر میفرمود است که کفر اهل الهست اشرف من اسلام اهل المیت
 بر اهل حیت کفران صورت نه بند یعنی حیت در هر مقامی بنی ناز اگر چه کشف و کرامت و محبت مفت
 باشد تا اهل حیت و اسلام مانند خود و خیر و استند حضرت قدوة الکبر میفرمودند که الطلاح
 یا فتن بولس کفر از فتن ایمان است و در لغت کفر ستروا میامند و مرآت است که از فتن و فتنان شتر و
 و برضای نیکان صبر است برادر و نظر کن بر آن دیدار ظهور که در حقیقت است و فتنه سترو
 الکفر علی اسر بعلیه وجه کفر الشریعة كما قال الله تعالی ومن یرتد منکر عن حینه فیت و هو
 کافر بچار قسم است کفر شریعت چنانکه فرمود حق فاسد و سیک بر گرد از نشا از دین خود میبرد و چنانکه
 کافر و قال علیه السلام من انکر الاجماع فقد کفر و الثانی کفر الطریقه کفر که کفر است و بی دلیل
 کفر است و فرمود علیه السلام کبریک انما کن الامم الی یخین کافر دوم کفر طریقت است انتقال حق را برید و
 الله و پیغمبر و احوال و هم بالآخر هم کافرون و روی گدازیدن کافری است و نیست
 از خط و پیغمبر و احوال و ایشان بگویند تا فتنه و شکند این پوشیده کفران پر حش است و
 ایضا من مال بصارته و ذراع بصیرته الی الدنیا و العقیی هذا کفر الطریقه و الثالث کفر
 یعنی کبریک من کذب است و در اهل شریعت از کفر و دنیا و حق این کفر طریقت است و بیسم کفر
 المعرّیة كما قال الحق المعرفة حجاب بین العارف و المعرف و لانها غیبه و الاقبال الی
 معرفت است چنانکه فرمود حق که معرفت حجاب است و در میان شنیده و شناخته شد و زیاده که آن فیز است و در حد و حد
 الغایر کفر عند الاخص و الرابع کفر الحقیقة من مکث من اهل الحقایق فی المحبة و العشق
 یعنی نیکو است نزد اخص و چهارم کفر حقیقت است کبریک با نذ اهل حقیقت در محبت و عشق
 و التوکید فهو محجوب عن لقاء المحبوب و العشق و جمال الاحادیث و هكذا کفر عند
 و توحید پس او در حجاب است از لقاء محبوب و عشق و جمال احادیث و این کفر است نزد
 اصحاب الحق فی الله کفری که معان دارد از حقیقت آن خاف و از ناری که کافران می بنده
 اصحاب قانی الله در عمران جا بلند نظم اگر کافر زبانی که گشتی و کجادر وین خود و گراه
 گشتی و اگر مسلم پستی که بیت چیست و بدانی که دین کدرت پرستی است حضرت قدوة الکبر

[illegible]

میفرمودند که اصول شریعت عبارت از یقین کردن است بقای اهل سنت و جماعت و غضب العین
 آنچه آن وعده کرده اند از عید و سرسب معاذ الله اگر یک سئله عقایدی را بفرموده آن عید عبادات است
 و صلاح اعمال بسیار و منفرد در دین است که از یک سئله انکار باشد خدا از دین او نیز باز باشد تقریباً
 عقیده سختی برآمد نقل از امام خمینی که در واقع وید مانده بین البقعة و النعم بوده و مرسته شده
 نماند شد و مردم بسیار روی ایستاده و دست هر یکی کتابی مجلد و همه شش شخص آمدند و از حال ایشان
 سوال کردند و گفتند که حضرت **سالت فی صلته** علیه السلام که ایضا نوشته اند و اینها اصحاب پیام
 و پیغمبرند که عقاید و دین است از کتب خود بر روی **صلی الله علیه و آله** خوانند و تصحیح فرمایند عقاید خود کنند و
 در آید پس بدین گیت گفتند که ابوحنیفه و در دست او کتابی میان حلقه درآمد و نشست و
 قنای خود بر حضرت رسول علیه السلام عرض کرد حضرت سالت فی صلته علیه السلام
 و حکم اصفا کرد و مر جا فرمودند بعد از شخصی دیگر درآمد و دست از کتابی بود و گفتند شافعی است و
 غنی بلوی ابوحنیفه نشست و عرض عقاید کتب خود کرد و حضرت حیدر علیه السلام این را هم صفا
 کرد و مر جا گفت از پنجین یک یک از اصحاب فراموش آمدند و عرض عقاید خود کردند تا باقی ماندند
 انکی و دیگر عرض از پیغمبر خود میکرد و در اینها یکی دیگر یکی نشان میداد چون از همه فارغ شدند تا یکی
 از شیعه درآمد و در دست وی چیزی چند جلد ناکرده و در آنجا که عقاید باطله ایشان و تصدیق کرد که
 میان حلقه درآمد آن را بر حضرت **صلی الله علیه و آله** عرض کرد یکی از ان سنی پیش
 وی حضرت رسالت پیام **صلی الله علیه و آله** و حکم بود و بیرون آمد و در یاز کرد و جواب داد
 او گرفت و دید و امانت بسیار کرد من چون دیدم که قوم فارغ شدند و کسی نماند که چیزی خواندیش آمد و
 در دست من کتابی مجلد بود و او را داد و گفت ما رسول **صلی الله علیه و آله** سلم این کتاب معتقد
 من و معتقل اسلام است اگر از من فرمائی بخوانم گفت که کتاب است قوامه عقاید که عزالی تصنیف
 کرده است و مر القبر آن را من داده بشنم و از اول کتاب خواندن گرفته تا آخر رسیدم که عزالی میگوید
 و الله تعالی بعث النبی الامی القریشی محمد **صلی الله علیه و آله** و سلم لکافة العرب و الیهم و الیهم
 اولن چون آنجا رسیدم اثر نباشت و تبسم در روی مبارک **صلی الله علیه و آله** و سلم ظاهر شد چون نعت و
 سفت می رسیدم بر القفات کرد و گفت این عزالی آنجا ایستاده بود و گفت منم عزالی یا رسول
صلی الله علیه و آله سلم و سلام گفت جواب سلام داد و دست مبارک خود بوی داد و عزالی دست
 و بر علیه السلام می پوشید و روی خود را بپای مبارک میمالید بعد از آن نشست و بقرات بچکس آنجا
 متبشر نشد که بقرات من قوامه عقاید چون از خواب درآمد و چشم من اثر گریه بود از کرامات و احادیث
 کرده بودم در آن شب و بعضی معاندان و منکران عقاید عقیده حضرت امام حضرت **صلی الله علیه و آله**

و در میان بسیاری از اصحاب و در میان ان که از ان که در انجا ایستاده بود و در انجا که در انجا ایستاده بود و در انجا که در انجا ایستاده بود

لطیفه است و ششم در بیان ارباب نظر و اصحاب کشف و عیان

علیه السلام پیش فرموده: و چندان تا زیاده برتن آنها نده که اثر تا زیاده تا زمان حیات بود حضرت
قدوة الکمل کفر و مذموم اصول شریعت برخی مذکور شد اصول طریقت و حقیقت اشغال او اند که چنانچه در
عقایدی اند که با آنها عقیده البته بنده و طریقت هم عقاید اند که اول این طائفه بسبیل اجمال بیان مقام
مستحق گردانیده بر وفات او اقدام نمایند چنانکه سائر کار و مراقبه است و ذکر او و لطیفه سابق گذشت آنچه
ایم وی بود چنانکه مذکور شد لطیفه ملکوت و ششم در بیان ارباب نظر و برهان و اصحاب
کشف و عیان و حیرت هر دو طائفه در بیان حق و حیرت طائفه اخیر و بحث شریعت و طریقت و
حقیقت و وحدت یکی میگویند قال الاشراف الحیدرة قوامان حیدرة المذموم والحمید و الاول لانا
النظم والارهان والثانی لأصحاب الکشف والعیان حضرت قدوة الکمل میفرمودند که طایفان
توحید و یگانگان و گناه تفرد و فرقه اند ذوی البحث و افکار و طائفه انما اول الکشف و الابصار و توحید
اول ارباب نظر و برهان خوانند و اصحابی را فرقه اول الکشف و العیان گویند طریق ذوی البحث و افکار
اینست که مرکب فعال در میدان استدلال را میزند و در کمالات را بر وجود واجب انجود دلیل میافزند و توحید
مقامات نظر از تنجیم بسبیل فرقه اما چون این طائفه ماثبات خودی قصد سر پرده توحید عزم سراپا نمیکنند
کردند و بنده احوال در جمال توحید و انکار نیستند لاجرم یکی را دو ملک نیز و صند نیز و دیدند و ازین باب بر
شکوک افتادند و بدینوجب در وادی فکوک سر نهاده و تصور می که در باب توحید وارد بودند بر حقیقتی
مکملانی طبیعت انسانی و بر این طائفه حوصله مضیق جهانی نایل کردند و در ادراک معانی آن تصور میفرمایند
قناعت کردند و از روزی که لایزال ظاهر و باطن و لطیفه سبعة البطن بی بهره ماندند هر چند حال توحید
بر ایشان جلوه کردند تا قناعت نمودند و الجلیس فاربا تا و شکایت پیش آمدند و حدت صرف وجود حقیقی را بهر کج
ایشان از آتش نیز گرفت و انبار گرفت لاجرم ایشان از فوائد معرفت و دولت وصول محروم ماندند و اگر
خفاش با دباغ خوش در جگر تاریک با نواز جمال خورشید محروم ماند خورشید را به جرم قطعه نه بیند
مهر را چون چشم خفاش بگناه از جانب خورشید نبوده کسی که جامه هم سرخوش نباشد و نفس در ملکیت نشیند
نبوده و سیرت اصحاب کشف و عیان اینست که بسبیل تنجیم توفیق و عرق و لقی غایت از غایت توحید
تعلیم بیامند و بکمال نزاکت باطن و دوام تصفیه سر در بحث محاسنی تحقیق افتادند و بسبیل کشف در و باطن
شهود البیان معرفت و وجود بر سر سلطنت حضرت حقیقت معجز برآمد از راه تحقیق وجود از عدم و قرآن
حدوث از قدیم در بارگاه توحید تجار و پیکار بر فتند و حق نثار غیر از این جلالت توحید صرف باب
الاستیلا و در جرات توحید ملک باب رسیدند و تصور می که در باب توحید وارد بودند بی کلفت و اول
بر وحدت صرف اند و در توحید را زیور اول پوشانیدند و بر رخسار وحدت تجلی از این در کشیدند و کلان
نجم را راستند و در جلای بیان آوردند و بر عین بیان نشانند و سر توحید بنا نهان کشادگی

مستحق نهند مانند با احرار و متروکتان و لاجب دانستند و راه را روشن بختا برین بگردد مسلک گشت
فقط صیحا محرم نباید گرفتار و نه از محرم میاید نه گفتن و سطره محرم نهان کردن چنانست که
گفتن ملا با احرار است مگر کوزین و ده گامی بدون اندر و سطره معنی بدون کرده صون ننده و
با ایشان موجب تر نشاده من اقتدا به او اندک و من جالهم منل و اعتد به او با اب اعوف
رضی الله عنهم طالع اندازد و لو اکشف طالع ابدا نه فرق اندک و می لاجب و لا نکار و اقتدا اهل توحید که
مذهب ایشان توحید است و مشرب ایشان تفرقه است بیت بگو با من چه دین داری خوشم
بودن توحیدش و همین دینم سواب اگر گردینها خطا دیدم و ویرایش از اهل توحید گویند از ان
گویند که ایشان گویند وجود واحد است و این سخن دیگران را نه زید و افشا و زیباست چرا که ایشان
در مسلک منازل توحید و سیر محالات تجرد بجای رسیدند که که بشریت ایشان در محلات تجلیات
جلال مانند کاک یافت و حجب از ایشان از پرده حجاب جلال در ارض افشا و تا بود و جلالی
ایشان در تالش افشا بود حقی مدوی با محلول و تلاشی نهاده ایشان در کشف اسرار توحید و طالع
الوار و وحدت چنان مستغرق جلال احد الله ثلث و لا یزال گفتند که مدعی ایشان گفته است چنانچه
و مدعی ایشان نیامد جز احد و زبان ایشان نرفت جز احد انگاه بیل احد شمس بدست و مدعی
نشدند و زبان احد گوی گفتند که وجود واحد است و ان وجود واحد و حق تعالی است و مدعی
گویند تا سالک از خود فانی نشود حق باقی نگردد قطعه فانی از خود بدست باقی و این طریقه که نیستند
و هستند و این طریقه اندازل توحید باقی به خلیفتن برینند و حضرت قدوة الکلب و غیره
که حیرت در موم است و حیرت محمود اول تعارض در لای و تقابل بر این اقتدائی از قولی و اهدات
و تواتر الهامات این غیب ارباب کشف و وصلان با خندان بهر و اصحاب نظر و بر این طایفه زبان
جستار انداز سبحان و دعا شده است بفرقی و بیچاره است ازین است حقیقه که از بر این حصول گردد
احتمال میل در دجلاب حقیقه اصحاب کشف و عرفان ندید که کلمات و صفت قتل مانی از غفلت
عزت و مجروحان شهوات تجرد صرف رسیدن بحال است که بعقل تباریک نفس چه رسد شکوه عقل
چون در فضای عالم توحید بهار کند شکار و خرشهره شکوک نباشد و حکم دلیل توحید میکند و فرامی نماید
موقوف است و مانند دکان او بشک و شبه گفته از حضرت عین القضاة منقول است که این استوار
بنفای می برنگار و دجله با ستاد و دو بیت دلیل بر وحدانیت او بود و غایب می ترساده و گویند طریقه که
بعد از دلیل که در توحید گفته ام و دلیل از ثلثه گویم اگر او یک دلیل از دلایل توحید شن شد
بعد از این که این واقعیتها دسی قطعه چو نوری نیست از خود توحید و زور زده بعقل او چنانچه
چو بامد زده و خورشید وحدت و با این دزد و زور نم نشیند و حضرت قدوة الکلب و غیره

توجیه و لغت سرگشته شدن و گم گشتن است و المصطفی من لم یکن له ختم من امره یعنی عادی حال
 مستغرق اگر چه در متفرق کشف صفات افعال حاصل شود از آن عود تواند کرد و در مجال خود را تواند
 نام است و کشف صفات افعالی بود و نه در ماضی است بر کشف کرد و در ماضی است بر کشف کرد و در ماضی است بر کشف کرد
 عرض کنند خود بخود باز نماند اما اگر باز نماند قطعه کسی که سرید یا خیره و گنگنه یافت اند و بعد
 لای و سوسی حاصل نیاید اما در راه نماندش در بحر لایالی به حضرت شیخ قطب الاقطاب بختیاراوشی
 در توجیه و لغت سرگشته شدن و گم گشتن است و المصطفی من لم یکن له ختم من امره یعنی عادی حال
 مبتدیان خیال باور می آید و وقت نماز قدم وقت که آینه می آید سیوم وقت افطار درین حالت
 که در نظر مبارک ایشان مشرف شد بیده دلالت رسید حضرت قدوة الکبیر را حالتی غریبه
 و عجیب بود که اکثر اوقات مشرف ایشان در عالم تجر زنی و در صحن صلوة خمسة خادم اعظم کرد
 و بعد از آن غریبی تیر اعظم نمودی و در مسند عالی میفرمود که در وقت شریف آمد و ام که خادم اعظم
 و می سرعت نمود و یافت اندک پس که پیش و در مقام باز آمد اما که حضرت مشرف تبیه گفتند
 چون فلان بیدار شد چشم مبارک که از آن فرمودند و یا که حالتی عجیب دریافتی و بدلت غریب یافتی
 مبارک او سنده عالی غیر موند که بجز و نظر مبارک را حالتی رسید که از آن است و بعد از آن برون که برگزیده
 بودیم و این محاسن که می بیند در این زمان نظر است و این افادت که به او سر میزند به همان اثر
 است و یا محلی من بودن که نبوده و هم قدره ندی طلای گشت از آن که با اثر و بعد از خیمه
 منظر زمان فاشه من به از انکاف بهر کشیم و اوچ سر از حضرت بجز نقل میکرد و دیگر و توجیه
 بنای چون میروست حق میرود چون خیمه است حق نیز در وقت سوال شد و دیگر جواب تجر زنی و بدلت
 چون پیش کسی فضا به توجیه از آن زمان که با نور ذات مشرف بود و بهر حقیقت و بهر حقیقت
 مبتلا خیزد و بهر داری که هر ت اندل ماضی معدوم و بهر آنکه از ایت بختیاق شکل فکلی انداز
 مشاهد دوست محرم ماند و توجیه مخصوص بنامان خشت و دودان امل بهر است و ایشان
 لغت مشاهده یافتند حضرت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم این را و در خود ساخته بودند و بهر است
 توجیه که منتی جنگ است و کمال مورد توجیه و بهر توجیه مفید و توجیه و امل توجیه و بهر توجیه
 اندر ملاک توجیه و توجیه حضرت قدوة الکبیر میفرمود که توجیه و توجیه توجیه و توجیه
 توجیه حضرت و بعضی میفرمودند که توجیه و توجیه و توجیه و توجیه و توجیه و توجیه و توجیه و توجیه
 اما ما اولاد الا و اما طاعت بهر وقت ممکن نیست پس حقیقت معرفت ممکن نباشد که حیرت و حیرت
 موقوف است به معرفت و بهر عبادت و حقیقت موقوف فنا و دواست و موقوف فنا و دواست و موقوف فنا و دواست
 بود توجیه و توجیه و توجیه و توجیه و توجیه و توجیه و توجیه و توجیه و توجیه و توجیه و توجیه و توجیه

توجیه و لغت سرگشته شدن و گم گشتن است و المصطفی من لم یکن له ختم من امره یعنی عادی حال
 مستغرق اگر چه در متفرق کشف صفات افعال حاصل شود از آن عود تواند کرد و در مجال خود را تواند
 نام است و کشف صفات افعالی بود و نه در ماضی است بر کشف کرد و در ماضی است بر کشف کرد و در ماضی است بر کشف کرد

عالم تخریق افتاد و فریاد برآورد که منم غلام اگر دم زنی حذر نم خاموش باش که عالم خاموشیت پس ازان بر
 اهل تحقیر آفریده بلکه همه موجودات از آسمان و زمین در تحقیر است با عجبی فلک گشت از تحقیر بیکاره
 زمین چو نقطه خاموش و نگاره ثوابت ثابت اند حیرت آید و بجز حیرت است تیاره سیاه و اسباب حیرت
 انواع است بعضی از هیبت برگ و گور و برخی از ترس عذاب و گور و طاعت از جهل قیامت که فزاید خواهد بود
 و اما این که خواهیم بود از حضرت سالت نبیه صلی الله علیه و سلم نقلست که یک شبانه روز تحقیر
 بود و میگفت آگهی حال آستان من بعد از من چگونه شود چو چرخ علی علیه السلام رسول صلی الله علیه
 و سلم را سوره اخلاص آورد و گفت هر که سوره اخلاص را در سجده از عذاب گور و جهل قیامت این
 باشد و از عالم تحقیر نصیب یابد و نیز نقل است هر که دل از سه چیز برده دارد سعادت تحقیر و رازی بودگی
 از خود دران حرام و بر سر سبزی خودن و زیادت از قدر حاجت دوم خفتن سنگین از اوقات ممنوعه معیوم
 از خلق بریدن و دو بودن به محبت ایشان غزل برگز از خواب و خورد مرده و آرد تا بره عشق جوان
 مردان شومی + از چرم محبت مردم برائی + تا بره وصل او خداان شوی + از حجابی نام و ناموس
 گذره + ماضی چون اشرف سمنان شوی + حضرت قدوة الکبر میفرمودند که اسباب حیرت
 که مذکور شده به نسبت علوم بوده حیرت خواص از بی نهایتی راه سلوک و بیعتی درگاه ملک الملوک
 بود و خواص الخواص که در دیامی مشاهد و بصیرتی محاشه سرزند و انوار وصول تا حصول تحقیر بودند
 فردا که شادروان عزت و مسرت و قات عظمت برآکنند انبیا با وجود نبوت و ایهت گویند لا علم لنا و
 ملائک صلح عبادت را آتش زده و خرم تقدیس و تسبیح با داده گویند ما عبادنا و عبادتک
 و خلعتسان و موصدان و عارفان است افشانند ما عرفناک حق معرفتک حضرت قدوة
 الکبر میفرمودند چو خواص در کنایات معانی و آیات فرقاتی و خواصش غلام ربانی و تماشایی
 عظمت کرسی و بساط عرش و معانیات لوح و قلم و فلک و ملک باشد تا ما خض بصفی که تعریف
 عجز و موصوفه در آثار صفات شندگاه و انوارات یگانه و تسبیح مستغرق باشند و حضرت کبیر
 که این مقام را هفت مرتب است که در محو افتاده اند و یات حق قائم باشند و بالاتر ازین مقامی
 نیست و جمیع انبیا را این مقام بود و خاص اولیا را اولیا خواهد بود از مصدق عالم تحقیر است که در عالم
 تحقیر طبق آسمان و زمین تا فته زیر قدم صاحب تحقیر نه قدم بر ندارد است اگر صاحب تحقیر
 باده زخم نهاده افسرده گردد از چون رخ + تقریباً میفرمودند که ابو بکر قاری رحمة الله میگوید که در کشتی نشسته
 بودم با دبر خاست و صبح در گرفت و خلق به عاگردان و فریاد برآشتن گرفته در دوشی بود و سر در گفتم
 پیچیده و جام حیرت کشیده پیش سو گرفته و گفته دیوانه خلق در دعا و زاری مانند تویم چیزی بگوئی سر از
 گفتم بیرون آورد و گفت معصومه عجب لعلک کیف ان قلب و سر در گفتم بر گرفته چه دیوانه است

لا علم لنا و ملائک صلح عبادت را آتش زده و خرم تقدیس و تسبیح با داده گویند ما عبادنا و عبادتک

الذی مع الخلق والطریقه افعال الذی مع النفس الحقیقه احوال الذی مع الله وشریعت ترکیب واجب
 است بافتیاد وادامه کارکنار زوایج نبود و طریقت تسفییل است تبدیل کردن برایم بحکمیه و حقیقت تجلید و روح
 است برغم اسوی الیه احوال شریعت نظام تعلیق دارد و احوال طریقت باطنی قابل علیه السلام و آقا
 من احوال الباطن خیر من احوال الظاهر حضرت قدوة الکبیر میفرمودند استن شریعت ظاهر
 نمودن بموجب استن طریقت حصول مقصود هر دو حقیقت هر کس دارد هر چه دارد و هر کس دارد هر چه دارد
 و هر کس یک دارد هیچ ندارد قطعه در سن داری کش نباشد در سحاره در سکاره و میباشد در سن داری هر کس
 داری دوست داری چادر است و در چون منصور خالی دس دارد شریعت شارح است و طریقت شارح
 طریقت است جان شکل است بیان آن در شریعت عمل نیست کردن است و طریقت نیز نیست
 رفتن التذییه هو الفضل یعنی مل بکاری نهان و بغایت در کوشیدن و الوضو عبادت است
 البسر و البصر و الشیخ چنانچه در شرع رخصت است که در غیر ظاهر کنند و غریبت است که در نهانند و نهان چنانکه
 چنانکه فی ناز کردن غریبت است و دو کانی آمدن رخصت و در مال اکرام احوالی کلمات کفر بنیان
 و حقیقت بموجب علیه السلام و قتل سلم ظاهر رخصت است یعنی اینها کنند و خدا از مدینه میگردد و غریبت
 است که خلاف مذکور سر نهادن و شریعت شهادت شنیدن ظاهر بر آنکه غریبت است آن بود که امر اول
 برقرار باشد چنانچه در سفر امر اول است و آن یکی بر خیزد و رخصت است که تشریف شو امر اول از شریعت
 است آسانی بود ظاهر فندی هر که در طریقت موافق شریعت نمود از رخصت طریقت هموم اند حضرت قدوة
 الکبیر میفرمودند که برخی اکابر توانند که احوال میان شریعت و طریقت جبهه همست و معافه از سبب است
 نه سائر مطلق و لیکن نزد این فقیر اتحاد و شریعت و طریقت و حقیقت با اعتبار است شریعت است
 آنکه در مسائل خودات و حال آن هر دو از انعمی است و اگر بحسب عقیده در شریعت و حقیقت نیز
 فرسنگ است چنانکه در سبکه وحدت وجود هرگز علماء و اصحاب حدیث تنق نشده اند و در حصول هر دو از
 نیز چه قدر تفاوت است نسبت در میان این آنست که فرق از بین آسمان است و ادنی تفاوت میان
 بر و چنانچه در اعمی و بعیر است که هل کیتوے انما غمی البصیر غیبت یکی از لذت و بکار گوید و اگر از دور
 و آثار گوید و مرس برانند و آنرا انعمی به بود و آنکه بسیار گوید و نسبت بعضی مسائل غروعات نیز توان
 تواند بود چنانکه اقول اسبغ از دمی چیدار و از اقل و اکثر الشراکین الایام است که مشرکان و عدالتی
 و انبار از چنانکه توحید امتناعی از وادیه شرک بیرون آیند و در توحید و آئیند و من حقن گزند تا که
 مطیع صوری باشند و حال آنکه دمی باز نیامیچ مذکور و مجز اطاعت فقط و در این سطح
 نظر حقیقت عبادت افتاده بود و بر آستان قوامی اسرار و مستقر نهاده که از کبریه و مخلص
 النجی و الا لاش کلا یغیدون و ما من قائل الا هو اخذنا صلیت علی من سجد لک

نکته در احوال باطنی شریعت ظاهر است و در احوال ظاهری طریقت باطنی است و در احوال باطنی طریقت باطنی است و در احوال ظاهری طریقت باطنی است

مستتر شده هر اینکه انکار وجود طاعت ایمان و سر نهادن با حکام خیریه گریان و مطلع شدن با امر عبادت
 اہم است ایات اگر کافر زبست + اگر گشتی + کجا در دین خود گمراه گشتی + اگر مسلم بدانستی که بت چیست
 بدانستی که دین در دست نیست + و فی الحقیقت همه عبادت عاید بسوی اوست خواه پرستش اصنام خواه نثار
 اسلام سمیت اگر نقش رخ و زلفت نبودی در همه اشیا + معان هرگز نکردی پرستش لات و عزت
 را + و دیگر در بنائی معابد کفر و بعد از مساجد مشرک مسئله مفتی بہ است که معابد اصنام قدیم بر زمین نزنند
 و از اخصام جدید برآوردن هم نهند از روی ظاهر قیاحت بت پرستی و شاعت عبادت گشتی
 چشم وحدت بین و اسلام محقق نیست پس چه حکمت بوده باشد با وجود مطلع شدن بر قیاحت در احوال اشار
 اعام و نویسی این امر شمیم دیگر چه نماید مگر آنکه واضع این مسئله را نظر بر حقیقت عبادت افتاده بود و گفته
 تحقیق همه عبادت اوست خواه طائف کعبه بود خواه دینی لات خواه در قبله بود خواه در خرابات +
 یا عجمی ای تیر غمت رادل عشاق تشنه + خلقی تو مشغول و تو غایت میانه + که متکلف بزم و گ
 ساکن مسجد یعنی که ترا میطلبم خانه بجانہ + و واضع حفظش ظاهر و باطن را هم نمیداند و از این معبد قدیم فرمود که
 بحال خود باشد که موجب کلی ذاتیون همه عبادت اوست اگر منم کند از عبادت باز داشته باشد
 و تحلیل بنداشته رباعی اگر چه سجده اصنام باشد + بظاهر باطنش اسلام باشد + کسی کین برتر من
 را بداند + پس اسلام و هم اصنام خواند + و بابت تنگد جدید و بنا مسجد شد بدین معنی فرمود از جهت مدح
 اسلام و اکمال امتودین و اگر ارام قطعه غلام سمیت آن مار فان زندانم + که در خواب زمستی چه بوشا رانند
 و بزم عبادت ظاهر کشیده پای برون + درون باطن اسرار راز دارانند + و آنها که بر این مجمع اتحاد شریعت
 و توحید کنند تحقیق کار زرسیده اند و جام نرم نهایت اسرار ناکشیده سمیت درینا بد حال بخت هم
 خام + پس سخن کوتاه باید و السلام بالنبی و آلہ الاکرام لطیفه و سمیت و قشتم در بیان دلالت
 وحدت وجود و ایمان بر این مرتبه شہود و اختلاف تعصبات شایخ در دو توفیق در ایشان قال
 الاشرف ذات مطلقة واحدا متلبسة بصورت الموجودات والا کون علی ما هی علیہ
 فی حد نفسها و حقیقتہا بالایمان حضرت قدوس الکبیر میفرمودند چون در سفرانی شرف
 بقی کا بر جای شرف شدیم و از خواہم بود ایشان پیوند آدمیم ذکر می در وحدت وجود افتاد بیشتر از
 وحدت وجود منکر بود حضرت شیخ محمد ہرلم بخاری و این فقیر ایشان اثبات دلائل میکردیم و از سخن
 بر وجه حصول بر این برای خاطر نشان ایمان می آوردیم اکنون جامع این نکات شریف و کلمات
 لطیف لایل بر این یکدیگر درین مجموعہ می آرد بگوشش پیشکش است بیانشنوازمین حدیثی درست
 زودت کہ تولدی چنین لبقت + باید دانست کہ در حق کتاب تصوف و سیرت اصحاب تعریف جلد
 دینی بکتاب وحدت احوالا و فعلا و اعتقاد و ایمانند علما باید کہ علم ایشان حقیقت ذات و صفات

لطیفه است و قشتم در بیان دلالت وحدت وجود

در این باب بحث کردیم و در باب بعدی بحث میکنیم

و افعال را برستی جل و علی ایشانند و در نه انبیاء که میراث ایشان از انبیا و صلوات الله علیهم من لدنی است
 و ایشانند که در باب ایشان است بلکه امتی کانبیاء بنی اسرائیل فی طریقه کعلماء بنی اسرائیل و انبیا
 که در شان ایشان است و مبین خلقنا امته یهدون بالحق و ایشانند که صحابی کالجی و امیر مقتدر
 اهدت الیه حجرج اقل و مقتدر را اهدت استند شریعت دانسته طریقت کرده بحقیقت حید و معبود و کلام و
 عمل شان را برست مضمونی بود را و خدا بر اینند بر برج حقیقت اختر اند و دانسته و کرده و معبود حید
 صفتند و آرمیده با علم و عمل زبان شان راست و میزان صفتند بی کم و کاست و آیمیم بصرف
 نصوصی که از کتاب و سنت متمسک بباب تصوف است برای اثبات وجود واحد کثر من ان واحد و کثر
 است اما این چند از کتاب همین و خبری چند از اخبار رسیده لمسلین و اثری چند از اصحاب و تابعین
 رضوا و الله علیهم اجمعین از بر تنیده درین تحقیق و درم انشاء الله تعالی و پیش از شروع محتاج نقد نه
 چند است و با کمال شوق توحید از وحدت و توحید از روی لغت قایل شدن است بوحث و وحدت
 بقاعده علم و قانون عقل و در نوع است که وحدت مطلقه من حیث الذات و الصفات و دوم وحدت
 مقیده من حیث الصفات لا من حیث الذات اما وحدت مسغه من حیث الذات و الصفات
 آن باشد یک ذات با صفات خود موجود باشد و ذوات دیگر با صفات خود معدوم کی حلات الباری
 احاکان الله و لم یکن معه شیء غیره اما وحدت مقیده من حیث الصفات فقط آن باشد که یک
 ذات منفرد بود بصفتی که شریک نباشد کسی با وی در ان صفات کی حلات الباری بعبث القدر
 صفت التخلیق پس وحدت مطلقه موجب الغایم و وجود غیر باشد و وحدت مقیده موجب الغایم و وجود
 فانه هم اکنون و با کمال توحید باری تعالی که معنی اثبات وحدت است من حیث الصفات در شرم بر چند سخن
 اطلاق کرده شد یکی آنکه گویند وی سبحانه تعالی واحد است ازین رو که سر او را برتش نیست خردی و این
 توحید را عبده با دون الله منکراند و دیگر آنکه گویند وی احد است ازین رو که خالق شای و مکران کون جز او نیست
 و این توحید را تنویه و افلاکیه و طالیجیه منکراند و دیگر آنکه گویند وی واحد است ازین رو که ملازم شبیه نیست
 و این توحید را شبهه منکراند و دیگر آنکه گویند وی واحد است ازین رو که قدیم است و قدیم نیست مکرر
 و آنچه خردی است همه حادث و این توحید را سبیه منکراند و دیگر آنکه گویند وی واحد است ازین رو که در
 ذات وی ترکیب نیست زیرا که ترکیب از عوارض اجسام است و وی سبحانه تعالی اجسم نیست و این توحید
 را جسمه منکراند اما توحید باری تعالی معنی اثبات وحدت است من حیث الذات و الصفات اطلاق
 کرده شود و معنی یکی مجازی و دوم حقیقی اما معنی مجازی آن باشد که گویند وی واحد است ازین رو که در جنب
 وجود و وجود شایا کلام وجود است زیرا که وجود شایا بین العالَمین کانتظار التخلیل بین التامین اما معنی حقیقی
 آن باشد که گویند حق سبحانه و تعالی واحد است ازین رو که غیر او موجود نیست همه است و این توحید را تنویه

و بعضی از علما منکر اندازی عزیز توحید حقیقی بی منتنه تا دلیل این توحید است و توحید صرف بی شائبه خلل و
استاد این توحید است و توحید بحت بی غلط تشبیه و تشبیل این توحید است و توحید صرف بی غلط تشبیه و تشبیل
و در هم نهی این توحید است و مقربان اقرب بحضرت ذوالجلال و الجلال باین توحید است و توحید صرف بی غلط تشبیه و تشبیل
این توحید است اکنون درین مقصود بر گیر و نصوص را گوش دار است اگر بخوای شواهد توحید را گوش
کن سومی بنده از توحید آیات اول از آیات کتاب کریم و قرآن عظیم که دال بر وحدت باری تعالی و توحید
است و انهم یفهمون قاطعه و واضح اوله ساطعه که ثبت وجود واحد است قوله تبارک و تعالی قل
هو الله احد کسبت توحید آن بر سه وجوه است توحید اول بر اسلوب عربیت است توحید دوم بر قیاس
مصول عقیده است توحید سیم بر قانون علم کلام است اما توحید اول که بر اسلوب عربیت است که گویم
مصدق است و سند است و آخر خبر متبدل است و سند است و اسناد که بنیهاست اسناد وحدت است
بجای باری تعالی و الله اسم علم است و دلالت میکند بر ذات و لا دلاله له علی شئ من الصفات
فیکه صفت است انی است و در اعلام معانی منظوم است و این از بر آنست که میان علم و وصف تفاوت و
تانی است که عارف فی علمه الخی و آخر اسم صفت است که دلالت میکند بر ذات باعتبار معنی وحدت
که در دست و شک نیست این وحدت مطلقه است لخلوها عن التقید و اسنادی که میان خبر و
متبدل است او خبر است حقیقت عقلی است لعدم شریبه المجازیس بر مقتضای این مقدمات که مفهوم
از قوله الله احد این باشد که باری تعالی واحد است من حیث الذات بی تعدد صفی از صفات زیرا که وحدت
چیزی من حیث الذات آنکه باشد باری تعالی ذات نباشد چنان هنگام که تحقیق ذاتین شود و در
یکی از ایشان من حیث الذات بی تعدد صفی از صفات محال بود و از خبر و بعد از این الفریق بین
الآیتین اعنی قوله تعالی قل هو الله احد و قوله تعالی ان الله کما له واحد اذ الوجود
هر دو آیت یعنی قول حق تعالی قل هو الله احد و قول حق تعالی ان الله کما له واحد چرا که وحدت
المفهومة من قوله تعالی قل هو الله احد هی الوحدة المطلقة المسندة الی اسم الذات
مفهومة از قول او تعالی قل هو الله احد همان وحدت مطلقه است که نسبت کرده شد به اسم ذات
المفیده لا تنفاد الذاتین الموجبة لانعدام وجود الغیر و اما الوحدة المفهومة من قوله
کما له یبدی نفس و ذوات را که موجب انعدام وجود غیر است و اما وحدت مفهومة از قول او
تعالی ان الله کما له واحد فی مقیدة و مسندة الی اسم الاله مفیده لا تنفاد الالهاتین
و ان حکم که احد پس آن مقید است و نسبت کرده شد به اسم الله و ظاهره بنده بر نفی وجود و
مستلزحه لا انعدام وجود المثل و اما توحید دوم که بقاعده اصول فقه است آنست که گویم من
است وحدت انعدام وجود مثل را احاد آیات حکمات است که صریح به اثبات التقیید و جمعاً

تفسیر
صفحه ۱۳۶

آنست که در کتب تفسیر از ابن عباس رضی الله عنه مرویست هر جا که در قرآن لفظ عبادت آمده از وی نقل
است و بقاعده حمل لا تشترکوا مطلق است و شیئا عام غیر مخصوص البعض پس معنی آیت بمقتضای این مقدمات
همچنین باشد یکی گویند خدا را و دیگری را می شریک یا رید و یکی از وجه و چیز را شریک و گویند در امری از آنکه
و شریک نیست که اثبات غیر لازم می آید مرند را شریک و مرفق تعالی را شریک زیرا که شرک در شرح عبارت
است از اثبات شریک نیست باری سبحانه تعالی را شریک گفته و شرعا و عرفا آنست که مراد از شرک بود با دیگر
در امر از امور و چون وجود غیر اثبات یا بدلا محاله و می شریک گردد و باری تعالی را در ذات و صفات و افعال
چه شرک در ذات عبارت از وجود ثبوت در ذات مثلا یکی گویند یا دیگری گویند یا این شرک است در ذات اما شرک
در صفات عبارت از حصول یک صفت در دو ذات مثلا یکی توصیف بود بصفت علم و حیات و دیگری
هم توصیف بود بصفت علم و حیات این شرک بود در صفات و شرک در افعال عبارت از اعتقاد یک
فعل از دو ذات مثلا از یکی عدل احسان صادر شود و دیگری غیر عدل احسان صادر شود این شرک بود
در افعال چون این مقدمه معلوم شد بگویم حق سبحانه میگوید یا اگر دیگری هم گویند یا محاله و شریک گردد و مرفق ادر
وات همچنین در صفات و افعال کسی گویند شرک در شرح عبارت از اثبات شریک مراد تعالی و تقدار
در صفت محسوب است اثبات طاعت شرک است بجهت شرک یا بجهت غیر مقتضی تقدیر نیست و تخصیص
وی قوله تعالی لا تشركوا به شیئا از آیات محکمات است و لا تشركوا فی نفس مطلق است و شیئا عام غیر مخصوص
بعض و شریک نیست که تید فیض عام غیر مخصوص البعض بدلی تشریحی نعم است و فیض الهی که لا یحیی و لا
عم و قوله علیه السلام اتقوا من الشرك الا ضغائن - و قوله علیه السلام الشرا و الشقاق فامتی
من ذیاب الفلأ السوءاء و قوله علیه السلام لحادث رضی الله تعالی انؤمن ساعة و سایر احادیث
وارد است مغیر این انحصار است و در کتب تصوف آورده اند که تفاوت مراتب شرک حسب تفاوت مراتب ایمان است
است و شریکیت که انحصار تمام احوال سالکان مغیر است بلکه متغیر است از ایمان تا نیکوتر آنکه گویند نفس شرک نیست
از اثبات شریک یا بیجا و مراد و مرتبه است و فی حلی اثبات شرکیت مراد بیجا و در صفت محبوب و فی اثبات
شرکیت حرجی است تا اگر در صفت موجود و بینها مراتب کثرت بعضها از بعض و مؤید این معنی قول سقیر
علیه السلام در جات یان الا یمان بضع و سبعون شعبه اداها ما طاة الا ذی عن طریق
بیان میفرمودند ایمان چند و هفتاد شاخ است از ایمان آن رقم کردن ایذا است از راه
المسلمین و اعلیها حکمة لا اله الا الله له یدکر الا اعلاها و اداها و قولا بینهما الا
مسلمان و املا آن گفتن لا اله الا الله است ذکر نفرموده مگر املا آن و ادائی آنرا و ترک نمودن آن هر دو را
انکه ثمره المتقاوله لهم فی ان ذلک داب البلاء اذ لهم احقر اذ عن الطویل هذا فی الله علیه
کثیره متغایره قسم جان خود را این مآثر اهل بلاغت است زیرا که ایشان را حقیر است از طول کلام این مضمون

در کتب تفسیر از ابن عباس رضی الله عنه مرویست هر جا که در قرآن لفظ عبادت آمده از وی نقل است و بقاعده حمل لا تشترکوا مطلق است و شیئا عام غیر مخصوص البعض پس معنی آیت بمقتضای این مقدمات همچنین باشد یکی گویند خدا را و دیگری را می شریک یا رید و یکی از وجه و چیز را شریک و گویند در امری از آنکه و شریک نیست که اثبات غیر لازم می آید مرند را شریک و مرفق تعالی را شریک زیرا که شرک در شرح عبارت است از اثبات شریک نیست باری سبحانه تعالی را شریک گفته و شرعا و عرفا آنست که مراد از شرک بود با دیگر در امر از امور و چون وجود غیر اثبات یا بدلا محاله و می شریک گردد و باری تعالی را در ذات و صفات و افعال چه شرک در ذات عبارت از وجود ثبوت در ذات مثلا یکی گویند یا دیگری گویند یا این شرک است در ذات اما شرک در صفات عبارت از حصول یک صفت در دو ذات مثلا یکی توصیف بود بصفت علم و حیات و دیگری هم توصیف بود بصفت علم و حیات این شرک بود در صفات و شرک در افعال عبارت از اعتقاد یک فعل از دو ذات مثلا از یکی عدل احسان صادر شود و دیگری غیر عدل احسان صادر شود این شرک بود در افعال چون این مقدمه معلوم شد بگویم حق سبحانه میگوید یا اگر دیگری هم گویند یا محاله و شریک گردد و مرفق ادر وات همچنین در صفات و افعال کسی گویند شرک در شرح عبارت از اثبات شریک مراد تعالی و تقدار در صفت محسوب است اثبات طاعت شرک است بجهت شرک یا بجهت غیر مقتضی تقدیر نیست و تخصیص وی قوله تعالی لا تشركوا به شیئا از آیات محکمات است و لا تشركوا فی نفس مطلق است و شیئا عام غیر مخصوص بعض و شریک نیست که تید فیض عام غیر مخصوص البعض بدلی تشریحی نعم است و فیض الهی که لا یحیی و لا عم و قوله علیه السلام اتقوا من الشرك الا ضغائن - و قوله علیه السلام الشرا و الشقاق فامتی من ذیاب الفلأ السوءاء و قوله علیه السلام لحادث رضی الله تعالی انؤمن ساعة و سایر احادیث وارد است مغیر این انحصار است و در کتب تصوف آورده اند که تفاوت مراتب شرک حسب تفاوت مراتب ایمان است است و شریکیت که انحصار تمام احوال سالکان مغیر است بلکه متغیر است از ایمان تا نیکوتر آنکه گویند نفس شرک نیست از اثبات شریک یا بیجا و مراد و مرتبه است و فی حلی اثبات شرکیت مراد بیجا و در صفت محبوب و فی اثبات شرکیت حرجی است تا اگر در صفت موجود و بینها مراتب کثرت بعضها از بعض و مؤید این معنی قول سقیر علیه السلام در جات یان الا یمان بضع و سبعون شعبه اداها ما طاة الا ذی عن طریق بیان میفرمودند ایمان چند و هفتاد شاخ است از ایمان آن رقم کردن ایذا است از راه المسلمین و اعلیها حکمة لا اله الا الله له یدکر الا اعلاها و اداها و قولا بینهما الا مسلمان و املا آن گفتن لا اله الا الله است ذکر نفرموده مگر املا آن و ادائی آنرا و ترک نمودن آن هر دو را انکه ثمره المتقاوله لهم فی ان ذلک داب البلاء اذ لهم احقر اذ عن الطویل هذا فی الله علیه کثیره متغایره قسم جان خود را این مآثر اهل بلاغت است زیرا که ایشان را حقیر است از طول کلام این مضمون

آیت چهارم از کتاب کرم و قرآن عظیم که نزدیک اصحاب وحدت مثبت وجود واحد است قوله تعالی
 لیس تجتنبه شی و هو البصیر و توحید بر دو وجه است و اول آنکه گویم چون غیر حق تعالی وجود
 ثابت کنیم مثل مرقع تعالی را لازم آید زیرا که ما ملئت عبارت از اشتراک در صفات است چون در دوم
 ذات اثبات باید اجمالاً صفات می نیز اثبات باید که وجود ذات بی صفات محال است و شک نیست که
 صفات حیوة و علم و قدرت و ارادت و امثال این و انجمله صفات باری تعالی باشد پس ذاتی که در این
 صفات باشد لابد آن ذات مثل حق تعالی باشد و اگر فی الشکل نفی ما ملئت و نفس آن غیر باری تعالی
 وجود فرض کنیم باری نفی ما ملئت و نفس وجود توانیم و اگر کسی گوید ما ملئت عبارت از اشتراک در جمیع
 صفات چنانکه در عقیده حافطیه مذکور است و عندنا هی بیلت بالامتزاک فی جمیع الاوصاف و صاف
 لولا اختلاف فی صفة لا یثبت المماثلة لان مثلین ما یسدا احد هما مسداً الاخر گویم مشارکة چیزی
 با چیزی در جمیع صفات ممکن نیست چنان هنگام مابه المفارقة غیر مابه المشاکلة شوی که بین افراد
 الماهیه مابه المشاکلة است و مابه المفارقة تعیین و شک نیست که تعیین صفت است حکم غیر
 فی مبادی اصول الکلام پس ثابت شد که باری ما ملئت اشتراک در جمیع اوصاف شرط نیست و نیز
 گویم حق تعالی گفت قل انما انشئتم مثلاً و هر کسی دانند که غیر علیه السلام در نسبت نه هیچ دیگران بود
 تا وی در ذل طعام و شراب که لازم است شربت است صفت اتی است کاجد که الحیثیث باین بود
 بعید که در وضو میان او میان سایر بشر بود در این نسبت و در ما ملئت ایشان ثابت کرد پس دانستم که
 باری ما ملئت مشارکت در جمیع اوصاف شرط نیست و نیز گویم قول فقهاست الا اعتبار بالامتنان من
 صفة الرجال و شک نیست که معقل علتی که پیدا میکند و عقل علیه واحد است و الاتفاق مقیس مثل
 مقیس علیه است و نیز گویم در ذیل مثل استد نیست در ما ملئت مگر در یک صفت که آن شجاعت است و آن
 شجاعت را هیچ یک از اهل لغت و علمایان ننکر نیستند اگر کسی گوید باری ما ملئت چون مشارکت در جمیع
 شریک گیری پس چرا در صفات ذاتی که عبارت است از اشتراک در تمام ما ملئت شرط گیری چنانکه در طولی
 گفته اند ان اشتراک فی الماهیه فتلان و چون حل ما ملئت باین معنی کنی حق تعالی مثل
 لازم نه آید زیرا که هیچ یکی از مخلوقات مشارک نیست در خلق و در تمام ما ملئت گویم چون در قرآن وحدت
 و کلام فقها و تریب باین معنی مثل علی الاطلاق یا فیم پس تعید مثل این معنی که مشکلمان میگویند نباشد
 مگر چه و اصطلاح و شک نیست که اصطلاح قومی حجت مگر در بر قومی دیگر و در دوم آنکه گویم قوله تعالی لیس
 حکمته شی از آیات حکمت است و مثل مطلق است و شی عام غیر مخصوص بعضی زیرا که هیچ یکی از اهل
 اسلام نگویند که حضرت عزت ما تعالی و تقدس مثل بجهتی هست و بجهتی نیست و نیز گویند باری تعالی
 را چیزی مثل هست و چیزی مثل نیست پس اگر ما ملئت را معنی که دانم بقیاد اشتراک در جمیع صفات بود

در حدیث آمده است که هر که باری را در جمیع صفات مشارک بداند او را حق تعالی میگوید

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين
والعقب الطيبين الطاهرين

والبقيد اشتراك در تمام اوست لامحال نفس مطلق مقید گردد و کما غیر مخصوص البعض مخصوص البعض
و شکی نیست که نقید نفس مطلقا تخصیص عام غیر مخصوص البعض بر لیل متراخ است و نسخ المحکم
لا یجوز کما عرفت لهذا مضی آیت یخبر ان کتاب کریم و قرآن عظیم که نزدیک این حد و ارباب توحید
مثبت وجود واحد است است قول تعالی کل شیء هالک الا وجهه توحیدی بر نوحه است که با تفاقر
مجموعه و اهل تفسیر مراد وجه اینها ذات پاکست تعالی و لازمی لغت پاک نیستی است و اما آنکه نیست که گویند
بقاعده حریت متفق این کلام همچو سق زید قائم است پس بر مقتضای این مقدمات گفته شد مفهومی که
چنان باشد که هر چیزی که جز حق است نیست است و نیست جز حق و شکی نیست که این معنی مثبت و کذب
حق است و نافی وجود غیر اگر کسی گوید پاک اندوی اخت نیست است مطلق و کذب شش مطلق بلکه بیشتر
که موت و فناست و شکی نیست که موت و فنا سبقت وجود قضا کند گویم وجودی که ایش عدم و
آخرش فناست نزدیک اولو الاسباب آن جو حکم عدم دارد و لا یخلی وجه بین العدمین کما
الطهر المتخلل بین الدمین و نیز گویم وجود اشیا بخود نیست و اشیا از بین دمی که قیام دمی بخود بقیام
کنند وجود ندارد و جوهر که از انروست که قیام بحق دارد و شکی نیست که چنین دمی و اولی خود وجود و نشاند
بلکه عدم صرف انکارند چنانکه حضرت اوحه الدین کرمانی دارد و مقتضی چیزی که وجود او بخود نیست +
هستیش نهادن از خود نیست هستی که بحق قیام دارد و او نیست و یک نام دارد و آخیش هستی است
با نام و سائیه است اکام + چون سایه از است اعدت مایه + پس نیست حار اصل مایه هست
است و یک است مطلق + نزدیک حکیم نیست جز حق + بر نقش خود هست نشاند نقاش + پس نیست درین
سیار نقش باش + خود گفت حقیقه و نشاند و از دمی که خود نود خود دیده پس از یقین که نیست
و الله و سوچ حقیقی سوسی الله ظهور حق باشد و قیام آینه حق مانند قیام حلی است آب و ظهور حق باشد
مانند ظهور آبست بصورت حباب یا مانند قیام هوا است بصورت قطره و ساک مادام که بر اسطر محجب
بر شربت و راجد است پندار که اشیا موجود است چون بفضائی قریب رسد و محجب غلظت وجود و اشیا را
معلوم باد و الذین کفرُوا اعمالهم کسراب بقیعة یحسبه الظمان ماء حتى اذا جاءه
المعید الا شیا و وجد الله عنده انهم یعنی است که گویند چون حدوث بمقارنه قدم بود متلاشی شود و
موجودیت بطور ربوبیت منضم گردد و ساک را شام کل من علیها فان ویسفی وجهه ربك ذو الجلال
و الاکرام در آئینه کائنات جمال نماید و آنکه کل شیء هالک الا وجهه یعنی دارد نیست هر که در لوله
طریقت با حقیقت سالکیت + نزدیک غیر وجه الله حلیه پاک است آیت ششم آیات حکمت است
که مثبت وجود واحد است و اینها اولی فله وجهه الطریق توحیدی است که این مقوله مکالت و تولیت
از دمی نیست که کور دان است و تم اشارت است بسوی آن مکان که مفروض این نیست و مراد از و است

شمرته است و باقی خواستند گفت بر خدا که صاحب زندگانی است و است پس بر کجا که را می آید پس باقی بقدرت

بسم الله الرحمن الرحيم

بعضی از اهل ظاهر گویند که حدیث معمول بر روی است نه بر روی تاولیست غیر ناشی از دلیل و اگر گویند که اسناد و روایت حدیث اسناد مجازی است و مراد نیست که من مرافی فقد راعی عبدالحق و در اصول الحق گفته شود اما در حقیقت بی مرجعی کردن و حقیقت با بی ضرورتی مهمل گذاشتن مجاز از حقیقت گزیندن اسلم علی تقلید است نه داب ارباب تحقیق چه که در باب تحقیق چهار کلمه بر جای گرفته و پشت پای پیچزد و در روی دلی حقیقت آورده با عی شش مرتبه حقیقی بخوریم و چهار کلمه بر جای زخمیم از سانس گرسانی را با ایکی در داده باز خیم قومی که وحدت حقیقی حق با این ظلال و مرالی فهم نتوانستند کردن لاجرم بدین اوایات باره مشغول شدند و میایند اکثرهم الا کما ان الذین لا یعنی من الحق شیئا ای عزیز چون **مختصر** صلی علیه و آله و سلم تمام آیات ناطق شده و اخبار شایسته انکار بخیر و دیگر از اعمی چنانکه فرمود بیت من ای گفت احمد در بیان و تو کجایی که گویی در بهان حضرت عین القنصات فرموده خبری ترا از خدای خوانم آن حد فوایم و چیزیم که تو از احمد خوانی ما از خدای میخوانیم **حضرت قدوه** الکبریا میفرمودند که شیخ با معنی این سخن را میگوید ناشی **محمد و محمد خدای** را بر سالت آورد سکنه برین را با اینجا شامی تمام است ابیات مرخوانی خود مدام می و نظر خجسته ترک خاتم آری عشته میام در گنجید خود بود که خود میسری کرده **حضرت قدوه** میفرمودند در حق اصحاب تصوف و عمده میام ارباب معرفت مسئله وحدت وجود است و اندک ناعی که درین مسئله وحدت شیخ عبدالرزاق کاسی و حضرت شیخ علاء الدین و ... **ابا بر سیکد** از اسال سکا بات بهیدر کردن این فقیر و امیر اقبال سیستانی در میان بوده ... **شیخ عبدالرزاق** امیر اقبال همراه بود و از این ... **تورشان** حضرت شیخ اکبر و سخنان می چه عقدا دارد در جواب گفته که ویرا مردی عظیم الشان و عالی قدر میدانند و ویرا بسیار می پسند و ما میفرمایند که درین سخن که حق را وجود مطلق گفته غلط کرده و می گفته که اصل همه معارف او خود همین سخن است و ازین بهتر سخنی نیست که شیخ توانی انکار میکند و جمله انبیاء را و امیر برین مذهب بوده اند امیر اقبال این سخن را شیخ خود نقل کرده شیخ از در جواب نوشته است از هیچ مل و محل همین سوالی سخن کس نگفته است و چون نیک باز شکافی مذهب طبایعیه و دهریه بسیار بهتر از عتیده و امثال این و نفی ابطال ان سخنان بسیار نوشته چون این خبر شیخ عبدالرزاق کاشی رسید شیخ رکن الدین علاء الدین که کتب نوشته و شیخ از جواب نوشته جامع نکات ایشان هر دو مکتوب را عبارت آن پسندیده کیشان باشارت مبارک نقل کرده و آن نیست مکتوب امداد نماید و توفیق و انوار تو و تحقیق از حضرت احدیت بظاہر نظر و باطن انور مولانا ان عظم شیخ الاسلام حافظ اوضاع الشریعت قدوه ارباب الطریقت مقیم سر دقات الجمال مقوم سهار جمال علاء الحق والدین غوث الاسلام و خاتم مذهب یعنی عالم که آنجا که حد گفته یعنی میایند امثال دست و سایر که در اخبار سابق گفته است انجمنی را واقع نمایند

بعضی از اهل ظاهر گویند که حدیث معمول بر روی است نه بر روی تاولیست غیر ناشی از دلیل و اگر گویند که اسناد و روایت حدیث اسناد مجازی است و مراد نیست که من مرافی فقد راعی عبدالحق و در اصول الحق گفته شود اما در حقیقت بی مرجعی کردن و حقیقت با بی ضرورتی مهمل گذاشتن مجاز از حقیقت گزیندن اسلم علی تقلید است نه داب ارباب تحقیق چه که در باب تحقیق چهار کلمه بر جای گرفته و پشت پای پیچزد و در روی دلی حقیقت آورده با عی شش مرتبه حقیقی بخوریم و چهار کلمه بر جای زخمیم از سانس گرسانی را با ایکی در داده باز خیم قومی که وحدت حقیقی حق با این ظلال و مرالی فهم نتوانستند کردن لاجرم بدین اوایات باره مشغول شدند و میایند اکثرهم الا کما ان الذین لا یعنی من الحق شیئا ای عزیز چون **مختصر** صلی علیه و آله و سلم تمام آیات ناطق شده و اخبار شایسته انکار بخیر و دیگر از اعمی چنانکه فرمود بیت من ای گفت احمد در بیان و تو کجایی که گویی در بهان حضرت عین القنصات فرموده خبری ترا از خدای خوانم آن حد فوایم و چیزیم که تو از احمد خوانی ما از خدای میخوانیم **حضرت قدوه** الکبریا میفرمودند که شیخ با معنی این سخن را میگوید ناشی **محمد و محمد خدای** را بر سالت آورد سکنه برین را با اینجا شامی تمام است ابیات مرخوانی خود مدام می و نظر خجسته ترک خاتم آری عشته میام در گنجید خود بود که خود میسری کرده **حضرت قدوه** میفرمودند در حق اصحاب تصوف و عمده میام ارباب معرفت مسئله وحدت وجود است و اندک ناعی که درین مسئله وحدت شیخ عبدالرزاق کاسی و حضرت شیخ علاء الدین و ... **ابا بر سیکد** از اسال سکا بات بهیدر کردن این فقیر و امیر اقبال سیستانی در میان بوده ... **شیخ عبدالرزاق** امیر اقبال همراه بود و از این ... **تورشان** حضرت شیخ اکبر و سخنان می چه عقدا دارد در جواب گفته که ویرا مردی عظیم الشان و عالی قدر میدانند و ویرا بسیار می پسند و ما میفرمایند که درین سخن که حق را وجود مطلق گفته غلط کرده و می گفته که اصل همه معارف او خود همین سخن است و ازین بهتر سخنی نیست که شیخ توانی انکار میکند و جمله انبیاء را و امیر برین مذهب بوده اند امیر اقبال این سخن را شیخ خود نقل کرده شیخ از در جواب نوشته است از هیچ مل و محل همین سوالی سخن کس نگفته است و چون نیک باز شکافی مذهب طبایعیه و دهریه بسیار بهتر از عتیده و امثال این و نفی ابطال ان سخنان بسیار نوشته چون این خبر شیخ عبدالرزاق کاشی رسید شیخ رکن الدین علاء الدین که کتب نوشته و شیخ از جواب نوشته جامع نکات ایشان هر دو مکتوب را عبارت آن پسندیده کیشان باشارت مبارک نقل کرده و آن نیست مکتوب امداد نماید و توفیق و انوار تو و تحقیق از حضرت احدیت بظاہر نظر و باطن انور مولانا ان عظم شیخ الاسلام حافظ اوضاع الشریعت قدوه ارباب الطریقت مقیم سر دقات الجمال مقوم سهار جمال علاء الحق والدین غوث الاسلام و خاتم مذهب یعنی عالم که آنجا که حد گفته یعنی میایند امثال دست و سایر که در اخبار سابق گفته است انجمنی را واقع نمایند

بعضی از اهل ظاهر گویند که حدیث معمول بر روی است نه بر روی تاولیست غیر ناشی از دلیل و اگر گویند که اسناد و روایت حدیث اسناد مجازی است و مراد نیست که من مرافی فقد راعی عبدالحق و در اصول الحق گفته شود اما در حقیقت بی مرجعی کردن و حقیقت با بی ضرورتی مهمل گذاشتن مجاز از حقیقت گزیندن اسلم علی تقلید است نه داب ارباب تحقیق چه که در باب تحقیق چهار کلمه بر جای گرفته و پشت پای پیچزد و در روی دلی حقیقت آورده با عی شش مرتبه حقیقی بخوریم و چهار کلمه بر جای زخمیم از سانس گرسانی را با ایکی در داده باز خیم قومی که وحدت حقیقی حق با این ظلال و مرالی فهم نتوانستند کردن لاجرم بدین اوایات باره مشغول شدند و میایند اکثرهم الا کما ان الذین لا یعنی من الحق شیئا ای عزیز چون **مختصر** صلی علیه و آله و سلم تمام آیات ناطق شده و اخبار شایسته انکار بخیر و دیگر از اعمی چنانکه فرمود بیت من ای گفت احمد در بیان و تو کجایی که گویی در بهان حضرت عین القنصات فرموده خبری ترا از خدای خوانم آن حد فوایم و چیزیم که تو از احمد خوانی ما از خدای میخوانیم **حضرت قدوه** الکبریا میفرمودند که شیخ با معنی این سخن را میگوید ناشی **محمد و محمد خدای** را بر سالت آورد سکنه برین را با اینجا شامی تمام است ابیات مرخوانی خود مدام می و نظر خجسته ترک خاتم آری عشته میام در گنجید خود بود که خود میسری کرده **حضرت قدوه** میفرمودند در حق اصحاب تصوف و عمده میام ارباب معرفت مسئله وحدت وجود است و اندک ناعی که درین مسئله وحدت شیخ عبدالرزاق کاسی و حضرت شیخ علاء الدین و ... **ابا بر سیکد** از اسال سکا بات بهیدر کردن این فقیر و امیر اقبال سیستانی در میان بوده ... **شیخ عبدالرزاق** امیر اقبال همراه بود و از این ... **تورشان** حضرت شیخ اکبر و سخنان می چه عقدا دارد در جواب گفته که ویرا مردی عظیم الشان و عالی قدر میدانند و ویرا بسیار می پسند و ما میفرمایند که درین سخن که حق را وجود مطلق گفته غلط کرده و می گفته که اصل همه معارف او خود همین سخن است و ازین بهتر سخنی نیست که شیخ توانی انکار میکند و جمله انبیاء را و امیر برین مذهب بوده اند امیر اقبال این سخن را شیخ خود نقل کرده شیخ از در جواب نوشته است از هیچ مل و محل همین سوالی سخن کس نگفته است و چون نیک باز شکافی مذهب طبایعیه و دهریه بسیار بهتر از عتیده و امثال این و نفی ابطال ان سخنان بسیار نوشته چون این خبر شیخ عبدالرزاق کاشی رسید شیخ رکن الدین علاء الدین که کتب نوشته و شیخ از جواب نوشته جامع نکات ایشان هر دو مکتوب را عبارت آن پسندیده کیشان باشارت مبارک نقل کرده و آن نیست مکتوب امداد نماید و توفیق و انوار تو و تحقیق از حضرت احدیت بظاہر نظر و باطن انور مولانا ان عظم شیخ الاسلام حافظ اوضاع الشریعت قدوه ارباب الطریقت مقیم سر دقات الجمال مقوم سهار جمال علاء الحق والدین غوث الاسلام و خاتم مذهب یعنی عالم که آنجا که حد گفته یعنی میایند امثال دست و سایر که در اخبار سابق گفته است انجمنی را واقع نمایند

اینست که هرگاه بخواهیم از این مکتب بیرون آید باید از این مکتب بیرون آید

المساین توالی با و در جات ترقی در مراحج تخلقا با اخلاق الله تعالی بعد از تقدیم مراسم دعا و اخلاص منیا
که این درویش بزرگ نام قدس شمس اعظم نموده باشد لیکن چون کتاب معروفه مطالع کریم و بحث در آنجا مطابقت
مقتضه خویش بنافیه اندازان در راه امیر قبال میگفت که خدمت شیخ علاء الدوله طریقی محی الدین العربی را
در توحید نمی پسندد و عا گو گفته اند شیخ هر که او دیدیم و شنیدیم بر نحی بوده اند آنچه در عوده یافتیم نیز بطریق است
مبالغه نمودند که چیزی نیست در میان گفتیم که شاید موافق خدمت شمس نیست و در بخش نماید اکنون نمودند که بجز عقل
سخن بخش قوی نمیناید و تشیع و تخطیه بفرمانند از روی درویشی غریب یافت مرا بر مکتبی بایستاد
نیفا و بجز خبر بکفر کردن لایق نیست و یقین انداختیم آنچه نوشته ام تحقیق است نه از شر نفس و بخش و فوکل
ذی علم علیه پوشیده نیست که هر چه بر قانون کتاب و سنت مبنی نه بود و زاین طائفه اعتباری ندارد
به طریق متابعت می سرزد و بنا بر این برین دو کبر است سید فیضیه آتانی باقی باقی و فی النفس
حتی بکین گفته است حق اولو یکف بر یک الله علیه کل شیء شیهه الا انهم فی مرتبه من لغه
رتبه که آینه بکل شیء محیط مردم روزه در سه مرتبه مرتبه نفس و اینطایفه اهل دنیا و تابع
خویشند و اصحاب حجاب منکر حق اند و صفات او را نشاند و آن را سخن مصطلح گویند ایشان را خدا تعالی فرمود
قل ارادتم ان کان من عند الله شو کفر لعله من اصل من هه شقاق بعید و الی الی ایشان
ایمان آوردند که شود و از روزم تخلیص بود و مردم مرتبه قلب بود و اهل ان مقام از آن مرتبه که اند و عقول
ایشان صافی گشته و بدان رسیده که آیات مینات حق استلال کنند و تفکرات آیات که افعال و تصرفات
الهی اند و ظاهر فایده افضل معرفت صفات و اسما و در چند افعال آثار صفات اند و صفات و اسما
مستند انزال پس علم و قدرت و حکمت حق بچشم عقل معنفا از ثوب مهابتند و سمع و بصر و کلام حق در عین
انفس انسانی و افاق این جهانی بزیانند و بقرآن و حقیقت او معرف و معترف شوند حجتی بکین لعله
انه الحق و اینطایفه اهل برهان باشند و در استدلال ایشان احوال چون نور قدس و اتصال بخصی
و احادیث که محل کثرت است عقول ایشان چنان شود که بصیرت گردد سمیت منور گردد و از نور سیر
که گردد و بصیرت چنان بصیرت و تجلیات اسما و صفات الهی پیدا شود و صفات ایشان در صفات حق
محو گردد و آنچه طاقاول دانند ایشان میند و بر دو قسم انفس ناطقه نور قلب مرکبی گردد و لیکن نور العقول
تخلیق با خلق آبی باشند و ذوالعین تحقیق آن پس بدخلقی از ایشان محال باشد و همه را در مرتبه خود
بایست و توجوه آن نگویند منهم سیوم مرتبه روح بود و اهل ان مقام از مرتبه تجلیات صفات گذشته اند
شماره رسیده باشند و شهود جمع احادیث یافته و از نفی نیز گذشته و از محب تجلیات اسما و صفات و کثرت
تعیینات سیمه در حضرت امدت حال ایشان اولو یکف بر یک الله علیه کل شیء شهید و اینطایفه طو
را اینه حق میند یا حق را حق خلق و بالاترین استملاک است در عین احادیث ذات و محبوبان خلق را و مورد

اینست که هرگاه بخواهیم از این مکتب بیرون آید باید از این مکتب بیرون آید

نقش یعنی بصورت هم بود که ششما در نقش این صورت پرست . اهل این معنی است که صورت پرست
 قال علیه السلام فی الدعا یا رحمن اللدینا ولاخرة وریحها . نقل است که تجلی جسمی بعد از غلبه نما خواهد بود
 و همه مجربان شفاعت خواهد فرمود و در طوابع مسطور است چون حق تعالی اذن شفاعت مجربان را در همه
 کس از خواص بنیاد او لیاء در خواست مجربان کند از همه آخر حق تعالی سبحانی اسم الرحیم بود اهل حق
 و ادویه است که بواسطه شفاعت با حق تعالی سخن گویند و مشاهد اوزمانی محال مقام با بندیدین
 مجرم مطلوبی ذلک سر و سرچین اصلی است و بقیع عارضی قبیح نکود و لنگار روحانی کجاست جهانی
 و لازم جسم او سالم نماید و لازم ای بی باوچه نماید کل مولود یولد علی الفطرة الا اسلام فتریه ایهو
 او بیض و زان او بچسبانه . و ملائکه جنت تهذیب و سرچین مستطیع اسمی از اسما حق تعالی بیچگونگی عالم
 زسانند که آنکه علتی عارضی شده با غده مخالف بری زوال علت علاج بارغ و جرات کنند تا که است
 و است چنان شای مرتفع شد عذاب بده چنانچه زرفا لیس بعد از خلوص تش ضرر نرسد
 حضرت قدوة الکبرایم فرمودند بقرب مغفرت سخن برآمد در تفسیر آمده است و در است و کشف
 بعضیک دیک فخری رسول صلعم فرمودند که کینه از امت من موعود ماند و نیل بنده از بندگان
 خدا تعالی اگر در موعود ماند با رضی شود و ملائک شفاعت میکنند و از حصیان پاک غایب است که شاد و کیران
 ایستادی کویت اگر باشد بداند که این از بند باشد درین شایسته بیانی الهی . انگوش کاروان لا تناس
 که چون غیر از این است که جمیع ساکنان . سجا و دیگری سوگ ندارد درین سواجر او سود ندارد
 که باشد غیر و کین شوق گیرد اگر میان کین است و کین . همه ات و راحت جهانی شراب عشق انسانی و جهانی
 را و ایدر از وی تحقیق باوند جان از سو تحقیق اسی کوایم برهات گیرد همه باشند من موعود پذیرد
 اگر این صفت در ذاتش باشد زلفت موعود چون شایسته اگر بی درین از روی تحقیق کمال دیگر است و تحقیق
 بیا شایسته که در نیکو کم گوی که کم بر دینین این کم گو اگر گفتیم حالی در گزاریدید درین گفتیم در موعود دارید

له ای که درین صورت پرست . اهل این معنی است که صورت پرست . نقل است که تجلی جسمی بعد از غلبه نما خواهد بود . و همه مجربان شفاعت خواهد فرمود . و در طوابع مسطور است چون حق تعالی اذن شفاعت مجربان را در همه کس از خواص بنیاد او لیاء در خواست مجربان کند از همه آخر حق تعالی سبحانی اسم الرحیم بود اهل حق و ادویه است که بواسطه شفاعت با حق تعالی سخن گویند و مشاهد اوزمانی محال مقام با بندیدین مجرم مطلوبی ذلک سر و سرچین اصلی است و بقیع عارضی قبیح نکود و لنگار روحانی کجاست جهانی و لازم جسم او سالم نماید و لازم ای بی باوچه نماید کل مولود یولد علی الفطرة الا اسلام فتریه ایهو او بیض و زان او بچسبانه . و ملائکه جنت تهذیب و سرچین مستطیع اسمی از اسما حق تعالی بیچگونگی عالم زسانند که آنکه علتی عارضی شده با غده مخالف بری زوال علت علاج بارغ و جرات کنند تا که است و است چنان شای مرتفع شد عذاب بده چنانچه زرفا لیس بعد از خلوص تش ضرر نرسد حضرت قدوة الکبرایم فرمودند بقرب مغفرت سخن برآمد در تفسیر آمده است و در است و کشف بعضیک دیک فخری رسول صلعم فرمودند که کینه از امت من موعود ماند و نیل بنده از بندگان خدا تعالی اگر در موعود ماند با رضی شود و ملائک شفاعت میکنند و از حصیان پاک غایب است که شاد و کیران ایستادی کویت اگر باشد بداند که این از بند باشد درین شایسته بیانی الهی . انگوش کاروان لا تناس که چون غیر از این است که جمیع ساکنان . سجا و دیگری سوگ ندارد درین سواجر او سود ندارد که باشد غیر و کین شوق گیرد اگر میان کین است و کین . همه ات و راحت جهانی شراب عشق انسانی و جهانی را و ایدر از وی تحقیق باوند جان از سو تحقیق اسی کوایم برهات گیرد همه باشند من موعود پذیرد اگر این صفت در ذاتش باشد زلفت موعود چون شایسته اگر بی درین از روی تحقیق کمال دیگر است و تحقیق بیا شایسته که در نیکو کم گوی که کم بر دینین این کم گو اگر گفتیم حالی در گزاریدید درین گفتیم در موعود دارید

لطیفه بست و هشتم در بیان توبه

قال لا تشرف التوبة هي الاعراض عن الاعمال البقية والاقبال على الاعمال الحسنة
 باید دانست که توبه چهار شطرا از اعراض از اعمال باقیه و اقبال بر اعمال حمیده و اعراض از کارهای
 بشری و هلاک عصری چنانکه عمل و عشر و حد و نفاق و کذب و بخل و حرص و طمع و غضب و عجب و ریا
 و مباهات و عیب و امثال آن مادام که شخص درین اوصاف موصوف باشد محبوب از خدا و رسول الهی السلام
 و ادویه صاحب شرح مکلف ازین قیاس منع فرموده هر که صفات مذکوره را بگذارد و بعکس آن صفات مجید را
 نصب کند چون سخاوت و مروت و خلق نیک و نواضع و کم آزاری و دین و دی مهربانیت نیک مندرج است
 و فرمود بعد از شرف بهما بگیر که توبه در کرداریدن است از اعمال بد و در آوردن بر اعمال نیک

لطیفه زبانت و هشتم در بیان توبه

در روزی که بدست پیری ملاقات حاصل کرد

بیت با من مدتی آزارم چه خواهی کن ؟ که در تربیت ما غیر از این گناهی نیست حضرت
قدوة الکبرار میفرمودند هر یک صفت و اوصاف نمیند مذکوره اهل عبادات و عبادات
ساکت باشد بود تا صدیکه اگر بر یک صفت از اوصاف مذکوره اقدام نماید باقی او نشاء در زمین او منقطع
بود. نقل است دردی که بانواع فنون سرقه آراسته بود که بغیر از این در آمد و طلب دت کرد چون
او مشهوره آفاق باین فن بود فرمودند که از دت عمارت از تو به است میباید که از کار مشهوره خود
تو بکن گفت از من هرگز نخواهد شد چون بمالعه به هدیکه از حد رفت شیخ از وی یک عهد گرفت
که یک سخن از ما قبول کن باقی را حاکمی او قبول کرد و آن سخن آنست که تو در علم خویش انصاف
ورز و همکاری که کنی با انصاف میکرده باش چون این سخن قبول کرد شیخ و بر مریداخت چون سخا
و امداد و عیال و خرج معشوه از او درخواست گفت دهانه خرج چند روزنه باشد گفت دوسه روزنه خواهد بود
گفت آنده اف باشد که قوت دوسه روزنه در خانه باشد من بدزدی بروم چون قوت تمام شد شیخی
خانه برآمد و بخانه مسایه درآمد بخاطرش رسید که انصاف نباشد که بخانه مسایه دزدی کشم در خانه بای
برفت باز حاضر شد رسید که این خانه نیز میمشتا است انصاف نباشد که بخانه همشتا کشم از وی
کنم حاصل همه شهر میمشتا برآمدشی بخاطرش رسید که بخانه باو شاه در آیم که از بیت المال چیزی را
که حق میمشتا کشید چون بخانه باو شاه رسید و دست نهاد و گفت انصاف نباشد که
عمر چندین را بجزایر از محزن خاص بگیرم و مردم عام صرف کنم بدیده یکم سیاه گرفت آنهم زیاده
منو بدیده را بپاره کرد و جزوی یکم گرفت از محزن برآمد چون درست مغربی از او را ضربت شوق
طلوع شد و غوغا بشهر افتاد که در خانه باو شاه دزد افتاد چون نقشیش کرد دزد بدیده را
بسیم یاه دیا ده بپرده است چون در آن زمانه آن پادشاه مصفت بوده باشد گفت این دزد
خالی از انصاف نبوده پیدا کنید چون مشهوره آفاق بود حاضر آوردند باو شاه از در آمدن مخبر
شدن چیزی اندک استفسار کرد و گفت که باو شاه هم من بحضرت شیخ خود عهدی کرده ایم که از وی
عذر دل نمیتوانم کرد و وقعه تمامی بعضی ساینده شاه گفت راست میگوید چون تو این قدر انصاف
ورزیدی مرا هم از انصاف نباید گذشت حکم کرد که دیر از بیت المال مبلغی معین نکند که حق
دینی از آن باشد همچنان کردند و تفرج با فرمودند همچنان الله از اقدام یک بیت عهد و دزدی را
هر شبه رسانید اگر کسی به همه سیرت موصوف گردد و بچند صفات معروف بود چه بپند و با عملی
الهی کو سیرت انصاف گردد و چه عفو صفت نایف گیرد و اگر باین همه صفات گردد و در دلش انصاف گیرد
حضرت قدوة الکبرار میفرمودند انصاف توبه به نسبت عموم خلافت است کما قال الله تعالی تو جاب
والله جمیعاً که مردم به هر ساعت جنگش امن توبه زنت از دست بگیر میان اصول شد کفر از کفر

در روزی که بدست پیری ملاقات حاصل کرد

توبه کننده تا بایمان مشرف شود عاصیان معاصی از آیند و طعیان طاعمان طاعت می کنند و منکر منکر از منکر منکر
برینند و بجای بدو اهل حق کنند و اهل سلوک از مقامات ادنی باعلی و محاب کشفین از غایب منکر منکر منکر
مقام دیر فرزند بود که از وی باعلی ترقی کند که در کلمات شایخ افشاده است من رخصه اعظم
سقط عن امامه ابیات پائی طلبت که بدین فتاد به هر چه رسیدش بسراونه نهاد
کام بکام از چه فروز تر بود به کام از آن کام بدون بود به هر که ازین گونه ندارد عثمان به
باز در آن سینه زدن و آن نشان به اشرف این راه زبستی زبستی به راه پلندیش زبستی نشد
حضرة الکبریا میفرمود که بجا نشد تا بیا از این چه بنده زیاده بینا که وی میگویی محبت و خدا تعالی میفرماید
قلت بعد تو بیا نیت است چه توبه عوام و سوانح کبار بود از ترغیب عیان میدن و ارباب نیت مقام خراس
کمال الله تعالی و انیدو الی بگو و جمیع از سنا رجوع از خط و رجوع ترک بگو و نفس راه بابت
عشق و محبت معرفت و قدرت دریت که مقام انبیا و مرسل و اولیا کمال بر حقیقت نیت احوال از سنا
و نزد بعضی مرتبه نیت بود و نیت و بعضی میگویی التوبة من جهة العبد والا نية من المعبود
والتوبة في حق الطالب والا نية من مواهب المطلوب + حضرة قدوة الکبراء
میفرمودند توبه بنوعی کنند که اصلا بسوی او رجوع نکند بلکه خطره خطور نبود و اصل رزق نیز کمیز نبود
استغفار را بگوید اما معرفت زود اظهار گردد و او کار بر سر زمان توبه کردن و باز شکستن استغاده کرده اند
باعلی دل از این راه توبه به محبت خوشی از توبه به بهر زبستی زبستی به بهر توبه توبه توبه توبه
و بعضی بر عکس گفته اگر چه هر روز گناه واقع شود توبه بعد قول و دعا اگر کند در دائره التائبین
الذنب کمن لا ذنب له + در ایام حضرت قدوة الکبریا میفرمودند تا بجا نیت خود که کند
باید که اول غسل بجا آورد و گناه برای یکانه بگذارد و از ولایت شیخ نهاد و طلبد التوبه شود باشد و گناه
بعضی را توبه کند و در مناجات بخواند الهی حاضر را بدینجه امکان بود پاک گردم و بیا حق دست میبند
بغایت خویش آنچه غیرت از لوح و لیس میبوی و این دعا بخواند اللهم طهر ظاهری بالماء و باطنی
بالعصا و تائب باید که جزم جهان بجا طرح کند که هرگز باز باین جرمه مرکب نخواهم شد بعد از سان عجم که
پشیمان باشد و توبه با خون عقوبت در رخ و امید بهشت کند فاصه برای رضای خدا تعالی خود شنوی
چنانچه است که تصحیح میفرماید اگر منی چندین موجودات بی بهایت و مخلوقات بیخایت در مکان مخلوق نکرد می
سرای بندگی نیست می بکلی بود که با سید بر بند ابیات کسی گفتن شدیم عقیاب به بناید کرد
کرده توبه توبه که مشهور باشد مذمذم و مذمذم مذمذم مذمذم مذمذم مذمذم مذمذم مذمذم مذمذم مذمذم
میفرمودند هیچ مذمتی بالاتر از توبه بعدی از انابت نیست اگر از جهت توبه گام برآورده باشد و در راه پند
اگر چه توبه نیت نصیب شده باشد مغفوران توبه در برابر عاصی بنده و محبت بین بد که بر عاصی توبه کند

طریق نوید و ابواب اصحاب طریقت

تفصیل گان بانی کبریا

حسرة قدوة الکبریا میفرمودند که گناه کاران را شرمزده است و در دست السرة و قتل المؤمنین
تجدید کنی و چهار روز زبان التذلل و ذوق الفاحشة و الیمین الیفا حرة و سید در شکر اکل
الزبا و شرب الخمر و اکل مال الیتیم و دو با نام نهانی الزنا و اللواط و یکی در با الفزار من
الزحف و چهار رد دل است الشک بالله و الاصرار بالذنب و الیاس من رحمة الله و الا من من مکر الله
و شرح این چهار است شرک بخدای است که هر شر و خیر که از کسی در وجود او آید بدست میانه دارد
و ابرار و نجاران را که محبتی که در وجود آید از اهل سید و دو بازار تحیات و کند و مبادت بوسی داند
و الیاس آنکه از رحمت حق تو میبد باشد که از انچه او بخشد و الا من من مکر الله که چون حق می
وجود آید این باشد که خوانند خیر حضرت قدوة الکبریا میفرمودند و در ذوق الفاحشة و سید
ذنب عوام و گناه خواص و گناه اجناس و ذنب اجناس و ذنب بیارست و ذنب خاص
حظرة حضور کردن او و ذنب عوام خلاف او و احوال او بر تو ای امانگاه احسن که
ایماندند همچو گناه و نام بود و نه همچو خاص بیان آن اشکال بود و اگر بر روز و احوال سخن از باب
شریعت با ذکر معانی او بپردازند که نصیب ایشان نیست و اصحاب شریعت به مثل مخالف
بهره و داند چه بان سعادت اینان مخصوصند ای بیات شکار هر کسی در دست و ابرار که شکر از شکر
کام یار آنکس بتوان این را از گفتن در دل و جانش نهفتن و اشاره عین نصیحت
همانی باین گناه بود که ترک آن گناه که لغت و طاعت و می طاعت و الا اندک و وصل الی
الحق ۴۲ میبشود من حیث الحق فکل ذنب + ذنب بلیس حق او
با خداوند است یعنی عشق خدا آمد با و در حق محبوب آمد بغض بک الله ما تقد من ذنبک و ما لا تحب
ذنب با آن امانیت آمد بر آدم و آدم صفا آنست که در بعضی اجناس سیدین و اولاد گناه
کبریه مصطفی نهادند و از این بر کوفتن عالمیان می نهادند و همه ایشان قدیم میر سیدند و مقامی سید
اکبر باین گناه نود که فرود کا شکلی من آن است و سید بودی نقل از محرم راز محمودی بنابر
ایاز مسعودی است که در خدمت سلطان بیچ گناه با اتر ازین نشینده ایم که مرا از بزرگ خنده مدت و نشان
و بخت محبت بر آورده و میگوید که نشان عشق ما از تو بر لب شده و گلستان شمع ما از تو بر آب
گشته مطلع شدن باین امر را بر او سبب نیست مگر عارفی صاحب سر را بیات گدایمی که بر گردی
بکر گدایمی بود محرم محرم با و شاکی به بطفش ایمان منسوب کرد و بکار دیگر گدایان محبوب کرد و
نثار او کند غدا تا آخر روز که طفیل او کند مدد ملک هوشنگ و ایاز او بود و از جان او محرم و خدمت
پیشش علم موجود و بدو گوید راز دل فسانه و در آید در نیاز عاشقانه که ای از تو بگو گلشن عشق
و ای از تو بگو گلشن عشق و غنجان هوا را است از تو به گلستان دفا پرست از تو بگو و ایاز از تو بگو
راز باشد و بهد یک نیاز و نیاز باشد چه باشد و ازین بزم سعادت بگناه و او بود و صحن غزل و صحن

در فردان نه است و از اینجا بتوان دانست بحجت الشاق و قابلیت بردن دمی از همه چیز
 اشیاء آنچه جهان را بفرقه بلاد و درین انسان جمیع نهاد و در کتب این بوجهی که
 خدایا بچه پراز جوهر است حضرت قدوة الکمر او میفرمودند که نماز شریعت را عباد
 گزارند و نماز طریقت را زاهد گزارند و نماز حقیقت را عرفا گزارند چنانکه نماز شریعت را شریعت
 است نماز طریقت را هم شریعت است و نماز طریقت را شرح بشنو که در مذهب بر سه قسم است علوم و
 خاص و خاص الناحی و خود علوم سون و مسلم شرفا شستن اعضا مخصوص است بعد رسیدن
 حدت چنانکه در کتب است و خود خواص صی با طریقت آید است از کوشش و نامک باطن خود
 خاص الناحی که باب حقیقت اند طهارت سرور حست از حظه ماسوی الکر جمیع و معرفت باشد
 و در کشف الاسرار آورده است چنانچه بی طهارت بدن نماز درست نیست بی طهارت دل معرفت
 هم جائز نباشد طهارت دل باینکه بروز لال تفکر و ذکر جانی است و در خود طریقت و حقیقت را
 چهار درجه است - در اول طهارت خواص طهارت باز از راه کمال حارج بآید - در دوم
 طهارت داخ از حیالات او تمام که سال هجاء در داخ جایی گرفته و آن ماده حظه و شش
 مواجست - در سه سوم پاکی خواص باطن است از خواطر باطن تا اگر طهر خواص نیابند برپید شوند
 اللهم السمع والسمع الفؤاد کلّ اولک کاد بعدنه مستوحلا در چهارم پاکی سیرت و روح
 عباسوی اند و احوال علوم آورده و خود دل برین بحجت است و در مورد سیرت
 ملائق ماسوی الله تعالی قال بعض العارفين الوضوء انفصال الصلوة اتصال فمن انفصل
 حضرت قدوة الکمر او میفرمودند که نماز هر یک از عباد و زهد و عرفا متبع است
 و آنکه در کتب آمده الالذین هم علی صلواتهم طهرون بنهم با انواع است و در حق علوم آمده با و
 همه و معجزه و عباد و تراویح و صلوة لیل العزای و امثال آن و او مت نمایند احوال با افعال
 از آن البته جائز نه شمارند و خواص آنکه با شرف و جاست و فی الزوال نه تجد و نوافل دیگر بشمار
 شیخ با خصوص و حضور دل در جمیع احوال اشمال بود و اگر نقلی بطور کلی قوت مشهور است
 شب بروز روز و شب چنانکه در کرمیه آمده الالذین هم علی صلواتهم طهرون و ترک اداسی و ری
 زنها جائز نشمرند که در کلمات مشایخ آمده ترک الوالد و بعدا قدام بعد من المولى
 حاصل الناحی که درین و مخالف به سببی دیگر اشتغال نمایند بلکه طرفه العین از آن نشسته
 بنوعی مافی بحقیقت خواصی کرمیه الالذین هم علی صلواتهم طهرون نسبت بشان صادق آید و
 نسبت بنیا بوده و کل توابع آنها و آن که حضرت خلیل علیه السلام بقب سمرقاند گفتی ربنا اجعل
 مقیلة الصلوة اشارت با مقتضات او و شمول باوقات بی آنکه طرفه العین از او دوری بود
 اشیاء مصلی کوبان اند نماز است و دلش در پیش او اندر نیاز است به نماز چنانکه فی ذاتک است

از کتب دانش و دین
 سوال کرده و جواب
 شده
 طبعی و کمالی
 العارفین و در بعضی
 است نماز اشغال
 بی آنکه اشتغال
 شغل باشد
 که کمالی
 فوین و دوام
 که از دانش
 در کتب
 در کتب
 در کتب

مازداپی از عارفانست حضرت قدوة الکبرایم فرمودند نماز ظاهر و باطن هر دو را در شرف نماز

نماز باطن بفرمودست طریقه و نماز سر در روح متفرق بقیض است حقیقه و نیز خواص را قصد بظاهر
کعبه باشد و توجه باطن برب الکعبه چه سجده من خضوع است و سجده دل خضوع و انشوع و انشوع فی السلو
الاعراض غاسی البدر که نصیب من بود حضرت قدوة الکبرایم نقل از اکابر میگردند که نماز عظم
العبادت است زینهار بعد از نماز که نماز خضوع و خضوع چون قالب نیماست معنی خضوع برب
شد و خضوع عبارت از خضوع است بر روی او معناد معانی آیات کلام ربانی که چه مقدار از معنی آیات
باید آید بنفد و باید استعین دعوی کند بهمت اگر خواص بجز نماز بود و دانند که چه در نماز است
گوهر عارفان که می آیند کما قال علیه السلام المصلی یصلی دبه و الفیض یأکی فی رتق و یرو
حضرت قدوة الکبرایم فرمودند از رساله غوثیه قال الغوث ای الصلوة اقرب الیک قال

الله تعالی الصلوة التي ليس فيها اساءة والمصلی خائفا یعول صلوة لمن لا معارج له عندی

یا غوث المحرم عن الصلوة هو المحرم من المعارج عندی کما قال علیه السلام الصلوة معارج المؤمن

عارف را از معین انصاف است به ای میفاید توجه دانی که مردمان برای چه نماز میگزینند و چرا نماز را نیک

ایمان از نماز باشد و نور بود و خواستند که نور باشد و هیچ اعضا سیرت کنند و آنها که نگذاشتند متفرق

در طای استغراق بودند و متفرق از عالم شکست و شک از نماز مانع چنانکه در کرمیه آمد یا آنها

و الا تقر بوالصلوة و انما حضرت قدوة الکبرایم فرمودند که صلوة

شیخی جز حاصل در حضور دل و فهم معانی و تقییم با سیرت و خوف و رجاء و حیا و قیل و ی حیا به

افیده آشیانه فناء النفس و ذهاب الطبع و صفاء السیر و کمال المشاهدة چون این بیت نماز گفته

ای زاهدی الی بی +++ بر دل صورت بند و در ویا و نا خود را تقی کنند و نباتات و جویان

و بیکه در ملک ملکوت را بخود انداخته معنای را بظاهر و باطن خود را نظر شناسد و در استغراق کمال

السلام الاحسان ان تعبد الله ذلک تراه فان لم یکن تراه فانه یراک و حضرت قدوة الکبرایم

فرمودند استعاده و یا دیگر از نماز عاده و استغفار بیا آید و از خواطر پیشانی و بوی حسنی

که در حال نماز دست دهد فقطه تو درین نماز دل بیرون بکشد یا میکند بهمانی و همچنین حالت

پیشانی را به شرم نماید نماز میخوانی و عوام طریقت در نماز میگویند آینه اند که چه میگویند و

یا نقل با سیرت و یک ایتمر به کمال و یا بود که اشاره بدو میکنند شعر من است خرابات نمازی

که کورم و درونی نه قیامی نه رکوعی نه سجودی و خواص را بیکه بگویند تا بشرط ادای نماز خود

نماز باطن بفرمودست طریقه و نماز سر در روح متفرق بقیض است حقیقه و نیز خواص را قصد بظاهر کعبه باشد و توجه باطن برب الکعبه چه سجده من خضوع است و سجده دل خضوع و انشوع و انشوع فی السلو الاعراض غاسی البدر که نصیب من بود حضرت قدوة الکبرایم نقل از اکابر میگردند که نماز عظم العبادت است زینهار بعد از نماز که نماز خضوع و خضوع چون قالب نیماست معنی خضوع برب شد و خضوع عبارت از خضوع است بر روی او معناد معانی آیات کلام ربانی که چه مقدار از معنی آیات باید آید بنفد و باید استعین دعوی کند بهمت اگر خواص بجز نماز بود و دانند که چه در نماز است گوهر عارفان که می آیند کما قال علیه السلام المصلی یصلی دبه و الفیض یأکی فی رتق و یرو حضرت قدوة الکبرایم فرمودند از رساله غوثیه قال الغوث ای الصلوة اقرب الیک قال الله تعالی الصلوة التي ليس فيها اساءة والمصلی خائفا یعول صلوة لمن لا معارج له عندی یا غوث المحرم عن الصلوة هو المحرم من المعارج عندی کما قال علیه السلام الصلوة معارج المؤمن عارف را از معین انصاف است به ای میفاید توجه دانی که مردمان برای چه نماز میگزینند و چرا نماز را نیک ایمان از نماز باشد و نور بود و خواستند که نور باشد و هیچ اعضا سیرت کنند و آنها که نگذاشتند متفرق در طای استغراق بودند و متفرق از عالم شکست و شک از نماز مانع چنانکه در کرمیه آمد یا آنها و الا تقر بوالصلوة و انما حضرت قدوة الکبرایم فرمودند که صلوة شیخی جز حاصل در حضور دل و فهم معانی و تقییم با سیرت و خوف و رجاء و حیا و قیل و ی حیا به افیده آشیانه فناء النفس و ذهاب الطبع و صفاء السیر و کمال المشاهدة چون این بیت نماز گفته ای زاهدی الی بی +++ بر دل صورت بند و در ویا و نا خود را تقی کنند و نباتات و جویان و بیکه در ملک ملکوت را بخود انداخته معنای را بظاهر و باطن خود را نظر شناسد و در استغراق کمال السلام الاحسان ان تعبد الله ذلک تراه فان لم یکن تراه فانه یراک و حضرت قدوة الکبرایم فرمودند استعاده و یا دیگر از نماز عاده و استغفار بیا آید و از خواطر پیشانی و بوی حسنی که در حال نماز دست دهد فقطه تو درین نماز دل بیرون بکشد یا میکند بهمانی و همچنین حالت پیشانی را به شرم نماید نماز میخوانی و عوام طریقت در نماز میگویند آینه اند که چه میگویند و یا نقل با سیرت و یک ایتمر به کمال و یا بود که اشاره بدو میکنند شعر من است خرابات نمازی که کورم و درونی نه قیامی نه رکوعی نه سجودی و خواص را بیکه بگویند تا بشرط ادای نماز خود دی بجا آورده شود حضرت قدوة الکبرایم فرمودند اگر چه نماز رکن واحد اسلام می نماید عبادت کردن است و ماکرمی میگوید و ابرار پس بر آید و میگردانند برای نماز چنان خوانی و اگر با تو خدا بی میانی از نماز سیر

ای بسا صائم که او هم صائم و هم مغرور است و وی بسا تائب که او بدو نوم ها مضر است و از صوم چیزی در دل پدید می آید که بعلویت و شکست کند و عجب غلیظی که از شهوات و لذات حاصل شده و میباید در خوف دل دقیقه پیدا میکند که ادراک حقایق و معانی بدان توان کردن و خدا قیامت که طاعات و عبادات و عبادان هر کسی بر همان ایشان دهند مگر ثواب صوم بند که آن جزایی داده حق است که جزا هر طاعت بهشت است و جزا صوم صوم متعالی بر وی عظیم و آن آمد انجوع قرانی و در بیان نام در بیت بهشت را صائم بان در مدود حضرت قدوة الکبری میفرمودند و از صوم اندک خوردن است اگر صامی روزه دارد و شب زبیل شکم کند نیک و مر آن صائم را صد نیز رهن در اندک خوانیست که چند مرتبه چاه آتش خورده نسبت مسا فراتم روزه است که سفر و رنج او کم از روزه نیست +

لطیفه سی یکم در بیان کوة

قال لا تشرف الزکوة تركية البال عن حال المال التي هي الثقال وبحسب الظاهر الزکوة اخراج المال في سبيل الله تعالى وفي اللغة تجت. يعطيا - قال عليه السلام لا يقبل الله الايمان الا بالزکوة طهور الايمان وقبضه عليه السلام لا يقبل الله الايمان الا بالزکوة حضرت قدوة الکبر میفرمودند که کوة اهل شریعت دیگر است و رکوت اهل طریقت چنانکه نقل است از حضرت شبلی که کسی پرسید که از چه است درم چند درم زکوة بیاورد و گفت آن تو او میباید از خویش گفت مسئله بهشت هر یکی واجب است نیت آن من و آن او که هم باشند و درم و آنست که از دوست درم بخورم یا نه او را از دوست تمام و بخورم دیگر بهیم گفت و دوست خود را که از دوست خود گرفته ام بهت گفت و ام کرده بهیم گفت این از بهیم گفت نیت کنی سید خنک رسول از رویه که ما خلفت لعلک الله و روجه و از امیر المومنین علی مرتضی که در مصفا خود آورده شعر قما وجبت علی زکوة مال و هل یحب الزکوة علی حواد مال کریان و آن و خورشان پدید نیال نمایی کند بهر خون قلی چایان ملک باشد اعیات چو کافر نه باشد و نه سر چو مسلم که بود خدایی دیگر در مال و روان دل بر آورده اند که اهل طریقت چنین کرده اند قال لا تشرف الله بملك المولى و ما بعد حق فيها هر که خدا را شناخت مقدم و خود را شناخت بعد در ملک می تصرف کند و اگر کند روا باشد پس نرا که ملک باشد زکوة چون بدیده حدت او که رسول علیه السلام فرمود که زکوة ظهور المال بین چون بکمال یان رسد و معرفت و حق معلوم شود و حاتم حد و شرح و انفاص خود باشد هر چهار قلیل و کثیر بدو رسد و حق ایتار کند و یوفود و اهل نفسهم لو کان به صوم خصا و شاکر و ارضی باشد از تصنیفی الرصفانی باطنی و بیابان

درم و آنست که از دوست درم بخورم یا نه او را از دوست تمام و بخورم دیگر بهیم گفت و دوست خود را که از دوست خود گرفته ام بهت گفت و ام کرده بهیم گفت این از بهیم گفت نیت کنی سید خنک رسول از رویه که ما خلفت لعلک الله و روجه و از امیر المومنین علی مرتضی که در مصفا خود آورده شعر قما وجبت علی زکوة مال و هل یحب الزکوة علی حواد مال کریان و آن و خورشان پدید نیال نمایی کند بهر خون قلی چایان ملک باشد اعیات چو کافر نه باشد و نه سر چو مسلم که بود خدایی دیگر در مال و روان دل بر آورده اند که اهل طریقت چنین کرده اند قال لا تشرف الله بملك المولى و ما بعد حق فيها هر که خدا را شناخت مقدم و خود را شناخت بعد در ملک می تصرف کند و اگر کند روا باشد پس نرا که ملک باشد زکوة چون بدیده حدت او که رسول علیه السلام فرمود که زکوة ظهور المال بین چون بکمال یان رسد و معرفت و حق معلوم شود و حاتم حد و شرح و انفاص خود باشد هر چهار قلیل و کثیر بدو رسد و حق ایتار کند و یوفود و اهل نفسهم لو کان به صوم خصا و شاکر و ارضی باشد از تصنیفی الرصفانی باطنی و بیابان

بودی اولین پایی از کجای حاصل شدی که محبت جعفر از نعل خود بد کرد و هر آنکه بدی که محبت
 دینای دانی باشد در ملک جنسی باشد و ملوث بود و ملوث بود و ملوث باشد و ملوث باشد و ملوث باشد
 چهار دفع مال بود و عده پدید می رسد و چون بدان چیز الزکوة ظهور الایمان باین باشد
 اما در حدیث دوم لا یقبل الله الايمان الا بالزکوة یعنی چون مسلمان از معرفت یا علم
 از دوست درم بخردم بدیدم که کند بر زکوة او چون گوید که لا اله الا الله یا گوید حکم کند بر ایمان او
 بر تئیمه چون تخفیف است و اسلام و قوت باطن بزرگوار و محال بر او را سبب نمی بیند و توکل نمی آید
 که چه باشد و قایم احوالی در حق اینها نمیتواند کرد و اگر باو بگویند کجا قبول کند نسبت با حال او را
 از دوست درم بخردم فرموده اند او اول سهولت احکام شرع در دل خود جای داده بعد ایمان قبول
 پس ایمان او بواسطه سهولت احکام شرع است که اگر از او در دل قبول نکردی ایمان پیداوردی اما
 عارفه که مال دینار از خود دفع کرد و سخاوت و برزیدند پس حبیب مد یازد چنانکه رسول علیه السلام
 فرمود ان الله حبیب الله طه و دوست قبول بود و مردود و جامی دیگر فرمود البصیل حد والله
 چون غیل عدو باشد قبول بود حضرت قدوة الکبریا میفرمودند معنی زکوة یکی فرزنی است که
 مال و پند زکوة افزون بشود دوم معنی پاکیزگی است یعنی زکوة دادن مالها دل از لوث پاک
 پاک گرداند از عقوبت سلامت ماند قال الله تعالی من اموالهم صدقة تطهرهم و تزدکیهم
 حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که زکوة با نیت نفوس هر یک شوی دارد ابد از حق تعالی
 زکوة براند از جرم بد و او را چون وجود از او داشت و افعال عبادت بر فراخ حال پان امر
 کرد و در اسفار چهارگانی را دو گانی ساختند و کمال زکوة این باشد که ندان در راه زکوة
 پاک کند و بصرف جنت باشند و زکوة انبیا در حدیث نقل باشد میوهی حیات و بیان احکام او را در
 نواهی باسان زکوة اختیار خود معرفت زکوة علما تعلیم احکام دینی از مسایل احکام فقه و احکام
 و تفسیر قرآن و مطالب جهاد و زکوة نو لیار و مشایخ فاضل البقیع علم سلوک و متقیان مشغولی ظاهر و
 باطن و ترک دنیا و جاه و زکوة حقیقی اصل انخاص با عطای الاهی از تکفیر دل و تعلیه روح بمریدان
 صادق و بذل نعمت عشق و محبت و سعادت و معرفت و قدرت و کلمات صحاب و ارشاد حق و معرفت
 و نفعی اختیار می نمایند این نوع انبیا از حضرت قدوة الکبریا و اکثر اوقات منظور شده و وقتی در شیراز
 بعد از طواف مقابر اکابر و اعوان امانت شد بود که درویشی ملازمت آمده و از مجاهدات کثیره در میان
 کبریه خود عرض کرد که مدت نماز ده سال است که در ملازمت فلان شیخ عمر سیر میبرم و هر چه حاصل شد
 مع درخت تمام بخرادم بخری آید چون مساجد و معن نیاز و نماز و تکبیر و اذان و اقامه و زکوة
 مع جو گفت از دل سخن در دل زکوة فرمودندش خوش خاطر جمع دار برای اقتلاح کار و در
 کار و زمانی گذشته بود که از انبیا کاتبان انتهای اسرار ویران می کشوف شده و میخواند آنرا و

احکام جهان الهی معروف بکسبت آنکه خال را به نظر کسی کند: آیا بود که گوشه سستی بماند که
چنانکه از حالت او بر همه حاضران سرایت کرد و بطیفه سی و دوم در بیان حج و جهاد
قال الاستشف - الحج وهو الفضل الى طواف كعبة القلوب - والحج وهو المارة بالقصر
كما اشار عليه سلام اليه بقوله وجنا من الجهاد الاكبر الى الجهاد الاصغر
حضرت قدوة الکبریا میفرمودند شریک و جوب حج بسیارست و آن بکر میوه جنت است
قال الله تعالى والله على الناس حجر البيت من استطاع اليه سبيلا
از فراغ نص ختمه سلام یکی حج است و فنی که شریک موجود بود کمال عقل بلوغ دستجات است
مستوجب ثبوت و شریک و احکام سجده آوردن بعضی گفته اند که موجود است ابدان اعتبار شریک
دیگر نیست - آمده اند که فخر موصی قدس سره کمر بفرسته بودند در راه باحوالی اتقیا نموده بیک
من این الی این فقال الذل امر الى بدت الحرام فقلت خطا فاك صغير والطريق طويل فقال على
المشي وعلى الله البلاغ فقلت اين سراك فقال سرك في قلبي وهو اليقين قلت
اعني به الطعنه والشراب قال اليك عنى بابطال هل رايت صيفا يذهب
بالطعام والشراب الى بيت المضيف
این حدیث در طلب صحبت بدان کافیت حقیق الزاد است و این مخصوص است باهل
همت و جردان و زکار و نمودن میدان کار و زار قطع مداین میدان نباشد هر کسی فارسی بگوید
که تاز و میدان به سرحد و حرکت از جهان و دل پسینه را سازد و سبزی سبزه
قدوة الکبریا اعلی بن حضرت شیخ میگردند قال رجل لثقیفی انی اريد الحج قال اين سراك
قال تزود اربعة اشياء قال ما هي قال ما سرائت احدا يورث في اقرب مني ولا من
زني عاري بعد مني ورايت قضاء الله جاريا على حيث ما كنت ولا اكون في حال الا والله
بحال فالتحق نعم الزاد زادك ميفرمودند که در راه سلطانیه حضرت سلطان ولد را جمیع آثار
فرموده من این را این قلت من ادعوا الى المعين والمئول في البين والحاصل في الخطوتين
هذا المقصود من الكونين ولا يصل بهذا المنزل الا صاحب العينين

چه برشی مسافره من این	بگویم گر نهی گوش دل عین	که سالک راه دور و دراز است
ز اول علم تا منزل عین	دین بیاری به بیار غولند	که از راه میبرند و بطرفه دین
دین ره را بهر آگاه باید	که تا منزل بر دواز با می خنوبن	میان علم عین ای سبک
ترامقند تا داخل بین	دین ره یافته مقصود شرف	که مقصود این بود و خلق

حضرت قدوة الکبریا میفرمودند اگر کسی برفیق زیارت کعبه چنانکه اصحاب طریقت زیارت کرده اند
مشرف گردند و به دولت و اگر به طریق اصحاب شریعت بن قضات و سباده گردند حضرت با نیت این
چو دریا کنند و حاصل در دو قدم است و این است معصوم از هر دو عالم و زنده باین منزل که صاحب دو چشم

و این حدیث در بیان حج و جهاد است و در بیان احکام جهان الهی معروف بکسبت آنکه خال را به نظر کسی کند: آیا بود که گوشه سستی بماند که چنانکه از حالت او بر همه حاضران سرایت کرد و بطیفه سی و دوم در بیان حج و جهاد قال الاستشف - الحج وهو الفضل الى طواف كعبة القلوب - والحج وهو المارة بالقصر كما اشار عليه سلام اليه بقوله وجنا من الجهاد الاكبر الى الجهاد الاصغر حضرت قدوة الکبریا میفرمودند شریک و جوب حج بسیارست و آن بکر میوه جنت است قال الله تعالى والله على الناس حجر البيت من استطاع اليه سبيلا از فراغ نص ختمه سلام یکی حج است و فنی که شریک موجود بود کمال عقل بلوغ دستجات است مستوجب ثبوت و شریک و احکام سجده آوردن بعضی گفته اند که موجود است ابدان اعتبار شریک دیگر نیست - آمده اند که فخر موصی قدس سره کمر بفرسته بودند در راه باحوالی اتقیا نموده بیک من این الی این فقال الذل امر الى بدت الحرام فقلت خطا فاك صغير والطريق طويل فقال على المشي وعلى الله البلاغ فقلت اين سراك فقال سرك في قلبي وهو اليقين قلت اعني به الطعنه والشراب قال اليك عنى بابطال هل رايت صيفا يذهب بالطعام والشراب الى بيت المضيف این حدیث در طلب صحبت بدان کافیت حقیق الزاد است و این مخصوص است باهل همت و جردان و زکار و نمودن میدان کار و زار قطع مداین میدان نباشد هر کسی فارسی بگوید که تاز و میدان به سرحد و حرکت از جهان و دل پسینه را سازد و سبزی سبزه قدوة الکبریا اعلی بن حضرت شیخ میگردند قال رجل لثقیفی انی اريد الحج قال اين سراك قال تزود اربعة اشياء قال ما هي قال ما سرائت احدا يورث في اقرب مني ولا من زني عاري بعد مني ورايت قضاء الله جاريا على حيث ما كنت ولا اكون في حال الا والله بحال فالتحق نعم الزاد زادك ميفرمودند که در راه سلطانیه حضرت سلطان ولد را جمیع آثار فرموده من این را این قلت من ادعوا الى المعين والمئول في البين والحاصل في الخطوتين هذا المقصود من الكونين ولا يصل بهذا المنزل الا صاحب العينين چه برشی مسافره من این ز اول علم تا منزل عین دین ره را بهر آگاه باید ترامقند تا داخل بین

که سبک است از راه دارد و سبک پیش از آنکه از راه مسلم است و از راه مسلم در راه دلهای بندگان خویش نزد نفس دل روشن نماند خداست

کلیات جوامع کائنات در ظاهر می نماید

ساعات و معیبت حرمان این استغفار و هم دولت منی و سعادت سنی است فقر بجا میفرمودند جوانی بود
منقرض و سبک حیرت و سبک سحرهای فکرت بر روزگار و در وقت و سنا آمد و انحال جگر آوردن گرفت اندیشه
که روز غنوی گزشت امروز این انحال جانز منیت چون شنید بغایت تامل شد آه سی و ده سال در
عاری حاضر بود گفت صبح و زیاده هم کرده ام بدین حج آه خود را بفروش فروخت بعد از آن
در سرش اندک زد که ای جوان آه را با زبان بفروختی میفرمودند که بمای منبتی آه که شد بنابر نقد آن چه خبر کرد
بود این حج صوری است که هر جانز اوجوهر منبتی منیت حصرة قدوة الکبرار میفرمودند نسبت به منبت
عالم رخص شرعی و مرعی است و نسبت به ارباب طین معلوم اهل نیت بی زاد و طالع تواند این سفر
کردن و مسافرا را از راه بانواع اندر رفتی بشهوت روزگار روند و بعضی حجت ناموس تنگ اند که خود را
این طائفه از محبت حج محروم باشند پس معلوم شد که سفر کعبه برای حصول لذت و وصول به کمال نیست
ایمات الالبان تعظیم سجده میکنند و در صفائی اهل دل جدید میکنند و اعجاز است این کیفیت که
فلان به منبت سجده خورون کمالان چه سجده کان اندون اولیاست چه سجده کماهی حلیه است ایما
تا گردان کعبه را و دردی نرفت اندرین کعبه بجز آن حی نرفت به نال مرزا اندر در هیچ تومی
را خدا و سوا نکند و همین نقضات بهائی ترزد اند که حج صورت کار همه که هست اما حج معنوی صورت
دیگر دارد و هر کسی تواند چه در راه صورت زرد هم باید افتادند راه معنی جان و جهان من استطاع
الیه سبیلا این باشد دل را طلبید کرد که دل جای حج اکبر است سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّ الْعَالَمِينَ
صلی الله علیه و سلم این الله فقال علیه السلام فی قلبه عباده و قیل قلب المؤمنین بلیت الله
از سلطانان به این منیت است نقل است که شخصی را دیدم که کعبه سعی میکرد و گفت بجا میرود گفت
بکعبه گفت به راه چند درمی نرفت هفت درم گفت مراد و اگر در من هفت درم به میان کرد گفت
حج اکبر بجا آورده ایمات کعبه دل بهتر آمد ز طوف کعبه کا نذر کشور آمد درین کعبه
صفائی خویش میدادند و درین قیام نام و او را آمد ز طوف صد هزاران کعبه کل و طواف کعبه دل خوشتر
حضرت قدوة الکبرار میفرمودند چون قدم در راه نهد باید که چار بیکم چار بیکم گوشه دنیا خواند
و بهر منزلی که تزل کند منزلی از منازل سلوک قطع کند چون بود به احوال در آمد چار چهار صورت
از خود دور کند و قطع کر باسل حرام بند در صورت و معنی باید که خرق الباس عادت کند و بجزایر
بزرگوار و عواقب اثر را محسوس رود چون معرفات آید واقف امر را معارف و آداب عارف و کوفه گردد
چون بفرود آید مرادات حاصل شده از ترک در چون در طواف آید که کعبه دل طائف بود و نیمه
ماسومی است از وی صافی شود و چندی در کعبه دل به طواف بطواف شغورانی شد تا صاحبان
بدیده دل مشاهده کرده باشند چنانکه بخشم رخا نه کعبه این غزل مولوی را در طواف بخوانند
که عالمی غریب است میداد غزل طواف حلیان دارم بگرد یار سیکردم به خطای سگان که بزدان

و بهایان شک لبه دهان کلمه ازین خاصیت که زو طاهر شود دیده اند که گویی بوسه در لب شک و بیاض
اصل یا قوتین آن شک به برآمد گوهر مقصود از اینجا که گوهر سر سبز از شک در جنگ به خوشاقت آن
صاحب لای که مظهر تقوی و محظوظ بنیاط بنیاد گردد به رباعی هر که او باران کلمه شک به در کئی قضا و قضا شک
شده اگر تو شک محضه و مرمر شوی به چون بصاحب دل و گوهر شوی به هر که از کل و محض شربت چای
شده باشد تا که این عین آن معنی است که در ناز است و معنی مغایرتی نیست مگر در بلفظ حضرت
قدوة الکبریا میفرمودند معنی قبله توجیه کردنت بجزیری هر که بود بجزیری آرد قبله او آن ظاهر و باطن
چنانچه قبله او امیرالمومنین بیت المقدس بود و قبله حضرت رسالت پناه صلعم استانش که پیش
کتاب قال الله تبارک و تعالی قلب و وجهک فی السماء فقلو لیلک قیلک ترجمه نماط
قبله اهل شوق و محبت و ذوق عشق و معرفت جلال خداست و لکن وجهه هو علیا یعنی است
و ایشان بعضی را بعد از عرش سرفروزانند و لا اله الا هو و هر قوم راست را پس دینی و قبله
و قبله است که دریم برکت کج کلاه است و نیز ما را ایشان به که هر دو به سجده باشند فرمودند از این کج و سجده
و نماز عاشقان آن جود است به حضرت قدوة الکبریا میفرمودند بنده چهار است اول قبله و جوارح
که در جمیع موشا مسلمانان فرض شده بایان است نماز گزارنده دوم قبله توجیه و دست که اصحاب طریقت
توجیه بایست و شغولی ایشان در آن سوم قبله پیر است که توجیه مرید به شیخ بود چهارم قبله آب و آتش
تولوا فثم وجه الله و آن می قبله است هر چه چون قبله محض حال مشوق بنوده عشق آمد و نحو که در قبله
که بوده رسول انبیاء و ائمه را توجیه به است ما فلان و هر چه با نسوی او است پشت بروداده اند
حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که معنی حج قصه کردنت هر که قصه چیزی کند و قدم ظاهر او باطنه بر
راه زندگی او همان باشد تا بران و حاجیان با نوح نارب اسفان مقاصد دینی و دنیاوی خود را
کعبه کنند تا اسم آنم از جریده اعمال مال ایشان محو شود و اما مقصد شایان و حجاب عارفان تقریب بکعبه بود
و احرام بستن ایشان بهیفت طهر دل باشد تا محرم سر الوهیت گردند قال علیه السلام قلب العارف
حرره الله و حرام علی حرره الله ان یلیه فی غیر الله ط که در رسالت و عرفات معرفت
تبع آن فرقه بجهان این باشد شعر مار حرم کعبه دل طوف بران به حاجی طوف میکند و کعبه و حرم
حجاج را قصد کعبه بهیفت جمع نفی و بهیفت با تمایل متناقض بود و عشاق را در راه طریقت است
سعادتی و حلال دادن و خست و سادی باشد شعر احرام عاشقان با احرام حاجیان به کان به کعبه
کعبه بود و این بسوی دوست به اهل عشق و معرفت را از کعبه تجانه و مسجد و میخانه مقصود اصل
مطلوبه مولی است فرد و مسجد و کعبه که مرید چه شده و مسجد و میخانه بود مگر کسی دوست به
کعبه ظاهر است و کعبه خاص باطن است کعبه ظاهر را درش کشاده و محمل زیارت خلق و کعبه باطن را درش بسته
تا از احرام خود طاهر و طاریق قبر چو دارد می نوی نزد که محمل زیارت نور احدیت است رباعی

و بهایان شک لبه دهان کلمه ازین خاصیت که زو طاهر شود دیده اند که گویی بوسه در لب شک و بیاض
اصل یا قوتین آن شک به برآمد گوهر مقصود از اینجا که گوهر سر سبز از شک در جنگ به خوشاقت آن
صاحب لای که مظهر تقوی و محظوظ بنیاط بنیاد گردد به رباعی هر که او باران کلمه شک به در کئی قضا و قضا شک
شده اگر تو شک محضه و مرمر شوی به چون بصاحب دل و گوهر شوی به هر که از کل و محض شربت چای
شده باشد تا که این عین آن معنی است که در ناز است و معنی مغایرتی نیست مگر در بلفظ حضرت
قدوة الکبریا میفرمودند معنی قبله توجیه کردنت بجزیری هر که بود بجزیری آرد قبله او آن ظاهر و باطن
چنانچه قبله او امیرالمومنین بیت المقدس بود و قبله حضرت رسالت پناه صلعم استانش که پیش
کتاب قال الله تبارک و تعالی قلب و وجهک فی السماء فقلو لیلک قیلک ترجمه نماط
قبله اهل شوق و محبت و ذوق عشق و معرفت جلال خداست و لکن وجهه هو علیا یعنی است
و ایشان بعضی را بعد از عرش سرفروزانند و لا اله الا هو و هر قوم راست را پس دینی و قبله
و قبله است که دریم برکت کج کلاه است و نیز ما را ایشان به که هر دو به سجده باشند فرمودند از این کج و سجده
و نماز عاشقان آن جود است به حضرت قدوة الکبریا میفرمودند بنده چهار است اول قبله و جوارح
که در جمیع موشا مسلمانان فرض شده بایان است نماز گزارنده دوم قبله توجیه و دست که اصحاب طریقت
توجیه بایست و شغولی ایشان در آن سوم قبله پیر است که توجیه مرید به شیخ بود چهارم قبله آب و آتش
تولوا فثم وجه الله و آن می قبله است هر چه چون قبله محض حال مشوق بنوده عشق آمد و نحو که در قبله
که بوده رسول انبیاء و ائمه را توجیه به است ما فلان و هر چه با نسوی او است پشت بروداده اند
حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که معنی حج قصه کردنت هر که قصه چیزی کند و قدم ظاهر او باطنه بر
راه زندگی او همان باشد تا بران و حاجیان با نوح نارب اسفان مقاصد دینی و دنیاوی خود را
کعبه کنند تا اسم آنم از جریده اعمال مال ایشان محو شود و اما مقصد شایان و حجاب عارفان تقریب بکعبه بود
و احرام بستن ایشان بهیفت طهر دل باشد تا محرم سر الوهیت گردند قال علیه السلام قلب العارف
حرره الله و حرام علی حرره الله ان یلیه فی غیر الله ط که در رسالت و عرفات معرفت
تبع آن فرقه بجهان این باشد شعر مار حرم کعبه دل طوف بران به حاجی طوف میکند و کعبه و حرم
حجاج را قصد کعبه بهیفت جمع نفی و بهیفت با تمایل متناقض بود و عشاق را در راه طریقت است
سعادتی و حلال دادن و خست و سادی باشد شعر احرام عاشقان با احرام حاجیان به کان به کعبه
کعبه بود و این بسوی دوست به اهل عشق و معرفت را از کعبه تجانه و مسجد و میخانه مقصود اصل
مطلوبه مولی است فرد و مسجد و کعبه که مرید چه شده و مسجد و میخانه بود مگر کسی دوست به
کعبه ظاهر است و کعبه خاص باطن است کعبه ظاهر را درش کشاده و محمل زیارت خلق و کعبه باطن را درش بسته
تا از احرام خود طاهر و طاریق قبر چو دارد می نوی نزد که محمل زیارت نور احدیت است رباعی

بدو کینه کل روزگار است؛ بچون قبله دل اگرگاه است؛ و چون منتهی بجا فرق برود و کاین و مطلق
 زان برهان اوست؛ حضرة قدوة العکبر میفرمودند عزت بیایا تا آنکه گویند سنگ کل را بیک نظر مشرب
 میروند و بر قبله دل که بر وسیله و شصت نظر برود و کار بود اصلا نشود و سعی نمیکند که حضرت سلطان
 العارفین فرموده اند که زیارت اهل القلب خیر من زیارت الکعبة سبعین مرتبه +
 کعبه ظاهر از اجزاء قبله باطن بزرگوار است - اول مطاف خلق ثانی محاف خالق آنجا مقام خلیل ایجا مرم
 جلیل در خلیل جلیل فرقی قلیل آنجا خیمه زمزم ایجا دور اقداح دادم آنجا حجر بود آنجا نظر شد
 قنوی که آنجا خیمه سار زمزم آمد؛ و بجارو بار قلم آمد؛ اگر آنجا فیکاه سنگ نشوید و بر آنجا فیکاه
 بر خد؛ از حضرت شیخ الاسلام نظام الدین نقل فرمودند حجر نقین کار کسانی باشد که از سعی آنجا خیمه
 حقی نداشته باشند بهوای نفس فرار شود؛ هر کسی که او بود با دوست سرکا بهجا باشد در بهوای کعبه
 کار که از کعبه گیل گویا است و طریق قبله دل رودی یار است؛ حضرت امام علی آورد و اندک حرات
 میکند مرا حجت سوختن و بشارت میدهد به وصول مطلق و اذن فی الناس بالحق با تو که رجلا
 با قدم از نازل و مراحل خوش آنقدر بهایی است؛ پس نه و باوید نفس مار را قطع کن چون با حرم
 دل رسیدی بآب نایت غلیظ کن و از بنای بنه برت بجز شود احرام خودیت گیر و بیکای شانه نزل
 و بفرغات هانسانه صد آور و بر جل حجت برانی و از آنجا بنای قیامه آتی و نفس نهی را قربان کن
 روی بکعبه و حال مانده نفسک و دقا در فرود چون رسیدی طواف کن یعنی که گرداگرد
 بگرد و + و با بر حرم اسوده ذکر و جهاد و فتاد قال الله تعالی والدین جاهدوا فی سبیل الله
 یا اهل الله هم حضرت قدوة العکبر میفرمودند جهاد کردن در راه خدا تعالی فرض است
 بر جمیع جهاد و دنیا که خرج کفایت و داران خروج کفار فرض کفایت باشد و غیره امیر به یاد که شک
 جهاد آید ان همت و عساکر جاگان معرکه جهاد است اجاعت او کنند و از راه حکم چون انتقام بیرون
 و با اتفاق یکدیگر بقوت دل بهتر لشکر کفار را نند جانانی را در لشکر برابر نند؛ اگر بزدل را نصیب نند
 جهاد این بکمال نیست و آنرا که یقین بکمال نبود ناقص بود و باطل شرک نزدیکتر با غیبه از جهاد
 نند کردن دو روز و روزه و روزه قضا باشد آن روز قضا نیست؛ روزیکه قضا باشد که شش
 شود؛ روزیکه قضا نیست و در مرگ نیست؛ و چون غنیمت یابند برنجی که در کتب فقه مسطور است
 و محضو امیر غنیمت کنند امیر یک پیشوای قوم باشند و لشکر اسلام مطیع وی باشد باید که او را از لایق
 شهوات بنبه دارد و بشر با مناسبتی اقدام نماید چه شراب غریب عقل است و لایق نامت و فکر صاحب کمال
 عقل اهل اهل خرد و لعل نتواند بود کسالت و اهل دره اشغال از مجتهد شراب است و نهی را باید که
 کار نروزی بعد از آنکه فرد جهان آنکس را که در شتاب به جهاد را غنی خوف نند و نهی را و نهی را
 با قانع که سرگردانند مشاورت کنند بعد از طریق نفاذ و تفکد و تدبیر نام آن را بشتاب کمال و ایا

در جهاد و سردی و مسموی

در جهاد و سردی و مسموی در جهاد و سردی و مسموی در جهاد و سردی و مسموی

بقسم امامیه که زمین را از امام که غیب باشد خالی نماند و جواز نماز بقسم امام فاجر بشمرند و گویند خلفه جز
 نباشد و ششم بود ششم نافیه که هر که خود را از دیگری حاصل داد که فرست بتم متناهی که فعل ارواح از دست
 به بیست و یکم جائز دارند و ششم نافیه که معاویه و طلحه و زبیر و عایشه را رضی الله عنهم نیست جائز دارند و ششم
 راجیه - گویند هر حبیب علی باز در دنیا خواهد شد پیش از قیامت - و گویند عدد ثلث سب و دو و شش تا زیاده
 و دوازدهم مترجیه - که خروج بیاد شاه مسلمانان جائز دارند - اما آنچه که درین دوازده فرقه بگوید
 اتفاق است اینست که ناز سیمانه نگذارند و مس موزه نکند و بر شصتین لحن گویند و از صحابه دیگر بزرگوار
 باشد که از حضرت علی و حضرت رسول علیه اسلام را گویند که تنها پیغمبری توانند که دو طلحه و زبیر را
 بد گویند و مجتهد ندانند و نوید از رحمت و با اقامت تراویح و الفاظ طلاق و نفوق گویند مست بر است
 بدست چپ در نماز نه صفت سوهم در بیان اصناف حاجیه اول از رقیه گویند که موسی در جوار
 بیج گوی نه بیند که وحی منقطع شد و آندم امامیه - که ایمان قول علی نیست و سنت است سوهم تعلیم
 گویند که - بیانی ما جاست نه فضا و تقدیر او چهارم غازیه - گویند که فرض مجهول است فرضیت او
 شناخته شده است پنجم حقیقه که تارک عزات از ششم گویند که غایب در طهارت گفته و بدو مالند
 در غسل هفتم گفته که اموال در گویند و زکوة ندیند که فرض نیست ششم متر که بزرگوارند از بهر حکام
 گویند که بدی تقدیر از حق نبود که درین ظلم بود و نگویند که از تقدیر او نیست که بوی عجز می
 و نماز نگارند پس مرده و قرآن محدث گویند آنچه قرآنست از افعال بندگان مخلوق است و
 مرده را از صدق فائده نیست و یکس از باب و شفاعت نه و معراج تا بیت المقدس و کتاب حساب
 و میزان و صراط و سبب نیست و شاق مسلمانان در لغو اف باشد و فرشتگان از نزد از موسی
 و عقل کفر و موسی بر بر است و منکر ریت و کرامت اولیاء و خالق بوقت خلق بود و از حق بوقت
 رزق نه پیش از اینها و عالم و قادر بذات خود نه قدرت و علم و صفات ندارد و آنچه در عدم هست
 شی است همچنان در عدم خواهد ماند و راست که اهل بهشت میگردند و چندی میت شوند و مقول باطل
 لغزده و علامات قیامت را چنانچه در حال و با حرج و ما جوب آدنی اند منکرند و زن مطلقه بی علامه جان
 دارند و عقل از ظلم حاصل گویند و سخنان معراج بحقیقت بر او مسلم نشیند و عرش عبارت از بلندی بود که
 از علم و جاهای دیگر عبارت از منع دیدار و لوح عبارت از جمله حکما و قلم عبارت از تقدیر و پیش از محمد
 پیغامبری نبود و عوام رزق نیست امثال این بسیار میگویند خدا الله عن عقائد هه
 ششم میبوینه - گویند که ایمان بعین باطل است و ششم محکمه - گویند که خدای تعالی را بر مخلوق هیچ محکمی
 نیست باز ششم حسینه - میگویند که مزد اعمال نخواهم یافت و دوازدهم شراغیه - میگویند که زنان
 بجز حنین اند هر که باید بود احتیاج کمال نیست و چندی که در یکدیگر متفق اند اینست جماعه
 جائز ندارند اهل قبه را انجاء کافر گویند بر سلطان ظالم خروج گفته صنف چهارم در بیان

صنف سوم در بیان اصناف حاجیه
 صنف چهارم در بیان فرق و جهات
 صنف پنجم در بیان اختلافات

فرقه جبریه - اول مضطرب که خبر و شر از حق تعالی دانند و از خیر نه ثواب بد و نه از شر عذاب دوزخ فحاشیه
گویند که فعل خلق را هست و قدرت ستم معینه که قدرت و فعل هر دو بهم گویند که بنده هر دو دارد -
چهارم مغرورینه - میگویند که شدنی بود آنچه شد درین سر خداست از کسی پیدائی شود پنجم ملکنه - میگویند
غیر آنست که ساکن شود نفس بان ششم سحراریه - میگویند حق تعالی آفرید بر علم نه بر معلوم و عذاب
کنند حق تعالی بر ایشان بافعال خویش نه بافعال ایشان ششم کسبیه - میگویند ثواب و عقاب یاده
فتور از عمل نیک بد ششم سابقیه میگویند که سعادت و شقاوت پیش از ما شده است معاومه
و معاصی سود و زیان ندارد و دهم جبریه میگویند که ما دوست را عذاب کنند که ما دوستان عذابیم -
دشتم غریبه میگویند دوست ترسانند مرد دوست را یازدهم فکریه میگویند که هر که را علم زیاده بود جهات از او
ساقط بود و مردم را واجب بود که موت کنند با محتاج ویرا اهل و شرکایت اند در الهامی مردم
اگر اعانت نه کند ظالم نباشد دوازدهم حبیه - میگویند قسمت در اموال نیست زاهد را - صنف
پنجم در بیان دوازده فرقه جمعیه - اول معطلیه میگویند ناهمائی خدا تعالی و صفات او مخلوق است
دویم ملائکه - میگویند که حق تعالی بر جااست - ستم و قیه - میگویند که اهل آتش چنان بسوزند که هیچ
در آتش نماند چهارم مخالفیه - میگویند که قرآن مخلوق است پنجم وارویه - میگویند که هر که در دوزخ رفت
باز نیاید و دهم در دوزخ نرو دهم عربیه - میگویند که حرف رسول علی السلام حکم بود و در
هفتم قایمیه گویند که بهشت و دوزخ فانی شود و دهم در دوزخ بود و در دوزخ بود و در دوزخ
بد نیاست نه باطرت و عالم قدیم و معدوم شیء است نهم تعقیبه - میگویند که قرآن سخن اقرار است
سخن خدا و ما میگویم لفظ لا فضا است و قرآن سخن ذاتی است دهم قریه عذاب کور را میگویند -
یازدهم واقعیه و بحث قرآن ساکت اند در خلقت و قدیم او و دوازدهم مترجمیه - میگویند که علم
و قدرت و مشیت مخلوق اند و خلق غیر مخلوق است - اما آنچه که در جند کسبیه هم متفق اند که باطل
بدست نه بر زبان سوال منکر و کبر چون آمدن ملک الموت و حکم موسی را میگویند
صنف ششم در بیان دوازده فرقه جبریه - اول تارکیه - میگویند که هرگاه که کسی ایمان آورد
بعد از هر چیزی بر وفق نیست - دهم شایه میگویند هر که یکبار لا اله الا الله بگوید خواه عاقل باشد خواه مجنون
نارحیه میگویند که بنده بفرمانبردار می فرما بنده را نام کرده نشود و معصیت عامی گفته نشود و بزرگ ملکست
که خلافت بود - چهارم شایه - میگویند که در علم شک دارند و ایمان بی سببه پنجم حبیه - میگویند
که ایمان عملی است هر که نداند عده الهیه را که فرمود که ششم ملکیه - میگویند که ایمان عملی است -
هفتم متغویه - میگویند که کم و زیادت ایمان نشود دهم کسبیه میگویند که مومن افشاء اند
نهم ملکیه - میگویند قیاس اهل است دلیل را نشاید - دهم بدعیه میگویند که انتقال امر باو شاه باید کرد
اگر چه بران است - یازدهم مشبه میگویند که کوم را خدا تعالی بعبودت خویش فرمود پس اهل آن را خدا تعالی

صنف پنجم در بیان فرقه جبریه

صنف ششم در بیان فرقه جبریه

گوشت منزه و مرغ مرغی چون بجا حدیسی گوهر شوی به گریه باشد من این راضیانه زنگرد
 تا بنا به کیمیا و حال صافی را از تلقین بر بزرگی شرفی دیگر است و آنچه که درین علقه مشهور است
 که از چندین اکابر بنمت یافته ام عبارت از همین فیض نظر است سخن این را که بیاثر باشد اگر از این
 برسی را که پیش ازین بهیچ زانفتش عیالی ز باشد خود شنیدی که ششم بخالد بن ابی بکر عده کرد گوشت
 و ان داشت کان بود به شیر سنگ بر گز باشد چه نظر بوده است شیر از آنکه گمان از لطف شیر ز باشد
 هر بر را که بود ز شیر نظر به کشتن ساسی هر گهر باشد به شرف از میان زبانی که تراشید از شک باشد
 و کند ازین علقه مشهور است که چنانکه گفتا مردان سؤمند است دیدار ایشان هم علقه بر آنکه دیدار هر که
 سؤمند بود و گفتا و غم برده منده شد فرو به سالی اجازه دیدار دلداره دلا ساسی بود از علقه یار و ویر
 محب نبود که به شوقی در بعضی مار و از در خاصیتی نهاده است چون کسی نظر کند بخرد نظر آنکس معین
 بلکه از فتنه پس اگر در بعضی خواص و گمان این خاص و نظر ایشان بود که چون بطالبی در نظر لطف
 حالتی شرف و حیاتی شکر پدید آید چه عجب قطع جو تا خبری بود در بار و از در که مردم را کند از
 چشم آبر و عجب نبود که از تا خبر زندان به نظر و جلدان بود و چشم گوهر به تقریب میفرمودند از حضرت
 صاحب عارف منقول است که میفرمود که هر کس در مسجد خیف بنا طواف میکرد و یا مردان مصطفی میکرد
 چون از آن حالت استفسار کردیم فرمودند که حقیقتی را بنده گانند چون کسی نظر کند به حالتی بیست و فرد
 اگر دستم برست یار باشد به دست من چهار کار باشد و یکی از مقاصد غیر است که قطع از مالوفی
 نفسانی و قطع طمع از معلومات شیطانی با سالی میگرد و دور کشیدن جام مراد از عزت و دولت است
 با انجام مرادات بشمار حاصل میشود دیگر بر نه شدن از لذتهای نفس و بیرون آوردن
 رغوبات و دلوئی و دیدن آثار صنایع و بدایع و گرفتن عبرت از آن و چراگاه اظهار رسامی و
 و محافطه جزا و راضی و جمال که با نال مردان شده و دست مع شجاعت از ذرات جمادات و معالمت
 صفیات کائنات که بر همه باشند مختلفه و تبیین و کاند و ان من شیء الا سیح به حله اشارت بدان
 میکند قطعه هر چه از از زمین تا آسمان و جلد تبیین او است هر زمان که بود سواد کوسن دل خواه
 بشنوی از ذرات از به تقریب میفرمودند که از حضرت عیسی علیه السلام موجب سیاحت صحرائی
 اطراف روزگار و سیاحت دیداری اکناف دیار پرسیدند فرمودند باشد که بجای رسم که هر که
 از خوان راه در اینجا قدم نهاده باشد من آنجا بر ختم که خاک آنجا می مرا شفاعت کند سبحان الله
 چسبیده نیاز نیست که با وجود نبوت و مرسلیت نیاز تا به اینجا بود و مردم بی حاصل را نازیدن چه
 صد هزار رحمت بر جان کسی باو که گفته شمر یقین میدان که شیران کشاری به درین به هستند
 از مویاری به آینه جاست که در کلمات مناسخ آورده اند که هر که عارف تر مغنس تر شتوی
 هر که مردان بود چالاک تر باشد از سهم بلان غناک تر و آنکه بی حاصل بود از زب و فر

در این بین چیزی نگارید

تجرباتی که در این راه
در این راه

معمولاً در این راه
در این راه

معمولاً در این راه
در این راه

و غایب طایمان بود بجان الله چه زرق است که هر کس همه جبار سازد و طعنه می گویم و جیم و کیم که
قادر به خلق کرد عجایب غرائب فاق به بخوان بیگ نهاده میوه درین دم به پیش مردم اظهار عجز
الوقواق به از نواحی آمده یار و مردم آن اظهار تحقیق کردیم بهیئت آنها گفتند هر که که آن
اینان از درخت کند شود همان دم جان دهند حضرت قدوة الکبریا میفرمودند در جزیره مصطفی
که وسیع بود عدشت بجز آثار گوناگون و اشجار نمودن بود خانه یافتیم بهیضا عالی از سطح عرز گار و رست
در اینجا نشستم که بهاضیاء پوشان رسیدند هر چند پرداختیم جواب گفتند بعد از آنحت جواب دادند
که اگر بسیار پوشان از شهر پوشان معلوم خواهد بود دیگر بغیر سفر ششم در کجاست شهر پوشان نهیم
به مثل بان شهر رسیدیم که مردمان آن شهر میخوان چون ماه و غذا فانی آن دلخواه چنانکه وصف
شان در حقیقت بیک شرح کرده است خواستیم که در آن شهر مناره بان بدیشیم و آن عجایب غرائب
مشاهده کنیم نور العین نگذاشتند که در اینجا را عجوبه که در آن معانه کردیم آنست که هر که بشرف تلقی
شان مشرف شد البته بهیض بهر مند آمد و باغی دیدن روئے دوست هر کس با اثری دارد از آن
و بسیار بهیچو آن نماند که لغو خوش بودید بهر همه میدان و بسیار حضرت قدوة الکبریا میفرمودند
در اینجا ایلاق رسیدیم که بهر حد ولایت او در یابی رد است بر ساحل آن دریا شهری معروف
عمارت منظره چون در آمدیم اهل آن همه نسبت بودند استفسار کرده شد گفتند که درین شهر که
موجود بود و به تقدیری که مقدر کرد بر زنی که از امام حسین پاک میگردد بان دریا آب می داند
بقدرت الله تعالی بار میگردد چون مولوی بر می آید جز نشاء دیگر نیست و باغی چه خالق که
از مردم به مد کرد به میا فرید بهر گونه از انان و د کور و اگر چه واسطه خلق فرود زن آمد
ولی بجای خبر زن نشد و منظره حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که در سفر ایسلان
افنا دیدیم که سه روزه راه آفریده بهر یار نشد که با وی آثار راه یافته شود چون بهر آن از تنگی
و گرفتگی بغایت تنگ آمدند در زیر درختی کشتن فرود آمدیم یاران همه زنها خود را فرود آمدند
نشست بودند که مورچه بهیض جوش آوردند و نزدیک حضرت ایشان نشست و بهر یک
ایمانی کردند که مردم را گمان شد که بیکدیگر سخن میروند چون ساعتی گذشت مورچه روان شد
حضرة قدوة الکبریا را از این صحنه جلوس فرمودند نزدیک پاس رفت که مورچه آمده است که
که ایشان روان شدند بقدری راه رفته بودند که در نید درخت که مسکن بوده چهل توده شیرینی
کرده تا یک توده نزدیک دیگر توده را بر سر کد می را بر سر توده بشاند و یاد از حضرت ایشان
حضرت اهل کد می پنهان و عجب دکار بر دزد چون فایغ شدند فاحته التماس کردند فاحته خوانند
از آنجا روان شدند تا بوقت اول سحر آمده از اینجا رخصت کردند چون مورچه رفت حضرت نور العین استفسار
کردند فرمودند این مورچه بهر مورچه را برادشاهی میکند و زنی امیری بسبیل شکار درین شهر آمده است

در کربلا در دین محبوب خویش را کاری بفرموده که محبوب مرا خدمت بکنی و اگر آن هست
عاشق نابت اقدام به هند سر خط محبوب کام به اگر عاشق مراد خویش باشد به خدمت کردنش
در لیس باشد به مریدی اولست ثانی باشد به چو زمینان نیست فرمانی نباشد به دیگر به
از امر عزاب و اجار عجب از دستساز کردند جوابهای شافی داد جیل مقدم در کربلا
قدم سبک آدم علیه السلام است اول نزول دی در کوه بلندیست چهل سال به کربلا
سال در یک پای توبه استغفار کرده و گریه بجدی کرده که جبهه آب روان شد و گیاه نیل
از آن بریده فرو نیل گند چون زلفش شسته شد نیل گدا در قدش رسته شده و آسمانی
معادن جواهرست و نقش مقدم دس بر سنگ گریه آمده است و حضرت ذوالقرنین شقیقت
بسیار و جنت بشمار راه قطع کرده و بشرف مقدم بابا آدم شرف شده سه فرنگ راه بخیر
بسته که سیاحان روزگار و سائران اظهار گرفته بزیارت مقدم وی علیه السلام میرسد و در شفا
صدائی ذکر و علامتی جبرمی آید و آواز قرآن خواندن و آوازهایان میستند مگر بعضی از بنی
و شکار میکردند و در آن الهی و مقامات نامتجایی را واسطه میشوند بصیرت از عجبای روزگار
و عزاب نمار که در دوسه منابده شد و در جای دیگر گم دیده اند و خلقت شهوده که خزانهای دی
بقایت لذت دارند در اینجا نیست حضرت خواجه حسن بصری و زمین انجا بدو سعد و طلحه همه در اینجا
آسوده اند بعد از دوی مقبره حضرت ثوالت ثقلین و حضرت خواجه معروف کرمی
و امثال آن جنودان از اکابر روزگار و اماثر باطلر آسوده اند که شرم نتوان کرد و حضرت
زیارت بر بزرگی که مذکور شده است هر که نصیب شد او میداند که چه سعادت حصول دس
بشده باشد گا فرودان و در کمال بی از اولیاء روزگار است اما جو به زده شد در مقبره حضرت
سج الواسحاق گا فرودانی است آن چراغ که دست مبارک خود افروخته اند تا ایندم افروخته
است امیرت که تا قیام قیامت خواهد ماند نقل است که باد شاد شیراز که بجایه صلاح آراسته و
سج فلاح پیرایه بود چراغ را گشت پیش از طرقت العین زدن افروخته شد و چند روز است
نگذشت که لیسر گشته شد مصروفی بقایت شهر بزرگ است که شرح او نتوان کرد تا دانه کرده
آواز مشغله او میرو و خسر که فاسق شرین بود و وی بود اما از عزاب است که کو به بختون
جایی که فرما دکنده به انجام مرده است چنانکه قصه او شهرت دارد و چو تیشه او از انار بود و از
انار برآمده است چون بار میگردید بعضی بار خون آلوده و بعضی مثال انار روزگار آورده -
جیل ثقافت آورده اند که وی از زبرد است و گرد عالم برآمده آسمان بهقا آینه ملک
ست و نیز بکس اومی نماید چون بهمد اسکند مریه مذکور شده و به مدینه از ششامی نیست
جوشین بفرمودند که این میگویند با جوج و نا جوج که سدی نیست علی الصلاح همچنان میگردد

معاذ الله ما نزل من قبل الله من انوار قدیم علیه السلام

معاذ الله ما نزل من قبل الله من انوار قدیم علیه السلام
لا تترك انوار اسرار کائنات و کائنات انوار اسرار کائنات

معاذ الله ما نزل من قبل الله من انوار قدیم علیه السلام

بریدن میور بر آید و الما دل مع حضرت قدوة الکبیر میفرمودند چون کسی میخواست بر او
 اگر چه آن علم و کس بود لیکن بغایت الهی حایت و امتیازی تخلص یافت میفرمودند چون خوا
 جزیره آمدیم به حبیب لیل و غریب شکل دیدند جانوری را تعریف میکردند که هر دو بال و دوازده
 بودند و بای او نوعی بودند که گویا از مرغ تازه آورده و متعاشش زمین دینه سیمین است
 دور روزگار میکرد و این طبع طیر عجیبش در آمده است و سه بزرگوار مشغور شدند و نوزاد محاسن سفید
 غن آبخان میزند که چشم ایشان لطافت نمیداند و لباس به لباس مردم نمی باشد فقیر بغایت
 نوازش فرمودند و اجازت خواندن نادعلی دادند و بعضی خواندند راه سلوک و معارف و خاتمی حقیق
 و علم فاضل فرمودند که کار آمد این طایفه باشند چون حقایق از بحر محیط بیرون آورده و پاره بحر بریده
 بودیم که بیجا عمل که کنند داشته است نمایان شد و حق که بدین راه جاز آمده این بحال
 مشغور نشد آری المقدور کاین به چند که در کام ننگ ملک افتادیم اما بیفایده هم نبوده ایم
 هر که قدر هم کام ننگ عظمی باشد نبود ننگ به هم اگر کرد بد یا گزیده هم کیف آورده ز دنیا که
 ولایت جملگی حضرت قدوة الکبیر میفرمودند و نوحی دل و ولایتی رسید به علم
 حکم میگویند راسی هند و دار مردم انداز بر پیران از من انداختن زنان انداز بغایت صاحب
 حسن اندیشی و روان دیار که هیچ دیار را مباد و وقت شام در کند وی زبان بهیمانی خود را می
 اندازند بعد مردان می آیند دست روان کند وی می اندازند دست هر که بجهت افتاد شش
 عورت طوت میکند اگر چه خواهر او باشد بغایت ازین رسم منقص شد و راسی از حضرت ایشان را
 بتغیض تمام دیده و در زید چون آمدن و زیادت شد حضرت ایشان بعضی اظهار کردند گفت
 حضرت خوانند کار به کینه و بیجا این رسم افتاده است چه چاره دارم آخر حکایتی نقل کرد از کلا
 خود که در عهد وی این چنین اتفاق افتاد که این رسم بر من نه حکم کرد و یک بیکه بوقه شمس
 خانه بیرون نیامد نزد یک ماه این حکم رفت که بلائی عظیم و بای الیم با نزار نزول شد
 و نوازند ماعن برای رسانیدند که ما گفتیم که این رسم منع نمیداند یک بلائی نزول خواهد شد آخر حکم
 کرد که همان اسلوب وقت شام مجمع سازند و کافری ببرد چون رسم بر پا کردند و اندک
 آن و باد بلا افتاد چون این سخن بوج حضرت ایشان رسانیدند گفتند آری تقدیر الهی است
 مطلع نیست و اسباب کس نمیداند که کار خانه الوهیت است همه در وی میرود حضرت قدوة
 الکبیر میفرمودند که شش غنیای غمی از تیر کا تیر کا ایشان را ضحاک گویند که زمان سیم سابق و زبان
 شتره اتفاق دارند و رسم بود در ایشان که روکش ده میگویند چون لشکر و القرمین در اینجا گذشت
 اسکنده متفکر شد که زمان بدین خوبی و مردان بدین ننگی ع سپاهی غریب میشد ننگ باب
 انرا لامر کنند و در میان خصم را بار داد و نصیحت کرد که زمان شماروی پوشند گفتند که خلا

معانی پانزدهم ولایت جملگی حضرت قدوة الکبیر میفرمودند و نوحی دل و ولایتی رسید به علم

و همکار کردن جان دادنت هر چند که بمالنه کرد حکم نشیندند چو سکنند دید که ایشان سر از خند برآوردند
 در دیوئی فرزانه کرد و خواست که سوچی سازید که ایشان رو پوشند فرزانه بعرض رسانید که چند روز
 اینجا مقام باید کرد بعضی ادوات کانی و آلات گبهانی بهم باید رسانید حکم کرد که آنچه فرزانه می طلبید
 در یک ماه علمی راه گذر زمان انگشت از سنگ سیاه و چادری سفید از خام بالایش پوشانید تقدیر
 آمد هر زنی که بر آن گذری آمد و نگاه بان صورت طلسمی میکردی البته روی پوشیدی همچنین
 عورت رو پوش شدند چون فرزانه ازین عهده برآمد اسکندر استفسار کرد و فرزانه گفت در زیر
 کتفه حکمتا و دیگری از روی ظاهر چون عورت بیند که صورت سنگین رو پوشد مایان چون بگویم
 انداخته سنگ بنگین دلان اثر کرد شهر بهر گریه سیند سنگین لند بنگین دلان زین سبب بپایند
 در ولایت تحقیق بزرگی بود در غلغای خواجه احمد سودی حضرت ایشان را صیافت تمام کرده و چند
 روز بخدمت شمرآورد و چون حضرت ایشان روان شد ند طلب خرقة کرد حضرت ایشان
 که دزد جزوی راه از اینجا برآمدند که در دامن کوه درویشی بود معمر بعضی میگفتند با بعد ساله
 بعضی سیصد ساله حضرت ایشان را چون دید پیشتر آمد و تعظیم تمام برد سه روزه شرفیافت سبحا
 آورده بعد از سوم روز گفت که فرزند شرف انانیتی دارم که حکم کرد و از دردم خضر علیه السلام نشانست
 آورده اند که بنما بسیار عمر با که نهایت لطف و کرم بود بدرون زاویه درآمده و کلاه پوشیده
 برآمده و از سر برآورده و گفت این کلاه مرا از اکابر این که حضرت شیخ ابوسعید ابوخیمر مرید
 نامده است اکنون بشارت ست که بنما بدیم قرا کنید حضرت ایشان تعظیم تمام گرفتند و دیگر
 فرمودند که فضیلت رباعی که منسوب بحضرت شیخ ابوسعید ابوخیمر است آنست که هر که ملازمت بنماید
 نمایا البته نام وی در جریده اولیا نویسد ز بهار بهار این رباعی در دوزخ و سازید و همایان
 بر حقیقت کنید و کسی را که غایت کلی داشته باشد این رباعی بر وی تلقین کنید و از این رباعی نه کمتر
 است که شرح توان کرد در رباعی من میتو می قرار نتوانم کرده احسان ترا شمار نتوانم کرده
 که برین من زمان بشود هر سویی یک شکر توانم از نتوانم کرده این رباعی نیز تلقین کردند
 بغایت دهمف ویرا تعریف کردند که هر بیماری را که این رباعی نوشته شود سارند یا بلا خواهند
 البته محبت گردد و این رباعی نیز منسوب بحضرت شیخ ابوسعید ابوخیمر است رباعی جورا
 شفا ده نگاهم نصف زده و عنوان ز تعجب کف خود بر کف نزد یک خال سه بود آن سطر
 و آیدان بیم یک در مصحف زده حضرت ایشان تلقین شدند و بسیار سبب برآمدند
 چهل تقرون دی دوا می عراق است دردی حضرت شیخ عبداللہ میباشند بجای سال است
 که در دامن کوه وی خنزدی اند خوارق ایشان دران دیبا شستهای دارنده و سافر که
 رفته باشد مستفید گشته دیگر ملازمت ایشان بر تپه سوز بود که شرح نتوان کرد چون بقرین ملازمت

منافقت شایسته که در دوزخ انداخته اند و ملاقات ایشان را

ایشان رسیدیم هفتاد و یک ساله شد و از او اخ فرمود محمد که ربانی ابو سعید الوخیری البته مختصر دارم که هم از حساب
شعرش منقولست که هرگز اور حالتی عیاده مرصع این رباعی یاد آید امید محبت بود و آن اینست رباعی
فتنه انگیزی و دامن در کشی به تیر اندازی کمان پنهان کنی بی تو نتوان گفت این آن مکن به
بادشاهی هر چه خواهی آن کنی و آن حضرت شیخ جمیل الدین متوطن بودند سیصد سال عمر داشت
بسیار تعالیق و معارف از وی بهره مند شدیم - بوزند داشت که بعضی خوارق از او نقل میکردند چیزی
که معانه گردیم آنست که جماعه جوگیان رسیدند زمانی بوی بکلام شدند در ایشان مسلمانان و جوگیان
جوگیان بوزنه آمدند و همه جوگیان را دیدم که آن شخصی را صاحبش گفت غالباً این کس مسلمانست که
ویرانه ریده است چون نفیض کردند مسلمان برآمد شعر بسیار بود که لطف انسان تیزی
میکند از انسان و جوان چهل البعد در وی دیدم پیش متوطن بود بغایت صالح حضرت ایشان را
بید و طریق خدمت سپردن گرفت چون مدتی در اینجا اقامت افتاد و هر دو شدند شد چون حاجت
لباش داشت بشراف و شرف - کردند و مثال نوشته ازانی فرمودند وی نقل میکند که
را من این ولایت بسیار درویش در است و مسافر پستهایم تشکیل بلیمن شده است که حضرت
قدوة الکبریاء این نمایند فرمودند مناسب بعد الحاح آن درویش است اجازه آمدن خواست فرمود
خوب چون را می آمد بنوعی حضرت ایشان را دیدم که شیخ نتوان کرد و شرف خدمت و خدمات بسیار کردند
چون اشکات خاطر در باره خود دیدیم برین سبب که نفس درخواست داریم فرمودند تو کافری چگونه
بجز ضرایب که با شما دلی می دارند فرمودند چون تو شرا نیستی - ایشان دلی خواهم
وزنید ترا بچکس نیان نخواهد کرد امید است که قدم ملوک بر وجه سلطنت دینین تو خواهد آمد
افتخار الله تعالی حضرت قدوة الکبریاء میفرمودند چون از ملازمت حضرت مخدومی حضرت
گرفته جانب سار کانون عمان عزیمت فقر معطوف شد رایت درویشان و علمای کثرتشان
در آن دیار نزول یافت عمارت بغایت نادر بر آورده اند بتحصین مسجدی علی مردان بر آورده
که میتوان گفت که نادر بصورت سیصد شخص گنبد بنا است باقی گنبد می دی در دریا افتاده
اند مدتی در مسجد مستقر ماندیم و او عبادت و ایم داشتند آن محل و عالی سندان بسیار بودند
بنفس حضرت مخدومی در آن شهر سه روز زیاریده بود و باغات و حیاض بغایت مروج دارد
حضرت شیخ ابو الفرج که نسبت خود بسلسله کبریاء دارد در آن جا معکف بودند بعد یک استغاده رفت
و از اینجا اتفاق کافور و افتاد هر چند که بعضی اصحاب مثل غمی و وزیدند چون تقدیر الهی بود
نامتوایی بود که فقر را بنیاد افتاد در آن حین مسلمانان کم بودند و زمان صاحب حین
و ساخره بسیار بودند اتفاقاً قاضی حجت را به یکی از آن جوانان ساحره میل افتاد هر چند که شعر
میکردیم باز نمی آمدند چون عمان عزیمت فقر را باز اینجا معطوف گشت قاضی حجت را بصورت کافور

معانه مختصر
حضرت قدوة الکبریاء حضرت ابو سعید الوخیری در این ملک کافور و در بصورت کافور و در بصورت کافور و در بصورت کافور

حضرت قدوة الکبریاء حضرت ابو سعید الوخیری در این ملک کافور و در بصورت کافور و در بصورت کافور

[illegible]

طبعه می بود شوم و در این احوال هم وضیافت الکرام و فوائد بعضی مالکولات و منزهات

خواند و دیگر غذا نماند خفیف منبت طافه که بسبب کل خوردیده اند و بساط موجب پیچیده چون
 این سخن میگردد حضرت قدوة الکبریا فرمودند که خوردن بر سر گوناخت فریضه - و سنت
 و مباح - به قدری که ارتفاع هلاک بود و فریضه مقداری که با طاعت و گشت دست ناسیر خوردن
 زیادت قدرت مباح است و زیادت خوردن از سیری حرام است مگر به نیت صوم و حفظ خاطر
 همان و ترک طعام غنا منع کرده اند کما قال علیه السلام ترك العشاء مهملة ترك طعام شبها و بر
 صنف و پیرنی و سستی بود - تقریبا میفرمودند بهلوانی از معرکه محروس کرده بودی و سستی خفا
 نهاده بهرعت بیفت در راه آشنائی در خورد تکلیف البیتام حرام است که گفت بخور و از خوردن
 زیستی از نام چه نخر از دست شخصی خورده ام که کار از دست و دل شده است یکی ترک طعام غنا -
 دوم خواب بر لبه یا بر آنچه صوم خود بر چنین ایستد که باین کارها دست کرده باشد زخم
 آلوده می خواهد شد چون سخن تمام کرد روان شد زمانه گذشته که مردمی جلد و پیاوستی بخت
 آلوده گشت دست در عقب و بر آلوده گشت که شخصی مجروح با من آلوده گشت کما آلوده باشد
 گفت وی گذشته بمنزل رسیده باشد گفت برگردم وی بیایه کرده است - نهاده است در میان
 نا بهم نان و نمک شب گزاف غرضش این بود که معاشه آن خانه بگذشت خوش شمع چون بخاری
 بساط سردی نبود بچنان بدور و - شب بخانه خوشی بیچ سلمان آمده بود که آن شب که گشت
 دریافت که بر بخاری چیزی طعام نمی بزد و بخورند که ناه - که که هم شب فاقه میشود و هم
 بخورند که ناه خواب گردنی نخواهد شد این ازین ممکن نیست نه خانه که جامی داده بود و نه گاه کرد که
 بچکان کجنگان بهم آواز میکنند فی الحال کشید و هیچ کرد اندک نش و بهر هم رساند که بکباب کرد
 دور کار داشت بخور و او را کرد و بهر نهایش استعداد خواب کرد چون صنف دید که او عادت خود
 بسر برد میاد عذر نهاد که معصوم ازین این نبود که شکار گشته باشد بلکه استخوان مقوله مجروح بود
 بعد ازین بساط طعام فراز کرده الوان اطعمه که در خانه دیگر بنامه بود آوردیم مهار البعد آرزو طعام خورد
 و بخور دیگر لطیف آورد او را بسترهای گزافیه که همان شب بفرغت بسر برد چون روز شد
 همان از خانه او روان شده بود که خبر آوردند که آن مجروح رخت بکاران سرانی آخرت است
 بابت در وقت طعام خوردن از دست یمن شستن بگفت کما قال علیه السلام الوضوء قبل الطعام
 یعنی الفقرو بعد یعنی الله و ادا و صور طعام به شستن بابت در وقت شستن از دانه
 گفتند ما در طعام خوردن پیران منظر جوانان نباشند و از طعام بابت از پیران کشته لیکن نزد این
 اخیر بابت غسل البیدین چه در بابت و چه در نهایت از شیوخ و اکابر و مولای گفته بابت شستن
 از دست است که الله یحب للتیامنه کل شیء حتی التعلل والتجمل و این را در بابت است
 حکم مجلس یکم غافل و بکر مجلس محفل است و در دست شستن هم ادلی است که از مقدم مجلس که او را

فایده خوردن طعام عشایر و قصه بهائی

آداب خوردن طعام

بیابان افتاد و در ده کم کردند چهار روز گرسنه ماندند گرسنگی خود فرستادند و گفت طاعت است یا چیزی
بیاورید ناگاه سگی را دیدند جلوسیا کردند و او را بگریختند و بگشتند و بزمیل مام مالک گفت کرد و سر او
نصیب شیخ شد هر کسی بطیخ خور و دندش در خوردن آن تفکر میکرد تا شب بگذشت چون وقت
سحر شد سر آن سگ بسجی درآمد و گفت این سگ من کسی است که گوشت بوسه گرفته از سفره
بود و مرا رو سیله نه خورده شیخ برخاست و اصحاب را بیدار کرد که بیاید مش
الوزعه و روم و از وی استحال طلبید آمدند و استحال گرفتند حضرت قدوة الکبریا میفرمودند
اگر چنین طعام کلمات شلخ و حالات ایشان چنانکه متفقهای مال بود بر آید بهتر است و بر عکس مثل روز
حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که خبر را اگر ام با یکدیگر خبر را اگر ام گفتند که قصه و نمکدان
بر آن نهند و انگشتان در دست بیاورند پاک کنند و دست را خوان نیز دست پاک نکنند و
نمک بدر انگشت بگیرند و بسجی بهایم نمکدان بر آن نهند که نوعی از استحقاق است بلکه مکروه بود
و طعام بر جاربای و بر خوان شکسته خوردن الا سبک زین و دستار خوان سر که و پیاز و و غیره حرام کنند
قال علیه السلام نعم الا طعم الخبز و الزيت مادام که آن شکسته باشد دیگر شکسته اگر طعام خرید باشد بسته
انگشت خوردن بکاهام و المسحاة و اللقی بکاهام و در میان طعام انگشت نه اندازد و به وسط خوان خورد
کاهام علیه السلام یتنزل الذبکة فی وسط الطعام فکلوا من حافه ولا تأکلوا من وسطه
و قند خورد و دیگر و دیگر بنایدان و ان تقسمه و نه برد و دیگر و در و در میان طعام خلال کنند
و با اهل مجلس انقت کنند تا مجموع مردم دست از طعام بکشند و خوردن فایده شود
پاک کنند و تا وقتیکه انگشتان نه بپسند و بعضی البته میگویند که دست دستار خوان پاک بکنند
دست بپسندن را فایده کلی دانند قال علیه السلام و ملائکته یصلون علی الذین یلعقون
اصابعهم و دست آلوده نمکدان نریزد و در خلال طعام آب نخورد برای و معنی یکی آنکه از دست
حکمت و طبع موزی و اندام که طعام کیلوس نشد است آنرا خام گردانند و معده از نفیحات
عاجز نشود و بعد از کیلوس شدن طعام سبک در پی و هضم باشد و دیگر از روی آب چون دهن جز
بکوزد یا بجام رسد آلوده گردد و موجب نفرت طبع مردم باشد تا نوزاد طعام اندک یا بیش با
خوان بخورد البته ازین امر احتراز نکنند و در کثرت احوال تزلزل است که لکزه ایادی بر کتفه
نقل است که جمعی بحضرت رسول علیه السلام آمدند و فربه عرض رسانیدند که ما میان طعام نخوریم سیر میگردیم
فرمودند که شاید بکاهان بخورد بعد ازین جمیع شود مرغان را یاد کنید تا برکت باشد دوران طعام
نقل از حضرت مخدوم جهانیان میگردند که میانه میفرمودند درین امر که کسی بیفتان طعام خورد بلکه
بروایی کرده است چه اگر طعام خوردن تنها است حیث قال علیه السلام ملعون من اکل
و حده و غیره بعد از آنکه غذا خورده مخدوم جهانیان میفرمودند اگر آنها بود نصیب یکدیگر کند گویا و جمیع آنها

چنانکه از دست آلوده نمکدان نریزد و در خلال طعام آب نخورد برای و معنی یکی آنکه از دست حکمت و طبع موزی و اندام که طعام کیلوس نشد است آنرا خام گردانند و معده از نفیحات عاجز نشود و بعد از کیلوس شدن طعام سبک در پی و هضم باشد و دیگر از روی آب چون دهن جز بکوزد یا بجام رسد آلوده گردد و موجب نفرت طبع مردم باشد تا نوزاد طعام اندک یا بیش با خوان بخورد البته ازین امر احتراز نکنند و در کثرت احوال تزلزل است که لکزه ایادی بر کتفه نقل است که جمعی بحضرت رسول علیه السلام آمدند و فربه عرض رسانیدند که ما میان طعام نخوریم سیر میگردیم فرمودند که شاید بکاهان بخورد بعد ازین جمیع شود مرغان را یاد کنید تا برکت باشد دوران طعام نقل از حضرت مخدوم جهانیان میگردند که میانه میفرمودند درین امر که کسی بیفتان طعام خورد بلکه بروایی کرده است چه اگر طعام خوردن تنها است حیث قال علیه السلام ملعون من اکل و حده و غیره بعد از آنکه غذا خورده مخدوم جهانیان میفرمودند اگر آنها بود نصیب یکدیگر کند گویا و جمیع آنها

و ملقب حضرت ابراهیم علیہ السلام است که در درقه منوره ایشان شخصی هست که سنت او رعایت میکند
 دوسه میل قبل از میلاد ابو الفضل یحییان کنیت کرده اند و این سنت در شهید ایشان جریان دارد
 آنست و الله با بوم طبعیات باشد بالنسبه و الا ایجاد حضرت قدوة الکبیر امیر مومنان که وقت اکل طعام
 است که غافل نبود که بخورد و طعام خورده شود آورده اند بر طعامی که بخورد دل خورده شود و باید که
 طعام در شکم او بود و ذکر باشد و نور گردد حضرت میخوای از قانون مقرر بود که حین طعام بر طعام بخورد
 و تعیین فرمود که بود که بر پای شده سه مرتبه یا نیک بلند میگفت ای اصحاب زنها زنها رفتند
 و آگاه باشد از طعام که بر سر است نسبت طعام لطیف خنجر برآمد فرمودند که اصحاب تحقیق را طعام لطیف
 و انواع و کولات لطیف زبانی ندارد و ابله است که هنوز درجه نهایت نرسیده اند و در مضیق
 مجاهده نشسته بر نسبت ایشان و کولات سخت و خشک فائده دارد تقریباً میفرمودند که مجوزه
 پیش حضرت غوث الثقلین امیر خود را همراه آورد و گفت دل فرزند خود را بعلق تو پیای بیستم
 من ذمه دمی را از حق خود پیری گراندم برای خدا تعالی تو قبول کن شیخ دیر تامل کن که چرا
 در ریاضت فرمود بعد از چند روز پیش فرزند خود آمد دید که مان جوینور دوزد و لا غشده از کمر
 خود دنی بیداری از اینجا پیش حضرت غوث الثقلین قدس سره آمد آنجا بقی دید که بران
 استخوانهای مرغی که شخم خورده بود مجوزه با شیخ گفت یا سیدی تو گوشت مرغ میخوری یا نه
 مان جوید شیخ دست خود را بر استخوانها نهاد و گفت قه یا ذن الله الذی یحیی العظام همی و الله
 زنده شد تا ملک کردن آغاز کرد و سپس شیخ تابان میخوردند و قتی که فرزند او بدین نمود هر چه
 بخورد حضرت قدوة الکبیر امیر مومنان که بی آنها طعام خوردن به نسبت هر کس منسوخ است
 و لطیف این طایفه چنانچه از مولای حضرت روحی منقول است که در ویش کند گفت نه مگر وقتی که طعام
 بخورد و چنانچه آنها خوردن در ویش را گناه عظیم بود تا تواند طعام بر شکم بخورد اگر چه چند مرتبه دانه
 شود زیرا که بخوردن در روزی کار صدیق است - در ویش را هم است که از کولات شبه بریزد
 و حقیقی این طایفه را طعام باشد یعنی خوراند و تقوی و زریدن است تقریباً از حضرت شیخ علاء الدین
 السمنانی نقل میکند که روزی با شاه خواران پیش شیخی آهویی فرستاد و سلام رسانید و بنابر
 نموده که این گوشت صیدت بخورید که حلال باشد شیخ گفت مراد ریخالت حکایت امیر نوروزی یاد آمد که آن
 و اخرا سان بودم و من نه یارت مشهد طوس فته بودم او شنید با بچها و سوار از عقب من می
 و گفت بخورم که ما دام که در خراسان باشی با تو باشم چند نفر با وی مصاحبت افتاد و یک زاده و دو فرزند
 آورده و گفت که من خود زده ام بخور گنیم گوشت خرگوش گشت هر کسی که زنده است او بخورد من بخورم
 گفت چرا نفتم بفرمودم امام جعفر صادق علیه السلام هر است و بچهای از بزرگان آنرا حرام شده باشد بخورد
 آن نسبت وقت و روز دیگر آمد و آهویی آورد و گفت این چه است و ام به تیری که خود تراشیده ام و بر آن

نکته دیگر در تذکره حضرت غوث الثقلین امیر مومنان

نکته دیگر در تذکره حضرت غوث الثقلین امیر مومنان

شد معلوم که از بدین مادی بر جبر و اختیار محرم بر خیزد و این است که گفتیم این جهان کجاست و کجاست
 در کانی نیست که یکی از اینها مثل که در حوالی بهمان محلیست و در حوالی دیگری است و در حوالی دیگری
 در آن دو دهر فانی میاید و گفت که این را باز من گرفته معلول باشد و اینها را در فانی میاید و گفت
 سخن در حوالی نیست سخن است که باز تو در سخن چو نه که نام بود خورده است که هر روز از اوقات
 گرفتن نشده است زیرا که لایق شاست استیغیر مودش جو که امی مظلومی خورده است که هر روز از اوقات
 و بدین حاصل آمده تا تو بر پشت او نشسته آه می توانی زدا قطعه هر چند که میانه کرد و خورده و غم
 گفتیم که بخورید که او به نیاز آورده باشد شاید که از وی بر آید یک نیاز باشد و حضرت قدوة الکبر
 میفرمودند از منجا دود نه معلوم شد یکی آنکه تفاوت تا به این حد که اینده از دو قسم معلومی بر کسی نیست
 بر کسی نیست که در تقوای هر کسی تفاوتی ندارد بهیت و بهیت در میان این دو است که در تقوای
 زمین تا آسمانست به حق تعالی کسی را که از لغزشش محفوظ کرده است و هرگز لغزش نکند و در هر
 یکی از اینها را از این که به نسبت حضرت قدوة الکبر اندک معارضه داشت صفات ایشان که در هر
 بساط انواع ماکولات و الوان مشربیات حاضر کرده و در یک بشقچه نهاده و در میان ایشان
 ایشان آورد که یک چوبه مرغ از طعمی میسوز گرفته بود و بر رویه حرام آورده چون میانه کرد که البته
 ازین چوبه در نهایت کینه فرمودند از این آنچه نصیب ایشان از دبه حلال خواهد بود میل خواستند که چون
 ازین که از دبه حلال بود و بهایت صحاب را گذاشتند و چوبه مرغ که مشکوک بود ازین که از دبه حلال
 که آن مناسب شاست و از این مناسب شستند شمر کسی که گوشت از دبه حلال دارد و به شک جملگی
 بهار و خود را از دست حضرت ایشان بارها متشکک برگاه که معاصی مشکوک میاید و مشکوک میاید
 به شک گفت که چنین باسی چوب می خنید که معلوم ایشان میشود تقریباً میفرمودند که روزی بود
 حضرت میر سید علی مدنی مدولایت کولاب تقیاً امیر بخشانی حاضر بودند و وی به بهیت ازین که
 لغز را نگاه داشته و بهانه آورده که موجب سخنان باشد و آن است که یعنی فرموده و در دگر
 سال مشکوک که بهم بخت در طبق نهاد و پیش امیر آورد و چون میل طعم کردند امیر بخشانی بهیتر شدند
 که غایت کرده و بکنج میل فرماید که خالی از لطافت نیست فرمودند آری میل خواهم کرد و این دیگر
 آوردند فرمودند فرمودند تا ذات الله بار دلت الله که کنج خنید گرفتن تا بهیتر که بهیتر کنج از آن
 آخر فرمودند که سلطان باین کنج میل کنند و این نصیب فقیرست که حق میرگز خویش قرار کرد و حکم
 و حضرتش فی حق الله بهم نبرد حضرت قدوة الکبر میفرمودند که اصحاب یا نصیب یکی در این
 نصیب که گوشت اندک که گاهی مراد وی داده اند و این نصیب را باید بهایت ادب است ادب است
 اکل شرب از این باغ را نصیب میباشند آورده اند که همه ایمان میاید و کعبه بود و غنای نصیب میاید
 سیر از آن که در حوالی درین دهر میاید بود که گوشت کهنه بود و در غنای نصیب میاید و کعبه بود و غنای نصیب میاید

در این حضرت قدوة الکبر بخت ادب است

می پزند شبی ابراهیم او هم خفته بود رسول صلی الله علیه وسلم را خواب دید که امر کرد تا چند تنگ نفس
 یکی آرزوی دمی بده در برزاده که بخوابد پیش او بخت بنده چون بیدار شد با آنکه خود عالم بود متعجب
 شد از حکم و عمل دیگر کرد گفت که چون امر آنحضرت رسول است نیز او بخوابد ابراهیم گفت این امر
 شطقت بود نه امر محبت آن روز نیز بخوابد چون شب یگر آمد باز خواب نمودند و در برزاده است بعد
 خود اند چون بیدار شد بوی برزاده از پیش می آمد باز نه بود بوی باقی بود شهر شریانی را که
 با ایشان اثر نداشت بسیار شد حضرت قدوة الکمل میفرمودند که زیادت چو نیست بل تمام
 چو نیست اهل غایت است هم که بیکس بن هاله این بیرون رفته بلکه ریاضت ریاضان بر
 کار که چهل روز بجای آورد طعام نفس نداد اندوهان توکل نفر دانه حضرت قدوة الکمل
 در روزی در سیلان بنهری نزول افتاده و بادشاه آن شهر نیار مندی ایشان آمد بگفت
 که که منم سرف و سر است اگر غایت کرده چند روز اینجا نزول اصحاب شد بنهر است و در
 با شد چون کجا انداز حد گذشت و نیاز بصدق آورده معروض او بدول شد موضع نزول
 در جرم خود نموده فرمودند که مناسب فقر نیست با آنکه محل نزول در مسجد انسب بود چون با آن
 حاضر حضرت ایشان اطمینان بود او هم چنان کرد در مسجد مایع محوط داشت و وسیع سخن بود موضع نزول
 قرار گرفت حضرت ایشان فرمودند چون چند روز اینجا بود نیست سخت سفر بشکنم معین بشم
 مسجد بر معنای یک بعین هم بر ابریم اصحاب فرمودند عاکم اید در اربعین شد و در وقت
 افطار یک رغیف نادان میبردند تا آنکه مدت ببرد چون از آنجا رخت سفر بستند چون خادم
 صومعه رفتش کرد آن جبل غیف بر جا بود تقریباً سیفر بودند که حضرت عوث الثقلمین در یک
 موضع نشسته که با خدای عهد کردم که بخورم تا نغمه کرده در دهان من نخوراند و یا شام تا نماند
 یک بار چهل روز نخوردم بعد از چهل روز شخصی درآمد قدس طعام آورد و بناد و بر قضا شد یک
 بود که نفس من بر بالایی طعام افتاد پس گرسنگی و گفتم و اله از عهدی که با خدای تعالی بسته
 نکردم شنیدم از باطن کسی فریاد میکند با و از بلند میگوید الجوع الجوع ناگاه بیخ ابر میزد
 در عین العین گزشت آن آواز را شنیده و گفتم عهد القادریین چیست گفتم این فلق و اضطراب
 نفس من است اما نوع بر و راست در مشاهد خدا و مذبح است گفت بخانه من آید و برایت من
 نفس خود گفتم بدون تو خوارم گفت ناگاه ۹۰ بوالعباس خضر علیه السلام درآمد و گفت بر طریقی پیش
 رفتم و دیدم که آنکار من بر در بسته و میگفت ای عبد الله در دوا بجه من میگفتم ترا این نبود که خضر
 بر چاه است گفت مایه خانه آورده طعامی میا کرده بود بقرعه بقرعه دهان من می نهاد میفرمود بعد
 از آن بوالعباس خود کرد و بجهت دی المزام کردم ذکر در ماکل و مشارب حضرت علیه السلام حضرت
 قدوة الکمل میفرمودند آنچه که حضرت علیه السلام بر ماکولات و مشروبات میل کرده اند

و در حدیثی حضرت قدوة الکمل

و در حدیثی حضرت علیه السلام

... که این شهر را در روز بیستم از آنجا می توان معلوم کرد و در سبیل اجمال دین مجموعه مذکور خواهد شد هر چه

در سبیل اکل شرب حضرت علیه السلام در فوکه و مطاعم و مشارب رستم نهاده و فقر است و از ناکل و
 مشارب که معهود اغنیاء و متر فغان و تخیان بود اجتناب کلی و رزیده اند و اطعمه حضرت علیه السلام
 و اهل بیت از خود را و شیر شتر و شیر گوسفند بود که اگر گوسفند بر سر راه می رسید یا از وجه غنیات نفقه خاص
 رسیدی یا کسی گوشتی در خانه می پخت عذرا علیه السلام گشتی آنرا شوری یا فیکه که معاد بود و فقر بوده
 می خورد و بر گزیده فقر بود اندک فغان طعام یا فغان رخت البته هم رسانیده هر طعمی که غیر مراد برسد باز
 نام میل نمی کرد و در سائلش می نمود و در سائلش می کرد و در سائلش می کرد و در سائلش می کرد و در سائلش می کرد
 بنام ایشان بخت اندک و انواع اطعمه ایشان را ساج و بنای سحر و قلابار و منوع بود و در اول اهل غنا و
 فقر بود و بختندی و اگر در غنیات اطعمه می نمود و منوع حاضر آوردنی یا سائل را در میل می کرد و فقر
 یا از آنکه آن اطعمه بود و در سبیل اطعمه برین وجه بود و در سبیل اطعمه برین وجه بود و در سبیل اطعمه
 اللهم و نعم الله الیه فی الشیء و نعم البقیة بقوله الحق والعنب والوزان و الاطعمه انما کثره الله و حضرت علیه السلام
 بودند در فقر البته فاقه بودی در حالت جمع گاهی طعامی یا فغان را گشتی یا سبیلی و تره و سبیل و
 خیاری و خرمنه و نام و سائر رطوبت هم رسیدی بل کرده اند و خورده اند و اهل مشاهده راضی شده که
 گردان چیز را بشناسی و اهل بشیر بوده باشی اگر بشیر را حاشا و کا اقل عن عاشره جنی الله عنها
 قالت ما کان الذراع احب الی الله من الذراع و لکن کان لا یجد الخبث و افکان یجمل الیه الا انها
 اجملا النبی و گوشت باز در اسیل کرده اند از جهت برکت بخت شدن او و خلاف اصحاب دیگر مردم
 پیدا نشد که از روی بشیری بود و برین گوشت از کار او افتاد میگردید عن عائشه رضی الله عنها
 قالت قال رسول الله علیه السلام لا تقطعون اللحم بالسکین وانه من صنع کذا عاصم الغسوق و افکان
 قطعت کحسن بن علی و عابد بن عباس و عبد الله بن جعفر برادر عبد الله بن عباس آمدند و طعامی
 که حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم با و سیل کرده باشد باز روی تمام طلبید نگفت خوش قدری جو
 کرده گردش در دیکه اخت و آنکه روغن زیت ریخت پاره زیره و فلفل و حواج او با و هم کرده بود
 خود بخت پیش ایشان کشید و گفت این طعام را حضرت صلوات علیه و آله میل کرده اند و من طلب میگردان گوشت
 پشت سیل کرده اند و اطیب اللحم الطاهر و در طعام نریسیل فرموده فضل عائشة علی سائر النساء
 کفضل الثريد علی سائر الطعام و الله اعلم و من یفهم من عن حذیفة عن النبی علیه السلام انه
 قال اتانی جبریل بهریة فقال یا محمد کلها فانها جیدة لوجه الطهر و قیام اللیل قال علیه
 السلام انتم و الرمان و العنب من فضل طبیة فاجعل علیه السلام کلو الرمان بشهه فانه و باهم الله
 و ان النبی علیه السلام یطبخ طباخا کل من کله کما طبخا و زیاده سیل بر تره با قلابار و ترشی بر سر کرده
 خرابر نوع عجمه و از شربها بر سر بوده و اگر کسی نیافتی را استام میگرد البته بر سر و اجابت طعام را
 به بر سر حاشا و بر سر زبان نامیده و شرب است بر زبان طعام ۱۲ که در وقت از جمله اینها می خورد

... که این شهر را در روز بیستم از آنجا می توان معلوم کرد و در سبیل اجمال دین مجموعه مذکور خواهد شد هر چه
 در سبیل اکل شرب حضرت علیه السلام در فوکه و مطاعم و مشارب رستم نهاده و فقر است و از ناکل و
 مشارب که معهود اغنیاء و متر فغان و تخیان بود اجتناب کلی و رزیده اند و اطعمه حضرت علیه السلام
 و اهل بیت از خود را و شیر شتر و شیر گوسفند بود که اگر گوسفند بر سر راه می رسید یا از وجه غنیات نفقه خاص
 رسیدی یا کسی گوشتی در خانه می پخت عذرا علیه السلام گشتی آنرا شوری یا فیکه که معاد بود و فقر بوده
 می خورد و بر گزیده فقر بود اندک فغان طعام یا فغان رخت البته هم رسانیده هر طعمی که غیر مراد برسد باز
 نام میل نمی کرد و در سائلش می نمود و در سائلش می کرد و در سائلش می کرد و در سائلش می کرد و در سائلش می کرد
 بنام ایشان بخت اندک و انواع اطعمه ایشان را ساج و بنای سحر و قلابار و منوع بود و در اول اهل غنا و
 فقر بود و بختندی و اگر در غنیات اطعمه می نمود و منوع حاضر آوردنی یا سائل را در میل می کرد و فقر
 یا از آنکه آن اطعمه بود و در سبیل اطعمه برین وجه بود و در سبیل اطعمه برین وجه بود و در سبیل اطعمه
 اللهم و نعم الله الیه فی الشیء و نعم البقیة بقوله الحق والعنب والوزان و الاطعمه انما کثره الله و حضرت علیه السلام
 بودند در فقر البته فاقه بودی در حالت جمع گاهی طعامی یا فغان را گشتی یا سبیلی و تره و سبیل و
 خیاری و خرمنه و نام و سائر رطوبت هم رسیدی بل کرده اند و خورده اند و اهل مشاهده راضی شده که
 گردان چیز را بشناسی و اهل بشیر بوده باشی اگر بشیر را حاشا و کا اقل عن عاشره جنی الله عنها
 قالت ما کان الذراع احب الی الله من الذراع و لکن کان لا یجد الخبث و افکان یجمل الیه الا انها
 اجملا النبی و گوشت باز در اسیل کرده اند از جهت برکت بخت شدن او و خلاف اصحاب دیگر مردم
 پیدا نشد که از روی بشیری بود و برین گوشت از کار او افتاد میگردید عن عائشه رضی الله عنها
 قالت قال رسول الله علیه السلام لا تقطعون اللحم بالسکین وانه من صنع کذا عاصم الغسوق و افکان
 قطعت کحسن بن علی و عابد بن عباس و عبد الله بن جعفر برادر عبد الله بن عباس آمدند و طعامی
 که حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم با و سیل کرده باشد باز روی تمام طلبید نگفت خوش قدری جو
 کرده گردش در دیکه اخت و آنکه روغن زیت ریخت پاره زیره و فلفل و حواج او با و هم کرده بود
 خود بخت پیش ایشان کشید و گفت این طعام را حضرت صلوات علیه و آله میل کرده اند و من طلب میگردان گوشت
 پشت سیل کرده اند و اطیب اللحم الطاهر و در طعام نریسیل فرموده فضل عائشة علی سائر النساء
 کفضل الثريد علی سائر الطعام و الله اعلم و من یفهم من عن حذیفة عن النبی علیه السلام انه
 قال اتانی جبریل بهریة فقال یا محمد کلها فانها جیدة لوجه الطهر و قیام اللیل قال علیه
 السلام انتم و الرمان و العنب من فضل طبیة فاجعل علیه السلام کلو الرمان بشهه فانه و باهم الله
 و ان النبی علیه السلام یطبخ طباخا کل من کله کما طبخا و زیاده سیل بر تره با قلابار و ترشی بر سر کرده
 خرابر نوع عجمه و از شربها بر سر بوده و اگر کسی نیافتی را استام میگرد البته بر سر و اجابت طعام را
 به بر سر حاشا و بر سر زبان نامیده و شرب است بر زبان طعام ۱۲ که در وقت از جمله اینها می خورد

پشت زیاده است و برای حضرت علیه السلام آمده است که خوردن چهل مرد را بدو طعامی برابر
میل کرد و ذکر در فوائد ماکولات افتاد حضرت قدوة الکبر و میفرمودند که سیر خوردن بسیار
دارد که هر سه خلط طبع و انواع فوائد بدنی را کار می آید تا خوردن حضرت علیه السلام از جهت بود و می
کند و در کتب می بیند قال علیه السلام کلوا الثور و تداویة فان فيه شفاء من سبعین عار سلمان فارسی
مهریست که چون در آید در شهر بی که دبا باشد و پاک دارد از ناگهانی مرگ و از گرفتن آب پیاز بخور
چرا که میخام بر فرموده اند که پیاز روشن کند بنیالی چشم را و می زیاده کرده اند آب نیست هم زیاده
گرداند و یا در وجود دفع میکند آورده اند که پیاز نمیری از بنی اسرائیل بختیالی نیاز بود که است
ضعف و بیماری دارند فرمان شد که پیاز بخورند و همچنین یکی از فلت اولاد سکونت کرد و فرمان
بخوردن پیاز بدهد و از دست حضرت قدوة الکبر میفرمودند و الترام پیاز فایده بسیار
است و رفع شرک است ایشان که مذکور شد اصحاب را تجربه شده است و در مانده احصاء کردن
از نمیری و تره رانان سیاه عین و ریحان عین است و رویت که کشیده از بهشت آورده اند از مسکه
قواند در دست و بر جفت وی و ده بنایع بار آب است و پیاده دانه داغ هر در دست اگر کشیده یا کرده بجا
برند و خوردن و در هر تنه میماند کرده اند که آرام را بدست مگر مرگ را در رویت از حضرت علیه السلام
در شکست و پسند را اگر در دم دانه که چنانچه در خوردن دست پس رونق و بگردید بکار برید هر که در دانه
بکشمال پسند همار بخورد و کشاید و درون وی حشمت و عاوم که سرایه بر زبان کند و در
علل محفوظ ماند چون مللی می خدام است و همچنین شون دست هر در دانه بجا بخیول و بلیله و یکی هم است
آورده اند که شعله دراز بختا کبیر و در دانه بختون میفرست تخصیص که بر اسیر و اطاط سکنه او کند و در
بخیر بسیار فوائد است از دنیاوی و اخروی کا قال علیه السلام لو یعلم الناس ما فی کل التین فواضیه
لا کلوها فی کل یوم و دلیله و بر هر بزرگ و نونته اند بسم الله القوی و جمیع علل یعنی با بریزد و همچنین نو
بیاست و سید خورشید من قال علیه السلام لو یعلم الناس ما فی النفاخ فنفخ لعباد الله ما دانه و در شفا
مرویت که در عرب مردمان بر عافیتها شدند امر کردند بخوردن سیب منقولست که حضرت عیسی
را در دین بود سیب که حضرت علیه السلام چون معراج رفتند حضرت علیه السلام را سیب نید جبریل سیب
بقوت او نفخ حصول پوست و از وی فایده طریقی پوست بقتل است که شخصی آن فو اصل مصاحب
سیب فرستاده و از جهت اعلاال که ایات است بهیت انبی است همانقدر که انبی است
در سیب است چنانچه که سیب است بخوردن انبی اندوه دل برود و هر کس که در آرام حمل بی بخور
فرزند را بری در و و طبع نباشد و در خوردن مویر قوت طبع و خوشحالی بر انگیزد یکی از صحابه
یعنی نهاد و مویر حضرت علیه السلام بر فرمودند بخورید اصحابی که از انحضرت انجالی افروزی شدند
و گوشت بن دندان از معک سازد و دگن بی را محکم دارد و گندم بودی مژنه و بخرم بر دگن خود را تازه

[illegible]

و هر عالمه که خواهد دل او خوشی و نیکوئی آید که میز را بخورد هر که نه ساعت دانه و نه خورده بخورد از نور
 او هیچ زهری و سحری کارگر نکند چون دانه خورده دیناوی چنین است آنکه از خوردن زیاد باشد
 و اول چیزی که از آثار دیناوی حضرت آدم خورد آمد و بود - و مروست هر که خیار با نمک خورد
 رسته شود از جذام - و خوردن ماهی مقوی شهوت و مروست یک لقمه از خربزه بخورد بنور خستند
 بنام او هزار تنگی و هزار بدی از وی دور کند مروست از حضرت عمر که در خوردن خربزه نیز فصاحت
 که آخر فائده دید اول طعام است دوم آب سوم میوه چهارم حلال پنجم مال کتفه معده است -
 ششم دین را خوشبو کند هفتم در دیر را پیر و ششم چشم را روشن کند ششم کنگری را دور کند و ششم
 گرنگی را دور کند و ششم باز در دهنم آب بیان و در این شش تنگی و جز آن کار آید و در دهنم
 مادام که در شکم باشد اگر بود میزد هم مقدار حلت را دور کند - از حضرت عائشه مروست که تلخیص
 نکند که کار از اوقات را و منافقا را در خوردن خربزه چهار آثار بهشت است و نشاید مسلمانی
 که بدست خود این نوع نعمت کفره را بدست حضرت علیه السلام فرموده اند خربزه خوردن سنت
 مستحب است - اما بنیاد پیشین و روش خوردن خربزه چنانکه مروست دو نوع است یکی آنکه
 با پوست و تخم بخورند دوم آنکه بی پوست بخورند و الاول صحیح اگر نتواند یک نیم تخم بخورد تا
 سنت بجای آورد - هر که در چون حضرت آدم علیه السلام از بهشت بیرون گردید بر هر چیز
 ناست کرد اما بر خربزه آن مقدار ناست کرد که شرح نتوان کرد چون به خواص الفای یافت و
 نعم الهی و نعم نامتاهی که از بهشت خورده بودند یاد میکردند خربزه را از جمله ثمرات یاد میکردند
 و بعضی علماء در خوردن خربزه صفاتین فرمودند که یک نیم خربزه بدست راست که در بعد نمه نان بود
 بند و از حضرت علیه السلام مروست که چون شب معراج با علی مراتب مولیافتند و نزد یک
 سدره المنتهی آمدند دیدند که باو سبحان بدست سدره المنتهی چسبیده است فرمودند که باز سبحان
 این ثمره از کجا یافت جبرئیل فرمود یا رسول الله از نباتات اول کسی که پیوسته است ایمان
 آورد و خورده باز سبحان بود و هر چیزی که بخورد بر آورده شود از عمل بهر چیزی که بخورد آن بر طرف شود
 در حدیث واقع شده و کلوا من الباذلجان فانه یبطل البصر و یزید ماء الصلب مروست که در
 حضرت علیه السلام بخورده عائشه آمدند و میگردیدند که ای عائشه که در پیاز میان یک
 شیر افکن همچنان کردند چون آوردند میل تمام خوردند فرمودند هر که باین نوع بخورد و نور دل
 افزاید و عقل زیاده گرداند و مغز داغ را قوت باشد و حفظ زیاده سازد و پویی دهن را برسد
 فواید بی دروغانی و دینی همه در می بندد و گز خوردن علت قویج را سیرد - مروست
 از حضرت علیه السلام که هرگاه و انار و انگور را از باقی گل آدم که بومی ششسته اند ما من رمان او
 حبه رمان الا فیها خطر من ماء الحنة اگر کسی دانه انار که در دمی آب بهشت باشد خورده

صفت خورده ام و در خیار و ماهی و خربزه و طریق خوردن خربزه و خواص و صفت باو سبحان و که در دهن و انار و انگور

طیفة سی و نهم در شرائط اعتکاف و معنی خلوة و غیره و بیان تجرید و انصاف

پس یار باید که بماند و او را نهی می هم بخورد البته یک نشیمنی در کار بود و این نوع ماکولات است
 این طایفه رشتند و آب بود و ذکر خواندن گاه یا وقت در ملازمت حضرة قدوة العباد و جبهه داشت آن ملازم
 میباشند و ایشان از فوائدی حکایت میکند که مال جوئی میفرمودند هر که ترسیدند کار بندد ملازمت
 نماید چندان فوائد بدنی است که شرح نتوان کرد و تحقیق تنه و خشم را بدین ناخفته عرف بعد از آنکه این طایفه
 کبر و خضرت ایشانست میفرمودند مندی و پیوندی و داروی چند دیگر اندک اندک می مشهور است و طایفه
 کند و نایب بدنی چندان گفته اند که از هیچ گاه و دماغی نیست چنانکه بزبان هندی بسته اند
 مندی می پیوندی بپنجره سده و جرتن پا و چنگی چنگی کهای هری جو سینه با و کسی که از زمره نقادان
 باشد بجای سده برک پلاس و شکوهای سیاه می اندازد که فوائد زیاده دارد دیگر از گلهای
 سندی بسیار فوائد دارد اگر کسی ملازمت کند که این گیاه در کار بندد باید که روغن گاو و کبک
 بوز اگر تنها بپنجره هم بکار برد خوب است و بار ملازمت کند بسیار خوب است چنانچه فوائد بدنی و هر چه
 از اخروی حکایت گفته اند و خفیه زیاده کند و اگر ملازمت در حدیث بکنند پس مویش سفید نگردد و اگر
 بر نیز وی حاصل شود امید است که سفید هم سیاه گردد اگر غریزی بجهت محامره و خور و امید است که
 حاصل گردد و کمال جزئی سیلفت که هر که میروم و مجدد هم باشد اگر ملازمت را ملازمت از بهیچ گاه
 مردم معلوم است البته شک گردد و تخم بنوازم میروم البته و ده اگر ملازمت کند تخم بسیار بدهد
 و از دیگران مجرب است فوائد گیاه های دیگر اگر شرح آن می نوشتم مجبورم دراز میشد و هر که بایاد از
 کتب طباطباید که مقصودش حاصل گردد

طیفة سی و نهم در شرائط اعتکاف و معنی خلوة و غیره و بیان تجرید و انصاف

قال لا يشرف الا على كافي لبيت المتكف في المسجد تبعد المدة حتى يتقضي مدته وفي الحقيقة
 هذا العمل من عجز الحركة الطبيعي وقال الفقهاء الاعتكاف سنة مؤكدة لا نه عليه السلام كان
 اعتكاف في العقب الاخر من رمضان اگر متكف نذر بر خود کرده باشد تبیین مدت که
 اعتكاف خواهم داشت پس بر ادا هم میام باید که شرط اعتكاف نذر تبیین صوم است اگر
 صوم نبرد اعتكاف درست نبود این قول حضرت امام عظم است مثلاً چنانچه گوید علی بن ابی طالب
 یوما و سبعا و سنة و هذا لا یجوز الا بالصوم و انکلت الاعتكاف کند بر سبیل نفل یا باشد بر صوم
 و غیر صوم و هر که در مسجد را نذر است اعتكاف کند مقدار مکث و وقت که کرده باشد تا نقد اجر اعتكاف
 یا بدو را اعتكاف توان گفت وقت غروب تا شب مسجد در ابتدا اعتكاف کند و وقت انقضای
 ما و ام که آنجا باشد بیرون نیاید و متکف را باید که دائم با وضوء باشد و تا تواند قدت داشته
 باشد خواب نکند بگر یا به نماز یا غفله که پیش گفته باشد مشغول ماند اما بنده بر اثر تبت ذکر علی نافع

که در کلمات مجلی و قابل بی آن شریعت است که اگر بخواهد قلب حاصل نشود و خواه که در
 بی بگذرد و جاری که از غایت روح که در کتب قدس و در حق تعالی عرش الهی است از وی خارج و بدین
 اول باید که جنایات پر کاینده من کات سید و دارد و با وحدت و وحدت و این شد که کمال بعضی عرفا
 با ذرا ارحم الله بعدا خیرا الله بالوحدۃ و نقل عن التوریت من اغفل سلمات
 مجلی گیر در آن کو فاست + زانکه در خلوت معنای است + خلوت معنوی صفتی اول بود
 در دیندی را چنین حاصل بود + زانکه خلوت به معنی هر که بین + خامه باشد در حقیقتان مجوس
 میانه کند تا معنی دنیا از پیش وی بر خیزد و قطع صفاتی و عوائق اول مجامی آورده باشد خلوت ظاهر خلوت
 از نیز وی شدن بود و خلوت باطن عبادت از عالی ساختن است باطن خود را از کارهای بی رحمت
 خلوت ظاهر بدان توانوا باطن عالی شد این ماسوا به هر خلوت ظاهر باطن است باطنی باشد که کارهای بی رحمت
 صفای با که در خلوت باشد از هیچ ریاضت دیگر دست ندهد شجره در بزرگان شرف آرد و است
 پوست زینگو نه بزرگان شست به معنک را باید که عارس باب لا باشد و با خود گویند تا ازین کار
 من نه بزرگوارم این بدو این ملکه را آسمان و زمین منزل گردد ازین بهر بزرگوارم تا
 هر مقصود و دماغ زیده گرددانی نیست چشم از رخ تو برنگشم که بر آریا به در دیده ام زانکه شرفان شریف
 خواص من با دل کوین مرشد تعلیم نور الهی برده میزد و منک شجره با پی میزد و تو در دیگر مرز و در که مرز
 بهر و عشق تو از سر زود به چنانکه تقاضای بر در یون پیرو و تشدد و تقی می نماید که لایحه فرست
 با به حتی بعضی دینه چون بیت معنک خامه باشد و خودمانی در رسم عادت حسات بسیار در دیوان
 شت فرماید و او در سلک خیار شرف کند حیات قال علیه السلام من اعتنک بوجۃ ابعاء لوجه الله
 جعل الله دینه و بان النار ثلاث اخلاق بین کل خندق بعد ما یلحقها من صفة قد و لکن
 میفرموده و انقدر بکمال تکمیل که در خلوت در هیچ ریاضت نیست چه خلوت جامع ریاضت تکلیف
 چه شدادت و حقیقتی خلوت نشین را محبوب و در آن الله تعالی و توحید الیوس بر دل حضرت رست
 صلی الله علیه و آله اول خلوت و تنهایی شیرین کردن چنانچه پیش از روحی در کوه حرا بیکان بیکان صفت خلوت
 و خلوت نیست و حب للعبدان یلزم خلوت با الله بنفیه + بذاتیک بیان خلوت و خلوت به خلوت
 فست احکام گوشه که فن با روزه بود و عزلت و خلوت بی روزه بود و خلوت به خلوت
 و الغزاة من ارباب الوصل و عزلت معنوی از سوی اید و به خلوت با اید و خلوت به خلوت به خلوت
 و نفرت از جمال اطفال مکرر بیت عبادت به است حضرت رسالت صلی الله علیه و آله و سلم که مشغول جدی
 و عزت خلق جرم و جهاد و بعد فراغ از شغل ایشان استغفار میفرمود و میفرمود که من استغفرت
 انی استغفرت الله فی کل یوم سبعین مرة + دواخی عیبت و عزلت و تفرقه بیکدیگر بکنون که در سر
 حضرت قدوة اگر است بذات است در باطنی هر چه جزو باطنی من بود و تمام در این من بود

الکرامه

لیدرین شهر نازیک شایع افغانی درک

نکاحات و نکاحات و نکاحات

بعد از آن مال جبال خویش دان و کین همه راه دین برین بود حضرت قدوة الکرامه
 ساکنان از اجماعت است که طرفه العین از نسبت غافل بنمود و حضور ذیل تفضیل بل خلوت را که حضور
 محل نیست وقت نفس حضور داند تدارک نتوان کرد - تقریباً میفرمودند که حضرت شیخ الشیوخ در محرم
 بزلت و خلوت مشغول بودند که حضرت خضر آمدند با ایشان بنزدانسته بعد فراغ صحاب بنده کردند
 نصیحت بنیاد نهادند حضرت شیخ گفت و بیکل که خضر آمده باز گشت باز آمد فاما آنوقت که ای یکجفت
 مرا بحق بود اگر رفتی باز میامدی تا قیامت این ندامت یکشتم ربای سخی از رفتی مرا بیاگر کرده
 که ما را اندران دم بار نبود و در آنوقت از بوم من غیر طراز به عزت این همه سکه کار نداشت
 هم برین بودند که خضر علیه السلام آمدند شیخ استقبال کرد و بعد من نمودند جو امیاهن یکم من
 حضرت قدوة الکرامه فرمودند عزالت بر دو نوع است یکی احوال از خلق یعنی ترک صحبت ایشان و خلط
 با ایشان - دوم انقطاع که خلق از دل خود منقطع کند اگر چه میان ایشان باشند آن جا بنام و در حقیقت
 شهر که همه جوان بی سنی بی همه و در بی همه چو با منی با همه حضرت قدوة الکرامه فرمودند
 عبادت در دو دست نه جزا و در یکجفتن از خلق یک جزو خاموشی شهر بجلوت نشین - جزا از همه چیز به بزر
 خلق و با آن که بزر حضرت شیخ سعدی قدس سره در خلوة بوده اند یکی درآمد پرسید تو شیخ تنها
 گفت تنهاست چه نمود آمدی شهر سکوتی نیست بهر روح باکس و سکوت روح خلوة آمد و پس
 دولت بر آنی است برای سلامت داشتن مردمان است از خرد خویش و لهذا مشایخ فرموده اند که خلوت
 باید که نیت صادق بدل کند که مردم از شر من تنگ آمده اند اگر چند روزی بگوشت نشینم باری
 مردم از شر من من وارتند گردند و وجود من از زبور خلوت آراسته گردند آنکه بدل دارد که من از
 نیز مردم تنگ آمده ام و بجلوت می نشینم صد هزار رحمت بر جان من نشین گنج باد که میگوید بدین
 شعر علامت گرفت از من ایام را یکجفت ارم بر دم آرام را به و عزالت سه نوع گفته اند یکی عرو
 حوام که گوشه گرفتن باشد از خلق روزگار و نادر آمدن بجلوت جهت کار و بار رتبه این معلوم است
 دوم عزلت خاص که میان عامه خلق و بازار گردد و بیاطن شغل بحق و حب اسرار و برین سخن اشارت
 خوا بجان تقبض شده که خلوة در انجمن سفر و وطن - سوم آنکه در مل ساکن جز با حق دیگر نبود
 این عزلت اصل احوال باشد یکی از سلاطین نادار و خواجهان روزگار بلا نیت حضرت
 قدوة الکرامه آمده جماعت از صحاب نشسته بودند که سخنی از ایشان بر آمد و محرم التماس کرد
 اگر اجازت شود چند روز متکلف شوم فرمودی حکما مردانه یا زمانه سلطان بعوض ساید که حضرت
 شیخ جله زمانه و مردوانه را نفرین کنند فرمودند که جله زمانه آنست که چهل روز در ایام نفاس
 گوشه گیر بجز خلوت طعام و منام حاصلش دیگر نیست و چله مردانه آنست که در ظاهر با خلق در میان
 مستغرق در ریای حق و دین استغرق او را بر تپه رسیده باشد که گاه احسانش و گاه

کما قال المشايخ اصيل الغرائز عزل الحواس عن التفرغ في المحسوسات

چنانکه در توحید شاخ اصل گوشه نشینی مغرول کردن حواس است از تفرغ در محسوسات

انفراق محرم خادم محرم حرم الهی بد خادم محرم میبایست بود جهت هم شخصی بکار است اسفند یا رنگ را بخلافه
مردم در فتنه جنی که از طایران درگاه و خادمان بارگاه ایشان بود اسفند یا رنگ استقبال کرد و بغیر تمام
بزرده و بعد محفل جانورده تقریبی شده که سخن از جمله شاخ برآمد و بی هم بطریق مذکور گشته که بجهت فتنه باید
اسفند یا رنگ استقبال کرده که جمله زمانه و روانه چه باشد محرم حکیم سلطنت عرض کرد که کار حضرت قدس
الکبریا استماع شد و در آن آنکه طرفه العین از مقصود مایل نکود کبریا باشد و جمله زمانه خود را که در خدمت خود
مردان آنست که مرد بسیار خود و بسیار کار هم بکنند گفت اگر بنمایند در روز خواجه کرد و گفت بسیار بکنند و بکنند
و یک من آورد و نیم من که در خدای آن بسیار بکنند و هر چند بخت محرم بغیر شایسته محرم این
بجهت فتنه که در پیش مرد نفس نیز در هر بخت شایسته دیدن برود نه برآمدند با چهل روز تمام رسید چون به
میخواه برآمدند و بکنند چون انداخت یاران گرفته با صحاب نمودند بیک خالک بگفت در روز هم کوفته بکنند
قطعه کمال خویش آن چله بند که شصت و چهل روز چله کردن به نیمی مردان بکنند که
زیشان چله دل زان چله کردن حضرت قدس قوه الکبریا نیز در آن روز بزرگوار است بطریق معجزه بود و مرتبه
مرتبه تقییل تمام نموده یکبارگی اگر بچین کند دل بر آید مردم به شندستان ریاضت بدعه اختیار کرد
اندر اینجا بعضی مردم را دیده ام یک نفر نعل و یک شمشیر که بسیار بزرگ و تضعیف قانت میکند حاصل از
ریاضتها جز تا موت آن آوازه دیگر نیست اما ذانا الله و ایاکم قطعه به جید شایسته ریاضی خلوت بکسی که
حافظه کردن و بی یافت بکسی که در خلوت زهد و بگزشته از خدا فریفتا حضرت قدس قوه الکبریا
بمفرمودند که اگر بخیل محراب از رنگی شدی یا بستی که جو گیه همه قطب و قله شدی اگر چه که رنگی بکار از چهل
چهارده گفته اند لیکن بچیز را دیگر از اذکار و انکار یا رنگ را نه مشاهده حاصل نکرد و آنا که رنگی بکنند
بدت دراز میکند و خارق میداند بعض غلط کرده اند بلکه قوت آنها هوای نفس و آوازه الش شند تا
بدان قوت این که رنگی بکنند - بفرمایند بفرمودند که در سفر سیلان بشهر صفایان رسیدم و اهل آنجا
توجه کلی در آمده دید تعریف کرد که در شهر آمد و بستی که بعد از چهل روز از انتظار میکند و حاصل آنکه
و مقصد آن باشد و روی او می بیند و ستایش میکند فرمودند که بکلام انعام او آمده است بایه بعض
رسایندند که خواهرها همه بدن گفتند که مردم را با زارید که بزیارت دمی نروند و از اصاعودا که بر
اودان به سینه میخان کردند و شمع ملکی که زبور بیانی و طبعه خود نامی تا چهل روز بر قدمی بناموس مزین
نشوین در حقیقت بود و گران نماید و متاع کاسد ریاء فاسد را به پیش که ام مشتمی کشاید قوت چهل روز
ازت که اول علم سلوک و معریت و توحید و نفی و اثبات و دفع خواهر و ساوس و هوا پس حاصل گشت

بکلیات در توحید و تقوی

الحمد لله رب العالمین

بعد بجلوت در آید و اگر نه خیالات نقبانه در برات شهوانیه اولاد هلاکت اکلند و الغزلت سعادت اند
 بنیان بخین کسی است شعر خیالات نادان جلوت نشان ۱۰ هم می کشد عاقبت کفر و دین در حضرت
 قدوة الکبریا میفرمودند که اگر متدی در جلوت نشیند از ظلمت میر جلد جویمه نمکند تا پروا قهر که نمود و می
 و قانع بیش آید بوی چرخ کند و برای ناقل و سلوک گردد اگر منتی است عاقبت جلوت نیست بهر حال
 است جلوت دارد و قطعه کسی که خوشین گرفت غزلت به بد و عاقبت جلوت بیست و نه بی آن مرشد
 دانی امر به که از این چنین جلوت بیار است ۱۱ حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که عاقبت دق که در جلوت نشیند
 و چیز مراد از شرط است اول علم شریعت بعد حاجت و توحید و معرفت و علمی که آموزد مقرون عمل
 و تحمل شد از دینیت با اختیار و بصورت و خود را از همه کسر دانستن تا سر خود مردم نرساند و در اعمال
 خیر و تقوی کند و عجب طاعت و عبادت به خوراه ندهد و هر چه از عیب رسد و خیر
 نه کسب ۱۲ هر چه از حقیقی باز داشته باشد انقطاع کلی و در دین برای سعاد و بر این افاد
 و اند حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که هرگاه که از مراد و نبوی و مقصود متوی این کس حاصل نگردد
 و آشنایی و اصل دینی و اند و سعادت بی ندارد و شکرت دوی بد و گناه و عقالی بجا آورد که دنیا را حقیقت
 نزد و نشان خود باز میدارد و تقریر میفرمودند که از این است در حساب گناه بده باشد که بنا به اعمال خود
 نگاه کند چنانچه ثواب عبادتی که هرگز در دنیا نکرده باشد میبرد و در گناه عالی و بارگاه عالی
 و ساهند که خلایق این عبادت را تو عالمی که من نکرده ام خطاب در رسد که در دنیا فلان عمل را خود
 بودی و جز نماندیم اکنون عو عن او این ثواب ۱۳ بخور زانی و اشتهر بنده گوید الهی اگر بخین
 بلیف تو بوده پس هیچ مراد من در دنیا بین بند اوسی تا من اینجا با آنها نیفتد بهیچ وجه
 مراد دل که مطلوب کم شود حاصل ۱۴ بگوش بوش شوکان برین طاعت نیست
 طیب هر چه به بهار حوز دنی بیاید مگر طبع سقیم که آن مرد نیست
 حضرت قدوة الکبریا میفرمودند از غلوت نه بر آید مگر برای نضاح و ایج انسانی چنانکه از بهر لول و عاید و
 ناز و احد و روز جمعه زهار زهار جماعت ترک نکند و اگر جماعت را نتواند یک شخص درون حجه و طبع
 کند عاقبت بهیال که ناز جماعت جمعه و صلوة خمس را بیرون نیاید محض طاعت ۱۵
 ذکر و تعین این ایمان را بعین و انضمام او افتاد حضرت قدوة الکبریا میفرمودند
 که در تعین ایمان را بعین و انضمام او افتاد حضرت قدوة الکبریا میفرمودند
 قال علیه السلام من اخلص الله ان بعین ضبا حاطه تری بنایم الحکمة من قلبه علی لسانه ایضا
 فرمود علیه السلام هر که خاص کرد خدا چهل روز فی سکر کرده شود چنانکه طاعت از دل او بر زبان
 قال علیه السلام من اخلص الله ان بعین ضبا حاطه تری بنایم الحکمة من قلبه علی لسانه ایضا
 فرمود علیه السلام هر که خاص کرد خدا چهل روز فی سکر کرده شود چنانکه طاعت از دل او بر زبان

نکته عجیب که میان آن دو بند در حساب خواب باشد

در آنجا هر چه از این امر حاصل شود

آن داد و علی السلام لما ابتلی بالخطیئة حض الله تعالى ساحل الاربعین یوما ولیلة
حتى ان الغفران جعل جلاله اقصر من ان یفرودند که درین ایام حضرت دارد علیه السلام مسجد مؤذنه
سر بر نیارده بودند که صلوة مغرورانه را بجماعتی که بر تیریه جریان یافته که اکثر از اشک دروید
و درین مدت با کل رتبه با صلا اشغال داشتند و در نوبت نباش آورده است که ویرا حضرت علیه السلام
فرموده اند بیرون شوای بیانش برین آمد بگیرد و تصرع مشغل شده تا چهل روز بعد از آن بر سر
گروه گفت ای اله محمد و آدم و حوا اگر مغفور کرده بعد الهام فرست و اکثر انشی از آسمان بفرست
که بنورم و در از ان آتش و خلص یا بم از عذاب و نورخ تاگاه جبریل علیه السلام آمد و از مغفرت
مژده دارد و قد حض الله تعالی بعین یوقا بالذکر فی قصته ^ص ترك الطعام بالهلا و اکلا الفیاض
یطوی الاربعین غیر اکل و اشغال بن اثار و اخبار بسیار درود یافته که از روی تعین و بعین
و ایام از ناسل بگذرد و در چهل روز حق تعالی یک فضلی و برکتی نهاده که با عجب و تا بعین و مشاهد
کامیر و متقدین و مشاهدین بر آن اصل نهاده اند - حضرت قدوة الکبریه میفرمودند عکاف
بهر ماهی که دست دهد بهتر باشد اما آنچه که بر متابعت اینها ساف که بر آن افتد کرده اند و مشکف
شده چهارست اول از شب بیکم ایامادی ^ص اخر تا ماه جب بنامه که متابعت حضرت علی
باشد دوم از شب یکم ماه شعبان تا شب عید و آن سنت حضرت رسالت پناه صلعم است و در
در علما اختلاف است که برخی همان عید و اخیر رمضان را مسنون میگوبند و محمد بن تمامه میگویند شوم
از شب یکم ماه ذیقعد تا شب عید قربان که متابعت حضرت موسی علیه السلام بود چه که از
شب یکم تا ششمی ایامه تا شب یکم ماه محرم که متابعت یونس علیه السلام باشد حضرت قدوة
الکبریه میفرمودند که عکاف را جز به سنت پیروی کردن آمدن نشاید و ضرورتش را انسانی و جن
جنایت و غیر علی که باشد ناز مجله محل عکاف چون خرابه بود یا برود برای جهات بادشاه که چون
آن هم نتواند اگر خلاف مذکور بود جائز نیست که برای جهات بادشاه بر آید عکاف را بگونه مسجد
اکل و شرب و مسکن گرفتن جائز است و غیر اورانه و اگر وای این سنت کار بیرون رود عکاف
خامد گردد و همچنین سنت ایام عبادت فرضی اما عبادت و متابعت جنازه عکاف غیر نذر را که به
نقل مشکف شده جائز است اگر عکاف علی نوح و واجب و نقل و الواجب از یحیی علی
نفسه و هذا لا یجوز الا بالصوم و لا یجوز الا فی مسجد جماعة له الا مامر و المؤمنین غیره
اذا خرج البول و ^{تغیظ} عکاف میکت فی منزله بعد الفزاع و لو شرط وقت لکن من التزام ان یجوز
العیادة المرض و صلوة الجنازة و حضور مجلس العلم و محو ذلک و لو جاز للمعتکف
بغیر عذر مسافه بطل عکاف - حضرت قدوة الکبریه میفرمودند چون عکاف در سال
و ان خواب که بملوتخانه در آید او غسل کامل برآورد بعد از ادا ای صلاوة صحیح بملوت شود و چون برود

در این ایام حضرت علیه السلام مسجد مؤذنه
سر بر نیارده بودند که صلوة مغرورانه را بجماعتی که بر تیریه جریان یافته که اکثر از اشک دروید
و درین مدت با کل رتبه با صلا اشغال داشتند و در نوبت نباش آورده است که ویرا حضرت علیه السلام
فرموده اند بیرون شوای بیانش برین آمد بگیرد و تصرع مشغل شده تا چهل روز بعد از آن بر سر
گروه گفت ای اله محمد و آدم و حوا اگر مغفور کرده بعد الهام فرست و اکثر انشی از آسمان بفرست
که بنورم و در از ان آتش و خلص یا بم از عذاب و نورخ تاگاه جبریل علیه السلام آمد و از مغفرت
مژده دارد و قد حض الله تعالی بعین یوقا بالذکر فی قصته ^ص ترك الطعام بالهلا و اکلا الفیاض
یطوی الاربعین غیر اکل و اشغال بن اثار و اخبار بسیار درود یافته که از روی تعین و بعین
و ایام از ناسل بگذرد و در چهل روز حق تعالی یک فضلی و برکتی نهاده که با عجب و تا بعین و مشاهد
کامیر و متقدین و مشاهدین بر آن اصل نهاده اند - حضرت قدوة الکبریه میفرمودند عکاف
بهر ماهی که دست دهد بهتر باشد اما آنچه که بر متابعت اینها ساف که بر آن افتد کرده اند و مشکف
شده چهارست اول از شب بیکم ایامادی ^ص اخر تا ماه جب بنامه که متابعت حضرت علی
باشد دوم از شب یکم ماه شعبان تا شب عید و آن سنت حضرت رسالت پناه صلعم است و در
در علما اختلاف است که برخی همان عید و اخیر رمضان را مسنون میگوبند و محمد بن تمامه میگویند شوم
از شب یکم ماه ذیقعد تا شب عید قربان که متابعت حضرت موسی علیه السلام بود چه که از
شب یکم تا ششمی ایامه تا شب یکم ماه محرم که متابعت یونس علیه السلام باشد حضرت قدوة
الکبریه میفرمودند که عکاف را جز به سنت پیروی کردن آمدن نشاید و ضرورتش را انسانی و جن
جنایت و غیر علی که باشد ناز مجله محل عکاف چون خرابه بود یا برود برای جهات بادشاه که چون
آن هم نتواند اگر خلاف مذکور بود جائز نیست که برای جهات بادشاه بر آید عکاف را بگونه مسجد
اکل و شرب و مسکن گرفتن جائز است و غیر اورانه و اگر وای این سنت کار بیرون رود عکاف
خامد گردد و همچنین سنت ایام عبادت فرضی اما عبادت و متابعت جنازه عکاف غیر نذر را که به
نقل مشکف شده جائز است اگر عکاف علی نوح و واجب و نقل و الواجب از یحیی علی
نفسه و هذا لا یجوز الا بالصوم و لا یجوز الا فی مسجد جماعة له الا مامر و المؤمنین غیره
اذا خرج البول و ^{تغیظ} عکاف میکت فی منزله بعد الفزاع و لو شرط وقت لکن من التزام ان یجوز
العیادة المرض و صلوة الجنازة و حضور مجلس العلم و محو ذلک و لو جاز للمعتکف
بغیر عذر مسافه بطل عکاف - حضرت قدوة الکبریه میفرمودند چون عکاف در سال
و ان خواب که بملوتخانه در آید او غسل کامل برآورد بعد از ادا ای صلاوة صحیح بملوت شود و چون برود

راجع ادخلی مدخل صدائی و مخفی صخر صدق واجعلی لک سلطاناً خیرین معلماً
 پای راست پیش نهند و گوید **اللهم انی ارجو فی ابواب رحمتک و بعد از ظهور حاجت**
 و در کعبه نماز بگذار و بجنوع و شوع از سر صدق و خلاص در حال جلوس بر بیت نشیند و بعد از دعا
 فرائض منن بیکر مشغول شود و بکری که ناسب دل وی می شد پیش تلقین کرده باشد و مشایخ از مجلس
 از کار در که لا اله الا الله اختیار کرده اند و مشایخ حجت الراجیه یعنی ملازمت کرده اما این فقیر کثیر
 است از خودم جهانبان مجاز بیکر جعلی شده و این را با صاحب تلقین کرد و اشعار عارفانه خود را که
 آگاه به حوش بگو لا اله الا الله اگر تو خواهی شود و بدانی از زبان لا اله در خوانی چه زانکه آئین دل
 بزندگ میفکشت لا اله الا الله بکسب آهین و سنگ چون بهم بزدنی شریر نوزاد بر دوش من
 و طریق ذکر لغی و انبات و از کار دیگر در لطیفه سابق مذکور افتاد **حضرت قدوة الکرام**
 میفرمودند مناشخ در ماکولات مختلف است ادنی آنست که بنان و نمک قناعت کند و در شیء ماکول بخورد
 و بعد مشاء اگر قناعت کند نصف شب بخورد و نصف با خرشب این بسبب است که بعد از آن قناعت کند
 بر قیام شب و زنده داشتن نماز تلاوت و از کار ترک نان خوردن اگر نتواند بخورد مقداری که سبب
 وی بود اگر افطار میوه بود بهتر است بدین از آنکه اندک بود تا قوت او زایل نگردد چون او بان در شب
 بپلی گوشت چند طی روز بود بخوبی که قوت و فاکتد ز بهار ز بهار کار بسیار زیاده که ضعف بشری
 حاصل بود و آن ممنوعیت **حضرت قدوة الکرام** میفرمودند که مناشخ طعمه اختلاف کرده اند
 بعضی سه روز جمعی هفت روزه و فرد نصف ماه و این ترتیب میسر میگردد و اگر نه یکبارگی مشکل
 است و مدار این کار بر چهار چیز نهاده اند جوع و سهر و خلوت و فکر **حضرت قدوة الکرام**
 میفرمودند در خلوت تعلیل طعام را مناشخ مختلف الاحوال و متفرق الاحوال مذکور فقیر در
 تعلیل بحدیکه ضعف بشری و فتره بیکری حاصل نگردد و همان مقدار را دوست نماید و در غیر خلوت
 باید که اندک اندک بخورد اگر چه بکوداق شود و ساسیه فی طعامی که شویا و دار باشد فائده و هم
 و اینها به نسبت مبتدی و متوسط گفته میشود اما منشی از بسیاری برآمده بدو روزه صحت درآمده نصف
 آن را در انوار حال و مقام شست تقریباً از **حضرت شیخ علاء الدوله اسماعیلی** نقل میکردند که اگر میفرمودند
 که آنچه مزه از آن حال از فوائد ماکولات و موائد مشروبات حاصل شده و بظروف است و روحانی و دنیوی
 ابتدا و سلوک بیکر آن شد اندر ریاضات و زدا اند مجاهدات از قلیل العمود و تغافل شرع نمیشد اما
 این سخن را هر بدینسی دستور نمیتواند ساختن **حضرت قدوة الکرام** میفرمودند که مناشخ تفصیل
 صحبت از خلوت باید که عکس خلاف است جمعی بر آنند که صحبت باشد خلوت و عزالت بیکر نهایی
 حضرت سلطان المشایخ میفرمودند که در صحبت صلیار و عرفا منافع بسیار است دل بهجت کجاری با حق
 گویند که سازش محرم خویش باید دل شده که با بش هدم خویش بر آید و دیگر خلوتی

حق تعلیم خدا می آید
 در این کتاب

أَلَا لَيْتَكُمْ أَنْ يَدَّيْنِي لَيْسَ لَهُ ضَمٌّ وَلَا تَفْءٌ وَلَا شَبَهٌ وَلَا شَرِيكَ وَلَا نَظِيرٌ وَلَا وَدَّيْنِي

از لیت اینست که نیست در او مانند و نه شباه و نه مثل و نه شریک و نه دوست و نه یار

رَسُولُ اللَّهِ بِأَمْرٍ وَوَحْيٍ سَبَّحَ بِكُودَةِ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهُمُ الْخَلِيقِ الْكَرِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

رسول خداست علی امر و بوحی و سبوح است بگویم که او وحی او نیست مبدوی که اندر او برادر و هم گشته و نیست مبدوی که برادر

الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ كَيْبَارُ كُودَةِ إِلَهٍ

برتر بزرگ پاکست خدا برادر دیگر آسمان ای هست که او برادر دیگر عرش بزرگست

رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جَلَّتْ عَاكِةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جَلَّتْ عَاكِةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَدُّ

که هر دور که عالم است نیست مبدوی که برادر بزرگست ست سنانست او نیست مبدوی که برادر بزرگست بدو که نیست مبدوی که برادر

أَسْمَاءُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى كِبَرًا وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا يَا إِلَهَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَانًا

نامهای او نیست مبدوی که برادر بزرگست برتری او نیست مبدوی که برادر بزرگست او را نامهای او نیست مبدوی که برادر بزرگست

مِنْ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَانَةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُمَّ

از خدا نیست مبدوی که برادر بزرگست از خدا نیست مبدوی که برادر بزرگست از خدا نیست مبدوی که برادر بزرگست

بَلَدٍ صَبِيحًا وَبَلَدٍ مَسِينًا وَبَلَدٍ حَبِيْبٍ بَلَدٍ تَمُوْتُ وَبَلَدٍ الشُّوْرَ أَصْبَحْنَا وَاصْبَحْ

تو صبح نمودیم و بامداد شام نمودیم و بامداد نوزاد شدیم و بامداد فراق شدیم بومستی که نشو و روزی که نباشی

الْمَلَكُ لِلَّهِ وَالْعِظَةُ لِلَّهِ وَالْقُدْرَةُ لِلَّهِ وَالْكِبَرُ لِلَّهِ وَالْحَبْرُ لِلَّهِ وَالسَّطْرُ

ملک برای خداست و عظمت برای خداست و قدرت برای خداست و بزرگی برای خداست و جلالت برای خداست

لِلَّهِ وَالْبُرْهَانُ لِلَّهِ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيهَا كُلُّهُ لِلَّهِ الرَّاحِدُ الْقَهَّارُ أَصْبَحْنَا

برای خداست و دلیل برای خداست و شب و روز و چیز که ساکن است در آن هر یک برای خداست بجا که برتر است از هر یک

عَلَى خُطْبَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلَى دِينِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بر خطبه اسلام و کلمه ایزدش را و بر دین نبی خود که نام پاک آن محمد صلی و سلم است

وَعَلَى مِلَّةِ آيَاتِنَا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَعَلَى هَذِهِ الشَّعَائِرِ

و بر ملت هر خود و بر ایمان ما که بود ما را از باطل که دین حق بود و بر نمادها و بر نمادها و بر نمادها

حَبِيْبٍ وَعَلَيْهَا تَمُوْتُ وَعَلَيْهَا نَبْعُ الْإِنْشَاءِ اللَّهُ تَعَالَى سَبَّحَ بِكُودَةِ إِلَهٍ

بر دوست و بر دوستی که می میرد و بر دوستی که می میرد و بر دوستی که می میرد

رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جَلَّتْ عَاكِةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ جَلَّتْ عَاكِةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَدُّ

که هر دور که عالم است نیست مبدوی که برادر بزرگست ست سنانست او نیست مبدوی که برادر بزرگست بدو که نیست مبدوی که برادر

مِنْ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَانَةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُمَّ

از خدا نیست مبدوی که برادر بزرگست از خدا نیست مبدوی که برادر بزرگست از خدا نیست مبدوی که برادر بزرگست

بَلَدٍ صَبِيحًا وَبَلَدٍ مَسِينًا وَبَلَدٍ حَبِيْبٍ بَلَدٍ تَمُوْتُ وَبَلَدٍ الشُّوْرَ أَصْبَحْنَا وَاصْبَحْ

تو صبح نمودیم و بامداد شام نمودیم و بامداد نوزاد شدیم و بامداد فراق شدیم بومستی که نشو و روزی که نباشی

الْمَلَكُ لِلَّهِ وَالْعِظَةُ لِلَّهِ وَالْقُدْرَةُ لِلَّهِ وَالْكِبَرُ لِلَّهِ وَالْحَبْرُ لِلَّهِ وَالسَّطْرُ

ملک برای خداست و عظمت برای خداست و قدرت برای خداست و بزرگی برای خداست و جلالت برای خداست

[illegible]

[illegible]

۴۱۵
 مَقُولُ بَارَکَ اللَّهُمَّ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَآجِلًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا
 أَنَى خُذَا الْيَوْمَ وَالْكَرْبُ الْبَيْنَ الْبَاقِ بَيْنَ الْوَقْتِ وَبِهِ يَنْتَهِى دَرَجَاتُ دُنْيَا وَآخِرَتِ جَمِيعَةٍ كَ

[illegible]

سبحان الله الحنّان المنّان سبحان الله الشّديد الّرازك سبحان الله المسبح
 پاکست خدا مهربان و ماحب احسان پاکست خدا صاحب حکم ستون پاکست خدا بنیج کردنده

فِي كُلِّ مَكَانٍ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَسْتَعْلَهُ شَأْنٌ عَنِ شَأْنٍ سُبْحَانَ مَنْ يَدَّ هَبْلَ اللَّيْلِ

وَيَأْتِي بِالنَّهَارِ وَكَأَنَّهُ يَكُونُ سَجَانٌ مَوْجِدٌ فِي النَّهَارِ وَيَأْتِي لِلَّيْلِ سَجَانٌ
 و آرد روز را بآید که میبرد سجان که میبرد و آید که میبرد و آید که میبرد

اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ مَا عَلِمْتُمْ شَيْئًا مِنَ اللَّهِ وَيُحْيِيكُمْ بَعْدَ قَتْلِكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ

سَمِعْنَاكَ مَنْ لَكَ لَطْفٌ حَفِيٌّ فَتَسْمِعُنَا اللَّهُ حِينَ نَسْتَعِينُ وَحِينَ نَصِيحُونَ وَلَهُ الْحُكْمُ

فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيدًا وَجُنُودًا حَمِيدًا
دُرِّ اسْمَاءُ زَيْنِ دَوَقْتُ غَنَائِهِ

الحی و الحی الا من بعد موته و ان الله لا یخسر حیناً سبیحاً ان سرتک سر کمال لغز و اعمال صفت
زند و دغدغه نماید ز من را این نگر او و همچنین برون کرده و خراب شد باکت ببرد و کار تو ببرد و کار من از چیز که گویند کنند

وَسَلَامٌ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ
 پیغمبران و ستایشش برای خداست که پروردگار جهان است و سلام

اشراق بگذارد و تعیین رکعات او معمول مشایخ ایچ که مهت امنیت چنانکه در حدیث واقع شده

قال عليه السلام من مكنتني مسلما فبنيته وبنيت له مسجدا
 فرسود عليه السلام هر که تو من را در خانه خود پناه دهی من از خانه خود
 تو را آباد کنم و تو را مسجدی بسازم

انند که آید نمود چنانکه گمان از اولاد اسمعیل فرزند نوح علیهم السلام بر که ادا کرد نماز پنج وقته

معهده که حتی نرفه انجمن مقلدین قاضی الرحمن قاضی قاضی و صلی رحمتی کتب دیوان
بای ناز خود تا آنکه بلند گردید و خورشید بقدر بریزد باز بایستاد و او اگر در کعبه نرفته شد در دفتر

المتفوسرین فاجعلها الیها کتب دیوان القاضیین فان جعلها استا کتب دیوان الا و این
نشدگان پس اگر گردانید آن ناز را چهار کعبه نرفته شد در دفتر تا تین پس اگر گردانید آن ناز را شش کعبه نرفته شد
و پس جعلها انما یالکب فی دیوانها نری فان جعلها عشر کتب من الذین لا حقوق علیهم و کلام شریف
و یکدیگر گردانید او شش کعبه نرفته شد در دفتر تا تین پس اگر گردانید او ده نرفته شد از کتب شریفان ایشان چنین نرفته
و کتب قال لیس خفا عاقبة امره و من خاف عاقبة امره فلیس فی حشر و قوله الکلیه
باز فرمود و نرسد عاقبت امر خود را و یکدیگر گردانید او ده نرفته شد در دفتر تا تین پس

میفرمود غرض از رکعت کردن در محل نماز آنست که ملائک سنده در عبادت در یازده کعبه متوالی زیاده است
که ملائک هر نفسی تین است و در شنگان شبی و روزی از هر یک جدا اند ملائک شب عبادت که در شب کرده است
با و او اگر نماند میرسد و ملائک روزینه عبادت که در روز کرده اند نماز دیگر اگر نماند و ملائک روزینه عبادت
نشدند پس هرگاه که طالب صادق نماز با و او کرده بجای خود نشسته تا که ملائک روزینه آمدند و در
عبادت یافتند بعد از آن در روز هم گناه کرده و هم عبادت تا که نماز دیگر او کرده و تا وقت شریف یا شریف
شبیته آمدند و بر او عبادت یافتند چون ملائک روزینه رفتند و دفتر اعمال بدو ساخته اعلی گزینان خداوند
در عبادت یافتند و آخرش هم در عبادت یافتند و روان میشود چون بنده ما را اول و آخر عبادت بود
ایمان منور کردیم چنین ملائک نشسته بر معنی حاکمیت کریمه بحواله ما لیشاء و یثبت ما لیشاء

الا مشایخ ما تقدم و ماتا حرکت برودیت محو کند ما چو بر او خدا بدو نماند جز به اکتفا

لازم گرفته بر چند امری عاوش شد التزام وی ترک نداده اند چنانکه از فتاوی صوفیه معلوم میگردد

ما از این سخن حضرت شیخ رضی الله عنه فی المحضر والسفر اما فی المحضر کمال الشیخ و اما
فی السفر حضرت شیخ رضی الله عنه در حضر و سفر لیکن در حضر بودیم و بر بام بنی

الشیخ رضی الله عنه کلا اعلوه الفخر والتمیز رضی الله حاضرو قد اخذ الله المصباح
فی فی الله عنه برای ادائی ناز صمود شیخ رضی الله عنه حاضر بود و بر آینه کعبه ایستاد

و فی بعضها فوق بعض یکا میگوید و الفتله و امامه فی ذلک الایام فی بعض الشیخ و اما
بنا و بعض او برای بعض بود و بر او که بار و امام او در منزلت

و فی بعضها فوق بعض یکا میگوید و الفتله و امامه فی ذلک الایام فی بعض الشیخ و اما
بنا و بعض او برای بعض بود و بر او که بار و امام او در منزلت

و فی بعضها فوق بعض یکا میگوید و الفتله و امامه فی ذلک الایام فی بعض الشیخ و اما
بنا و بعض او برای بعض بود و بر او که بار و امام او در منزلت

لَا تُحْمَدُ كَوَالِكَ الْمَشْكُورِ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَبِكَ الْمُسْتَعَاثُ وَعَلَيْكَ التَّكْلُفُ لَا تُحْمَدُ
تَرَاتِ سِجَاسَ دِهْ بُو سِتِ نَخَابَتِ دَر تَرِ اِمَانَتِ عَلَمِ كَرْدِه شَدِه بُو سِتِ نَتِ فَرِيَادِ رِنَتِ تُو كَلِمَتِ دَر مَقَرِ

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

دخالت بر طاعت مگر با عاقبت خدا

دو جہت شکرانہ والدین پر اور دوسرے جہت سے بھائی پر آیت الکرسی کی بار

و اخلاص به بار لعل سلام صلوة گوید و این دعا بخواند

بِالطِّيفِ الطَّافِي وَوَالِدِي فِي سَمِيعِ الْأَحْصَاءِ كَالْخَبَرِ وَفِي كُلِّ مَعَانِيهِ يَا هُوَ الرَّحْمَنُ وَالْوَلَدُ الْأَكْبَرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

فکر در نماز چاشت افتاد حضرت قدوة الکمل ایمن فرمودند بهترین نوافل روز و
خوبترین شوائف جان افروز نماز چاشت بود که بمغاینا باین نماز مامور بوده اند و هیچ از کتب
مستأخ که در شرق و غرب دیده ام ترک نگردد و در روایا آمده

وتمت الصلاة العظمى في السفر والحضر قال كان يوم القيامة ينادى المنادى من فوق منبر
ولاد منبر ترفع منبرك را در سفر و حضر پس برائے منبر در مقام نماز را در سفر و حضر انہ بالاسے منبر کی اقد

الحجة ان الذين كانوا يصلون الضحى دخلوا الجنة في باب الضحى امنين وما بعث الله نبيا الا وامر بصلوة
 تحت ظل امه كما سجد محمد فانه ما كانت داخل شجرة ربيت در باب محمد بن ابي القاسم وقد اذى ركنه انما كانت

در تعیین رکعات و اختلاف کمتر من چهار رکعت باشد و علی دوازده رکعت در چهار مکانی
و اگر بخازد رکعت از آن بعد از آنکه در هر دو روز و در هر دو مکان و در هر دو وقت و در هر دو

در چهارگانی دوم در هر کتبی بعد از فاصحه آیت الکرسی یکبار داخل سه بار در چهارگانی

اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْحَمِ الدُّنْيَا وَارْحَمِ الْآخِرَةَ وَارْزُقْنِي وَتَبَّ عَلَى الْكَافِرِ إِنَّكَ أَنْتَ الْكَوْنُ الْكَامِلُ

شرف جہا ر م در بیان فی الزوال و پیشین چون آفتاب زوال پذیرد چهار رکعت

و فرمود هر کسی بخواند فاتحه سوره اعراس سجاده بار باده بار یاسه بار چون کار پیشین در این چهارده قسم
را رانجام انداخت گفت لعن الله العاقرات فاتحه سوره انکه از وی دل دیدند و هم از او جا زدند و سوم بیت بدو دور

پس از آنکه در رکعت اول بعد از فاتحه قل یا ایها الکافرون و در دوم اعلی بعد از نماز

ورفعت حفظ ايمان بكبره ودعا له در ركعت اول بعد از فاصمه ان شاء الله الذي تامين المؤمنين
 در دوستان المومنين و علماء الصلوات كنه كنه حجت الفرض و من انكره

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سرخ پها م ناز و المی پیشین
در کنار جلیست ناز و المی والدین

من جو تہیہ کیا گیا۔ تا ان اور درمذہب میں ایک نمودہ ہلنشد ہر کسی ایشان جہانست زرد سہ

درآمد که صبح دیدم حق که محبت شمع نمایان چون بخت قدرت قدوة الکبر عرض نمودند فرمودند
 که بخت اعتقالی ضائع نخواهد کرد و بیند که غالباً صبر نمیده باشد این سخن هنوز از زبان مبارک
 نبرآمده بود که چنان غفلت شبت اطراف فلک اکشاف آسمان منتهی شد حصرة قدوة الکبر
 با بختان رفتن و از اسباب برآمده و ذکر کردند بقرار معهود خود و بدین صراط صحاب همه و منو ساقی ناز خفتن
 از منقن و استحباب همه بفرارح البال گزاردند و او عید که بعد از فراره ناز بنمودند و خواندند اغلب مرتباً
 نهادند ساعتی پیش نگرشده بود که همه دیدند شعر مجرب بود که همه صادق است و نفس کمین که کفر
 و از آن روز محاب فرمودند که بعد از این هرگز ناز خفتن تا سحر اجمال بخت نمیکند که بجز اولام که بجز اولام
 و سحر برآمدند جلوس شدند ازین فرار غیر یافت چون بدایت ناز خفتن میکنند باید که چهار رکعت اول
 سنت بگزارند و چنانچه زیست بعد از آن و لیکن بگزارند بعد از آن و دو رکعت سنت بگزارند و در رکعت
 اول بعد از فاتحه قل یا ایها الکافرون و در دوم اخلاص بعد از آن چهار رکعت ناز بگزارند و در
 رکعت اول بعد از فاتحه آیت الکرسی سه بار و در دوم اخلاص و بعد از آن یکان بار و در سوم آیت
 الکرسی سه بار و در چهارم اخلاص و بعد از آن یکان بار بعد از آن نه رکعت ناز بگزارند و در هر
 بعد از فاتحه و الحمد بطریق تا آخر قرآن بعد از چهار رکعت سوره السعادت بگزارند و در هر رکعت
 اول بعد از فاتحه سوره باری و در دوم سوره باری و در چهارم سوره باری و در بعد از سلام
 یا دها میخواند و این سوره سعادۃ الدین گویند بسیار اگر در نماز این ناز ملاذمت کرده اند
 منقولست از حصرة شیخ شرف الدین میری که سر این ناز بگزارند و الله سعادۃ الدین و از آن
 حاصل کرد و در از خلق بی نیاز باشد و هر حاجتی که از حق تعالی خواهد برآورده گردد و الله تعالی مقبل شد
 رکعت و تر بگزارند و ناز و تر بعضی مشایخ ناخبر کرده اند که کرده ناز تر بگزارند و این وقت که امید کلی سید که
 شبت باشد اولی نیست که تقدیم و تر خواب تمام نماید و بعکس که نیز میوه و مشایخ است چون
 و تر بگزارند بخواند در رکعت اول بعد از فاتحه سوره باری و در دوم سوره باری و در سوم سوره الاخلاص
 و دعای قنوت بعد از سلام سه بار بگوید تو کنت علی الذی لا یؤمنون سبحان الله و الحمد لله و
 العزیز الجبار سبحان الله العزیز الجبار سبحان الله العزیز الجبار سبحان الله العزیز الجبار سبحان الله العزیز الجبار
 پس شنیده آیت الکرسی بخواند باز سه سجده بعد از سوره باری و در دوم سوره باری و در سوم سوره باری و در
 بخواند در رکعت اول بعد از فاتحه از لزلت الارض و در دوم الحمد للک سبحان الله و الحمد لله و
 یفعل الله ما یشاء یقدر لیه و یحکم ما یرید بعد از ناز پیشین سوره باری و در دوم سوره باری و در سوم سوره باری و در
 و بعد از ناز دیگر سوره انما حقنا و بعد از ناز سوره انما حقنا و بعد از ناز سوره انما حقنا و بعد از ناز سوره انما حقنا
 بشنیدند صد بار اخلاص صد بار درود بگوید اقل نیست اگر نوازند بیشتر هم گویند و اگر هزار بار هم
 بخواند و هزار بار درود و نیز گویند فضیلت بسیار و ثواب بی شمار دارد

طرز زانی است دم صبح گاه + هم در بخش خوش بود و هم گف + آنکه دمی یافته وقت سحر
 کرد چو خورشید سرازول بر + جز سعادت ازل آرد و دم + فاخته راز بود صبح دم
 صبحم خنجر عذرا ساز + بر دل را به دل و جان + مال باخلاص و بگوای خدای
 ماهنوی منتظر عرفان منای + گوهر بحر صدف صبح دم + خنجر کف آرد در راز دم
 ساغر نوحید و شراب سحر + هر که خورد دارد عرفان + انرا کابر منقول است

که ملائک طبقات رحمت بودند که تار مردم و خیر و ایتا بهیم خیران عشرت الکنز لکنه و نصیب
 خواب آلودگان حرام بر نباتات ریزند که طراوت و حضرت گریز و راز است که خواب بیداری
 سحر بمرثیه است که در شرح توان آورد و یکس بدین سعادت مستعد نشود جز سعادت مند و بدین هر
 بهره و بر نبود و را بهر مند بیداری سحر فایده دارد اگر چه یکساعت باشد و چند پاچه بزرگاله حضرت
 قدوة الکلب او میفرمودند هر سعادت دینی و افادت یقینی که مرا نصیب کردند همه از برکت سحر خیز
 بودند و دالت بدین دولت مرا حضرت ابوالعباس عام نمودند و طالب صادق بدایید که روزانه اسباب
 بیداری بهر ساند چنانکه صدق و صیانت و تفاوت و اتمال آن که در وصف حمیده اند و موصوف
 باشد تا توفیق سحر خیزی گردد و قیل و لعل را اصلی کلی دانند که الفوق رفیق بود از خواب حرام بسیار شود و
 صبح نمیدد باشد در زنده و لغت ناز کند شمس سلام در گفتن اول این از فاتحه آیه الکریسی تا خال دون
 و در دوام من الرسول آخر سوره بعد مشغول شود تلاوت تا صبح و دما بهتر است بهر ریشتر
 شود یا بر قبه بندی را ذکر هر چند اوقات خواب بخوابد

یکه النور فی اول النهار و بین العصر و المغرب و استحب الموعظه وسط النهار و روی
 کرده است خواب کردن در اول روز و در میان عصر و غروب و تحب است خواب در غروب و روی است
 عن ابن عباس رضی الله عنه انه نظرت بعض ولده و هو نائم وقت الصبح فرکضه بجله
 از ابن عباس رضی الله عنه مراد بدید بسوی بعض فرزند خود و او غصه بود بوقت صبح و پس زود از پای خود
 و قال قهر لا نامر الله عینیک انما فی الساعه التي تقسم فیها الارزاق اما علمت انها
 و گفت ایستاده شود و در پیش خواب آلوده سوختن خواهد و در هر یک قسم شود در آن وقت چه نهایی این خوابها
 النور التي قال العرب بکرمیه کمثل مهریه منسار الحاجة ثم قال النور ثلثة حرق حریق
 خوابیت که گفتند عرب بکرامیت او اند فرار کردن منسار الحاجة بگفت خواب بگفته است حرق حریق
 و حق فاما الحق فهو الهاجق و اما الحق فهو الصبح و اما الحق فهو النهار و لا ینامها
 و حق بر لیکن حق خواب پس خواب نیز است لیکن خواب حق بلیکن حرق پس خواب هم است و نه خواب از
 الا حرق او احمق او سکوان او مریض و قد ذکره و عید نائم الصبح
 گرسزنده یا نادان یا مجنون یا مریض و بر آینه ذکر نمود و عید خوابنده و هم

إليه سبحانه الله على التثمن والوتر وعدد كلمات الله التامات واسألها السلامة بربسته ولا حول
إلا بغيره كنتم فدا بعد دخت وطاق و عدد كلمات تمام شونده خدا سوال كنتم اذ برعت اوديت بركشتن
ولا قوا الا بالله العلي العظيم وصلى الله على خير خلقه محمد وآله اجمعين
فنفوت بطاعتك يا محمد بن عبد الله وبعثت كذا بر بن خلق خود محمد و بر بن آل او

حضرت قزوة الكبر او میفرمودند اگر چه شرح قصه شهید و قتل امام حسین رضی الله عنه بقیصیم روایات
مسیحیه و اسلامیه و عقولات مصرحیه پیوسته است ولیکن بنا بر تطویل کتاب درین مجموعه مذکور نشد قرآءة
منقول در مجموع کثیره و ممنوع هم هست از جهت استماع نوع ابراز له نور دیدگان رسول و مگر گوشه گران بتول و
جامعه رضی الله عنهم اما بطریق اجمال اگر ذکر مقتضی ایشان که موجب درد صاحب دلان و سبب طر سرور
مقتضیان گردد و خالی از ثواب نیست

کما جاء في بعض الاخبار وورد في شرح الأمان من بكي وفاضت عيناه من خشية الله في يوم عاشوراء و
جاء في بعض الاخبار وورد في شرح آثار البركة كرسيت وباركته بر بوشم اذ خوف خدا در روز عاشورا
ليست كذب عند الله من الخاشعين وجعل له نصيبا في عبادة الخافقين ومن صافح آخاه يوم عاشوراء
شبهه من شدة شدة آفة الرافضيين وكرامته خالوا بخفة از عبادت اهل مشرق و مغرب هر که مصافح کرد برادر خود در روز
صافح الروحانيون والكرميون حتى يفرح من تبارك من كرم آخاه للسلم في يوم - اشوا و يطيبك الله
منهم من كرمه وادار و عانيان كرويان تا آنکه بآید از خود و هر که اكرم کرد برادر مؤمن خود را در روز عاشورا خوش بود و از آن
يوم عاشورا يضع في قبره طيبا من ليجان ومن زار علما يوم عاشورا يعطي مثل ثواب المهاجرين والا
او را بر روز عاشورا بنهادن خوش بود و ثواب دگر گوارا و هر که زیارت عالم کرد بر روز عاشورا و او خواهد شد مثل ثواب مهاجرین و انبیا
و يكبار للمكان من الحسنات الى مثلها من الحول قال عليه السلام لو اتفق مؤمن ملا ملا عرض ذهب
او نيز به عالمی و در شنگین بکپاش آن از سال فرمود علیه السلام اگر خرج کند مؤمن بر پیری بن روز

ما در افضل يوم عاشوراء فمن صامه فحقت له ثمانية ابواب الجنة يدخل اياها شاء قال عليه السلام
خواهد یافت بزرگی روز عاشورا پس هر که روزه نهد او را گشاده شود و او شست و کلاه بپوشد مثل ثواب فرمود علیه السلام
من صام عاشوراء فله بكل ساعة من ساعات الليل واليوم بيعت الله اليه بكل ساعة
هر که روزه عاشورا نهاد پس او شست هر ساعت از ساعت شب بوز
فرستد خدا بسوی او بسوی هر ساعت

منها سبع مائة الف ملك يدعو ويستغفر له الى يوم القيمة وان الله ثمان حلت جنة
انسان شانه هفت ملک فرشتگان دعا بخوانند الله تا روز قیامت و هر ثمانه خدا شست و هفت
الله في كل جنة سبع مائة الف ملك يبنون القصور والمدائن ويحيون لها الاشجار و
خدا در هر هفت ملک فرشتگان که بکنند قصرها و شهرها و نشانه بارش او در آنها و

يحيون لها الاشجار من ذنوبهم الى ان يموت ذلك العبد والا مة قال عليه السلام من صام
روزان کند بر او روزی که روزه نهد تا آنکه بمیرد این بنده و این نیز که فرمود علیه السلام هر که روزه نهد

در شهادت حسین علیه السلام و ثواب باریک با بیاضاب شان مع دیگر اعمال یوم عاشورا

یوم عاشورا اعطی من لا یمر بعدد کل حرف من النور یتقوا لاجل والنور والفرقان عشرين
روز عاشورا داده خواهد شد از اجر بعدد هر حرف از تورات و انجیل و زبور و فرقان است
حسنة ومن صام یوم عاشورا اعطی له اجر الف شهید قال علیه السلام من صام یوم عاشورا
نیک و هرگز روز عاشورا نهد داده خواهد شد او ثواب هزار شهید می خورد و علیه السلام هرگز روز عاشورا نهد
فی انصاف و السکوت کان کفارة المعاصی من الذنوب فی تلك السنة ومن صلی و کتب
در خاموشی و سکوت خواهد شد کفاره از گناهان و خطایان این سال و هرگز در کتب ناز ختم
بقیامه تم و رکوع و سجود و خضوع بقول الله تعالی ما جزاء هذا العبد فیقول الملائكة
بقیامه نام و رکوع و سجود و خضوع بگوید خدای جیت بخائی این بنده پس گویند فرشتگان
انت اعلمه یارب فیقول الله تعالی اکتبوا له الف الف حسنة و اشرا منه الف الف
تو خوب دانای منی چه کار پس بگوید خدا که بنویسد او را هزار هزار نیک و محکم اندوزد هزار هزار

سینة و ارفعوا له الف الف درجة و اتخذه

برای و بلند کند برای او هزار هزار درجه و کثایم او را

الف الف باب فی دار الجلال لا یخلق علیه ابدا

هزار هزار در باب در خانه بزرگی خود بسته نشود و باز گاه

و روز عاشورا باید که این ده چیز نگذارد و غسل و نماز و روزه و سرش را بشوید و دست و پا را بکشد و زینت
مقبره را و عیادت برض و دعا را شب و ایستد که هر مؤمن این دعا را در روز عاشورا بخواند البتة نجات یابد و عاشورا و

بسم الله الرحمن الرحیم سبحان الله ملائکة المیزان و منقح العلم و مبلم الرضا و ننة العرش
بسم الله الرحمن الرحیم تسبیح کرم خدا را به بزرگی میزان و منقح علم و مبلم رضا و وزن عرش

ولا ملجاء ولا منجی من الله الا الله سبحان الله عدد النجوم و الوتر و عدد الکواکب و النجوم
و نه پناهی و نه نجاتگر بسوی خدا - تسبیح کرم خدا را بعدد جفت و طاق و عدد کلمات تسبیح است و در سوره اراکین

بر صفة و لا حول الا الله العلی العظیم و لا یستعین بشیء الا الله و لا یستعین بشیء الا الله و لا یستعین بشیء الا الله
و نه قدرت بر طاقت گزینان خدا و نه استعین با کسی الا الله و نه استعین با کسی الا الله و نه استعین با کسی الا الله

بدر از آن با سلوة فرستد این دعا بخواند بسم الله الرحمن الرحیم یا قاهر کرب ذی النون یوم عاشورا و یا جامع
بسم الله الرحمن الرحیم ای کشنده سختی ذی النون روز عاشورا و ای جامع

شمل یقیوم عاشورا و یا سامع دعوی موسی هارون یوم عاشورا یا رحمن الدنیا و الاخر و یا
شامل یقیوم روز عاشورا و ای شنونده دعای موسی و هارون در روز عاشورا یا رحمن الدنیا و الاخر و یا

صل علی محمد و آل محمد و علی حبیب الدنیا و الاخر و فی فضل جنت و طهر علی بن محمد
صل علی محمد و آل محمد و علی حبیب الدنیا و الاخر و فی فضل جنت و طهر علی بن محمد

و آل محمد و فی فضل جنت و طهر علی بن محمد و فی فضل جنت و طهر علی بن محمد
و آل محمد و فی فضل جنت و طهر علی بن محمد و فی فضل جنت و طهر علی بن محمد

الظیم عدد ما علو الله وزنة ما علو الله و ملاه ما علو الله و چه بگفتی سوم بخواند سبحان الله الملك الحبار
بزرگ بعد سعادت خدا و بوزن سعادت خدا و بپزی سعادت خدا پاکست خدا و شاه جبرکست

سبحان الله الواحد القهار سبحان الله الکریم الستار سبحان الله الکبیر المتعال سبحان خالق الیل و
پاکست خدای بگانه و بکرانه پاکست خدای کریم پوشیده پاکست خدای بزرگ ستر پاکست آفریننده شب و

النهار سبحان الله الذی لم یزل ولا یزال بهیام بگفتی چهارم بخواند سبحان ذی الملائکة و المکرمات سبحان
لله پاکست خدا بیک و انراست و زوال نه پذیرد پاکست صاحب کل باو شایسته پاکست

ذی الغفرة و العظمة و الهیبة و القدرة و الکبرياء و الجبروت سبحان الملك الحی الذی لا یموت ابدا
صاحب عز و محبت و بیست و قدرت و کبریا و جبروت پاکست یا دشا و زنده که نمیرد و لا هست

ابد و جبار گشتی بخواند استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القيوم غفر الله الذنوب سبحان الله و سبحان
الله غفرت کتم خدا را اگر نیست معبودی مگر او زنده است و قیوم بنده و ساری شود

و اتوب الیه توبة عبد ظالم ذلیل لا یملاک لنفسه ضرا ولا نفعاً ولا موتاً ولا حیوة ولا نقیراً
و متوجه شوم که او را متوجه گردیدم بنده ظالم ذلیل که ملک نیست برای نفس خود ضرر را و نفع را و مرگ را و زنده ماندن را و زنده ماندن را

بند ختم تراویح این دعا بخواند اللهم مدلی فی عمری ووسع علی ذنبی و صحح لی جسمی و بلغنی
خدا یا داری کن مراد عمر من کشا و کن بر من رزق کن مرا جمع را بر پای

اصل فانک تصحوا ما تشاء و تثبت عندک اما الحسب انک الله فی اسالیک بکرم و جودک
ما از تو می خواهم بر آنکه محرم سازی چیزی را که نخواهی و ثابت کنی نزد من کتاب دینی من محفوظ و خدایا ای کرم بگرم

الحنة و اعوذ بک من النار

بهشت را و پناه بگیرم بنور آتش دوزخ

حضرة قدوة الکبرار قانون مقرر بود که تراویح بعد از افطار و تکبیر از ده بعد از افطار و تکبیر
یا معاصی که مناسب محراب بود در میان می آورد و متوجه گردیدم در وقت افطار و تکبیر میل میکرد

بعد تراویح بدخواه میل میکرد و افطار را که میبوه بدتر است و اگر آب مناسب تر باشد وقت
افطار بخواند اللهم صحت و بک امنت و علیک توکل و علی ذلک اطمینت

و اگر با مردان شب روزه داشتن باشد بگو بصدق فرمود نویست به گوید و خواهی نمود
شرف میزدیم در ذکر شب قدر - حضور قدوة الکبار میفرمودند در رخت شب قدر میخواستند

و افکار او شعراست بر اقدار آن شب چه در شب ابرار احکام سایه و درام سایه تعین میکنند بزرگ
فراهمانند شب قدر اگرستعین بودم درم تمام سال فتن و جور و انواع ضرر میکرد و چون فتن

می آمدی احکام تعین شب قدر از جاسای شب داد میزد و یکصد و اعلی و فتن میزدی آمد و
کفایت برام سایه و توایم بلکنه می شد در تعین شب قدر اختلاف بسیارست جمعی از من ابرار است که

سوره یونس در کتب قدسیه

در کتاب قدسیه
در کتاب قدسیه
در کتاب قدسیه

بسم الله الرحمن الرحيم المحل لله الذي في السماء عرشه والمحل لله الذي في الارض قدرته والمحل
 بسم الله الرحمن الرحيم ستان عشاق است کدرا سمانت عرش استانش خدایت کدور زمین ست قدرت اودیت
 لله الذي في القبة هيئته والمحل لله الذي في القلوب فضله والمحل لله الذي في الجنة رحمته والمحل لله
 خدایت کدور قیامت هیئت اودیت استانش خدایت کدور قیامت کلم استانش خدایت کدور قیامت خدایت کدور قیامت
 الذي في جهنم سلطانه والمحل لله الذي في البر والبحر برهانه والمحل لله الذي في الهواء ريحه و
 کدور جهنم سلطان اودیت استانش خدایت کدور قیامت کدور قیامت کدور قیامت کدور قیامت کدور قیامت کدور قیامت

المحل لله الذي لا ملحق الا اليه والمحل لله رب العالمين

ستان عشاق است کدرا سمانت عرش استانش خدایت کدور زمین ست قدرت اودیت

روزه های یاهم چنین بهترین ایام تبرک که شایخ بدان مدد دست کرده اند و خوب ترین
 روزهای عظم که صوفیه مدعای است نموده اند و روزهای یاهم چنین ذکر حضور آرم علیه الصلوة و السلام اول بیان
 روزهای یاهم که در سبب نام من و وجه تسمیه او در کمال شهرت دست شوال بر سر بشیر و مجرم و اگر توفیق یزد
 بود و در چنین جمیع روزی در بعضی شایخ یک ز اظفار کرده اند و یک ز صوم داشته اند و بعد علم
 لطیفه و ترجمه بیان عشاق و قال الاشارة العشق ذات الحب والغيبة والصورة والغيبة
 وفي اصطلاح المصنف احوال الحب + سرقة عشاق و قدوة آفاق شجر روز بهار آبی و در عشق
 مردانه و در لیرة انسان در باره و بجهتین مجبورند که بگویند ان تولات و است باید داشت که عشق را به دست
 بریت عشق را دست از انجام بدهد آینه بکار آن نوبت بعد از آن صحت تحقیق محبت است و آن دو طرف
 و باید از انعام عشق و زینت معشوق دل عیون دیگر خصوص چون کمال شوق است چون تحقیق از خیر است
 معنی عشق انگاه از شامش غم روی و در مرتب گفته ایما ما للعشق على خمسة انواع نوعی الهی است و آن
 منتهای منتهای است بر اهل منقاد و توحید و تحقیق آفتاب و نباشد نوعی عقلی است و آن عالم کاشف است
 ملکوت باشد آن اهل معرفت راست و نوعی روحانی است آن خواص و دیبازه باشد چون بغایت لطافت بود
 و نوعی طبیعی است و آن عامه خلایق را باشد و نوعی بهیچ است و آن از ازل الناس باشد برین قاعده هر یکی
 بیان کرده شود با اینجه از اهل خلق را باشد که اهل خرد و زهره فساد و فتن و معاصی امثال ایشانند و آن
 چیز از تاثیر و نفیست که میان نفس را ما است برای فتنه تا بهنج شہوات مذمومه شود و باجمدی به معرفت جوایز
 عین شہوة فطریت در اصل پیش بعد از محبت محبوب بافت مطلوب که یکدم از علاقه خرق آتش شہوات نفس
 نبرد و این در جهان عقول فتنه لطیف چون بر احکام و اوامر الهی نباشد مذموم بود اما آنچه طبیعت از فتنه خلق
 در دست که بهنج آن بهیچانی فتنه شامی نفس را به دو قیاس نفس کل و بجنا نفس فریفته است اگر غلبه فتنه
 معصایات را باشد محبت و اگر نه بیان نفس بهنج بهیچانیت در محفل عشاق مذموم است عال بن برود
 چون عقل و علم غایب نیست جوایز و در فتنه مکانش نیست بجای بن آتش شود که غلبه جوایز نیست اما عشق را

طبیعی و بهنج در بیان عشق و علم است و این عشق را بهنج در بیان عشق و علم است و این عشق را بهنج در بیان عشق و علم است

در عشق و محبت بآیات مختلفه

که خواص الناس را باشد و ابر سموت و ملکشان صفای روح مقدس یافته و تهنید این جهان عقل دیو و شر
 شان بزرگ ال باشد و هر چه استحقاق بند و عشق آن بغایت استعراق برسد ما و ام که با تشنگی
 خست طبع انسانی محترق شده باشد و آتش شهوات از مهر انقاس شیرینی خود یافته باشد این عشق
 بشوق اهل معرفت پیوند و پیوندان پایه ملکوت باشد و لا محاله محسن بود و نزد اهل ذنب و اهل عشق
 عقلی از عقل در جوار نفس طلقه در عالم ملکوت پدید آید از لوازم مشابهه جبروت این است که الهی است الهی
 الهی که در زده علیاست و در حد قصوی آنرا بدایات و نهایت که جز از مشاهده جلالی و جمالی بر خیزد اما
 که از آفت طبیعت بپشت محض محبت باشد میان آدمیان محمود است و معروف نزد علما معروف که آن عشق چیزی
 عقلی بی سمانه و تقالی نیست و انیساری ندارد و چون خواهد که کسی را بجهان غیب نهامد در دریای فطری صفا
 قدرش آفتاب نهایی آنچه نظام الهیات بچشم جان بر بند و دران خوشدل و خوشوقت شود لیکن از حق حکم
 جمال افشایم چون شود تا حقیقت بدان نرسد شود که زشت که بر بام خانه غیب جزیره زردبان پایه فعال
 بر شاید بر زبر که در بخت جمیع عاشقان از راه شود و آینه الالبغنی از خواص اهل توحید که مشاهده علی
 بی مشاهده همان بجان ایشان در آید و آن نادرات غیب است و عشق تا بنداری که از نتیجه نمانداری
 طبع است نه معلوم است مگر اصل فطرت و عامیت که در هر از جهانی بر سر افعال و مشاهده حق میکند و اگر
 ارباب را عارضی و بی و نفسانی در میان آید این وصول عشق بر ذراتون باشد و بعارضی نه سو اهل
 عشق تابه شود لیکن طبعی جفیم باشد که با ند خطوه خطاست نفس را که در شوق سهوت نباهه اندیشا
 آنندم جز بهر چه متمصل نیاید که در این عشق است و استوار تر نیست و اعمی عقل چون محبت فاعلی
 جلالت و جمال صفات و تجلی افعال و ممکنات و عقل در محاسنات تجلی بعضی عشق در جهان جلوه
 با اهل حقایق و معارف متعارف شود بدل را سخنان فرود گیرد و باز عشق امر و باقی بچشم جذب محبت جانرا
 بجهان مشاهده بروحق و تا آنرا بهر نشان خود و ایشانرا بشانگی محبت ستودد و در فضیلت بی سمن خویش بگوید
 اصطفایان مقدس ایشانرا اجتناب و محبت منت نهاد و فرمود که والقیث علیک حبه منی قال مجاهد
 ای مودة فی صدق المؤمنین پس از آنجا است که ارواح قدس را چون نور محبت حق فرود پوشند که محض
 صفاست انوار احدین صفت از ارواح در شباح تا بخرن میکند و بدان سبب عشق همان در دران
 عقل غلبه عشق تا بخرن میکند و این از حقایق دوستار آدمی گرانمایه و جبریری بیش بهاست و نفسی معین است
 که در بخت و نهایت ولایت سرایه است زیرا که مید مشاهده آن غیوب مبارزانی فرسان میادین قلوب
 علی علیه السلام علی ابن ابیطالب کرم الله وجهه قل رب اقدر لی مودة فی صدق المؤمنین
 و اجعل لی عندک ولیجة اجرا و اجعل لی عندک همدا و اودا چون دایمه قلوب دلیلی عشق شد محبت انسان
 از صفات بر خیزد و ارواح مومنان شد از متعارف طیارای انسانی بجهان عبادانی تا دین شاهد
 حق بهفات کمال معرفت که با ند خداوند عز و همه موافق و نایم حظی صلی الله علیه و سلم است قرسیست

از کسی که از کار خود دست بردارد و دست او را که قیام سایه بویست است باز در بر آید این خود را نداند
و شکست که جالب حق را بجا نهد دست ندارد زیرا که بخت وی شمره بخت و نیست دوم محبت مسکن و بنمونه
نیست که آفریننده و محمدرضا علیه السلام را در حق است بجا نهد و باطنش می آنگند که سعادت و خیرت در رسانیدن
منعم به است این را در اوردان که نظر کرد اند که نرساند پس حضرت حبیب الله بخت او را باشد از هر
محنتی که هستی - شوم محبت صاحب کمال چون شخصی که بعضی از صفات کمال موصوفت علم سخاوت و تقوی غیر
آن صفت کمال موجب محبت میگردد پس خصوص که منبع جمیع کمالات است همه مکارم اخلاق و محامد و صفات
رحمه از فیض کمال دوست محبت او - چهارم محبت جلیل است چون جمال عابدی که در حقیقت ملکوتی است
که از این دو آیه آیه کل جباب ثوبت یوست می آید و بعد از حدیث اندک بار غنیه تغییر میگردد و فی ذات محبت
پس جلیل علی الاطلاق که جمال جمیع کمالات بر نواز جمال دوست ظهورش بطریقی و بصورت حقیقت محبت
اولی - پنجم محبتی که نتیجه ثواب رحمانه است این تفاوت مرتب بر بناستی در عاینه است چون الهامین این است
مترجم از این معنی است که از این شان در یک چهار درجات اعتدال آمده باشد و در هر مرتبه یکی
از دیگران باشد درجه مزاج دیگری که در این مقامات و درجات و در هر مرتبه و در هر مرتبه است
فالقرب نسبت الی الاعتدال الحقیقی است و موقوف روح انشائی علی و بالعکس الحسنة و نزول در مرتبه
پس قرب نسبت است به اعتدال حقیقی مندرج است قبول روح بزرگ باشد و به نفس نیست و نزول در مرتبه
لاجرم چون مزاج در یک باشد یا در یک یک باشد درجه دیگری بر مرتبه روح فائز بر یکی از این مزاج در مرتبه
علو بعضی مرتبه آن دیگر باشد یا قریب بدان رابطه این اتحاد یا قریب مرتبه میان ایشان تفاوت است
و تفاوت محبت گردد پس چون تفاوت روحانی که مرتبه این است بسیار موجب محبت میگردد حضرت سبب سبب است
که تقدیر این اسباب در مرتبه است و محبت این معنی و تقوی

در این مقامات و درجات و در هر مرتبه یکی از دیگران باشد درجه مزاج دیگری که در این مقامات و درجات و در هر مرتبه و در هر مرتبه است

قال لا یشر الزم هو الا اعتدال عن میلان النفس + در اقوال شایع آمده که روح بر پنج مرتبه است مرتبه اول
عدالت که آنچه بقوی شرع ظاهر حرام بود از آن عدول ناید و گریه عاصی و فاسق بود و این روح عظمی است که مسلمانان
دارند - دوم مرتبه نیکوکار است که چیزی که بقوی حرام نیست اما شبیه دارد تر کش بهتر است و شبیه است و قسمتی
یکی مذر کردن از آن واجب است چنانچه شبیه را یا غضب دوم مذر کردن از آن محبت چنانچه شبیه را
ملوک و امراء شوم مذر کردن از او سودمند است چنانچه گوشت صید نخورد و مباد از کسی اگر شسته باشد -
شوم مرتبه حقیقت دارند که از محال هم اجتناب نکنند چنانکه از عمر عبد العزیز نقل است که مشک از غنیمت نماند
بودند بوی نکود گفت که حق مسلمانانست تقاضاست که شخصی بر بیماری شسته بودی مرد در جوارح خیرت
وی باز در دشمنای گریخت که حق ورثه و نیست مرتبه چهارم صدیقان است که حد کنند از چیزی که
محال بود و لیکن سبب حصول آن چیز معصیت رفته باشد چنانکه بشر حافی از جوی سلطان آب خورد

اگرچہ یہ ایک سب سے زیادہ اہم اور زیادہ اہم ہے۔

که چه دانم که از کدام وجه کافیه باشد مرتبه پنجم مقرر بان و موهل آن که خوردن و پوشیدن نشان کبر و نسبت
اینها را باشد و نامند قال المحققان و سراج العوام من المحرمات و سراج الخاص من المحرمات و سراج
المصدق یعنی من سوی الله حضرت قدوة الکبریاء بودند که نزد محققان زهد و زاهدان بود و نسبت
بنیاد هر چه که دنیا خوانند قدر نذر که ترک کنند او را به باشد قُلْ متاع الدنیا قلیل که نفل این
باشد الله فی الدنیا ینجز البدن و الله فی الآخرة ینجز العبد فلا قبال الله تعالی ینجز العبد
نفل از حضرت گنج فکر میکردند که علامت زهد به چیز است یکسان ندارد زاهد نیست اول شتافتن دنیا پس
داشتن دست ز کار او اوست دوم خدمت مولی کردن و نگاه داشتن سوم آرزو دینی آخرت پس کمال
قال الله تعالی و من یتق الله یجعل له مخرجاً و رزقاً و یخرج به من یتق الله ینجز العبد فلا قبال الله تعالی ینجز العبد
من الکسب قال علیه السلام نعم کل موثق تقی ایضاً المتقی من اتقى سر و دینه تقوی و له و رزقاً
الا یفضل مو لا تفاوت به چیز است یکی بحسن توکل و آنچه بدست او میرسد دوم بحسن
ضاف به هر آنچه در دست او میرسد خیر از بخار از وی فوت شود متقی را باید که از نعم کار بگذرد و در خدمت کار
و دیگر که اول متقی باشد و کار به نفعی دل کند از متقی و بعد بود تفاوت به نسبت هر کسی متفاوت است متقی در
شریعت اعراض از جواهر معاصی و جوارح معصاة و در طریقت اعراض از مایه باطنی و فطرت نفس و جوارح
و حقیقت اعراض از نفسی و درودن و در فرق است دین چیزی اندک سهل و آسانی باشد و پیغمبر و جفا و است
کنف اگر است و نیز طبع امثال او و سوا به چیز یکسان او باشد از خود متضرر و محبت و معرفت و امثال او به
الطیفة چهل یکم در بیان او که اینست که خدا و کسب و خوف و رجا

قال لا تشرك بالله شيئا هو قه قه لا تشرك بالله تعالى وامن بيني وكل سئل الله فحق حسي
مضى توكل استوار بود دست و اعتماد کردن بر عهده ای متعالی هرگاه وثوق و اعتماد شود بدست باشد اولی
تعالی التکیة بقية بالله اینست شعر و کلت الی المحبوب لای کله فان سبب
جوانان شام تلقا علامت توکل بر حیرت سوال نمک چون فتوحی از غیب بدیده کند و اگر است بدین
مضرة قدوة الکلمه می رود و نه توکل نه تحقیق کسی باشد که نظرش در باب بندگی در نظر او همان
بندگی بد و درجه بود و موردی و منوی اقدام با بابی توکل است هر که در گذر توکل خرابی کند گیرد
که از کل و غار بوی و از ار که رسد بوی سبب نیدن بیت ترا فنی بود در دزی توکل که غار
نکستی توکل بعضی باشد خنج توکل را چهار قسم تقسیم اند اول متعین که دوی یقین اند که در دوی است
میدینست که اقال علیه السلام شرک العوام فی عیالهم و شرک المخالفین یقینهم دوم غائب بیشتر اند
نیمه روزی است رسیدنیت از برق اندکی است که نرسد سوئم استوا الطوفان که دل او در عدم وجود
حق برابر باشد چهارم غلوب که عکس غائب باشد از قوت الغلوب فعل میکرد و حقیقتة التوکل الغرر فی التوکل
فی ظلم الاستیلاب مع الطیبة ای التقلب بغیر توکل و ذیل التوکل ترک تدبیر النفس عن بعض الحكماء

طیف حیل و کیم در بیان توکل و تسلیم رضا و کسب ذکر خوف و رجا

اگر اشتغال گشت جائز است بلکه لازم چه امر است + فاذا مضت لصلاة فامشوا في الارض لنقل است که مرد
 آنکه تر عیال قد عیاش حضرت امام شبلی رحمة الله علیه شکایت کرد که خود و دو تن دیگر که بنی خورشید یازرو
 و هر که روزی برضامیت او از خانه بیرون کن مرد قنیه شد و در گوشه کل نشست - نقل است
 که جماعتی برده این بنید قدس مدد و در آمد و بعضی ساینده که اگر کام شود طلب رزق کنیم گفت اگر سیدانید
 که شمار اعتدالی فراموش کرده است یاد بدید گفتند در خانه در آیم و بتو کل نشسته گفت آن مردون
 مشکل بود گفت پس چیست جلد گفت + ^{بعد از آنکه جلد است} اجماع ترک جلد است قطعه کرین روی روی منگوما میرود
 توان زمانه منرا چه دانسته بودست که بر سر کو دست است به دل بطور تیغ کن تر است در
^{عنوان احادیث} بن عاقله مختلف است وقوف مع الاسباب اعراض کردن از سبب پس از سبب پس از سبب پس از سبب
 که بر فوج رود میل کند و معلومی و کسبی و سوالی و از ایشان کسی بود که گشت + اگر خبیه و از ایشان کسی بود
 که سوال کند وقت فاقه اما فاقه آنست که بعد ملاک رسیده باشد و از سبب نقل است که گفت که اگر کسی
^{در این زمان} در این زمان خاص بود و مرا اتهام بر رزق یو هر آینه مشترک شوم اگر میل کنم و او بر علی رود و با
 میگوید که چون منوفی بعد از پنج روز بگذرد که من اگر سینه + قال از زوجه السوق و مرد و با کسب + اینجا نکته است
 که هر که در این مع کسب برائی فکر او ذکر او ا خلاص را و استخراق وقت خود را بعبادت و کسب کردن
 مرد را مشغول بود و با این مهم نفس را در شایسته بود و مردمان در انتظار کس که در آید بر چه چیز است و هر که در
 اعتدال و بر سر تو بن خدا پس شستن بخنجر کسی را ترک کردن کسب بر سر است و اگر کسی است که در دل و در صفت است
 مدافعه و در فضیلت بر مردمان تا کسی چیزی بدو آرد پس کسب آن خنجر کسی را و اولی که است که است
 بدل پس ترک آن اجماع و از ترک کسب + قال بخوف ذکر و الرجا من منتهای توحید و الا با و الاضا
 بخوف جنبان جنود الله لا یعلم خوفه حتی لا یخاف من الخسایات کما یخاف من الیاسات + ترجمه گفت خوف ذکر است
 و اینک است از آن که در پید شود حقان ایمان و نیز خوف لشکر است از لشکر ای خدا خوف او محبت تا آنکه از نیکبای خدا که از دیدن سر آمد
 روزیکه باز با خلاص من اراده باشی و درنده میشد داشته باشی و حج پاک گزارده آن روز برتری خوف یکی از شریکها است
 اکثیه بخوف و اختلاف المشاخره فی تعالی و ثوری بخوف المحزون و الی بحمد یوسف العقوبه مع مجاری الانفاس
 قال براسم بن شعبان اذا سکن الخوف بالقلب حرق مواضع الشهوات منه و طرد رغبة الدنیا عنه و قال بعض الخوف
 حركه القلب من جلال الرب قبل الخوف قوة القلب بمجاری الاحکام و قال حاتم الامم کفی شیئاً زینة زینة البنا
 الخوف و دعائه الخوف نصر الامم کما قال الله تعالی عفا عنهم و عفا عنهم و عفا عنهم و عفا عنهم و عفا عنهم و عفا عنهم
 خوف و در آن اختلاف مشایخ است پس گفت ثوری خوف حزن است و گفت جین برادر عقوبت را بنامی انفس + گفت ابراهیم بن
 چون خوف مدول ساکن گردد بدین و از مواضع شهوات او براندخت و نیل از کفایت بعضی ایشان خوف حرکت است از ترک
 خدا و گفته شد خوف قوی گشتن است در جاری کردن احکام و گفت حاتم امم لکما هر چیز زینت است و زینت عبادت است
 و دعاء خوف نصر الامم کما قال الله تعالی عفا عنهم و عفا عنهم و عفا عنهم و عفا عنهم و عفا عنهم و عفا عنهم
 و خشیة از شر او عمل است + حکم قال الله تعالی انما یخشى الله من عباده العلما و هر که از چیزی ترسید از آن چیز
^{چنانکه در حدیث آمده است} چنانکه در حدیث آمده است

در این زمان
 در این زمان
 در این زمان

و هر که بخواهد خدای عز و جل را در خواب دید که خواست لایق نیست هر جا که است خوف اگر از سرش نماند ببال شود
 امیر کلام باشد و مخافت سلطان خدای الامان بین خوف و الرجاء و سرنجی است خوف در جاسر و دال فرغ
 اگر کسی شش خاص و پیریش از رگ است بود نامزد و بر سرش باشد قطعه ببال و جامع سالک هم زد
 پیرید تا بر شیان حد خویش با بخت بر سهای گزین خانه گرفت و کشا بال و بر از بیضهای کثرت خویش
 حقیقت خوف است که از مکر حق تکلیف نباشد و اعلیٰ لجهان کیدی معین و علامت مکر چه چیز از کدی حقیقت
 و امر برنگاه تو به دست شدن در دعا و علم معانی حکمت است و بخت و بخت از بخت و بخت و بخت
 و بخت شدن نفع بی تعیین آنکه بگذرد از از این دو آخری لازم بدست علامت جامعیت و قانون است
 معنی در بخت معنی معاد رازی گوید بزرگترین عبادی حق در دل بند انداختن که مکر نیست مالک نیاید
 با خواب دیدن پرسید که حقیقتی با توجه کرد گفت در حضرت با گناهان بسیار آمده ام از همه گناهان با گناه
 گمانی که مرا با خود در و انانی من بختی بر سر منی است حقیقتی با خواججه بشیر عافی بعد از مرگش
 پرسید که در دنیا را چقدر رسیدی با علمت اگر بگویم منق یعنی میدانی که گری حقیقت است
 امیر واران دینی زنده ام درست اگر فروگذاشتند در که آویزند

الطیفة جمیل دوم در بیان تعبیر خواب

قال لا رت التبریر معبر من له و یا بعضی حال حضرت قدوة الکرام میفرمودند تعبیر خواب
 ریاضت را باب مجاهدت نوعی دیگرست و در بیان نام ریاضت معنی دیگر اگر چه یک باشد نیست
 بر طایفه تعبیر خواب یکست حضرت قدوة الکرام میفرمودند که تعبیر خواب را به حضرت سادات
 صلی علیهم السلام آموخت که سادات الشیخه ام و از سادات تعبیر شدند تعبیر فرمودند که از
 بادشاه روزگار مرده و دنیاوی بیاید شخصی یکربعینه همین خواب را بادشاه دیگر دیار نقل کردند فرمودند که
 دلایش از دست رود همان شخص که از تعبیر بر انواع است یکی نوع است که وقت تعبیر
 خواب میداد اعضا او بکدام طرف متحرک گردد اگر جانب است دست او به جنبه تعبیرش میخورد و اگر
 بجانب بین دست چپ بود تعبیر آن بشیر بود و این را تعبیر فعل السایل و تعبیر جمع هم گویند
 آن از طرف معبرست در وقت سوال سایل گوش دارد و چه شنود اگر آن حال صراحت و چنانکه با ناله نازند
 و یا غلوت و زن شنود یا ذکر متعالمی شنود یا ذکر ادب و انبیاء و امثال آن تعبیر بخیر است و اگر
 چیزی شنود که آن بقال مبارک است چنانکه دشمنی یا گریه و امثال این که شنیدن ناخوشی دارد
 تعبیر بشیر کند و همچنین تعبیر بصیر هم است این نیز از جانب معبرست در وقت سوال سائل نظر کند
 تا اگر چیزی بیند که به فال نیک است چنانکه روی خوب یا صورت است شکل این تعبیر
 کند اگر روی زشت بیند یا صورت چیزی زشت بیند که بقال غایت بود اینجا تعبیر بشیر باشد
 و معبران قسم اول را تعبیر ربع گویند و قسم دوم را تعبیر ربع بصیر گویند -

طیفة جمیل دوم در بیان تعبیر خواب

در این باب از سادات تعبیر شدند تعبیر فرمودند که از

تقریباً میفرمودند که حضرت شیخ فرید الدین گنجشک چون خوابی میدیدند در تعبیر او بسیار زیاده بود
تا وقتی خواب میدید که در تعبیر آن متردد بودند و شفا و نیک حاصل نمیشد حتی که فال مصحف دیدند و مصحف
هم آنی آنکه شعر بود و نیک نه بد میماند و حکمت خلاص شیخ نظام الدین گفتند که ما در تعبیر خواب
خیرست گفتند چگونه دانستی گفتند و اینکه شما خواب میفرمودید دست راست شما جانب آسمان و چپ
از بخار است که تعبیر خواب غیر خواب بود و ذکر در روی حقیقی افتاد و تعبیر خواب من سرین میگوید
هر که حقیقی را در خواب مشاهده و جهان این بود و معنی این گردد و بهشت نصیبی باشد اگر این
خواب کا فویند ایمان آورد اگر فاسق بیند تو نصیبی باشد اگر این خواب اسطغانی عالم بیند عادل
گردد و اگر درویش بیند تو اگر بود در آن شهر عدل و داد جاری بود حضرت قدوة الکبری میفرمودند
در همه صورت بنیاطین را مثل است مگر بصورت رسول علیه السلام تقریباً میفرمودند که در بغداد جاهل و نادان
در آمدند و اطوار خلاف سنت و جماعت بنیاد نهادند علماء و دهر و بعضی عصر رسیدند و شفا و در کشتن
آن جماعت کردند مولانا برهان الدین که قدوة علی بنیاد و زبده بلغارستان بود و قدیمی این امر شد
بسلطان عرض کردند سلطان بعد از اقامت تقیم و تکرم گفتند که فردا استغفار همین فرستید تا حکم
بر آن جماعت حضرت مولانا بنیاد نهادند شب خانه بخوابیدند که شخصی آنکه پدر مولانا باشد میگفت
که ای فرزندان در چه خیال فتنه خلق خدا را با این خواب و غایت مولانا بیدار شدند و در
تفکر آمدند که چگونه مولانا در همین فکر بود که در خواب در آه و هیز باز صورت عالم آرامی و شکل کشای
حضرت رسول اسلام در خواب نمایان شد فرمودند که مولانا زبده را در خواب و در صورت میباش که
آن صورت انبیس الهی تلبیس گرد وینو تها و ن شرع دلالت کرده باید که زود حجت جلالی
برخیزد که شریعت بر بند حکم بر کشند و بکن که بدنه را از پنج خبر کنند اینهم است مولانا خوشحال شدند
و حکم شرع انبیس رسانیدند تا کل یافتن در خواب بسیار خوبت بایست هر کس که زبده و فاسق و متوجه
تعبیر جای دارد نقل است که حضرت امام اعظم در خواب بد که مرقد منوره حضرت رسالت بنیاد را میکند و خواب
استخوان و دیر بر هم میزد و بر کشته میکند بحجم حضرت امام بسیار تفکر و متوجه شدند بر دست شخصی گفته
فرستاد بر این سرین برو و بگو که من اینچنین خواب دیده ام آن شخص فتنه و تقریر کرد که من اینچنین خواب
دیده ام حضرت این سرین گفت که این خواب تو نباشد اگر دیده باشد امام اعظم رحمه الله علیه دیده
باشد برو و بگو و بنیاد دیده که خاک علوم و مغر استخوان شریع و می صلی الله علیه و سلم در اطراف
روزگار برسلان اگر شخصی دیده بود می تعبیرش نمود یک میگردد عبد الملک این خواب بد که با
و ستم افتاده بود و ستم عبد الملک زیر کرده بر زمین چهار پنج ساخته چون عبد الملک میدادند گفت من
شجاعت مناسب دیده ام بر این عزیزین کسی نیست که بر او این حوائج بام خد نصیر بر من این
سرین شنید گفت این خواب سب تو نیست اگر باشد این خواب عبد الملک این شد بدشمارت بدیهه که

در خواب های گوناگون

که زمین چهار حد خود را یکی گرفت و در حق آن خوابید و چون خوابید و در خواب
 در وضعی بیدار شد و آن سوره است یکی را خواب محبت خوانند دوم را خواب علت نامند سوم را خواب
 انتقام و اعلام خوانند اول اینست که مردم را در بیداری انداخته بود از چیزی چون بخشد آن
 چیز را خواب بیدار بیدار گشته و نشسته در خواب بیدار و نام بیند دوم اینست که مردم را علتی بود
 یا بیداری و در روی کاران مالان باشد چون بخشد پول خرج بیدار سوم اینست که مردم را شیطان
 در خواب نماید یا عقلی بر وی واجب شود پس بخشد خواب چهارم را بیداری نباشد که فردا در خواب
 بیدار باشد چنانکه مومن اما خواب مسلم فاضل بود از خواب کافر و خواب عالم فاضل بود از خواب
 جاهل خواب مرد از زن و خواب شاه از رعیت لطیفه چهل و سوم در بیان نخل و
 وسخاوت و رزق و ذخیره قال الکاشف النخل هو اکامسک من الخلق من ذمته و من
 النخلة هو قباء النفس فی سبیل الله مع الواجب آنچه واجب شد اگر آنرا بدید نخل باشد اگر
 کسی خوابد که جز واجب نگذرد هیچ فضل کرده باشد بدید اگر بدید عدلست وضع واجب است
 و نخل است و جای دیگر آورده اند که سخی است که واجب بدید نخل مندرش باشد اما در سخی و جواد رزق
 کرده اند که سخی ادای واجب کند بدید شاه با زو جواد آنکه از او واجب کرده تقصیل نماید و نزد بعضی
 علما جواد و سخی است در صفات خلق تعالی را جواد گویند و سخی نگویند و تقصیل را که
 وی خود را بدین تمام نه خوانده است و از آثار هم معارضه شده و اجماع علما است که جمعی را تمام
 نهادن بمقتضای عقل و لغت اینست چنانکه جمعی عالم است و اجماع است که او را عالم خوانند و
 عاقل و فقیه خوانند اگر چه بیک مغیبت نقل است که اول مرتبه تجارست بعد بر عبده ایشان
 و این را عقل کرده اند که هر که بعضی را بدید و بعضی نگاه دارد و سخی باشد هر که پیش بر
 و کم نگاه دارد او جواد باشد هر که بر خود هیچ نگیرد یا بر قوت هرگز نه بیند او صاحب
 ایشانست و این همه صفات خلق مشتمل است نقل میکردند که جواد است که در دادن متابعت خاطر
 اول کند بجزو خطر اول بدید و اگر ره خطره ثانی بیند سخی باشد و نیز سخی در عطا تمیز کند بعضی
 و سببی جواد تمیز کند و اینها را اتفاق و قوت و صدقه بعضی از یک قبیلند آشفته اند و طافند
 که اینها را مال دانستند و حاجت غیری را از حاجات خود بهتر داشته باشند اتفاق آنکه چیزی
 محبوب نفقه کند کما قال الله تعالی انفقوا مما تحبوا فانتم انفقوا انکم کار
 غیر می خرم بزند نفس خود را بر نفس دیگر نفعل نه و در صاحب قوت انفاق دهد انفاق بخواب
 و عیب بپوشد و آنچه امروز دارد فردا ذخیره نکند و ساکن را بعد از آنکه داند قال علیه السلام
 نفق اولانی یبدا یحسب ان نفق فی الیدی الفقیر بد فقیر اندک بسیار بدید او دشمن بخواب بطور
 و اگر در عملی بدید نفعل است که بدست من شرط است بوجوب قبولیت کرد و شرط پیش از عطا کسی که

لطیفه چهل و سوم در بیان نخل و سخاوت و رزق و ذخیره

کتاب جامع در بیان مجاهدات و ریاضات و در بیان شقاوت و سعادت

از وجه حلال بد بد دوم آنکه مردمان صالح بد بد بخل نسا خرج نکنند و در هر حال عطا علی آنگاه که بخواهند بشتابند بد بد
 دوم آنکه خفیه بیدار بکشد و بعد از صدقه دادن نیست که بعد از دادن بر زبان نیاورد است و آن کسی که بیدار باشد لا یشغلوا
 صدقاً کم بالمعنی الا ذی + اما حضرت ایشان میفرمودند که چون نظر معطی بر سبب باشد ذکر می دهاتم و متجاوز
 حضرت شیخ سعد شیرازی رحمه الله علیه چند کلمه آن در بیان سخاوت دی بیان کرده اند از آنجا که کمال محبت دے
 توان نیست اما اینکه گویند دی در اعراف باشد خلعت کتابست چه که خلوه و در دروغ یکتا بی نیست و جماعت
 ثابت شده است و شخصیت عذاب کا و اگر چه بعضی نص معلوم میشود لیکن تحقیق نیست که آنهم نیست چه که تحقیق
 کا و در دفع عذاب این تقاضا کند چه احتمال دارد که از کافری حسان متوالی سر بر نهد و بگوید دفع عذاب می شود
 این می بیند که این نص است و این اسرار الهی است هکشاف او تحریر نکرده اند اگر انسان قلبی خستار از دست زنده شود
 چو در دنیا عذاب است آید چرا در آخرت آرزو انکار که آن قادر چو عده کرده و در بجان دل گرا بر نص و آثار
 ولی در نیست و در عافا نرا که در پوشیده میدارند اسرار چو در کاری کسی را در پیروز بود و اساتید ریخ و گنج در بار
 حضرت قی و دة الکبر میفرمودند که شرح اشیاء را گرفتار و اقی اشیاء را گرفتار و در عداد آب بخار هنوز حرفی نتواند
 نوشت اما چه آفریده بصفت بخل موصوف مباد که کما خاصیت صفت گفته است که کمال بخل کافران از رجا
 توان نیست در آنکه فرایتنان کوه کنند فرمایند مسان تکریم از دو گو بکنند بر زبان آوردن حضرت
 قدر و الکبر میفرمودند که زنه بار بار اصحاب و حباب من اگر شمه از بین ۱۰ صات
 ششم و دے را که به ارادات و خلاف بدر کنم - میفرمودند که ذخیره سیرت بعضی در ایشان
 که مال خود را به تفاوت یقین چیزی میدادند چنانکه حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم بنی منکوحه
 خود را موت بیابانه و بعضی را ششماه و بعضی را یک الی میدادند اما حضرت رسالت صلی الله علیه
 و سلم را درین کسی هست که بعضی کم هستان را که هست عقیده در یقین بود و سز شود و نکمال
 حال دیگر آنرا که ایشانرا سز شود و نفع و البیضا

کتاب جامع در بیان مجاهدات و ریاضات و در بیان شقاوت و سعادت

قل لا تشرع المجاہدة فی الحاربة لبسک النفس و الریاضة فی صلاح النفس لقبول الوارثة العینیة و الہامات الخفیة
 قزو و شرت مجاہدہ است بکش کردن نفس در ریاضت و صلاح نفس است لقبول و ارادت عینہ و الہامات الخفیة
 در شایخ روزگار و صوفیہ نام را اختلاف است که مجاہدہ علت و معلول است یا نہ اما اکثر مشایخ بدین
 متمسک اند که علت نیست زیرا چه علت این است که فصل نباشد میان علت و معلول ایسا مردم مجاہدہ
 بود و مقصود در کتہ نمود و در کریمہ و الذین جاہدوا فینا لنمہنهم سلفاً فی شیت مضمر است
 و آنجا که مجاہدہ را علت گویند درین آیت شیت مضمر نمیدارند اما مجاہدہ را شرط علت میدارند
 اما اگر کسی طلب مجاہدہ میکند و مقصودش حاصل نمیشود کما می مجاہدہ و جو نمیدارد نقصان و محبت و در

تشریح این کتاب جامع در بیان مجاهدات و ریاضات و در بیان شقاوت و سعادت

و فرمود که اگر اندک برکت خویش بر کار خواجه

ادعوی استجب لکن نسبت منکر است و بختخص منتهی است که میگوید که طلب حق سائده ملت است
 بودم زنی را پس معلوم شد که طلب مجاهد ملت نیست و اگر گوید که آن تعلیق و خصائص نباید در حق نبوت بود و غیر
 بزرگتر حقیقی به نبوت هر کار خواجه فرمودند که این است که خلاف سلف شود و با سعی یا قبول فرائض عبادت
 چه بود خوب زشت شتی خاک ای یکی خدمت است آنرا که اگر گویوسف نگار داشت راه اسباب خیر باستماع صلوات
 بی نیازی و سلامی استغنائی سرفرازی در راه آمد و بفرمود که اکنون طلب مجاهد به چون است چه
 فائده بایمان او فرمودند این نوع نباید بلکه شرط مجاهده در بطریاعت بعد کمال رسانید و لیکن نظر شما
 و آنرا عدلت نمیدارد و تقریباً این لفظ مکرر فرمودند که مجاهده که نیست دیدنی و این اصلیت که حکما حکم
 درین مبنی بر نیست یکی در مبنی چنانکه کفر و ایمان و دعوت معصیت و انشال بود اندک در تقدیر الهی است و ایمان
 در دل جزم باید کرد و حجت نباید آورد و دوم کردنی چنانکه فرماید ایمان بیار و ملت بکن از کفر جنبان
 بکن از معصی برای اسمان اول را مقدم را ایامات عقل فرمان کشیدی باشد پیش از حاجت نی باشد
 عاشقان سوخترش نیست عقل و آستین جان در دست و اگر اعتقاد برین نمکد کافر گردد اگر این
 معصیت ندارد گوید که نکوست کافر کرد و بعضی نامردان که طاعت و عبادت یکسو نماده اند و انشال
 سخن اهل حال کرده اند که وی گفته باشد در حالت مستی حال که زهد و عبادت چه کار دارد و کار بغایت
 و این دستور در در راه است اندک بعضی مذکر و ایحاد بود و لیس که لک مذنب بد عبادت نفسی نقل امر باشد
 اکابر و از ان نادیدن آن افغان چنانکه از امام شبلی قدس سره الخیر گفته اند فی الله فی الله فی الله فی الله
 و غیر است بکامی از نوادیدن زهد حضرت قدوة الکبریا فرمودند اگر چه برین عقیده
 و تخاصم از ان ممکن و لیکن استقامت تا مشاخران بیکس از مجاهده خالی نبود و نخواهد بود و ملت
 تا شتم خباب بکنند به کس باو مشاخران چندین پس طاعت و دن و سالک لائق را باید از عبادت و
 ریاضات زود و فرونگزارد و اجمال نوزد که بیکس از بی کید مجاهده فتح باب مشاخران شده است
 و بقطع طریق سالک مول میسر نیامده قطعه بیا اس سالک بنازد بگیرد بنه پائی طلب
 در راه اعمال که بے زاد و بے پای خدا اهل و نیار و دیدر و کعبه حال به حضرت
 قدوة الکبریا فرمودند که در اصول مجاهده اقواست

قال سيد الطائفة اصولهم على خمس خصال صياحه النهار قيام الليل و اخلاص العمل و اشتغال على
 الموت سيد بن محمد اصول ایشان بر پنج صفت است روزه نهادن و روزه قيام شب و اخلاص عمل و اشتغال على
 بطي الرعايه و توكل على الله في كل حال و قال سهيل التستوي قدس سره اصول سبعه اشياء
 به تابت رعایت و توکل بر خدا و هر حال و گفت سهيل شيرازی قدس سره امور ماهيت چيز هست
 التمسك بكتاب الله و الاقتراب برسوال الله صلى الله عليه و كف لا ذوق جناب الامام و التوجه و ادعاء
 التمسك به كتاب و نزد پیروی بر سوال خدا صلی الله علیه و سلم و باز پیش نفس از لذت سنان و پرپر کردن از پیروی و ادای حقون

حضرت قدوة الکبریٰ فرمودند که ریاضات که از مشایخ صوفیه منقول است بر خود نهادن سحر است
 چونکه اگر مقدار سه روز از این موضوع مشایخ زیاد گفته است چنان طالب مرکب طالب راه در راه
 حق بر نیاید عاصی گردد بلکه نفس او اگر چه و است بیل کند تا بیاید مجاهد برود و شرح در راه راست آید
 و از غیر با که بهجت است از تمام اعوان بر نیل کلی و خردی بر خلاف معهود و واقع شود و امثال او
 نیاید آورده اند که در زمان رسول علیه السلام عورتی صاحب برای قطع خواب رفته در گلو کرده آفرینان
 ساخته چون سمیع مبارک رسید امتناع فرمودند حضرت قدوة الکبریٰ فرمودند که چیزی چند
 بر سبیل هوس چند روز اختیار کرد و باز از آنها عود کرد و محسن غیت باید که ریاضت و وظیفه که بر خود
 لازم کند استقامت پذیرد و بعد فرمودند که شب در روز بخت چهار ساعت است و مشایخ این را
 قسمت کرده اند که چند ساعت عبادت مشغول باشد و چند ساعت بخسید ازین بخت و چهار ساعت
 بخت بخسید و این بخت هم قسمت کرده اند که در روز چند ساعت بخسید و در شب چند ساعت
 ازین میان در روز و در ساعت قسمت کرده اند و در شب شش ساعت قسمت کرده اند اما آنکه در روز
 خسیدان وقت یعنی کرده اند تا بعد از آن وقت خسید بعد چاشت فراخ تا پیش از زوال همچنان باید
 که پیش از زوال بر خیزد تا پیش از ظهر مستعد شود برای ادای ظهر نشیند زیرا که مشایخ پیش از وقت مستعد
 میشوند تا اگر بعد از زوال بر خیزد و وقت ضایع گذرانده باشد اما آنکه در شب بخسید تا اتم
 وقت تعیین کرده اند بعد از فراغ نماز خفتن تا مقدار شش ساعت شب بخسید تا ازین زیاد
 خسید تا مقدار وقت ضایع گردد و مشایخ بامداد و نوع گفته اند یکی چون از خواب بیدار شود
 دوم چون از خواب روز بر خیزد چون از خواب روز بیدار شود برای ظهر ساخته شود و ادای ظهر
 بر و روی که در ظهر بخواند بخواند حضرت قدوة الکبریٰ فرمودند که مشایخ مجاهده را ترقی نهاده اند
 در فروختن طالب صادق و سالک و اتق تریب فرموده اند اگر طالب جود مجاهده مجودانه بفرماید
 و اگر طالب تنابل باشد ریاضات متاבלانه و لالت کند اگر العین را قابل باشد بشناسد اگر یک العین
 کایسره آید العین دیگر همچنین تریب گوید حضرت قدوة الکبریٰ فرمودند نواید ریاضات و مواجبات
 زیاد حضرت حتی که کاف از ریاضت اشرف میگردد و چنانکه از بهایان نقل میکردند که با خود از یک بهایان
 ماند و آن ایام مدت پنج بهایان تا چهل سال بود نشستن بر آن را چون تسبیح خواجرا بریم خاص رسید گفت این
 بهایان از چهل سال زیاد بوده غالباً بهایان کمال برده باشد و معنی انکشاف شده باشد روم در ایام جول بر
 زاده وی آمدند سر از خاک خود بردار و دو گفت مرا بچ منی و قیض حاصل نشده است فرمودند چرا زیدت زیاد
 نشسته گفت بر آنکه یک نفس او بند میدارم و بنگیانی نشسته ام چون از وی این حکم شنیدند در سر خود
 ساجات کردند و غلامان توانی که این را شناسی بگو که خود شناسا رانی بهایان گفت که این فصولی است و حقی
 خواه بگناید و خواه نشانت خاص تر شد و گفتند جهان بر این چندان بر داده که از این میگویند تقریباً فرمودند

ربانی بود که سالهای بسیار و ایام بسیار و راه خود میر کرد و بود چون که آواز که الیت برایم خواست سبحان الله تعالی
 غم داشت کرد و حضرت برایم وایا بفری بود و چون هم رسیدند بعضی ساند کمن بهر که سفر خواهم کرد گفتند
 که بهر از من خواهی بود که بتوکل را می بریم گفت خوب شاید بریم از توکل نصی می رسیده باشند و کس هم قطع بودی
 میکردند در میان بی شب افتاد یکی امن کوه قامت کرد و چون شب آمد بران گفت بیایم و ملاست
 چند ساعت که طبعی میگوید بیای از خدای چیزی خوردی حضرت برایم شرمند و سنجید باریست
 بعجز و نیاز در خواست الهی اشتیاقی را روی بیکار شرمند سازد تا نگه نشند بود که دو کوزه آب و دو گداز
 نان از غیب آمد یکدکرتا دل کرد و در روز دیگر شد چون شب افتاد خواج را بریم گفت بسیار جان اکنون نوبت
 است گفت الهی که من و تو از هم اقربتی هست پس مرا شرمند ساز خوشتر از زناش شد برآید بود که چهار کوزه آب و
 چهار گداز نان از طبع فرو آمد و بر یکدیگر میل نمودم و خواج فرموده است بگوئی ای پسران که توجه گفتی گفت
 من هیچ نگفتم اتم را بر کرده شفیق آورد و ام اکنون اسلام می آیم کلمه من عرض کن اسلام آورد و حضرت
 قدوة الکبریا میفرمودند عجیب اسرار و مجادلات الهی و ریاضات نامتناهی بنهاد و اند اگر حق تعالی
 توفیق داده باشد سعادت ازلی و لقاء لم یزلی و سر کس هست بی او بچکار بر آید رباعی کسی را که
 عادت سعادت بود و سعادت در و از عبادت بود و سخا و صفا و اروت نکوه اگر از الهی اروت بود
 حضرت قدوة الکبریا نقل از کتابی میگردند که سعادت معلول بطاعت و عبادت نیست چنانکه شقاوت
 معلول بعصیت و خلاف آن نیست علت سعادت و شقاوت مشیت خداوند است چنانکه بسیاری از
 اهل صلاح را وقت مرگ علامات شقاوت ظاهر شده و بالعکس او هم ظاهر میگرد اما هر چند
 که همچنین است ولیکن هر حکم علامات بیشتر همچنان برآمده است و نمی که علم بی نیازی
 افزاینده میگرد و عبادات و طاعات بی حکم میگرد و دو شش الهی و مخواره را آن
 میباید که هزار هزار بار در روز گاه حیران میمانند و زاید آن را پیش می آرند که هیچ میخواند
 و تمار باز از کند قطعه نه زهی باد شاه چنان که علم و فراز و دران و صبی بی نیازی
 عنان سعادت بهم برزند و شفی را و بد بر که و هم کار ساز و بکی او بوم را طوطی شکر خا
 کند از عنان را با سعادت ببال زمار بندان را چنان برآید سر فراز که هزار دستار
 زندان استیگر کرد و چونکه استغنا کمال دارد و مشیت از صومعه برآید و بیکانه خواندش و ز
 بنکده خواند گوید که آشتی است و نقلت که حضرت صلی الله علیه و سلم از جبریل علیه السلام
 پرسیدند که در چه کاری گفت در خوف و خطم چه دادم که در حق من پلن رانده باشند که حتی آن
 یکی رانده چنانکه از تعجب معرفت از یکی منقولست که میگوید که هر که خوف از خداست و مرا خوف از وی
 قطع خوف هم روان ز فرداست و از حکم دین و ایم و هر چند که خوف او طایفه و ابا سیدین و ایم و ارباب قدس
 خون ازین سبب است چونکه صاحب بصیرت از این بخت چیزی دانند که بدان امور مشند و اندامیان و

بسم الله الرحمن الرحیم

جلال انصرفت چون می آید بعد از جنبی کلاشی است احوال ارد که مقول با الیت رب محمد لم یخلق محمد
از آن وادیه باشد اما بیشتر اصحاب عرفان بروایت دیگر حمل کرده اند بر با سعی دل و عقل انزال او تیره و تیره
جهان از بحال و اخیره به هر که آنجا رسید برهنه به عقل که آنجا رسید برهنه به و قتیقه باشد در آن که هم او گشته
صد هزار امید هست - منقولست که چون ابراهیم خلیل المذلت خود را یاد کردی جهان منضبط شد ی که از یک میل
معدله اضطراب ایشان درم را گوش آمدی درین اضطراب جبرئیل علیه السلام آمد و گفت هلا بیت خلیلا عیاف
الخلیل خلیل میگفت که کسی بخینش دلی برگاه که زلت خود را یاد میکنم خات فراتوش میکرد و قطعه گر بر وجود عیاف
صادق بنده تیغ پند که خون بند عیافی بار به بر جنب و رجاء الم تبحان کند بهرگز عیافی یار نگویید و عیافی یار
لطیفه معجیان پنجم در بیان رسوم خلق و مزاج متحسن و معاملة
قال لا شرف الا للرسول هو المعلوم و ز قوة القلوب آورد و اند که در زمان نبوی رسوم افتاده اند از رسوم اسلام
و آن اسلامست که پیش ازین بود بلکه از آن که هم نمانده است محبت یحسان جهان و در شده از آن اصل
خانه ز نور شده و در زمان پیشین اگر مردم به پدر و مادر و برادر و خویش و دیگران که در آن زمان بود که حال و بکشت
بیکدیگر مراد آن بود که کیفیت حالک مع مولای آن بر چه به یکدیگر میرسد و نازیدن و در سبب سلامتی و زیادت و ک
بوده و آنکه میرسد که از حال جسم کسی نباشد که آن منزع بود از فصاحت نقل است که برنده یاری زفته بود و در تر
درون کسی نفرستاد تا که شتاب آمد در آن شتاب در وی گزاشیدند چون با داد شد او بر آمد و دستش کرد و گفت با
مفتوش بود و آینه عمل بر نفس کرد و لو انهم صبروا حتی تخرج اليهم لكان خيرا لهم چون دو برابر آن
در و بهرگز در زور نداشت و در خرم باید بودن و چنین آمدن در رفتن که اذا التقى المسلمان قتلوا علیهم
حایة حجة لا تعون منها الا کثر ههنا البشیر و ههنا البشیر و لا قلها حضرت قدوة الکبر اصفیر بودند که رسوم
اصل از اصول شرع نبویه تحسین بود و مقبول اند که کسی در مزاج افتاد میفرمودند مزاجی که بسیار اصحاب
خلق میرود و هم می بر اصولست که منقول از صحابه رسول علیه السلام است که حضرت رسول علیه السلام را
حجوه عائشه رضی الله عنها و عائشه فرمودند که بیاسن تو بهم نیکو نیم چون نیک و ند عائشه پیش برد و این چند
روز چون رسول علیه السلام با عائشه نیک و ند رسول علیه السلام پیش برد رسول فرموده بده بملک ایضا
و زنی رسول صلی الله علیه و سلم درون حجوه نشسته بودند یک طرف حضرت ایشان عائشه رضی الله عنها جان بر میگرسود
بنت زمره و کاسه خربزه پیش عائشه بود و مر سوده گفت خربزه بخور و او از قلع کرد و همچنین چند مرتبه بیکدیگر گفتند
آخر گفت اگر بخوری بروی تو زخم با مالم سوده بخورد عائشه خربزه گرفت بر روی سوده مایه رسول علیه
السلام خفه کرد و سوده و گفت که تو بهم بروی عائشه خربزه بزمن و مال سوده همچنان کرد و سجده کرد
یکدیگر آورد و خربزه شد - همدین میان حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنه آمدند مجلس طریقت
رسول علیه السلام فرمود که زود روای خود را بشویند و در آن خود را شستند فرمودند که این عطفی بود که است
رضی الله عنه - از عبد الله بن عباس روایت است که مراد از زنی ابو المصنفین عمر رضی الله عنه است - یا و آب

ایمانی در حقش و از آنکه بگوید که در حقش

بگناه و عاقبت نمیشد و در میان آن نازل شد و برای آن بود که در حقش و از آنکه بگوید که در حقش

لطیفه معجیان پنجم در بیان رسوم خلق و مزاج متحسن و معاملة
و در کتب ایشان سر میگذارد تا آنکه بزرگانی از اهل نبوی و اهل بیت آن
و ایشان

در آن وقت که در آن روز ماه محرم بود بجهنم ابابکر صدیق میگفت ای صاحبه الرسول ایون
بالبیض ای بیترامون بالبیض که از پوست خنجره بر یکدیگر مزاج کرده میزنند اخلاق موفیه هم حاکمی
اخلاق رسول و صحابه است عیبه انصدام و ایشان جریب طابع مردمان نزول فرمایند نظرم الی شیخه تلمیذ
اخلاق هر کسی نتواند و زید مگر یکسبغایت سابق مخصوصه باشد و باین اعتدال کسی نتواند ایستاد مگر
موفیه که نظرم در همه کار بر میآید باشد و عالم بود طبع نفس استراج مردم انگاه تو باین بر مراط عقدا
بایست میان فراط و تفریط امام بید مبتدی را باید که از کثرت مزاج احتراز نماید بایست اعتبار قلت علم ایشان
در سجد بن حاص مر بسر خود را میفرمودند که انصار کن در مزاج خویش که افراط در مزاج حدیث نهایت
و دیگر کردن اهل موانست در جنت انگیزان اهل حیفة الیل بن لیل شد و افراط و تفریط که سرودن بود
است فقیه سمرقندی می آرد که بایک میشت مزاج کردن بشرط آنکه سختی گوید که دیدن انمی نباشد و معتد
ان بود که مردم نمند که دی نوم است از حضرت علی الدین علیه وسلم نقل است انی افرو و لا افلاک افرو
ان بن مالک منقول است که هرگاه حضرت علیه السلام بادی در میخنی و دیگر ایرادی بود باو گفته
یا ابا عبد الله فاعقل المغایر فیر نام کجنگی بود که غیر سیر زد و مر و است که زالی پیش حضرت علیه السلام آمد
گفت یا رسول الله مراد ما کن تا خدا تعالی مراد و میشت بروینیا مر علیه السلام فرمود در بهشت بخیزان
نیایان زان گریستن گرفت عانته گفت یا رسول الله ویرا اند بلین کردی حضرت علیه السلام این است
الانسانا هن اشتاء مجعلنا هن ابکار اعز الی الله و الی اهل بیت عورت زان خوش شد البضا
ابا عبد الله بود یغیا مر علی الدین علیه وسلم و زنی دیر گفت یا ام عمر ان مرد عورت خود دست بر او گفت
یا رسول من فرودم چرا گفیت عورت فرمودید فرمود که در ده ندا جهاندیدم از آن سم سخت حضرت
خدا تعالی بجز این هرگز باین گفیت بخوان که در زمان گفت من شود چرا که هرگز زبان تو بر آید این خواند
همین بس من فرزندم شد حضرت علیه السلام خنده کردند فرمودند که یا ابا عبد الله حضرت قدوة لکم
میفرمودند که انزال انجیر از رسول علیه السلام بیاست که استین اصل است که هر مزاجی که معتقنی بخیر است و دین
لک نم باشد از انما زمانه باید مجتهد بود که بسیار است که موجب جنگ است باشد و الله اعلم بالصلوب
لطیفه چیل و ششم در بیان تذکیر و وعظ حسن خلق و غضب و شفقت و معامله
قال الله تعالی و ذکر ان الذکر کما تمتع المؤمنین و از حضرت زینا سلمه فرمود که در این صحنه فایده
قل یا نایض الجنة فادعوا هال حال الذکر حضرت قدوة الکبر که استماع سخنان واعظین طالع بیان
و نیست نبی تا که باین دردت رسانند لکن فضل الله یومر دینا فرود از ربه عالم مرتبه سامع
الناس عالم و معلوم و سائر الناس کا ملیم میفرمودند که وعظ و سخن گفتن بخش نظر برید باشد
نفس انحراف ندارد بلکه در وقت سخن گفتن خود را بی سار و زبان خود همچو نادانی داد که جریان میسازد
و سران زلال عورت از بود و سخن گفتن را کیفیت است تا آن کیفیت در خود نیابد به سخن در آید چه

لطیفه چیل و ششم در بیان تذکیر و وعظ حسن خلق و غضب و شفقت و معامله

در آن وقت که در آن روز ماه محرم بود بجهنم ابابکر صدیق میگفت ای صاحبه الرسول ایون بالبیض ای بیترامون بالبیض که از پوست خنجره بر یکدیگر مزاج کرده میزنند اخلاق موفیه هم حاکمی اخلاق رسول و صحابه است عیبه انصدام و ایشان جریب طابع مردمان نزول فرمایند نظرم الی شیخه تلمیذ اخلاق هر کسی نتواند و زید مگر یکسبغایت سابق مخصوصه باشد و باین اعتدال کسی نتواند ایستاد مگر موفیه که نظرم در همه کار بر میآید باشد و عالم بود طبع نفس استراج مردم انگاه تو باین بر مراط عقدا بایست میان فراط و تفریط امام بید مبتدی را باید که از کثرت مزاج احتراز نماید بایست اعتبار قلت علم ایشان در سجد بن حاص مر بسر خود را میفرمودند که انصار کن در مزاج خویش که افراط در مزاج حدیث نهایت و دیگر کردن اهل موانست در جنت انگیزان اهل حیفة الیل بن لیل شد و افراط و تفریط که سرودن بود است فقیه سمرقندی می آرد که بایک میشت مزاج کردن بشرط آنکه سختی گوید که دیدن انمی نباشد و معتد ان بود که مردم نمند که دی نوم است از حضرت علی الدین علیه وسلم نقل است انی افرو و لا افلاک افرو ان بن مالک منقول است که هرگاه حضرت علیه السلام بادی در میخنی و دیگر ایرادی بود باو گفته یا ابا عبد الله فاعقل المغایر فیر نام کجنگی بود که غیر سیر زد و مر و است که زالی پیش حضرت علیه السلام آمد گفت یا رسول الله مراد ما کن تا خدا تعالی مراد و میشت بروینیا مر علیه السلام فرمود در بهشت بخیزان نیایان زان گریستن گرفت عانته گفت یا رسول الله ویرا اند بلین کردی حضرت علیه السلام این است الانسانا هن اشتاء مجعلنا هن ابکار اعز الی الله و الی اهل بیت عورت زان خوش شد البضا ابا عبد الله بود یغیا مر علی الدین علیه وسلم و زنی دیر گفت یا ام عمر ان مرد عورت خود دست بر او گفت یا رسول من فرودم چرا گفیت عورت فرمودید فرمود که در ده ندا جهاندیدم از آن سم سخت حضرت خدا تعالی بجز این هرگز باین گفیت بخوان که در زمان گفت من شود چرا که هرگز زبان تو بر آید این خواند همین بس من فرزندم شد حضرت علیه السلام خنده کردند فرمودند که یا ابا عبد الله حضرت قدوة لکم میفرمودند که انزال انجیر از رسول علیه السلام بیاست که استین اصل است که هر مزاجی که معتقنی بخیر است و دین لک نم باشد از انما زمانه باید مجتهد بود که بسیار است که موجب جنگ است باشد و الله اعلم بالصلوب لطیفه چیل و ششم در بیان تذکیر و وعظ حسن خلق و غضب و شفقت و معامله قال الله تعالی و ذکر ان الذکر کما تمتع المؤمنین و از حضرت زینا سلمه فرمود که در این صحنه فایده قل یا نایض الجنة فادعوا هال حال الذکر حضرت قدوة الکبر که استماع سخنان واعظین طالع بیان و نیست نبی تا که باین دردت رسانند لکن فضل الله یومر دینا فرود از ربه عالم مرتبه سامع الناس عالم و معلوم و سائر الناس کا ملیم میفرمودند که وعظ و سخن گفتن بخش نظر برید باشد نفس انحراف ندارد بلکه در وقت سخن گفتن خود را بی سار و زبان خود همچو نادانی داد که جریان میسازد و سران زلال عورت از بود و سخن گفتن را کیفیت است تا آن کیفیت در خود نیابد به سخن در آید چه

بود که آن دای بر همان کلاه چندان تکلمات و تزیینات عاشقانه و دردمندان گفته شد که چندین مجلس
 گرفته بجز آن بزرگوار و بزرگواران و حضرت شیخ قطب مفتی میگفتند که عمر من نزدیک صد سال سید
 است و بسیار واعظان روزگار از اقطار و اطراف آمده مجلس گفته اند اما بدین لطافت و ظرافت
 کم کسی مجلس نهاده باشد خلیفه هزار تن که سرخ و آبی زین و بجام زین پیش آورده قبول نکرد و روز دیگر
 بر خلیفه آمد تکلیف کرد و قبول کردند انبیای چنان در بخت از دیربای سزار که کوش جان برادر
 و گهر شد و چه خوش می بخت می از ساقی فیض که بر کس بر عود و زنجیر شد و با و فیض آب معرفت گریز
 نهال عشق را شیرین فرستد و در آن هنگام که مرقد مبارک روضه منوره حضرت شیخ احمد سیوی که جلالت ترکان
 از مشایخ فاضلان سیوی و رواج و دوران انامیه حاضر بودند حضرت قدوة الکبریا العزیز که در دوشاخ
 تکلیف و غلط نمودند بسیار انگار و زبیدند آفرینانند و آن عین حضرت ایشان زبان ترکی میداشتند اما
 چندان و زرش نبود چون فرور شد که مجلس ترکان است بترکی و غلط باید گفتن حضرت ایشان میاد کردند
 و آنچنان مضحک ترکی و بیان حقایق و معارف گرفتند که موجب غبطه شد شایخ ترک که در مجلس حاضر بودند
 همه را ذوقی صحت داده و هر یک بترکی در آید پی حیف میبندید بپوشید و مذاق مجلسی ایت که مجلس کور
 مادی را نزدیک صد ترک خدمت حضرت ایشان روان شدند و طریق ملازمت و خدمت را که بسته
 و خدمت تنگ بر روی که از جمله خلفا برگزیده و طریق توبه و بازگشت و آن اصحاب را در اندک فرصت بمقتصد
 در خور و بهمت آنان رسیدند و روی بمقتصد و نمایان گشته قطع هر که او در بزم زندان و روقدم
 در خور بهمت و بندش جام می و این یکی از باده خم و دم فرو و و آن یکی از بهیم شده ز او آزاری
 روز سه شنبه ۱۳۰۱ افتاده و شایخ حرم مقتصدی شدند که در حضرت شیخ نجم الدین اصغری
 که پیر حرم بودند مجلس گویند فرور شد موجب فرموده پیر حرم چاره نشد چه مجلس ترتیب کردند که
 بزبان تازی مجلس گفتند چندان ذوق و شوق اهل مجلس را دست داد که شرح ندهد که حق که بعضی
 عویسان از طرف بودای و قره آمده بودند بشرف مجلس مشرف شدند چندان و جب و
 حال آنها را دست داده که مردم عجب کردند که بسیار خوب واقع شده که مردم بودای را
 سخن و کار شد انبیای زو و یازده که سخت اندام شد و بر کله و دیر بران و در گذشت
 بود پیکان زارین بود لا و رنگ و از من هفت جوشن برگزشت و سرگزشت از پای دل غزو
 اگر و همچو سیل آمد روان و از سرگزشت و حضرت قدوة الکبریا و سیفر بودند که حسن
 خاص سیرت صوفیه و سیر طایفه اهل بیت است که البته این طایفه را می باید که محلی جلیلی و متجلی محمد
 لطف باشند چون نظریه فی و سیمه اقوال و افعال بر مبداء باشد ضرورت است که با همه خلق حسن خلق
 و زرداگر کسب شریف جای شستی در کار باشد خواهد که واجب باطن و بهاندم منتظر خواهد شد و ذات حضرت
 رسالت صلح خلق بر تبه کمال بود که نزول کریمه انک علی خلق عظیم نشان و سیمه تزیینت حضرت قدوة الکبریا

وزشت ترین علامات که از بزرگوار دولت وصول و غیر خلعت حصول بود و غایت از بزرگوارین غایت را ازین
صفت گزین باید بود معاذ الله که بر عی از خالین فعل سر برزدند و مستغفر شود هیچ چیز آنچنان ظرف
راغالی و بی نور نیکنند چنانکه خشم کمن خشم ای بار در کار دین که او میکند ظرف باطن نبی اگر با
باطن اندر بود و مکن خشم ای بزرگوار بی حضرت قدوة الکبرایم فرمودند بهترین عباد و رفیق
و خوشترین صفات و صفیه نسبت مردم خلق و شفقت است تا اگر ازین دولت بهره و کلی به نفع و صلی
بخش که موصوف به صفات شفقت و عافیت گردد ذلک فضل الله یتو من یشاء باید داشت که در حالت
شفقت عافیت خود از زمین برگیرد تا این نسبت بدو مشوب گردد که کمال سعادت و سعادت مقنومی
بر کار که بیگانه ای یار به خود از میان کار بدارد برادر زره کار یار یا تا یابی زیباغ کام دارد
حضرت قدوة الکبرایم فرمودند که معاملات شریعت و واقعات طریقت چنانکه بر اصول شریعت
حسب ظاهر باید کرد و لیکن فی الحقیقت از ان منتهی باید بود چنانکه اگر شخصی را محبت بعیت فتوی دند
که بخت اگر خود منصل بین کار داشته باشد راضی شود و اگر از منصف خالی است متعدي نشود و چنانچه چنان
داند و اگر از دی مباد شود پس فعل مفعول هر دو بر مبدل نیست و در قطعه ای برادر یابی در راه یقین
نه زریک سبب رزخی بود و با همه کس نسبت ظاهر همین باطن از ظاهر معنی در گردید
حضرت قدوة الکبرایم فرمودند که شریعت ندان و مذنب رفان آن بود که در سر تبه بچان مرتبه
برای یک چیز دقیقه زندی آن مرتبه فرو نگذارد و اطمینان هر که در بزم زندان شریعت باید بشد و حبس بی کردی
و افتخاری بزم باید کردنش و در از زندش باید بشد و زند کامل در جهان آن بود که در بزم زندان بر دبارد
لطیفه حل منقح در بیان مومن مسلم
قل لا اثم المؤمن والمؤمنة الا انهما لم یؤمرا بالفسق و الا انهما لم یؤمرا بالکفر و الا انهما لم یؤمرا بالکفر و الا انهما لم یؤمرا بالکفر
المسلم من المسلمین من یدله و لسانه بعضی متابع فرقی نکرده اند میان مومن و مسلم که در نقطه
اندازفت و در آن تصویر هم نشان بود و از نوق و جدان خبری چندان نداشته و بفرایط ظاهر و ظاهر شدند
بر مومنان و بی راه نبرده مومن را چه چنان کرده و فرقی که از علم مکاشفان فقیر را مسلم شده
شده اصدا می افتد اما آن شجره است که آن نه شریعت نه غریبت اصل آن در باطن و روح را منع گشته
و شاخ متصل از آن شاخ او متصل با روح شاخ او از ازل شریعت او اندام به آن شجره و انکه بر عرش
و شری شاخ نسبت تحقیق آن بر تو نور حالست که در زاویه دل نزول گردد و انچه مشاخر فرموده اند
ما ذا تعلمون فقالوا لا الا انهم لم یؤمرا بالفسق و الا انهم لم یؤمرا بالکفر و الا انهم لم یؤمرا بالکفر
نشان دادند که آن بود مومن است که بجهت جان قائم است هر وقت که نفس ازین عالم سبعی بگذرد و عالم
مینه بگذرد و صفت دل گیر و دل هر وقت که از مرض طبعیت تخلیه بشد و غلبه ای که بر وی نهی است
بناهل گردد و بلا غایت بر وی بر ظهور آید و نهال ایان بجز کمال رساند و ثمره آن صفات اوست و غایت

این فصل از کتاب است که در بیان صفات مومن است و در بیان صفات مومن است و در بیان صفات مومن است

بح آفریده درین گرفتار باد

لطیفه چهل و هشتم در بیان امر معروف و نهی منکر و بعضی اشربه مختلفه فی
حضرت قدوة الکبرار میفرمودند که امر معروف بر حسب هر کسی الهامست اول بدست امر معروف اگر
تواند بپایان آری زبان هم نتواند بدل مشغول شود و این که است دل نوحی باشد که وی شنیده بودیم این
محل من اینرا خوش نیاید و این او فی مرتبالت چیست اهل طایر و این القفیل هم گویند که امر معروف
بدست نسبت با امر و حکام و اهل منصب چنانچه قضات و اهل اعتبار و بدستت علمای زمان امر
معروف کنند بایات و آثار و انزال و حکایات هر کج گون چنانچه او شنیده بود و بدل نسبت بعوام الناس
اهل منصب مولی فروتر باشد و در دل چنین مقدار خطره کنند که کن فعل کرده و بود اما اولی و الثابت است
که امر معروف بل کار به عوام الناس نیست بلکه آنانی که بدرجه دل رسیده اند و انحصار آب و گل ملود
ساحل رخت کشیده اگر ایامی تا اهل دل کنند چه جای امر معروف که عالمی برهنه شود و سبحان الله چه
حالیست میباید که معروف بر جمیع عوالم و ناظر بر همه عالم تا فدا الحکام است بایات برتر از دل نیست عالم
و جهان و هر که دارد عالم دل او شامست و درو عالم کیلی باید که او و نافذ احکام امر آنهاست
با و شای عالم دل را مثال و در همه وی زمین است حضرت قدوة الکبرار میفرمودند
امر او امر دینی بود کسی باید که بر جمیع دقایق تحت عالم باشد و میرسد آن دقایق عالمی تا در تحت این
و عزیز و اگر لایق قولون ماکه فعلون و این نیز تر و بعضی شرط است بعضی استلانی میاس میکنند و
سیکونند که غیر از این در انداز فرم است مرا اندازند و این را چنانچه نفس خویش است بنامش و دیگر آنرا چگونه راست
توانی کرد و این سخن شهرتی دارد و چه گز را سایه است نباشد مقتوی ای برادر که تو خواهی که داور و پنی
من اول تو امر خویش را که گزرا حقیت صافی خود بخور و بعد از آن چیزی بده در ویش را و
تخم صافی بایست ای دخت و نادر بر باز برای پیش را و شعر قاتلوا المرء علی فعله و انتم یس
ای مثل و اما صیغ انفت که عصمت غرطکت که در شرط عصمت بر باب امر معروف و نهی منکر است
زیر که صحابه را عصمت نبود و تکلیف دیگری را از انفس بن مالک مروی است که گفت ما رسول
الله صلی الله علیه و سلم با امر معروف و نکریم تا خود اول بر آن اقدام تمام و نهی منکریم نمکیم تا
خود از جمله منیات بیرون بیرونیم قال لیس و اما المعروف ان لعلک تلوا بک که
و آنها و مندن منکر و ان لم یجئوا کلمه و گویند دیگر از انرا که اگر بکنند بر آن منع کنید از کار
بد اگر چه بر بکنند از بهر آن و همچنین سعید بن جری میگوید رحه الله که امر معروف
و نهی منکر گفت که کسی که در وی گناه نبود آنگاه هیچ کس امر معروف نکند لیکن گفته اند و عطف
و امر کسی که خود اول بند گرفته و در و لها کور آید اعتبار علم مردان لغت و
همچنین پیش نیست و اگر لایق قولون ماکه فعلون تاویل کرد و اند و گفته اند که مراد از و عطف

لطیفه چهل و هشتم در بیان امر معروف و نهی منکر و بعضی اشربه مختلفه فی

لعلک تلوا بک که امر معروف و نهی منکر است

در وقت و در خبرین کار اصل است یکی تعلیل حلاق ۲۲ او از ترس بسیار بود و قطع طبع از خلق بازوی
و اینست نیاید چنانکه منقولست که بزرگی بزرگ بود و بر او از ترس قالی که بسیار بود و بر کاکه گوشت برای او
آوروی روزی در آن مقام منگری دیدن در خانه آمد و آن گریه را بیرون کرد پس بر آن مقام نهی منکر
کرد و مقام گفت بعد از این گریه اگر گوشت پاره ندیم آن بزرگ گفت اول گریه را بیرون کرده ام
تا نکات تو امر معروف کرده ام در ترک کردن امر معروف بجای که کار حشمت و عزت کند تا کردن امی چون کار
تغیالی بر آید از امر معروف به حاجت این حدیثی است یکی عالم سلطان از امر معروف که سلطان او بکشتن که افضل
الشیخ در وقتی بر امیر المؤمنین علیه السلام میفرمود و در روز و در حد و در مقام و امیر المؤمنین از حد باز ماند که در
خدای خودی را به شرکت آورم و اگر شخصی درون خانه فساد کند نشاید استفسار کرد که حق تو فرموده و اما بحکم
از امیر المؤمنین علیه السلام کرد و وقتی مردی در خانه خود فساد میگرد و در خانه است چون معلوم شد که فساد میکند و یوا
خانه جنبه درون خانه درآمد و امر معروف کرد و خصم خانه را و بر عرض کرد که اگر من بیک وجه نامشروع
کرده ام شما از جبهه نامشروع کرده اید اول آنکه معلوم شد که درون خانه فساد میشود و آن خلاف امر است
و دوم آنکه اندوه و یوازد و در آید که در استیلا و کفن خاوه و اما است کما قال الله تعالی و اما البیوت من ابوابها
مستوم به اطف و اما اندام خلاف امر است کما قال الله تعالی و اما خلایقها و اما بحکم که حتی سبنا نسوا
حضرت امیر المؤمنین علیه السلام در حضرت قدوه که الکبر امیر فرمودند و امر معروف و در خانه است و در آن
سپایید - در روزی که امون خلیفه را شخصیتی میکرد و بقول در سنت خلیفه گفت خبری بگوئی که مختصا کی کسی را
که از تو نیز است و در ستاد و کسی که از من و تو بدتر است و چنین گفت فقو که تو که اندام اگر و بصایح و موط
بر حق و ولایت و در احتمال دارد که از آن بیرون آید روزی در ویشی یکیشی سوار شده بر آمده بود و در جبهه
جوانان بیکیشی سوار شده آلات فسق و فجور بهم کرده میر میگردد اتفاقا این مرد و کیشی سوار گشته
شدند اصحاب شیخ فرمودند که جماعت فسق و فجور شغل اند چه شو و اگر شیخ مرهای پالان آنها کند شیخ فوت
بجانب اسلحه کشید الهی اوقات ایشان به وقت خوش را بچو و آیند و در مل جوانان اتفاقا که در شجاعت و اینست
نیم و اما بسیار منتهی و فجور در آن زمانیم آمدند مرد قدیم شیخ و او را و تو بدتر است و در آن تقریباً نیم
و در ویشی را میریدی بوجو انواع حسنها که استند و روشی بسیار و اینست که فلان مرد شما از تو بدتر
و با تو هم فسق و فجور اتفاقا دارد و در ویشی کمال علم و رفقا تعالی که بدی بآن میریدی و نه با اتفاقا قان
میرد در راه و خود و دیار قایت فرزندگی بیرونی بدو انداد و در ویشی مست میرد گرفت که جواد باز را
و جایای منی نامناسب با امر نامشروع اقدام مینمائی بیا و در خانه امن که در حجره ازین اشیا و فسق است که او
و اگر میرد اینست فرزند شد و مرد قدیم شیخ آورد و تجدید توبه کرده میفرمودند و امر معروف و در آن کمال فسق و ولایت
بدیدست و این بسیار کار آینه است که کار با تجربه پیوسته حضرت قدوه که الکبر امیر فرمودند که نصایح و
مواظع اینطایفه باید و گناهیست اگر اصحاب خود را مناسبتی دیدند تقریباً حکایت می آرند و در حلال

نکات تو امر معروف کرده ام در ترک کردن امر معروف بجای که کار حشمت و عزت کند تا کردن امی چون کار
تغیالی بر آید از امر معروف به حاجت این حدیثی است یکی عالم سلطان از امر معروف که سلطان او بکشتن که افضل
الشیخ در وقتی بر امیر المؤمنین علیه السلام میفرمود و در روز و در حد و در مقام و امیر المؤمنین از حد باز ماند که در
خدای خودی را به شرکت آورم و اگر شخصی درون خانه فساد کند نشاید استفسار کرد که حق تو فرموده و اما بحکم
از امیر المؤمنین علیه السلام کرد و وقتی مردی در خانه خود فساد میگرد و در خانه است چون معلوم شد که فساد میکند و یوا
خانه جنبه درون خانه درآمد و امر معروف کرد و خصم خانه را و بر عرض کرد که اگر من بیک وجه نامشروع
کرده ام شما از جبهه نامشروع کرده اید اول آنکه معلوم شد که درون خانه فساد میشود و آن خلاف امر است
و دوم آنکه اندوه و یوازد و در آید که در استیلا و کفن خاوه و اما است کما قال الله تعالی و اما البیوت من ابوابها
مستوم به اطف و اما اندام خلاف امر است کما قال الله تعالی و اما خلایقها و اما بحکم که حتی سبنا نسوا
حضرت امیر المؤمنین علیه السلام در حضرت قدوه که الکبر امیر فرمودند و امر معروف و در خانه است و در آن
سپایید - در روزی که امون خلیفه را شخصیتی میکرد و بقول در سنت خلیفه گفت خبری بگوئی که مختصا کی کسی را
که از تو نیز است و در ستاد و کسی که از من و تو بدتر است و چنین گفت فقو که تو که اندام اگر و بصایح و موط
بر حق و ولایت و در احتمال دارد که از آن بیرون آید روزی در ویشی یکیشی سوار شده بر آمده بود و در جبهه
جوانان بیکیشی سوار شده آلات فسق و فجور بهم کرده میر میگردد اتفاقا این مرد و کیشی سوار گشته
شدند اصحاب شیخ فرمودند که جماعت فسق و فجور شغل اند چه شو و اگر شیخ مرهای پالان آنها کند شیخ فوت
بجانب اسلحه کشید الهی اوقات ایشان به وقت خوش را بچو و آیند و در مل جوانان اتفاقا که در شجاعت و اینست
نیم و اما بسیار منتهی و فجور در آن زمانیم آمدند مرد قدیم شیخ و او را و تو بدتر است و در آن تقریباً نیم
و در ویشی را میریدی بوجو انواع حسنها که استند و روشی بسیار و اینست که فلان مرد شما از تو بدتر
و با تو هم فسق و فجور اتفاقا دارد و در ویشی کمال علم و رفقا تعالی که بدی بآن میریدی و نه با اتفاقا قان
میرد در راه و خود و دیار قایت فرزندگی بیرونی بدو انداد و در ویشی مست میرد گرفت که جواد باز را
و جایای منی نامناسب با امر نامشروع اقدام مینمائی بیا و در خانه امن که در حجره ازین اشیا و فسق است که او
و اگر میرد اینست فرزند شد و مرد قدیم شیخ آورد و تجدید توبه کرده میفرمودند و امر معروف و در آن کمال فسق و ولایت
بدیدست و این بسیار کار آینه است که کار با تجربه پیوسته حضرت قدوه که الکبر امیر فرمودند که نصایح و
مواظع اینطایفه باید و گناهیست اگر اصحاب خود را مناسبتی دیدند تقریباً حکایت می آرند و در حلال

و حالات و اشخاص میکنند که او را اینجا نشاند میگردانند و از آن افعال جمع میکنند و سلفق شده باز می کنند و الله اعلم
و کرمی و اشریه اقتاد و میفرمودند که جمیع مردم برینند که شراب عقل را میوشند و بیکس نگفتند که شراب عقل
نیت و فلسفه را اینجا شراب خوردن مباح میدانند که اگر کسی شراب بخورد و عقل را بوشد و عقل را بوشد مباح
برو جی که میخوریم بخور عقل نیست و بخور عاقل العقل گفتند و معنی روان صاحب است و اگر بخور عقل گفتند و الله
بر حکمتی بخوریم که بخور عقل نیست و با حکمت بر گشت که خمر بعینه حرام است درین آمده که گفته اند چنان
اقتاده حرمت او بجهل است بخور که بگویند و بخور عقل نیست و فلسفه را بخوریم و عقل را بوشد و الله اعلم
بعضی بر مباح رفتن اند و برخی بر اباحت قائلند و جمعی بر حرمت او چون حضرت حضرت علی السلام اشارت
کرده اند این سخن این سخن پس از دیگر چیزها می باشد هم از آن و درخت خمر بوده فقط و از دیگر چیزی
که خمر گویم قیاس است از خمر عاقل العقل و این قیاس لغویت و قیاس لغوی درست نیست و در خبر حدیث است
که بشناسد و دره باشد و در شراب بطریقه تجزیه است ادب بن است تا عوام کم استخاف نشوند مگر آنکه در حکمتی رسد
انگاه واجبیت چنانکه در خبر که در خبر بخور شراب حد واجب میگردد و حکمتی رسد یا نه اندازند بر مطلقه سکر و غلط
نقل است که در و بی نشاندی بود که بطریق دعوی میگفت که من می توانم که اقامت دعوی دارم و اینها
بیارم و فوتم و دو ما خمای شراب پیش در ای فرو بردند و فرمودند که بخت داشت می آید اما مفتی را جائز
نیست که چنین چیزها را فتوی دهد و در چیزیکه دور ویت بود یکی بر اباحت دیگر بر حرمت
و چنین محارص سعی را نشاند که فتوی بروایت ابا عبد الواسع و بیار چیز است که گفته اند از ایشان
و اتفاق آن فرض است و لهذا در کتب فقه بعضی از ما میسب که بدایع و لا یغنی و ذکر در کتاب تهیه کفره
مکروه عنوان داشت اگر کسی فعلی کند که آن کفره میکنند مکروه و فتوی بود که اگر آن فعل برای دین
گفتند اما هر چیز که لاجل دین کند اگر آن فعل میکند مکروه نه است زیرا چه مشابیه است به طریقت و عمل و سرگرد
کفار لاجل الدین میکنند و آن تسبیح که ایشان مکروه است که آن تسبیح درین مطلق تشبیه
این است هم ۱۰۰ بخورند اما هم بخوریم ایشان هم جامه میوشند اما هم میوشیم و این مشابیه است و نیست
که آنک و من احب انما یفهم و این چنین جائی صادق نشکند و دو دیگر اشریه آنچه را ای انگوری خلعت
اختلاف است در شراب یا بکرم افتادند سبج مطلق حرام است که البیخ و الامون حرام - اما افون را
روایتی است میوشی آن در شراب نداشته میدهند و افون که از کونار حاصل میگردد و حرام نیست اگر چه از
سمیات الک گفته و ترویک بعضی علماء حرام میگویند و آنچه مانند و یکی و دل بهره باشد
اگر در و سبج باشد از نباتات است حضرت قدوه الکبر و میفرمودند که نه
که در عرب میباشد + + + + + و مردم همه از علماء و صلحا رو مشایخ عور
میخورند و و سبج خاکی از سکر نیست و این امر غریب نموده که آن نوع
مردم از اعلای و اسافل میل میکنند و الله اعلم بالصواب

کتابت و التمهید و بولس

در کتابت و التمهید و بولس

در کتابت و التمهید و بولس

لطیفه چیل و فهم و بیان معروف امامت و بیان قول او نیز او ترک حلقه و عکالت و
 قال الاشراف الامام هو المحدث الذي يقتلهم الميراث من حصول المقاصد والمجاهد
 گفت اشراف الامت که بدایت یافتند از آنکه گفتند و نیز بیان و برکات من مقصود می افتد گفتند و مجاهدین فی سبیل الله
 از روی گفت الامام و لهدیه و غیرش و مشکوکی است قال الاشراف الامام یكون نذیرا للبني والولى
 علی سبیل المعین معینا متصلا الخ جاب سول الله وهو یكون متابعا لله بما یقول والفعل
 و خفا مشوا ای مسلما اند که ایشان را دعوت کنند از راه بعد بجاوت تزیینت بر روی است یکی انکه بر کار و سنا
 و آخرت کثیر و غیره شد و عالم بصلح و فساد و عالمیان و صاحب کشف بود و بد رج و ولایت رسیده با خیر و نیک
 امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه و موه ستموی عن طریقه السما فانی اهلها بها طرف الارض و نیز عالم
 اعلم لدی باید و جابل امامت التناهی حضرت ابابکر صدیق غدا اعلم و اکمل ایران بود و اندک اقتدا
 بانی بکار شد التناهی کالمذنب بعد ان نقل حضرت جلی الله علیه و سلم جودی آمد و از ابوبکر پرسید که میسر بران
 شما خیر را که میباید از اگر ولی و نبی گفت پرس گفت چیزیکه نزدیک التمنین چیست و آنچه را و انیت
 و جبر اگر این از نیست حضرت ابوبکر متامل شدند و در تامل بودند که حضرت علی آمدند و موجب تفکر رسیدند
 ظاهر کرد و فرمودند چیزیکه فاشیائی نداند قول شماست که میگوید که عزیز پس خداست چیزیکه نزدیک او
 نیست ظلم است و در حضرت انیت و نباشد و آنچه را و انیت شریک بود و احیست لبس کثله شئی
 و هو الله المصبر الموعود و اسلام آورد و امام بنی است که موصوف بصفت عدالت و
 سخاوت که تمام کائنات را بشیخیل آخرت داند و آنچه ملوک عامل را و صف کرده اند با یکدیگر به ترکیب بود
 و کر تولا و تریا قال الاشراف الامام و التناهی صفتان للتعبیر و الاسلام قائما بها کما لا یصلح
 لذی یصنق الناس من دس التناهی استبا علی الباطل و التناهی استقبالی علی الحق و الباطل الذین
 کفر و اعلم معرفه طریقی النبوی و الحق الذین امنوا بالله و رسوله و لا یخفون عن الله امر النواهی
 حاصل تولا و نیز از او رسدند چنانکه روافض ترجیح میر المؤمنین علی و فضیل او بر دیگران
 دارند و بر موجب و قبل و از دیگران معرض و گویند که حضرت علی بر حق اند و دیگران بر باطل
 و این مکاره است عیان با وجود نقص و آیات و احادیث که در شان حجاب و وارد است
 کما قال النبوی صلی الله علیه و سلم اصحابی کالبحر یابیه هم اقلد یهم اهدتیم
 بن فخر بعضی از روافض را دیده که در محبت حضرت علی بغایت غلو میکردند و بر جمالت خود
 قرار میکردند میگویم که اهل سنت و جماعت گویند که حضرت ابابکر صدیق رضی الله عنه افضل
 است و اکمل و دیگران ترجیح و تفضیل قائمند فاما علی رضی الله عنه نیز از دیگران گفتند چنانکه
 روافض تولا محبت علی هم برانمید از دیگران با ایشان گفتیم اتفاق علماء بر آنست که راه دین عجیب
 که تابع محبوب باشد و کاسب صفات حمیده به بالاتفاق کامل بود و محبوب خدا و رسول علیه السلام
 چنانکه در حدیث طایفی قدس سره را می بینیم که مریدی در عقب او قدم بر قدم بازید می نهادی و

قال الاشراف الامام هو المحدث الذي يقتلهم الميراث من حصول المقاصد والمجاهد
 گفت اشراف الامت که بدایت یافتند از آنکه گفتند و نیز بیان و برکات من مقصود می افتد گفتند و مجاهدین فی سبیل الله
 از روی گفت الامام و لهدیه و غیرش و مشکوکی است قال الاشراف الامام یكون نذیرا للبني والولى
 علی سبیل المعین معینا متصلا الخ جاب سول الله وهو یكون متابعا لله بما یقول والفعل
 و خفا مشوا ای مسلما اند که ایشان را دعوت کنند از راه بعد بجاوت تزیینت بر روی است یکی انکه بر کار و سنا
 و آخرت کثیر و غیره شد و عالم بصلح و فساد و عالمیان و صاحب کشف بود و بد رج و ولایت رسیده با خیر و نیک
 امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه و موه ستموی عن طریقه السما فانی اهلها بها طرف الارض و نیز عالم
 اعلم لدی باید و جابل امامت التناهی حضرت ابابکر صدیق غدا اعلم و اکمل ایران بود و اندک اقتدا
 بانی بکار شد التناهی کالمذنب بعد ان نقل حضرت جلی الله علیه و سلم جودی آمد و از ابوبکر پرسید که میسر بران
 شما خیر را که میباید از اگر ولی و نبی گفت پرس گفت چیزیکه نزدیک التمنین چیست و آنچه را و انیت
 و جبر اگر این از نیست حضرت ابوبکر متامل شدند و در تامل بودند که حضرت علی آمدند و موجب تفکر رسیدند
 ظاهر کرد و فرمودند چیزیکه فاشیائی نداند قول شماست که میگوید که عزیز پس خداست چیزیکه نزدیک او
 نیست ظلم است و در حضرت انیت و نباشد و آنچه را و انیت شریک بود و احیست لبس کثله شئی
 و هو الله المصبر الموعود و اسلام آورد و امام بنی است که موصوف بصفت عدالت و
 سخاوت که تمام کائنات را بشیخیل آخرت داند و آنچه ملوک عامل را و صف کرده اند با یکدیگر به ترکیب بود
 و کر تولا و تریا قال الاشراف الامام و التناهی صفتان للتعبیر و الاسلام قائما بها کما لا یصلح
 لذی یصنق الناس من دس التناهی استبا علی الباطل و التناهی استقبالی علی الحق و الباطل الذین
 کفر و اعلم معرفه طریقی النبوی و الحق الذین امنوا بالله و رسوله و لا یخفون عن الله امر النواهی
 حاصل تولا و نیز از او رسدند چنانکه روافض ترجیح میر المؤمنین علی و فضیل او بر دیگران
 دارند و بر موجب و قبل و از دیگران معرض و گویند که حضرت علی بر حق اند و دیگران بر باطل
 و این مکاره است عیان با وجود نقص و آیات و احادیث که در شان حجاب و وارد است
 کما قال النبوی صلی الله علیه و سلم اصحابی کالبحر یابیه هم اقلد یهم اهدتیم
 بن فخر بعضی از روافض را دیده که در محبت حضرت علی بغایت غلو میکردند و بر جمالت خود
 قرار میکردند میگویم که اهل سنت و جماعت گویند که حضرت ابابکر صدیق رضی الله عنه افضل
 است و اکمل و دیگران ترجیح و تفضیل قائمند فاما علی رضی الله عنه نیز از دیگران گفتند چنانکه
 روافض تولا محبت علی هم برانمید از دیگران با ایشان گفتیم اتفاق علماء بر آنست که راه دین عجیب
 که تابع محبوب باشد و کاسب صفات حمیده به بالاتفاق کامل بود و محبوب خدا و رسول علیه السلام
 چنانکه در حدیث طایفی قدس سره را می بینیم که مریدی در عقب او قدم بر قدم بازید می نهادی و

رتی بازید نظر کرد و صورت مریدش دیده گفت چه میکنی ای عزیز گفت قدم بر قدم با زیدی نمی تافتعالی مسرا
 یامزد و باز گفت بخدای که جان با زید و خفیه قدرت است اگر دوست با زید و رحم خود کنی مامل با زیدی کنی
 رخ نفع کند تو ای منافق اصحاب لطیفه ذکر اصحاب و خلفا را بشنیدن گفته آید ائمه الهی حضرت قدوة
 الکبر و رفیع مودت و کمالی روحانی به نسبت کسی دیگر است به نسبت اهل شریعت از ممل و اسباب
 مثال و به نسبت اهل طریقت اهل جاده و صدارت و حب صاحب خوش آمد و به نسبت اهل معرفت که مستبان راه
 اندامهای حقیقی و علقی باشند باید که راه تجرید و تعزید گزیند و امیضا کنند و احیای غائب است که میان
 جاده و منصب به نسبت کی علقی و علقی بود و به نسبت دیگری حصول کمالات الهی و موجب حصول مقامات ثنائی
 بود و به نسبت تقدیر اقبل روزگار و تحمل کار و بار است که موجب جمعیت خواطر اصحاب طایف به رتبه بواطن
 ارباب مسیحا چه کار تحمل و لیاقت قدیم و کمال اصفیای کاملین تعلیف که بعضی را خدا نال و جاده و
 آلات و اسباب بود که بعضی اهل دولت و شوکت ایشان را شایسته میرزا تعلیف است که قلندری در راه معرفت
 قطار شتران برانگشت نمودند که از شیخ الاسلام است و قطار شتران دیگر برانگشت نمودند که از
 بهنجین از ختم و ختم هر چه در راه و خور و بهنجین شیخ الاسلام ساقی است چون نزدیک رسیدن کفای زیان داشت کثیره
 انداخت که بنیم از آن شیخ الاسلام باشد قلندر را بعد از زانی خواب بود و در صفاست نمایان شد که حساب این
 عوصات میکنند شخصی آمده و در میانهای قلندر مطالبه کرد و قلندر چیران ماند که در عوصات بل از جاسم رسد
 چون مضطرب شد شیخ الاسلام نمایان شد و دید که قلندر مضطرب است گفت ایان قلند چه باید مصور حال
 از نمودن اشارت بکنی خود کرد که بگیر آنچه باید در ویش گرفت آنچه است بود و فرمودند ای قلندر از بیجا و دنیا
 چه نسبت است از من بر روزگار داشته ام به نسبت حضرت شیخ ابوسعید الخواری سخن آنکه جمعیت ایشان شهود
 است چون در ویش ایامی انگی که فرمودند که ابوسعید خاتمی منع نمود در کل زده آن روزی که او در ویش که
 نیز است شاکری ویش کرده اند لطیفه پیوسته بیان حرفت نفس روح طلب نفس روح و در لایک متناهی مرکب
 قال لا اله الا الله عباد ظالمی بیعت فی القلب والروح جوهر نورانی و الحجب خادمت ظلماتی
 فرمود و از نفس غبار تاریک بر انگشت می نمود و در ویش جوهر نورانی است و جسم فانی تاریک
 مرطافه و کیفیت معرفت عبارت دیگر دارند و این فقره هم میگوید که نفس غبار است ظلماتی که از معدن دل
 انگیخته میشود و در ویش شیطانی و در ویش متواضع و در ویش امواج بحال نفس در ویش که خیال هوا و در ویش مستم
 شود و سودا و معاصی و سرافقه و باقدام سنایی قیام نماید و یکی وجود و غیر مشغول شود و آینه
 این نفس بزرگی باشد در میان طایف و مطلوب ماین نفس بر لغت کرد و حجاب بین العبد و المعبود
 بر خیزد و باید و است که در ویش دور و نیست یک روی بعالم علوی دارد و دیگر روی بعالم
 سفلی تن رو که قابل ادراک لطایف را نیست و انوار الدور و روحی تا بد از لطایف بطور روحی که
 که حافظ است و بدر که و متفکره و متخذه و مثال آن حقیقت و جوهر انسانی همان باشد چون یک است و بخاک

طایفه خاتم و بیان معرفت نفس و تجلی نفس و روح و نور و ظلمات ثنائی مرگ

بدان که از لطیفه اول ظهور کند نسبت متن شد کمال علوی باشد و نفس تمامی اعضاء و جوارح تابع دل گردد
آن فی حجبی آدم مصلحه اذ اصلحت صلح بمکاشرا لالحید اذا فسدت بحاکم اثر الحیدر الاوهی القدر
برگشته در بدن نو آدم باره لحم تنهرگاه مصلح نه دریافت تمام بدن بر سرگاه که خواب آن پاره لحم غریبه تمام بدن بخوابد که با یک
و وقت و توبت ششم کشادگی و فزونی است و دیگر عرض خدا + اهل قرض از سپهر جان دوراند +
عوش بیان همچو خورشید آفتاب + رو بعرشی کن و گران نفس + سوی چاه به مرو اگر آنسے +
چون لوح دل و مجازات عرش الزمان هم بدام انداخته مضاعف کند و اعضا و جوارح مختص که بر یک از مخلوقات
عنصر و عالم خود تفکیک شرح مفید شرح باشد اگر چه صورت و رنگ باشد اما در عالم معنی زیر عرش با ملائکه پرواز
و طیران باشند عروسی بود و فرشتگان آفاق روی ملک و عالم سطح است آزار نقش گویند و غایت کمونت و کثافت
ما زین روی اخذیه و اثر به باد ان مسمت میکند دلیل او طبایع زیرا چون ظهور و غناست و مرکز اصلی خود را
است و از لطایف ربانی محبوب و پرخیز و روانه حصار وجود و بشری آید و بر یک از خواص را غذا طعام حال بود
میدهند و او هم بدنام مشافقت است و این گلشن و بغیر رضی شدن و بنده هم بدین محبوب است و بر طبع
کو از بیخ عالم حاصل شده کسب او باشد بدین محبوب بود و چنانکه سلطان العارفین فرموده است اللهم
صفحة کل تشکن اکبال بالباطل بر جواز و حاصل شود و بر باطل بوده و الله حقیقت عالم بر باطل است و بیشتر حرکت
و سکنت از زمین پیوسته است اعظم عدد و انفسک الذین جنیتک و در علم بحث است گفته است
عالم متبر وجه کرده اند جوهر جمیع عرض روح از کدام قسم باشد و جسم و جوهر بعضی روح را گفته اند که او جسم
چه و جسم جانی باید ... بر تقسیم آید همچنین کسی که جوهر سیلوید ایشان هم دلیل می آرند اما به حقیقت
دی کسی نمیداند که قل الروح من امر ربی و از اینجا این متعبین نیست که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم
معرفت نمیدانستند بلکه نشان سحره آن مسائل همین بود که شرح او جز این کنند زیاده و از آنکه صد هزار
وقایق و حقائق از روح گفته اند کمالات او بیان کرده اند اما حقیقت روح را بیان فرموده
اند از سطحا لیس و الکلمات گفته هر که خواهد که معرفت الوهیت شروع کند پس گواورد که خود را نظر
نیکر حاصل کند و امام فخر الدین رازی میگوید که این سخن است موافق و محمی نبوت که حق تعالی مراتب
تن را ذکر کرده و خلقنا الانسان من سلاله من لبن چون کار به خلق روح متن رسید گفت +
شماره انسانها خلق اخر ... این تمهید است بر آنکه کیفیت تعلیق روح بتن بر قالو
کشتن از حالی بجایی نیست بلکه این نوع و دیگر است بخلاف انواع دیگر که پیش رفته است
پس بدین سبب گفته شماره انسانها خلق اخر همچنین مردم چون تا مل کنند
در اجسام سفلی و علوی و تا مل کنند صفات مراد را قانونی بود پس چون خواهد که نقل
کند از آن بسوی معرفت ربوبیت واجب است که حاصل کند برائے خود را فطرته
و غیر و عقلی دیگر بخلاف عقل آدم که بدان معرفت جسمانیست بود + + +

۱۲
 از قریب به یک سو
 از غلام احمد علی
 و برادرش احمد علی
 من است که است
 شایع گوید که
 که در سالان به
 شمع من و من
 که در این
 صلیب است

روح را عقلی باید و دیگر و فطرانی باید و دیگر و آن در کاشف تواند بود و امام محمد بن ابی نایب این حدیث را
 از الله خلق آدم علی صورته آورده ای نسبت ات آدم جسمه که نسبت به الله مع العالم لا خارجاً
 عنه و لا منفصلاً عنه و آن کان موفراً فی من حیث المنصف و التمدید اما مستفاد بل نسبت و
 جماعت آنست که حق تعالی را از روح خبر داد و کیفیت وی بیان نکرد پس چیز را که بدان مقدار
 آن گاه بنیم محمد بن مقدار ایمان آری کم که روح هست ولی کیفیت او مشغول نشود تا عالم بن امر کرده
 باشد با هم و اما ما هم الله تعالی نقل کردند که طلب محل تصرف احکام روح است جدا و امر و توانا
 او در گوشت بر کار گزار اول میگویند بدیده می آیند از انجا و در جوارح انتشار می گرد و در میان روح و
 نفس طلب و میان منفعل بر جانی که غالب می آید بر میان جانی دیگر و اگر صفت روح غالب
 میشود و نفس مغلوب میگردد و دل بجانب روح میشود اگر مخمین نفس غالب میگردد و صفت روح
 مغلوب دل بجانب نفس میگردد و و از اینجا است که او اقلی نامند بر چیزی که محسوس بود و عالم
 صورت است که آنرا عالم محسوسات نامند و چیزی که دریافت نشود از عالم معنی است و نفس و روح
 و قلب اینهاست که محسوس می یافت می شود و اکثری که اندک لطیفه و اجاست که آنرا اسامی بسیار در روح دل
 و قلب گویند و آن لطیفه عالم و درک است چنانکه نفس بر وجود است معنی تن آنرا کل نفس ذات
 الموت حیوان را گویند چنانکه گویند که این حیوان نفس سایل دارد و روح را هم گویند یا تنه
 النفس المطمئنة الرجعی الی ربك راضیه مرضیه فای خلی عبادای و ادخلی جنتی و عقل

(ع) چو حق بر تو باشد تو بر خلق پاش به تبر که خواهیم معالکند و این فعل مشروع است کسی در کلام
 اقبال غیبت نقل از شرح طحاکی که در مذکور کتاب صیت در اینجا ذکر است که قبل برودن تو است یکی آنکه
 در وقت لهو و لعب طرب میزنند که گل لعب حرام آن ممنوع اما مباح است که در وقت حرب و جوبل
 قواخل و اعلام در نزد انحال نیز متعلق به مشروع است و سبب این هم غلیل است اما است الی بوسه هزار در هزار غلیل
 در وقت شمت طعام در وقت انعام طعام نیز متعلق به حجت اعلام مسافران و مجاوران چون کوس طعام
 غلیل بکوس مکان آستان غلیل میرسد هر یک توجیه میکند بجای که معین طعام است و آنچه بعضی است
 میگردد آنها که مغربی دارند ایشانرا میسافت بفرستند یا موده می نمایند یعنی شایخ وقت نزول
 و انحال غلیل میزنند و این را طبل رحیل میگویند در روضه منبر که در قدس سره شیخ مرشد ابوالسحاق کافه
 در وقت شمت طعام این طریق مرعی میدارند و ما از مجاوران غلیل نیز ننند یافته ایم و با معاشد
 جریان طبل علم بطریق حضرت ابوالسحاق در فقرای علای و ذیای و الای مرعی است جو علی الله
 الی بومر القیمه بحرمه النبی العالم و الله العظام هر که احتیالی و تقدس نعمت و اخروزی گرداند بر بندگان
 خدا اینرا کند و انفاق دارد و روا باشد که بجهت اعلام طبل زنند طعام خندان فقراینا بجا است
 هر فعلی که مردم را دعوت کند در عبادت مشروع باشد ذکر در غلیل گردانیدن افتاد حضرت قدوة
 الکمالین فرمودند که ابراهیم ادم قدس سره و محبت الهی و خلعت ناقصا هی در دل سرایت کرده از تو فرقت
 عنایت تاج تخت و مملکت و دهم سلطنت را رب نندی بجهت سرعورت و دفع گناهیا کرد
 رباعی تنگ یا اگر بنا سلطان شوی به محرم ابرار با جان شوی به پایم نه بخت و تابع سلطنت
 و نه هیچ چرخ سرگردان شوی به و در عبادت آورده چون فیض است ابراهیم در دامن بند کار آمد
 شد درویشان و با حان هر یک بجهت تبرک بلا فای نه فتنه بعضی اوقات نان بریزه نمودی که بر
 ایشان ایشان که در غلیل بن حیا من عرض کردند آن بزرگوار ابراهیم ادم را تعلیم کرده که در شمشیر
 یکم بخت غلیل بگردان و آنچه از غیب پیدا شود محافظت کن بجهت آستند در دین اخیری را ابراهیم
 ادم رعایت کرده الی بومر ناد و نادان بخت قدس سره و احم در ملک خناسان بعد از نماز جمعیه فقرای
 مجاور در حضرت خواجه بود و دوشی قدس سره این طریق رعایت میکنند قاعده نه قبل است که مقدسی
 از فقرایان را پیش هر حلقه از نگاه فقراد احتضار تجلی فلح خود خوانند و غلیل در گردن مقدم اندازند
 تا اتفاق و نشان روان شود و سه بار بگوید لا اله الا الله محمد الرسول الله بعد لا اله الا الله گویان این
 شود و در شهر که جبهه بازارد و بکند و کسی نظر نکند چشم را بر پشت پا اندازد و با کسی سخن نگوید که هر چهار
 جنبه ماکول و ملبوس و قربانی و غیر ذلک برسد بیارند نزد سر حلقه نان پنجه بر حصار مجلس کنند
 و خادم مطیع فرستند این فعل از برای کرم النفس بلشد باز برای نفع رسانیدن بر دیگران و خواجه علی در
 شهر سمریک از اکابر آنجاست و در هر خواجه بوسف جنتی است این طریق در روز جمعیه رعایت میکنند و در

در طریقه دار و خوار و از زیارت تبرک بی بسیار باشد و تبرک اوله بنویسند و یا

دسری و احمیه و با سیریدیه در هفته دو نوبت میگردانند غرض آنکه شاخ سلف کرده اند و آثار آن نماند
 باقی است که ردا باشد که جهت اعلام طبل زنند طعام خوردن فقیر منابه عبادت است هر غنایی که مردم
 را دعوت کنند و عبادت مشروع باشد حصرة قدوة الکبریا میفرمودند که چون در سفر که معطنه رفتم
 و باز آدمی بجهت شیخ الوقت خواجه قطب الدین حبشی در پشت که صاحب سجاده است رسیدم با انواع دعا
 و الوان معالط سر فراز کرد و بچهل روز در ملازمت خود داشتند چون پیرو کرد که دندم او در دهنش میل و
 و آویختن قندیل و ذکر جبر و بنای زادیه اجازت فرمودند و حق تعالی مرا باین نعمت سنی دولت سنی
 بفرموده ساخته بر که خواهم بدین قطع کسی که بزدان کند بفرستد و از الوان نعمت بخوان جهان بیاید و اگر کسی
 و نیمی اندر خربنگان به حضرت قدوة الکبریا میفرمودند یعنی از اصحاب خود را که در عزا این نعمت را از
 دین دولت بودند چنانکه حضرت در تیمم و شیخ شمس الدین اودهی و شیخ قطب الدین کرکری و شیخ معروف
 و شیخ محمود غایت فرمودیم اشعارم در بای پر از گوهر راز به که وقت موج میباشم در افشان
 کسی که در خود در معانی بود گوش بجدل ز احسان به ممکن گوهر از راه صمت به که ندید دیگری از پیر اقبال
 حضرت قدوة الکبریا میفرمودند وقتی که رایت نفیرای اعلائی و درفش غز بای و آلائی بنوا میخواست
 رسید بزرگان دین شیخ الاسلام و شیخ مبارک راجون بشف طافت و نعمت شرف ساختیم ایشان انعام
 زنبیل گردانیدین و قندیل و بختن دیوار زادیه کردند انعام ایشان بمنزل شد حضرت در تیمم بعض
 رسانیدند که بنا و در زنبیل از کجاست فرمودند که نسیم که در ولایت و کسب مجاهدات امیر المومنین علی
 ابن طالب بن سید پیدا کردند و آن بختان بود که در کجاست در کجاست نشریف بودند و فراموش ما ستان بدو نگاه
 رسیدند و در بسیار بر هم چیده و در بیست و هفتم پیش سر لال زار نبوت و بیسی جو مبارک نبوت
 صلی الله علیه و آله داشت رسوبت حال وی آن بود که امیر المومنین علی در تختستان آمده و زنبیل بر آن فرما
 کرده و در حضرت رسول صلی الله علیه و آله آورده اتفاقاً فقیری در حال مجذوری ماندگی خود عرض کرد رسول
 علیه السلام فرمود که امام علی مرتضی آن فرما را بر فقراد حصار مجلس صمت کن امام علی صمت کرد چون
 مردم آنرا بخیزند حضرت علیه السلام فرمود که ختمهای آنرا جمع کنید جمیع کردند تا با سائل و او ند تا آنرا
 بکار برد و حق تعالی آن فقیر را از بخت آن نعمت بسیار روزی کرد و حاصل اینست که زنبیل از امام علی کرم
 وجهه است حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که اکثر شاخ را دیده ام که در زنبیل گردانیدن و قندیل
 آویختن ملازمت کرده اند مگر در هندوستان اما حضرت مخدومی کرده اند و حضرت مخدوم زاده قدس
 سر کرده اند ذکر در روز عاشوره افتاد حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که اکابران روزگار
 و ائمه از آن دبار تحفه سادات میجو نیست نقباء عالی حبش عشره عاشوره دور میکردند و زنبیل میگردانیدند
 همچنانکه مذکور شد و در ولایت برقرار رسید علی علیه السلام که مقدمه اصحاب عوفیه و عده ارباب نفع علیه بود در
 در عشره عاشوره در بای علم می نشست اصحاب را بعد در میفرستاد و اجناس خود را هم بدور بر می آورد و رسم اعز را

که مادری علیه السلام نگذیده و در دین اسلام نذر آمده باشد فرمودند که بعضی علما اختلاف کرده اند
 که حضرت آمنه بدین اسلام در آمده اما بعد از وفات و درین مسئله اکثر از علما رسانف اند **قال** الخ
بذلك الشيخ الصالح ابو الحسن علی بن عبد الله مسللا الى عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله
 علیه وسلم نزل المجون لیتاخر بنا فاقام به ما شاء الله عز وجل ثم رجع مسرعا قال سالت بی من روى هذا
 حضرت ابن جوزی در کتاب موفوفات گفته است که این حدیث مومنیست و مشکک نگذردی وضع
 کرده اند اندک فهم ندیم اعلم بود چه ویرا اگر علم بود هر آینه دانستی که هر که ببرد که فرقع نکند یا مان
 ویر بعد رجوع بلکه اگر ایمان آورد نزد معانۀ عذاب خرت نفع نکند یا مان او را که فرست ابن حث قول خدا
 نیست و هو کافی و دیگر بیدست قول حضرت رسول علیه السلام در حدیث صحیح که اذن طلبیدم از پدرم که
 خود که آمرزش خواهم مرا در خود را پس از نفع موقوفه ذکر ما در رسول الله بر آمد فرمودند که در حدیث آمده است
اللهم صطفى من ولد ابراهيم اسمعيل واصطفى من ولد اسمعيل بنی کنانة واصطفى من بنی کنانة قريشا واصطفى
 من قريش بنی هاشم از حضرت عبداللہ بن عباس مرویست از حضرت علیه السلام فرمودند که نوزن مشر
 حقیقی بدو هزار سال آنچنان پیش از آفرینش آدم علیه السلام بود با ملائک بتبع یکفیت و تسلیل میکرد
 چون آدم را آفریدند نوزد صدیک دم اتفاق کردند از علیهم السلام بصب نوح و ابراهیم افتاد و از آنجا در امان
 گردید و امان ظاهر و منقل شده تا آنروز که از حلیت ارمم مادر در وجود آمد شعر صلاح جهان آن شکست
 پدید که از مولدش صبح صادق و مید و هیچ یکی از اسلاف آدم بسفاح مواصلت نشده است
 و اتفاق حدیث سن بکمال بوده است و در قتی و نزالت در اسلاف من نبوده است کلمی بفر ما بد
 که امانت مصطفی را تا آدم در کتب متقدمان و صحائف انبیا ان سلف و خلف متفق کرده امانت احوال
 یگان یگان همدا نوشته ام با تصدیقات بر آمدند هر یک حرار و اشرف بودند و اوصالت امانت احوال
 بناحت بود و بیکدامی از ایشان تا حواله اسراوی و در قوت و از غورات نازل نبود و هر یک ماضیه و حقیقه علیه
 و مجتهد بودند چنانکه مرید ایشان آیه کریمه **ما کان لکم علی الساکین من شیء** یعنی حق بندگان
شرف دوم فرمود که ما رسول علیه السلام حضرت قدوة الکبر و سبغ بودند که اولاد حضرت
 رسول الله صلی الله علیه وسلم مد مکة سال نبی است و است و قبل بعد بثلثین عاما و قبل باریعین
 عاما و اولاد هم و بر مقتضای انبیا و پیشوار عینا و بروی زمین روز دوشنبه بود و از دوازدهم شهر
 ربیع الاول بر میل ثنوت افتاد و خودند عول در زهد و مظهر سرود و عالم است و از ولادت خلف مطلق از دست
 مشربین زاجیه درمی نهاده بود که نوز یکی که چشم و چراغ دو عالم است و از روز شنبه مراد جز این شب بود
 این شب مبارک روز مکرمت است و بگذشت از تاریخ خستین و از روزه دوشنبه که زایام مکرمت
 در وضع جلاست از بهر وضع لغوی و وضعی نهاده خویش که باز وضع آدم و خورشید طلعی شب که آفتاب
 نزد دوشنبه شسته برین سبز عالم و زان روز که خیر قدم در جهان نهاد و ذکر جهرد و در زان خبر مقدم
 که گفته شد آن بسی سال و گفته شد بچهل سال و قول اول صحیح تر است

اصحی قاضی

شرف دوم در آمد رسول علیه السلام

که مادری علیه السلام نگذیده و در دین اسلام نذر آمده باشد فرمودند که بعضی علما اختلاف کرده اند
 که حضرت آمنه بدین اسلام در آمده اما بعد از وفات و درین مسئله اکثر از علما رسانف اند
 بذلك الشيخ الصالح ابو الحسن علی بن عبد الله مسللا الى عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله
 علیه وسلم نزل المجون لیتاخر بنا فاقام به ما شاء الله عز وجل ثم رجع مسرعا قال سالت بی من روى هذا
 حضرت ابن جوزی در کتاب موفوفات گفته است که این حدیث مومنیست و مشکک نگذردی وضع
 کرده اند اندک فهم ندیم اعلم بود چه ویرا اگر علم بود هر آینه دانستی که هر که ببرد که فرقع نکند یا مان
 ویر بعد رجوع بلکه اگر ایمان آورد نزد معانۀ عذاب خرت نفع نکند یا مان او را که فرست ابن حث قول خدا
 نیست و هو کافی و دیگر بیدست قول حضرت رسول علیه السلام در حدیث صحیح که اذن طلبیدم از پدرم که
 خود که آمرزش خواهم مرا در خود را پس از نفع موقوفه ذکر ما در رسول الله بر آمد فرمودند که در حدیث آمده است
اللهم صطفى من ولد ابراهيم اسمعيل واصطفى من ولد اسمعيل بنی کنانة واصطفى من بنی کنانة قريشا واصطفى
 من قريش بنی هاشم از حضرت عبداللہ بن عباس مرویست از حضرت علیه السلام فرمودند که نوزن مشر
 حقیقی بدو هزار سال آنچنان پیش از آفرینش آدم علیه السلام بود با ملائک بتبع یکفیت و تسلیل میکرد
 چون آدم را آفریدند نوزد صدیک دم اتفاق کردند از علیهم السلام بصب نوح و ابراهیم افتاد و از آنجا در امان
 گردید و امان ظاهر و منقل شده تا آنروز که از حلیت ارمم مادر در وجود آمد شعر صلاح جهان آن شکست
 پدید که از مولدش صبح صادق و مید و هیچ یکی از اسلاف آدم بسفاح مواصلت نشده است
 و اتفاق حدیث سن بکمال بوده است و در قتی و نزالت در اسلاف من نبوده است کلمی بفر ما بد
 که امانت مصطفی را تا آدم در کتب متقدمان و صحائف انبیا ان سلف و خلف متفق کرده امانت احوال
 یگان یگان همدا نوشته ام با تصدیقات بر آمدند هر یک حرار و اشرف بودند و اوصالت امانت احوال
 بناحت بود و بیکدامی از ایشان تا حواله اسراوی و در قوت و از غورات نازل نبود و هر یک ماضیه و حقیقه علیه
 و مجتهد بودند چنانکه مرید ایشان آیه کریمه **ما کان لکم علی الساکین من شیء** یعنی حق بندگان
شرف دوم فرمود که ما رسول علیه السلام حضرت قدوة الکبر و سبغ بودند که اولاد حضرت
 رسول الله صلی الله علیه وسلم مد مکة سال نبی است و است و قبل بعد بثلثین عاما و قبل باریعین
 عاما و اولاد هم و بر مقتضای انبیا و پیشوار عینا و بروی زمین روز دوشنبه بود و از دوازدهم شهر
 ربیع الاول بر میل ثنوت افتاد و خودند عول در زهد و مظهر سرود و عالم است و از ولادت خلف مطلق از دست
 مشربین زاجیه درمی نهاده بود که نوز یکی که چشم و چراغ دو عالم است و از روز شنبه مراد جز این شب بود
 این شب مبارک روز مکرمت است و بگذشت از تاریخ خستین و از روزه دوشنبه که زایام مکرمت
 در وضع جلاست از بهر وضع لغوی و وضعی نهاده خویش که باز وضع آدم و خورشید طلعی شب که آفتاب
 نزد دوشنبه شسته برین سبز عالم و زان روز که خیر قدم در جهان نهاد و ذکر جهرد و در زان خبر مقدم
 که گفته شد آن بسی سال و گفته شد بچهل سال و قول اول صحیح تر است

در عام قبل نصرت احوال بنان به خاصه مکی که کعبه البرز مکرمت به بعضی علماء میگویند که نزول نطفه
 بر جمیع روز و شب بود و ولادت و تولد می روفاست هم بر روز و شب بود و گرفت رسول علیه السلام
 در راه کوه الی طالب عند الحجرة الوسطی شعبه شد از ایشان شد بار بارید پدید آمد بولوی شاه پور
 ثالث ساریت فی حین حملها اذا خرج منی لوزاضانه قصور لصری من ارض الشام ثم حملته فوالت
 هار لایت من حملها قطاکی اخف منه فوقع حین ولادته و الله لویض بیده بالارض لایح سهو الی السماء
 آورده اند که در شب تولد علی علیه السلام در کعبه نبی جنبینا کعبه و کعبه از قفا و کعبه حین حین
 چنان و فرزند او است که این در سال از خود بود و شکایت به کعبه بیان می یختر حین حین از کعبه و کعبه حین حین
 حامله شد هیچ المی و گرانگی که زانرا باشد هرگز ندید و وقت ولادت از پنج و در که زانرا بود زبیده
 آینه را نمودند که ملائک هفت آسمان و زمین در خانه من نزول کرده اند و بشارت میدهند که ای
 ابرو و چهره عالم و خوشترین اولاد آدم بر روی زمین آید که از خا و تر با خرم تر از قباغی را و فرزند گیرد
 ابیات بشارت با دای فرخنده طالع به که میگردد و تو خورشید طالع به چنان خورشید تو بر روز گردد
 که از نورش جهان منظر گردد و ز نوز آفتابش ماه و انجم به جود می شود در تاب او کم به باید
 که در تنه دی درین مکنی و اعدای او بر صدر باشی و در رساله عمری گفته اول یک سید عالم
 علیه السلام اشیراد ثوبیکه نیک بولعجب دوران ایام معنود بود که از قبیل بنو سعد زمان شیردار یک می آمدند و
 که از جهت عزت بومی و سحوم که مافزندان خود را بایشان دادندی بطریق اجرت دین
 سال پیشتر عورات در آمدند و فرزندان ملک را با رزوی تمام به ایگی گرفتند علمیت عید اند
 چون فرزند دیگر یافت بصورت رسول علیه السلام را قبول کرد چون پستان خود را در دامن پاک
 نهاد چندان شیرستان او روان شد که به به راسه میگردید پیش ازین شیر را هم کفایت میشد
 عیله ده شتری دانست سر و لاشه و گرگین که به به چای می جنبید سحر خوان نورگانه
 باد پای به بعد زخم جوگان نه جنبید ز میله به بهین رکوب علیه السلام از سر جوان شد چنانکه
 آنروز در بنو سعد یک خست و لاشه بدان قوت نموده دوران ماده شتر که اصلا شیر نبود چندان شیر شد که تمام
 خانه عیله با پس کرد چون عیله در راه می آمد پسری چند از قبیل هاریل میزدن آمدند چون نظرشان بر
 بر رسول علیه السلام افتاد دیدی نظر کردند گفتند که این کودک بر همه روی زمین بادشاه گردد
 چون در وادیه سدره رسید علماء جلسته آنجا نزول کرده بودند چون مناظره بر محاوره او کردند گفتند
 که این کودک پیغام آخر الزمان است و امثال این اقوال بسیار بر مردم از علماء و کاهنان بمنابر اوجی
 چون عیله بخانه برآمد یک گوسفند داشت بهین قدم مبارک بخانه او میصد گوسفند در ملک و جمع
 شده و اموال دیگر بهین منوال مضاعف آمده قطع می جو آن کیوان مراتب مشتری روی به
 بمالش برد اقدام سعادت به سعادت سواد آورده شده باد و دولت و فرخنده عادت به

چون رسول علیه السلام سال شد به راه کو دکان حلیه و سپرگان قید بستانی گویند آن میقتدر
 دوزمه کو دکان طاعت بیک دند بفرستد کلان مکالت می نمود که دو فرشته بصورت آدمی
 آمدند و عیسی را بجا بیاوردند و شکم مبارک و سپر پاره ساختند و اسامی بیرون آورد و آبی که در پشت و
 پیشتر بر کرده آورده بودند بشستند و بنور ایمان و نور لال عرفان پریاقتند قطعه چون طرف پستان
 بحر اسرار به طوالت بود انالوات کینه به زاب معرفت شستند و اسرار دیگر پر کرد و از نور و کینه
 بعلایین با چراغی شکر بود و شمع انش چون معاینه کردند و دیده بجلیه رسیدند و خبر کردند و سرور کرد
 رسید و یک در سایه و زنتی ز رفته بکینه و شسته است خطه گلف نمایان بود و همه حالات مذکور
 یک در میان نهاد حلیه گرفت و بجا برد و سپر گفوس خان میگفتند که این سپر و زین تیف غلبه
 شد باید که بکبریم چه سرور و زین این سپر غراب اسرار و عتاب آثار شکا را میسر کرد و قطعه
 غراب میگفتند این ناریده که جایی آوریده ناریده به هدایت این چنین است مانهات به چه خواهد کرد
 این بر ناریده و در واقعه مستور است که چون رسول علیه السلام شبت سال شد عبد
 وفات یافت وقت جان دادن باطوالب سپر و باطوالب طالب دی بنوعی شد که در
 حمله وی باقصی الغایت کوشیده چون دوازده سال شد باطوالب همراه خود بفرستاد بر د و بهم
 راه می کرده به بصره رسید بخواب که به بصره رسید بود بکام بنوت او راه برده و در بصره بین
 او و شتر گفوس را از راه برد باطوالب گفت این پیغام آخر الزمان است پس خیافت کرد و میگفت
 که بجا کار و آن آمده بودند بخوان خیافت طلبیده چون دسترخوان قرار کردند چهار انداخت
 بهانرا خواند از میزبانی مراد است از آنها پرسید که شخصی دیگر هم آمده است که ساعده حاضر شده
 باشد گفت مردم برآمدند که برادر زاده باطوالب گفت من طالب جماعت ویران علیید چون در آفتاب نشسته
 پا به بر سر بارک سایه بیکر و بیکر گفت بیندیشان صحت نبوت است پیغام آخر الزمان که از نظر
 عیسی علیه السلام شربت داده است اینست اسیات اگر چه ابریز آفتابست بهادیش اینک بالائی
 سمالت به همین آن ابرو با فرق سیار که بر سر سندان و شانش یار شرب سوم در میان بختی خلا
 او که بعد ولادت ظهور افتد بجای نیست که شرح او در وفات روزگار و طوالب و دوار توان و دوا شهاب
 چنان بر سر زار نبوت به زبده نوان آن بحر اسرار به و در دایره ادب و اقامه احوال و غلبه و اوقاف
 ظلمت که بر دوار نفس مختلف به پایان ایمان ارقام آثار و در خلاصه الامر ابرار آورده است
 فلما خرج علیه السلام من ثانیة الى الشام مع ميسرة غلام خديجة في بخارة لها قبل ان يتردها الى
 ابن كاهل خديجة فانه غلام ولد له و كان غلاما نبييا و كان غلاما نبييا و كان غلاما نبييا و كان غلاما نبييا
 فقام الشام نزل تحت ظل شجرة فمد يمين صومعة راه فاطمة الواهبة الى ميسرة فقال من هذا
 ابن كاهل فمد يمينه و قال من هذا فمد يمينه و قال من هذا فمد يمينه و قال من هذا فمد يمينه

شرف سوم در میان بعضی جوانان که بعد ولادت ظهور بجای
 نیست که در شرح او و وفات روزگار و طوالب و دوار توان و دوا شهاب

جلیل قاصد و جواد بلغ علیه السلام خمساً و عشرين سنة و تهرین و عشرة ایام و هی لیثلاً
 برتبت پس بجای خود آمد و در حدیث از عترت علیه السلام این پنج سال در راه روزگارش بود و در وقت
 ثمان و عشرين سنة و روی آنده اصدق انبی عشره اوقیه ذهب قبضت عنده قبل الوحی خمس
 است و بنت مالک و زایت کرده شکله برید و حضرت مسلم بن عقیل را و زاده و وزیر طلایس مدینه را و علی السلام قبل و بیست و
 عشره و بعداً الی ما قبل الحجة بثلاثة سنین فماتت و الرسول علیه السلام تسع و اربعین سنة و ثمان
 و بعداً قبل ان یجرت رسال بین فماتت حدیث و الوقت ان عرش علیه السلام جعل فی سال اثنتاه و عشرين سنة بود
 شهر و کان له وزیر صدیقی و روی ان آدم علیه السلام قال الی سید البشر یوم القیامة را رجل
 و وزیر او مسلم صدیقی بود و روایت کرده شد بر این من سر در جبهه بی آدم بنم و در روز قیامت گمروم
 من ذریتی فقتل علی سیدس کانت من وجهه عوناله و خاتنه زوجی عوناله علی اعانه الله علی شیطا
 از اولاد من افضل هست از من بود زن او و دو کار و دوین و بیانت کرد زن من و دو کار و دوین و دو کار و دوین و دو کار و دوین
 فافتر و کفر شیطانی روی اول من اسلام من النساء خدیجة من الرجال ابو بکر و من العترة علی
 پس اسلام و کفر شیطانی روایت کرده اول انکس اسلام آورد از زبان حدیث بود و از زبان ابو بکر و از زبان علی بن
 ابی طالب و قال علیه السلام امرت ان البشر خدیجة بیعت فی الجنة من قصبه کحجب فیه لا یضرب
 الی طالب بود و وقت علیه السلام حکم کرده شد من این امر که بنده نام حدیث را و حاجت که انکار از زبان حدیث نیست ان
 و ابی جبریل البی علیه السلام فقال اقر احدی من ربها السلام فقال علیه السلام یا خدیجة
 هذا جبریل علیه السلام یقریک السلام : انما بلغ رسول علیه السلام خمساً و عشرين سنة و ثمان
 بین جبریل علیه السلام سینه او بر او سلام و برگاه رسید رسول علیه السلام خمساً و عشرين سنة و ثمان
 الکعبة و تواضعت قریش بحکمهم فیها فلما بلغ اربعین بعث الله تعالی نبیاً من ذریته و انا جبریل
 که بر او روی شد و قریش که حضرت حکم نمود و ایشان پس برگاه رسید جبریل علیه السلام و انا سید علی نبوت و انا سید علی نبوت و انا سید علی نبوت
 بخارج احیل بمکة کان یتبعه فیه الی ذوات العدد و قال اقر اماً فقال اماً یا بقاری فقال افرأ
 در خارج اگر آن کوی در کعبه است عبادت میکرد و در آن عایشه ای چه گفت جبریل بخوان گفت علیه السلام من اذ منکم من
 باسم ربک الذی خلق الی قولک علمه لا ینسان ما لم یعلم فوجع بها الرسول الله علیه السلام و جف
 به برکت اسم پروردگار خویش که بیدار کرد و قال اللهم تعال انما انزلت علیه السلام و انا سید علی نبوت و انا سید علی نبوت و انا سید علی نبوت
 ها باود را حق دخل علی خدیجة فقال زملونی فزمنوه حتی ذهب عنه الروح و قال افرأ
 در حالیکه می لرزید و در گوشت ایشان دما و اهل شد بر حدیث که گفت پیغمبر را و عایشه ای چه گفت جبریل بخوان گفت علیه السلام من اذ منکم من

و من العترة علی

این جبریل علیه السلام

نحوه

نحوه

[illegible]

شرف چنانم در میان جهاد و انکاف و نامی خطا و در جنگ

شرف چنانم در میان جهاد و انکاف و نامی خطا و در جنگ
که جو غزوات شهسوره حضرت علی علیه السلام است و دو دیگ از علما نامزد زیاد میگوند و تفسیر سوره انفال را
آورده اند که کار بان قریش که در میان عمر و عاصی و هشام ابی جهل و سوره حبیب از پادگانان خود و هشام بنه
گشته در نواحی بنی نضیر رسید که رستم بنی نضیر که روزگار و ستم بنی نضیر را بنی نضیر با نصاری و مهاجر برای کار بانان
بیرون انداخته و ابی جهل را بنی نضیر بدین نام که برآمد نفوذ کرد که ای پهلوانان غناء قریش بسیار از ان بنی نضیر خوش
دریاید و بنی نضیر کار بانان خود را بسیار از انکه اسلام و سر داری که انام مصطفی علیه السلام تعاقب کرده
دیدن پس سالار اسلام و دین کویک نشاند و اگر کفره دین اگر نخواهد آمد رستمگاری شما نخواهد شد
و از غار مردن بهتر است و این سخن واقع دیدن پیش ازین واقع خواهد عباس رضی الله عنه و ابی
دیده بود که گویی فرشته از سر پرده قدس و سر و شوی از سر انچه انس نزول فرمود و هو کعبی
بر دست و در خانه نمانده است که از ان کوه سستگیا باران نشاند و حضرت عباس بسبب این
پیدا شده بود و از مقامه امتناع میکرد و ابی جهل انشد با حجه از مبارزان قریش و دیران بی کیش
یک هزار و پانصد کس سوار و پیاده بیرون آمدند و پیوسته از کار بانان در بدر فرو دادند و انچه
از حضرت گرام در رسید و وحی آورد و گفت ان الله وعدنا احد الطائفتین یعنی حق تعالی تریکی
انین و وظایفه و عده کرده است خواه روی کار بانان و دید خواه بر اهل قریش که ایشان در بدر
نزول کردند و بر ایشان فتح تراست حضرت رسول علیه السلام خواست که ترک کار و ان گیر و دور و اهل
قریش را و بایران مشوره کرد و باز از ان دن اهل قریش دشوار نمود و تاراج کار و ان خوش آمد چنانکه در
کریه آمده است او بعد که الله احد الطائفتین انقال لکم و بنودون ان غیر ان السوله تکنون لکم
انصاریان در یافتند که مراد رسول اهل قریش است که کار و ان خوش آمد بدین معاذ رضی الله عنه
گفت پیدا چون قوم موی ای که خواهم گفت فاذهب انت و اولک فقاتلا انا ههنا قاعدون
بلکه ما را بگویم اذهب انت و نحن معك ان الله المحمضه فامعت وان علوت الجبل علونا معك
سید عالم علیه السلام با استدلال سخن روی اهل قریش کرد و گفت که قریش است که شما ساسه خواهد کرد
که در بدر بقتل جائی ابی جهل کشته شود و قتلان جائی شیبه اسیر و یقایی فلان ملید عقبه را با نده
پاره کنند و دریا جائی دیگر و هشام و ایسین بن نضیر را بی کیش و شکم بدر بنی نضیر بر کس اجای کشتن
نشان داد چون یا سارا طلب کار و ان بود این اقوال دشوار نمود کام کام بیرون آمدند حضرت
رسول علیه السلام با سید و پیاده و در حد سوار و سوبی بدر نهاد و ابی جهل را خرد شد که
کار و ان سمت ساحل باز رفتند و سلامت بگرفتند اهل قریش خواستند تا مراجعت کنند
ابی جهل گفت و الله باز نگردم تا اینجا من را بی نغمه و شران را انخر ترشم و در بر زم عیش با هم
نشینم و شامی پانی گویان با یکدیگر بنشینم تا تمام عریب و محمد علیه السلام مهاجر بیرون آمدن

باشند ایشان بدین تخیل بودند سید عالم علیه السلام فریب رسیدند فرنگ از ایشان دوریدند و دل کردند و در میان
 مبارزت جای گرفتند آب بنود شتوی بجای گرفتند جای نبرد که گری نمودم بر آید و در گری زمین زو کردی
 بر آید ز دوزخ جگر تاب تر نه آید در دوزخ زین باب به نه می رسد و در گم جزا ختاب به چون
 به آید سعادته کردند و زمین بر بران بر سر آب مشاهده شد نماز به تیمم گذاردند و بدین آمدن شادمانی نمودند
 اهل قریش در جان و تن کامرانی ساختند و قنوق به بدیدی در آمد اهل قریش که آمد سیاهی زمین که
 قریش به بدین آمدن شادمانی شده به نه شادی که بس کامرانی شده به عجب مرغی از دام من حبه بود و خوش
 آمد و در جان که پالیده بود چون رسم آفتاب از شبستان شرق برآمد و گشت گیتی تاب از میدان خاور و
 از هر سو مبارزان معرکه قریش سر در آب افکندند و هم نبردان مجادله بی کیش که کارزار در میان بستند
 شتوی چو گوهر بر آید دگامی زمین به برون حجت شیر سیاه از کین به جهان از دلیران لشکر شکن
 چو انجم کشیده به لعن ابن ابی نهریت آب لشکر ضلالت در سوختاب عکس چو حالت سوگند یاد کردند که بخوار
 اگر دم دستار خوان معانیم شیم تا آب از کانه سر محمد نوشیم اصحاب از استماع این سوگند و اجاب از التماس
 آواز نا بهره مند بسیار دنگ شدند و غم آب و سهم اضطراب زیادت در فکر این الم و تحیر این غم اصحاب
 شت آب آمد و لشکر خواب بر سر طالع و سواس المین و مقدمه بر اس لمین بود همه باران را تحکم در مکر حضرت
 مصطفی و عمارین اسلام بر آیدند چون سختی لشکر و میرق عکس به نمایان شد اصحاب اضطراب حال و التماس
 خیال لغو عرض بر آید اصحاب علیه السلام رسانیدند که با شسته پریشان از قتل ام فردا میدان اسلام
 چگونه در انیم و در میان دان استقام چه اندام بر آید در گم به که به بهر ایت که قدیم ناز انوسیر و قنوق
 از کیش امید بر آب آیدم به نه از غرق ریگ سر آب آیدم به بهر چو شت بد عرض مبارزه ای نردون
 بر آید و در از بهر آید و دست و مناجات کردند همه در دل سوخت حاجات کرد به حضرت رسول صلعم عرض آب
 و نیاز اضطراب حضرت کامیاب بار نمود دست به نه فرار بود که باران حجت نزل خوردند و به نه
 بارید چنانکه جان و بدنمان سیراب شد قنوق اصحاب لطف او بارید چندان به که شد سیراب جان و درون
 چو باران سر بر آب کردند ز نار انگلی سیراب خوردند به بهر نیاز از حضرت جان نواز چندان باران از
 اصحاب لطف بارید که اصحاب غل کردند و اجاب بر آید و گم میدان بر شست بیت چو میدان
 لشکر بر آید شسته ریگ از آب آید به نه بهرین وقت المین لعین از قلبین کین بر آمد و بصورت
 سراف با بصیرت و اندر پوش تیغ آخته و مبارزان نه پوش سختی افزاخته بعد اهل قریش آمد سالار
 لشکر و سپهسالار عکس از انوسیر الوجهل کرد و لغو عرض رسانید که من شرمند و شایم از ناز و زور که فرمودند و
 به نه اتفاق کشید و من تقصیر کردم امر و ناکامم تا عذر آن تقصیر کنم و بپذیرش آن توبه بخاجم
 بشرطیکه مقدمه میدان کارزار و خراج هم نبردان کامرانی کنند قنوق اگر سر لشکر مردان میدان به مرا
 رسانیدای شیران مردان به بهر بنیاد شرمش تیرم به چو خونها بر سر میدان بریزم به سر اندازان

لشکر اندازان قریش و جان سپاران عسکر بکیش سراقه را مقدمه کردند و ملحوظان چالاک جنگجویان بیابان ابرام
 سراقه ساختند شیران سپاه دین و نیر بران قلب یقین چون شنیدند که سراقه پیشوای افغان سرمد اندازان
 و جواد مقداد عسکر بیسنان شده است متفکر شدند چه تیغ زبان قریش بسیار دولیر انگنان بکیش شمشیر
 بودند و مفرقان نبردگاه اسلام و تیغ اندازان سپاه کرام در کمال نقصان کشتل میخوان داد و ستادی
 شب را و چراغ و تشبیه میتوان زد و بر و شنی چشم و تیرگی زارغ مشغول سپاهان خوش
 رویان چون چراغ بکم و بیش چون زارغ چون چشم زارغ بزیبار و اندک سران سپاه به بر و
 داختم توان بست ماه به سپهدار سپاه دین و سالار نبردگاه یقین بنی علیه السلام چون تفکر باریان
 و دلمانان بدید سر بسوی گردون و دار و سپهر میکار کرد و گفت ای شکاکشایه و لعنتان و طفر نمانی
 جان خشکان اگر امر وزان شست گرد و مسلمانان و اندک زمره خدا دامن را پلاک کسی بعد ازین
 در دوزخ زمین کسے ماند که ترا بر سر مشغولی نماند کسے در حجاب یادگار نگه گوید خداوند پرورگار و جبهه قواری
 ازین شت خاک بکیم بار زبانیان بر داری پلاک در زمان سالار لشکر سر و نشان و سپهدار عسکر دست نوشا از
 که جبریل و سرافیل و میکائیل علیهم السلام باشند با سپهر از فرشتگان جامها بے سفید و بر کشیده و غماها
 بر سر جمید بر ایان این سوار و ساقان استبرق نگار رسید مشغول رسیدند و نشان لشکر
 و مرغان که گردان کردن نکلن به چرخ و کف جبریل و صف آراسته با جماد و مل بکم شام مقدم رسید
 سسائیل خود شد ز قلب پناه به جنات بسوس آراسته پس از باد حمائے سراسر
 بین از سرافیل بر لب نود به سالار سر و نشان دیگر گروه چون از به حائے از لشکر و سالار سپاه
 اوسے بسوس یکدیگر پناهند و از هر طرف عسکر شگافان و نوا و درهای کینه بهدیکر کشاد و سراقه
 از هم پیش برآمد و حراته بر جبهه خویش درآمد ازین سوار ستم بران فلک و ستم دوران ملک جبریل
 علیه السلام برآمده سراقه چون نیکو نگاره کرد مقدم لشکر اسلام جبریل بود علیه السلام شناخت بحدود
 موس اکبر از جای جنگ زد و در کفایت و بر قلب لشکر نوشا رعیت مشغول علم بر رفته آفتاب نظر فرستاد
 و فتاده بهر بگذرد و خوشید عسکر کشید از ستم شده لشکر و سیان در گریز و کمال الله تبارک و تعالی
 الفلستان نکض علی عقبیه شیاطین سپاه و ملائین آه و دگاه در میان بر لشکر قریش افتاد
 و سواران قریش نغمه ای جالگاه و سالاران بی کیش ناله و آه زدند و گفتند ای سراقه
 بے ننگ و ای حراقه و لشک سپاه مرا از شتے فقیران بر هم زدی و لشکر ما را از جودی کدایکیم
 بجا دودی و او جمل غنیمت با یک بر سراقه زد که ای سراقه ترا چه درسم آورد که از ایشان گریخته و منم مارا
 بر هم زدی سراقه گردان سیرت و جواب میداد چون سپاه را بی قریش ملک بر سینه بے ریش کیا
 بسیار رغبت گفت نامران روزگار و ای ناخر و ناخجانی بدی می منکم و ای آفری که
 ملائون آه بے تیران هر گداز بے نصیبان ز نور بصیر مشغولی در میان سپاهی کین و دیدار

فاک الافغان
 و نیر بران قلب یقین
 و جواد مقداد عسکر
 بیسنان شده است
 متفکر شدند چه تیغ
 زبان قریش بسیار
 دولیر انگنان بکیش
 شمشیر بودند و
 مفرقان نبردگاه
 اسلام و تیغ اندازان
 سپاه کرام در کمال
 نقصان کشتل میخوان
 داد و ستادی شب
 را و چراغ و تشبیه
 میتوان زد و بر و
 شنی چشم و تیرگی
 زارغ مشغول سپاهان
 خوش رویان چون
 چراغ بکم و بیش
 چون زارغ چون چشم
 زارغ بزیبار و اندک
 سران سپاه به بر و
 داختم توان بست
 ماه به سپهدار
 سپاه دین و سالار
 نبردگاه یقین بنی
 علیه السلام چون
 تفکر باریان و
 دلمانان بدید
 سر بسوی گردون و
 دار و سپهر میکار
 کرد و گفت ای
 شکاکشایه و لعنتان
 و طفر نمانی جان
 خشکان اگر امر
 وزان شست گرد و
 مسلمانان و اندک
 زمره خدا دامن را
 پلاک کسی بعد ازین
 در دوزخ زمین کسے
 ماند که ترا بر سر
 مشغولی نماند کسے
 در حجاب یادگار
 نگه گوید خداوند
 پرورگار و جبهه
 قواری ازین شت خاک
 بکیم بار زبانیان
 بر داری پلاک در
 زمان سالار لشکر
 سر و نشان و
 سپهدار عسکر دست
 نوشا از که جبریل
 و سرافیل و میکائیل
 علیهم السلام
 باشند با سپهر از
 فرشتگان جامها
 بے سفید و بر
 کشیده و غماها
 بر سر جمید بر
 ایان این سوار و
 ساقان استبرق
 نگار رسید مشغول
 رسیدند و نشان
 لشکر و مرغان که
 گردان کردن نکلن
 به چرخ و کف
 جبریل و صف آراسته
 با جماد و مل بکم
 شام مقدم رسید
 سسائیل خود شد
 ز قلب پناه به
 جنات بسوس آراسته
 پس از باد حمائے
 سراسر بین از
 سرافیل بر لب نود
 به سالار سر و
 نشان دیگر گروه
 چون از به حائے
 از لشکر و سالار
 سپاه اوسے بسوس
 یکدیگر پناهند و
 از هر طرف عسکر
 شگافان و نوا و
 درهای کینه بهدیکر
 کشاد و سراقه از
 هم پیش برآمد و
 حراته بر جبهه
 خویش درآمد ازین
 سوار ستم بران
 فلک و ستم دوران
 ملک جبریل علیه
 السلام برآمده
 سراقه چون نیکو
 نگاره کرد مقدم
 لشکر اسلام جبریل
 بود علیه السلام
 شناخت بحدود موس
 اکبر از جای جنگ
 زد و در کفایت و
 بر قلب لشکر
 نوشا رعیت مشغول
 علم بر رفته
 آفتاب نظر فرستاد
 و فتاده بهر
 بگذرد و خوشید
 عسکر کشید از
 ستم شده لشکر و
 سیان در گریز و
 کمال الله تبارک و
 تعالی الفلستان
 نکض علی عقبیه
 شیاطین سپاه و
 ملائین آه و دگاه
 در میان بر لشکر
 قریش افتاد و
 سواران قریش
 نغمه ای جالگاه
 و سالاران بی کیش
 ناله و آه زدند و
 گفتند ای سراقه
 بے ننگ و ای
 حراقه و لشک سپاه
 مرا از شتے
 فقیران بر هم زدی
 و لشکر ما را از
 جودی کدایکیم
 بجا دودی و او
 جمل غنیمت با یک
 بر سراقه زد که
 ای سراقه ترا
 چه درسم آورد
 که از ایشان
 گریخته و منم
 مارا بر هم زدی
 سراقه گردان
 سیرت و جواب
 میداد چون
 سپاه را بی
 قریش ملک بر
 سینه بے ریش
 کیا بسیار رغبت
 گفت نامران
 روزگار و ای
 ناخر و ناخجانی
 بدی می منکم و
 ای آفری که ملائون
 آه بے تیران هر
 گداز بے نصیبان
 ز نور بصیر
 مشغولی در میان
 سپاهی کین و
 دیدار

مرا سچے کہ دودل پسندیدہ ام پڑ پھینڈ کر یک ازان صد ہزار پدم در بر آید زجاہاں مار ڈاہل قریش
 از اسطیخ عین مقال و مردان بی کیش باطلاع این حال از سبایا میدان پہلو ہتی کردند و از ساط سلطان رخ
 بر گزینہا دند لنگر ملک و عسکر ایک زبان تیغ بر اہل قریش کشیدند و بیا رہے ازان آتش آنگینہ ان را
 باور بر خاک و مید مذبلک پیش از آمدن یاران رسول ادا ضرب تیغ و صد اسے ہیبت بیدار گشتند
 و عیانہ میکردند کہ سپید پوشان علوی شام ہدم میکردند و سر دشان مسطفی ز عقب لشکر سے آمدند و
 سر بائے بے دینان بگریزدیت لبر بردن خضم چون پے فشرد لبر بردتے کہ بر سر نیز و غلب
 شیران بیشہ غنی و ہر بران تہ لاریہی از ہمین و بسیار رسول علیہ السلام نیز نیز دند و سر بائی شام
 چون گاہ سے بریدند ابو جہل و سران قوم چنانچہ شام و عمر و شعیبہ و عقبہ و ربیعہ و ولید و عقبہ و سیدہ خنیفہ
 و عقبہ ابی سحیطہ و عمار و ولید بنتا و چند کس در رخ در آمدند و بر وایتے صد و شتا کس دران مقام ہر
 کہ رسول نشان دادہ بود بر ہما افتادند و مذیت نیز دیک شتا دیک بیدار گشتند و در آمدند و دشان ز تیغ
 سپہا رساہ ظفر و سالار نیز دگاہ تیغ و نصر علیہ السلام فرمود کہے باشند کہ خبر ابو جہل بمن رساں کہ از
 میدان زندہ برآمدہ یا کشتہ شدہ و سر آمدہ از یاران کہ پر د چند گان خستگان و بینندگان ہر دو جان
 عبد اللہ بن مسعود گفت کہ ابو جہل را دیدہ ام کہ در میدان میان لنگگان باز ہنہا و گران بر یک گران
 است و در یک پان بگرد و مذیت بر یک آن گوہر بحر تباہی پھنان گشتہ چو اندر یک ماہی بہ حکیم
 فرمودہ رسول علیہ السلام عبد اللہ بن مسعود خستگان ۱۰ ان خود میدان بسینہ وی نشست و نیز
 گرفتہ سر و بر ابریدہ پیش پای رسول علیہ السلام آوردہ ہنہا و رسول بشکر و ثنائے خدای زبان بر گشت
 اندر سہ امر و فرعون امت من کشتہ شد قنوی جو آورد و ہنہا و پیش رسول رسول از دل
 جان نمودہ قبول پد جو موسے بہ منت لبر بستہ پد کہ فرعون امت مرا خستہ پد و ہنہا و و دتن از ہر
 قریش و سر قومان بدکیش چنانکہ عباس عم رسول و عقیل برادر علی و ابو العاص را مادر رسول شوم
 زندہ اسیر شدند سید عالم علیہ السلام با یاران مشورت کرد کہ ایشان را چہ کنم حضرت عمر و سعد
 ابن معاذ گفتند ہاگت بالسیف و اضرب اعناقہم کہ تار در مرغ گوسا خند و ساہر گفتند و مارا انہما
 آمار و اجداد بیرون کردند ابو جہل گفت انہم منک و انک منہم تو از ایشان ہستی و ایشان از تو ہستی
 کہ از ایشان فدہ بستانی و ایشان را را کانی ملیت ز اندر زمین کوش آمادہ کہ بستان فدا شد
 ازادہ کن پد تر قیامی خدیجہ کہ ہما زانہ بود بہائی غلیص شومہ خود فدہ فرستاد و چو ہر رسید عالم علیہ السلام
 رسید بستانخت و زینب را یاد کرد و بگریست یاران ابو العاص زبانی فدہ برادر دند مذیت چو از خیمہ ہجرت
 گوہر فتنہ اسیران در آورد و بچہ فدہ ماند فداوہ را باز زینب فرستاد حضرت رسول علیہ السلام
 وقت بر آمدن بسوی جنگ سیدہ بانزدہ پیادہ را دعا کرد و بود کہ خدا یا سہارا سوار کنی چون
 غنیمت بدست افتاد و سچ پیادہ نبود کہ خداوند طویلہ نشدہ مشنوسے چو در دست افنام

۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

تاریخ پنج بهار زمال گشتند بیدست و پنج بهار از صحابه کسی در سپاه بکر اسپان و شتران نزد پادشاه
 از عباس فدی طلب کردند گفت من هیچ متاع ندارم سید عالم گفت آن زر کجاست که با من فصل بوقت آید
 طاه بودی و ام فصل هم بستر او بود و سخته که این سخن بوی گفت تا شش بود آیا رسول علیه السلام
 خبر کرد گفت مراجع سبیل خبر کردنی الحال عباس ایمان آورد و بیعت پیامبر را بشان جوگشا درازید
 برود و داسلام آمد و سار ز نای عمر و حد که کشتن ایشان بود موافق رضای صدیقت بیفتاد
 و ابوبکر که بعد از اشاره فرموده بودند مطابق و موافق قضای احدیت بنابر سبیل از حضرت صدیقت
 در رسیدگی رسول منتظر طای باش که خبر خطاب و سعد و عاذ غیر می از روی ستکاری نبود
 سید عالم علیه السلام بنهایت سالم شده بازگشت و وقوع این جنگ در ماه مبارک رمضان در سنه پنجاه
 بود و تفسیر سوره آل عمران آورده اند که وقوع جنگ احد بر روز دوشنبه هفدهم ماه شوال سنه ثلاث
 بود که چون مقدمه سپاه جهالت و جلیخ آمد و گاه ضلالت گشته شد ابو سفیان سر قوم در یک شد با
 از پرتیان رایان لشکری انجخت بجهانزیمت برد بسوی مدینه بخت جمیعت ز جمعی پرتیان سپاه
 کشید بسوی مدینه دو اسپه دویدند با سه هزار مرد جنگ از نای می به و سه میدان پیکار
 فرمای در برابر کوه احد فرود آمد و بیعت فرود آمد آنجا سپاه شگرف بکر کردی بر آند از ان
 بحر زلفه رستم میدان نبوت و گسستم مردان فوت علیه السلام با سبازان معرکه همت و دلیران
 علیه صدمت شورت کردند که برای مقابل ابو سفیان و مقابل آن چه باید کرد و سر لشکر منافقات
 بعینه یاران را سه زنده و نیک انجختند که درین بار بر ای پیکار بیرون نیاید و نه بر آن
 قوتش و شتران صحرای ب کیش و سپاه سوارند و مایان حدکس بی سنجاریت چه پیکار یکسان
 بشاهین بود که این مازنین آن پراگین بود و امیر سمن عمرو و اصحاب که آن روز شهادت یافته
 بودند ای طهر کشای آن نزد که بیرون بر آیم و برالشان ز نیم رسول علیه السلام این رای
 موافق افتاد و تفریق ایشان در در بهما و در کین بجای اصحاب اندک ازین رای معترض بودند
 سید عالم علیه السلام فرمود اینها چون زره پوشند بجهت جنگ بر اجعت بگوشند اکنون البته بیرون می یابند
 آمد بیعت جو رستم بن در زره در کشیدند نه شایک بجهت جنگ از یک کشیدند و سهرین بودند که وحی
 آمد و جبرئیل صفای فخر داد و وصلا فرمود بر نهاد که ای محمد ام و فرج حق تعالی بجا بونها ده
 بیعت ندای رسیده زمانه لبیک که لمر و زهر نو آید و طهر بوصول بشارت طهر مالیکه از لفر بر آید
 بنشد کس بشرف ایمان شرف شده بود که ولید خالده را و ذوات النعیم نهان کرده و خود مقابل آید
 سپاه استاده جبرئیل آمد و رسول علیه السلام خبر داد که لمر و ز خالده ولید و ذوات النعیم نهانت منو
 خبر کرد و ناس و سبیل بر که مرغیت نهان درین شاخ تری که آن شاخ را نام ذوات النعیم
 بنادست آن با همان کریم سید عالم علیه السلام عبد الله جمیر را با صید نفر زیر دایت خود

و ایشان را گرفت که میرزا اندازان باشد و پیرش بار ماند و نخواهم که کسی از شما انجا بچند و منتشر شود زیرا چه
 پس ولید و فوات انعم من است اگر این بر شهادت یک مشت بروی تیر باران کنبه و خود با جمیع باران در قلب
 بود از غنا و نفرا و سفیان را زود با و سفیان شکست خورد و پشت به نهریت بلطیت چنان افتاد و لشکر شکست که
 بودی پدید را گیر و بدست صاحب جیش نصرت و عیش نعمت علیه السلام بایاران و بنال او کرد و ند چنانکه
 از نظر عبد الجیر غایب شدند چهار ده نفر مشرکان را بکشند و عبید العجیر را بکوبد و برادر او بود و بسبب
 غنیمت قلی شد تو راست که برادر بماند بایران عقب علیه السلام روان شدند رایت از جای حنید و محمد
 جیر تنها اسده بماند شامت آنکه بفرمانی کردند در مدارک مسطوبت و حی آمد این زمان فتح شاه بود و گذران
 بایران شامی بفرمانی که ند بسبب این بیفرمانی فتح خصمان را شده بود اکنون ابو سفیان چنان متعقد بود و در پیش
 کرد و بگشت ولید از عقب برخاست جو انان تیر اندازان ایشان را از پس پوش مشت تیر باران کردند و تحبیه
 ایشان راست افتاد و عبد الجیر کشته شد عبد الدانی با سید صیدان نصرت به نهریت نهاد و بلطیت از قضا
 کنبه خواب ریزه لشکر دین رد نهاد اندر گریزه سر حلقه پهلوانان بود که نبوت و مبارزان محرم به قوت
 علیه السلام با مقصد دلیران لشکر شکن و چالاکان بلطیت فلک بچنان در میدان ماند و یک سر جای بجای
 بنام روان نموده بلطیت زمینان مرداگی از شکوه بدستی زمین را نموده چون به بایران نهریت رسید
 راسی بزرگ کشیدند چون تیر اندازان خصم و نیزه گران رزم از پیش ایشان درآمد و باران تیر و پنهان
 از حساب کیش از پای نامرئی شد بلطیت چو در پای پیکار از آب تیغ و زهر بر گشته در آمد تیغ چون پای
 مبارزان رحل از سر جای حنید روی بسوی دشمنان رده نبوت رفته بلطیت بلی لشت بایران پناه جهان
 بود چون نماند مانده چنان به همدین میان ابی و قاص و عقبه در آمدند و منی بر جهان پهلوان انداخت و
 تیغ بر فرق آفتاب عالماب افراخت بلطیت چو بر خورشید گردان تیغ آمد و تحبیه برقی که او تیغ آمد
 بر دایه عبد الله عمارتی سنگ بر گوهر کان نبوت زود در آنکه مجروح شده چو به هزار تیغ گوهر آورد
 شغوی گوهر چون دل سنگی بخت به سنگ چو گوهر او را شکست بروی انداخت که دل سنگ بود بخت بخت بخت
 در آنک بود یک شندی آتش بفرمای بگرفتندی در شکن و لعل سایی و چنین آن سنگ دل گوهر
 شکسته خواست که گوهر تیغ بر تیغ زند و صعب بن عمر که صاحب رایت بود خود را سه دستید که در تیغ تیغ بخت
 شد رایت گوهر آرمای و از دمای نهریت نمایی برنگون افتاد و بلطیت جو آمد از دمای از پای در سر ساران
 آمد چون رزمش شمشیران در بطرفی از لشکر داد که سر جهان پهلوانان و دمای افتاد و تن مبارک
 لغز قباب خون اما صاحب از بن صدای ناخوش خاطر شکسته شدند و لشکر انیم بریدند و رفت و دو تن از صحابه
 که از شربت شهادت چشیدند و جام وصال الدین لوانی سبیل الله در کام جان ریختند چنانکه حضرت
 امیر المؤمنین خمره در آن حرب با مقاد و صحابه شربت شهادت در کار بردند شغوی زیاران درین حرب افتاد
 تن در آمد بنگ و ندیده کفن به تخصیص عمر جهان پهلوان پکیده شربت شهادت روان بفری

این باشد رسول علیه السلام گفت ویرانگزارید و گفت پیش آئی اسی عمرس گفت چرا آمدی اسی عمر گفت از برای
 اسیری که بر دست شماست رسول علیه السلام گفت شمشیر را آید و گفت روی شمشیر سیاه باد که برگز برای
 ماکارنگد و رسول علیه السلام فرمود که راستی پیش آ که خبر راستی نرسی گفت خبر برای این مهم نیامدم رسول
 علیه السلام فرمود که باصفوان بن امیه عهدشکنی و اهل قبیله را بیا و نگرودی چون ادای دین و تعدد عیال تو بر
 گرفت به قتل محمد علیه السلام نیامدی توانی برای این مهم آمدی اما خدا تعالی میان تو و برادر تو حاصل گشت عمر
 گفت گواهی میدهم که تو رسول خدائی از غایت نقصانی از درگاه تو محروم و صدق تو بر من ظاهر شد
 زیرا که ازین حال غیر صغوان و من هیچکس خبر نداشت ترا ازین خبر نداده است مگر خدا تعالی و شکر خدا که
 مرا بدولت اسلام شرف گردانید رسول علیه السلام با اصحاب گفت برادر خود را احکام اسلام بیاموزید
 تعلیم قرآن کنید بعد از آن رخصت مراجعت بمکه طلبید و خلق را بخدا تعالی خواند و جمعی کثیر بواسطه و
 از دولت اسلام شرف شدند **فصل است** که روز احد نه میت بر شکاف نادابی بن خلف برآپی سوار
 شده بودند و به پیغمبر علیه السلام آورد و گفت امر و مرا بخت مباد اگر تو بخت بانی رسول علیه السلام
 حارث بن و همیه و سهیل بن حنفی بر ایشان تکیه کرده بود ادابی بن خلف بر رسول علیه السلام حمله کرد مصعب بن عمیر
 خود را و قایم رسول علیه السلام ساخت ابی نیزه بر مصعب زد و برآشید کرد و در دست سهیل هم نیزه
 بود رسول علیه السلام از استاد و در زیر بغل دفع ابی زو ابی اسپ دو آید باقوم خود رسید و همچو گاو
 بالک میکرد ابو صفوان گفت ای ملک این همه جمیع از حصیت این خراشی پیش نیست بخیری که ازان
 زخمی نرسد گفت ملک حربه میدان که مرا نیزه زده است روزی که در یک قوم باین گفت که زود باشد
 که بر دست من کشته شوی اکنون دانستم که او قاتل نیست و من ازین زخم نخرم ز نیست و حقا که الم ازین
 جراحت احساس میکنم که اگر بر من اهل جواز قتل کند پلاک شوند پس همچنان لغو میرود بالک میکرد و تاجان بنا
 دفع سپرد امیر المومنین علی کرم الله وجهه گفته است چون قوم از پیش رسول صلی الله علیه و سلم منهرم
 شدند و آواز برآوردان محمد قدس در میان کشتگان رسول صلی الله علیه و سلم یافتند گفتند
 که رسول علیه السلام خدای را فرار میکند و کشته شده است همانا که خدا تعالی بر ما غضب کرده است
 رسول را از میان برداشت هیچ به ازان نیست که مقاتله کنم چنانکه کشته شویم و عالم را بی او نه بینیم نیامیم
 خود را بشکست و دل بر شهادت هم بعد از آن بر قوم مشرکان که قتل بود حمله کردم متفرق شدند دیدم که رسول
 علیه السلام و خلقی آفرودند و غزوة الرجح که در سال چهارم از هجرت بود عاصم بن ثابت شهید شد و عثمان قتل
 کردند که سر و پیرا از تن جدا کردند و بسلامه دختر سعد فرستاد که عاصم رضی الله عنه در حرب احد پس ویرا
 کشته و او ندیده بود که هرگاه که سر عاصم را بوی آورد صد اشتر بدید چون بر سر او دست یابد بر کاسه
 سر او خمر خور و حق سبحانه و تعالی زنجیر را فرستاد تا بگرد عاصم و بگرد و بر که نزدیک می آمد پیش میرود
 نارد و او درم کرد و نزدیک بهلاک می رسید گفتند چون شب شود و زنجوران دور شوند سر و پیرا جدا کنند

چون شب شد امروندان پیدا شد و سیلی عظیم آمد و بدن عاصم را در بود امیراموسین عمر رضی الله عنه گفت
 که عاصم نذر کرده بود که من هیچ مشرک سانس نخندم هیچ مشرک دست بدمن من نرسند چون وفای
 نذر خود قیام نموده بود حق تعالی بعد از وفات وی تن و لیس را از سانس مشرکان نگاه داشت و بر غرق
 اختناق که اصحاب چون خور خفق میکنند بدنگل سخت پیش آمد که از شکستن آن عاجز آمدند سلمان رضی
 عنه رسول علیه السلام را از آن خبر کرد رسول علیه السلام بخندق فرود آمد و سلمان نیز همراه بود و بعضی اصحاب
 در کنار او ایستاد و بعد رسول علیه السلام مستین از سلمان گرفت و بران سنگ زده سنگ پاره شد و از آن
 برقی جبت که همه بدین راه روشن گردانید رسول علیه السلام بگفت و گفت و همه اهل اسلام بگفتند ضرب
 بویگر و زود برقی دیگر بخت رسول علیه السلام و همه بموافقت او بگفتند و در ضربت سیوم نیز همین حال شد
 سلمان گفت یا رسول علیه السلام بدو و ما درین فدائی تو ما دین حلیت که ما دیدیم که هرگز مثل این ندیده ایم
 رسول صلی الله علیه و سلم تقوم نظر کرد و گفت شما دیده اید آنچه سلمان دید گفتند بلی یا رسول الله ندیده ایم
 فرمود که در ضربت اول برقی جبت دهنده و شنائی آن گوشگهای ارض کسری دیدیم چون انبات کلاب و
 جبرئیل را خبر کرد که امت من بران دست خواهند یافت و در ضربت دوم برقی جبت و در شنائی آن
 گوشگهای سخن در زمین روم چون انبات کلاب بود که جبرئیل را خبر کرد که امت تو برین ممالک خواهند آمد
 و در ضربت سیوم برقی جبت چنانکه دیگر در شنائی گوشگهای صغار را دیدیم و جبرئیل را خبر داد که امت ترا
 آن بلاد دست خواهد داد و او احدی میگوید که رسول علیه السلام گوشک سفید کسری را دصف کرد و سلمان گفت
 و الله صفت آن همین است که میگوئی من گفتم ای میبندم که تو رسول خدائی فرمود که هر آینه فتح شام شود و بر قل
 باقصائی مملکت خود گردیزد و بر شام حاکم شود و بچکس بر شما مناعت اتواند که هر آینه ملک من نیز فتح شود و
 کسری نیز گشته شود و بعد از آن کسری نباشد سلمان گوید آنچه رسول علیه السلام فرمود و همه را بعد از وی همچنان
 شاهد گردیم حضرت قدوة الکبری میفرمودند که حروب که در میان کفار و حضرت علیه السلام واقع شد
 بعیت و در حرب انداد غزائی و دانستند که رسید ابو ادرسنه و احمد و دما و دود و دوم غزائی و غیرست
 را در آن ابله بن خلف بود بعد از این یک ماه سه روز سوم عمر اکبر آمدن در طلب و درگزین جاب بود بدایت آن جنگ
 بر موی مدینه بعد از این هفت روز چهارم غزای بدست یکسال از هجرت و شش ماه و هفده شب از رمضان
 و اصحاب آن هنگام رسیدند و کس بودند و مشرکان از بنصرتان را کس بودند و این روز را زو فرغان گویند
 که فرق کرد حق تعالی میان کفر و باطل و در اینجا حق تعالی پنج هزار فرشته برای تقویت حضرت علیه السلام فرستاد
 پنجم غزای نبی فیتقاع است ششم غزای سولق است در طلب ابوسحیان صخرین عیب و وجه تسمیه آنست که
 اکثر مشرکان از زاد خود گشته بودند و بجهت کرم کردن و مونس بران پشت بسیار تقم غزای نبی سلم است
 که بسبب آب جنگ شده بود ششم غزای ذبی امروزه امر و نام وضعی است و یقال غزوة انمار و هنک لایق
 بقیة السند الثانیة هم غزوا حد است در سیدم سال بود در اینجا و طرف شمال جبرئیل و طرف

فيها وعقاب بن اسيد حج بالناس ثلاث السنة وفي السنة التاسعة
 دران سال عقاب بن اسيد را گنج گناده مروان را و در سال نهم
 حج بالناس ابو بكر و اردفه بعلى يوزن في الناس بسورة براءة وان لا يحج
 حج الناس واما ابو بكر و فرستاد عليه را در پس او که از مضمون سورة براءة اهل کوفه و انصار کردند
 بعد العام مشرك ولا يطوف بالبيت عريان و اذن في الناس في العاشرة
 بعد ازین سال کسرا از شرکان و طواف نموده کرد که می نماز کند را بر سر و فرموده شد مروان در سال نهم از بیت
 ان البقي صلى الله عليه وسلم حاج فقدم المدينة لبشر كثير كلهم يلقين
 که آنحضرت علیه السلام اسالاده جمعی دارند پس می آمدند و در دیدن مروان بسیار بر کسی سخن می گفتند
 ان يا نبي رسول الله صلى الله عليه وسلم و يعجل مثل عمله و يخرج عليه السلام
 که اقتصد ای آنحضرت صلی الله علیه و سلم کند و عمل کند بر آنچه آنحضرت علیه السلام می کند و بیرون نماند علیه السلام از بیت
 منها را بعد ان ثم رجل و ادهن و طيب و بات بذي الحليفة و قال اتاني
 بر روز بعد از آنکه شایه که در و روغن و در سر انداخته بود و سوال کرد و در ذی الحليفة شب تیره نشسته بود و در آن روز
 البيلة اتيت من ربي فقال صل في هذا الوادي المبارك و ركت و قتل عذرة في
 نزد پدر در کار من اشب پس گفت بخوان و درین سخن ای مبارک دو رکعت و بگو عمره کردن در
 حجة و احرم صلى الله بعد ان صلى و وجب في مجلسه و سمع في ذلك
 موسم حج می ایستاد و احرام بست و احرام بعد از آنکه نماز خواند و واجب کرد احرام را در بین مجلس و شنید از او این بار
 اقوام منهم ابن عباس ثم ركب فلما استقلت به ناقته اهل ثم لما علا
 نخواستند آنها ابن عباس است باز سوار شدند پس بر گاه راست شد ناگاه آنحضرت علیه السلام بیک گفتند
 على شرف البيداء اهل فمن شرف اهل حين استقلت ناقته اهل ثم
 بر کرده ای بیدار بیک گفت پس اینجا گفته شد حرام است و فیکر است شده اند بیدار شدن آنحضرت مسلم
 المشاة على شرف الى و حين علا على شرف البيداء و كان يلبي بالهجرة
 و وحيدك بالاشد بر کرده ای بیدار و گاهی بیک می پرسید
 ثم و بالبحر اخري فمن ثم قيل انه مفرد و كان تحت صلى الله عليه
 و گاهی می پرسید پس اینجا گفته شد که آنحضرت احرام فقط برای حج کرده بود و بیدار آنحضرت صلی الله علیه
 و سلم رجل رث عليه قطيفة لا يتاوى ال ر بعتهم و قال اللهم اجعلنا
 و سلم زمین کنند و بران گویی بد که تمش چهارم هم نبود و گفت خدا یا کن
 حاجا لا ياء فيه ولا سمعة و قال جابر و نظرت الى مد بصري بين يديهم
 حج را خاص از یاء و نام آوردی و گفت جابر ما می این حدیث نظر کردم تا درازی نظر فرمودی آنحضرت

حاکم بن حازم
 حاکم بن حازم

حاکم بن حازم

لا وجود ما كان في شهر رمضان وكان الاديكرودهم فان فضل ولم يجي بمن يعطيه
 نسيم وديوان حتى ترمش بفتت غر رمضان وهي آذانها كلكم وديارها يساير برافهم ميكر
 وجماع الليل في يالوا الى منزل حتى يراء من صالي من يحتاج اليه لا ياخذ مسأنا الله
 نزل از آمدن شب و ميگرفت از آن چير ميگذا خدا اورا ميگرفت

الا قوت اهلها فقط من البرهايج ومن القرو الشعير ويضع ساير ذلك في سبيل
 اهل و عيال غويش سايرها ل نقطه از گندم اگر سيافت و از خوا و جو ميدها و بقيه نران در راه

الله والا ياخذ ولا يدخر لنفسه شيئا ثروث من قوت اهلها حتى ولا يحتاج قبل انفضا
 خدا و ميگرفت و در جمع ميكر و براسه نفس خود چير را با نزع ميكر و از قوت اهل عيال تا انكه كمال تمام ميدهد و تو

العهد عليه السلام وكان اصدق الناس لهجة وادناهم بديه اليهم حركه و
 و بود صادق ترين در كلام و اكثر از مردم در عيال و بود متحمل و بود بار زياده از مردم

اكثرهم عيشة مخفود و محبوبوا الاحايين و الامصل فحما النخا و كان احلم
 از زبان در ميكر دن از عورت باره در برده خود

الناس واشد حياء من العذراء في خداهما الا شئت بصره و جاحدا خافط الطن
 ريز داشت نگاه خود را از نظراو بظن

نظرا الى الارض اطول من نظره الى السماء اجل نظره للملاحظة و كان اكثر الناس
 رين اكثر ميانه از نظراو بسوي آسمان اكثر نظر كردن او بسوي كس از گونه خشم و

تواضعا يجيب من دعاك من غني او فقير او شريف او ذي او جلا و عبد اليها و جلا اليها
 و بود متواضع تر از مردم اجابت ميكر و هر كس ميخاسته او را از تو ميگوشت شريف و زود مي يافت و تمام كس خوش بود و او را

رضي الله عنه يوم فتح مكة تبا بينه ليسلم قال صلى الله عليه وسلم عتبت الشيخ
 رضي الله عنه بر و فتح مكه پدر خویش تا كه سلام آورد فرمود بر او رسول الله صلعم تكليف دادی ۱۷

يا ابا بكر لا تركه حتى اكون انا ايتة في منزله فقال له يا بني وامي هو اولي ان ياتي
 ابا بكر زود پير را چرا نگذاشتي او را در خانه تا انكه من خود آدمي در خانه او باشم ابا بكر براسه او خدا بود و من

الى رسول عليه السلام و كان ارحم الناس بنصف الابا الكهنة فهاير مواحتي تروى
 رسول عليه السلام و بود ميسلم نرم دل و رحمت كننده زياده از جميع مردمان

رحمة لها و سمع بكاء الصبي مع امه وهو في صلوة فحفف رجة لها و كان اعف
 و بشير روزی او از گريه طفل و نماز ميخواند او را و بر او صلعم و انقدر نماز بود و نماز و نماز

الناس لم يمتش يد امرأة فقط لا يملك رقتها او نكاحها او تكون ذا محرم و كان اشد
 از جميع مردم بريدگار و كسي دن را نكرد و انوقت كه زن ملك او را نكحو ما و بود و آن دن محرم او بود و بود صلعم

ولكن اكر كان ميمنا عليكم فان الله بكم من عبدان يراه ميمنا بين اصحابه وقال صلى
 عليهن وسلم واما ان امرأكم ميمنا بعد معلوم بشيئ من امرها فليس لها منكم شيء ولا ينفق عليها زوجها ولا ينفق عليها غيرها
 الله عليه وسلم وجمع الحطب كان عليه السلام في سفر فبذل الصلوة ففقد المصلين الى مصل
 عليه وسلم وجمع كرهه جهلوا به وعلية السلام ^{در سفر پس فرومى آمدند باز پس من بيته برگشتند}
 ثور احياء يقبل يا رسول الله اني تريد اعلف ناقتي قالوا نحن نكفيك قال لا نقلعها
 پس بعد از آنكه در سفر بود از من را ده گوسفند بخورتم كه را بنا فرمود خورش گفتند ما في بيتهم ترا فرمود كه اگر گاه بخورند
 احذلكم بالناس ولو في فضه من سواك وقال يوما جالساً باكل هو واصحابه تمنا فجاء
 كبري انما فرما ^{گفت اوزي در آنجا نيك نشسته بود كه بخوراد و در آن او خربا پس بايد}
 صهيب وقد عطى على عينة وهو ارمده واهوى في التمر ياكل فقال يا رسول الله انما اكل
 سبب پوشيده كرده بود چشم خورش السبب من چشم خواهرش را كه در خود خورنا كه خورش را كه گفت رسول الله
 فقال صلى الله عليه وسلم تاكل الحلو وانت ارمده فقال يا رسول الله انما اكل لنتق
 شمري را و حالانكه بود در من چشم گرفتار شدي پس گفت يا رسول الله جز منيت كه نجوم
 عين الصبيحة فضحك عليه السلام وكان يوماً ياكل رطباً فجاءه على وهو
 از رفت چشمم پس خنده كرد رسول عليه السلام و بود روزي بخورد خراي تازه پس بيايدند و مني على و من
 ارمده فاخذ ياكل فقال انا تاكل الحلو وانت ارمده فسخي نا حجة منظر صلى الله عليه وسلم
 در روز چشمم بيايد و پس خوردن گرفت برگشت يا سيوري شيري نوز چشمم گرفت پس مني استخوانها نظر رسول الله صلى
 وهو ينظر اليه فرمى اليه بر طبة ثم اخرى ^۴ اليه سبعا ثم قال حسبك فاذنه
 واما انك صلى الله عليه وسلم انك تاكل الحلو وانت ارمده فسخي نا حجة منظر صلى الله عليه وسلم
 لا يضر من التمر ما اكل وترا وهدت اليه ام سلمة بضعة ثم ثرياً ^۵ وبعده عاتقة
 ضرر خواهر كرد و خرا تا و فليكه طاق بخوري و تحفه فرستاد و نزد وى صلعم ام سلمه خشك نريد و صلعم نزد مايشه بود پس
 فرمت بجا عاتقة فكسرتمها فجعل صلى الله عليه وسلم شجرة ذلك في القصعة
 بيا فاخت عاتقة از اين شوكه خشك پس جمع ميكرد رسول الله صلى الله عليه وسلم طعم نريد و خشك نكوب
 و يقول غارت امكم غارت امكم وحدث صلى الله عليه وسلم ذات ليلة نساء وحدث
 وكتبت ودر خرا ما و نسا و غيرت آدا و نسا و سخن كرد رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا با نسا
 فقالت امرأة منهن كان الحديث حديث خرافة فقال الله من ملخرفة ان خرافة
 پس گفت زنى از ایشان گوياين سخن سخن خرافت پس فرمود آيا ميدانيد خرافه چيست بكنيه خرافه
 زجلا من عبدك اسرمة الجن في الجاهلية فمكث فيهم وهاثم مرد ده الى الاشر
 مردى بود از قبيله فدره قبيده ده او اسرمة زرافه جاهلية پس مى تى ماند و ایشان باز نشنيدند و زبان پس بود

در سفر پس فرومى آمدند باز پس من بيته برگشتند

خوش

مسل

مسل

امکان می‌باشد الناس بما رأی فیهم من الخیر فقال الناس حدیث خرافة وکان صلی الله
 علیه و آله من یکرمه و انما زمان از آن تقدیر که دیده بود و حق از بدی پس گفت مردان حدیث را خرافه بود و صلی الله
 علیه و آله وسلم اذ داخل منزله جزا دخله ثلثة ارجل جزء لله و جزء لنفسه و جزء لسنن لاهله
 ما سلم و ثقیله اقل منه بخانه خویش بر حدیث میگرد و فتنه خویش را یک حدیث بر حق خویش و یک حدیث بر کفر خویش
 هر جزء جزء را بدین بیان الناس فیرد ذلك بالخاصة علی العامة و کان من سیراته
 بان انفسه را که بر نفس و مقرر کرد و حدیث میگرد که بر حق خویش و یکی بر کفر خویش و در حق خویش پس میگرد و او عالم نام بود
 فی اجزاء الامة ابتداء علی الفضل باذنه قسمته علی قلد و فضلهم فی الدین قسمه
 و در حق است خویش اختیار کردن و پس بدین این فضل را اندازه و فضل ایشان و در دین پس بعضی ایشان
 ذوا الحیة و منهم ذوا الحوائج فقتلنا علیهم و نشغلهم فیما یصلهم و یجیرهم و الذی
 پس سبک است بود و بعضی ایشان صاحب حاجت بود و پس مشغول باید رسان ایشان مشغول نباید ایشان و نواز ایشان
 ینفع اراهم و یقول لیبلغ الشاهد الغائب و ابلغونی حاجته من لا یستطیع ابتداء
 ما فی ایشان بود و میفرمود باید که براند حکم من حاضر غایب و رساند نزد من حاجت آن شخص که طاقت رسانیدن
 قانده انما لطانا حاجته من لا یستطیع ابتداء عنایت الله قد میده یوم القيمة
 حاجت خود ندارد تا بهر خواهد کرد و خدا برود پای ایشان را و روز قیامت

لا یدکر عندنا الا ذلک و لا یقبل من احد عینه و یدخلون رداد و لا یفتق قوت
 و بر و صلعم الفت و محبت میگرد و دنیا را از خویش و ما خوش نیست که ایشان را

الان ذواق یخرجون عن ادله یعنی علی الخیر و کان صلی الله علیه و سلم یؤلف اصحابه
 و اراهم بکرم و سر و بر قوم را که مالک او شد پس اقرب او صلی الله علیه و سلم میگرد و انان
 و لا یفرهم و یکرم کل کریم قوم تولیة علیهم فالذی یلیه من الناس حیارهم افضلهم
 از ایشان افضل ایشان نزد او بر سر خیر خواه جمیع مردم بود و بزرگ تر
 عنده اعمدهم بضیفة و اعظمهم عنده منزلة احسنهم مواضع او مولود و لا یجلس لا یقوم
 نزدیک او و نیک ترین عفواری کسبندگان و نمی نشست و نمی قامت

الا علی ذکر و اذا انتهى الی قوم جلس حیث انتهى به المجلس و یا مرید لک و یجعل کل جلسیه
 مگر بر تو که آمد و وقتیکه آدمی بچشمی نشستی بر جای یا نشستی و او میگرد و کسی را با این امر
 بنشیند و لا یجلس به ان احد اکرم علیه منه ممن جالس و اذا جلس احد الیهم یقیم حتی یقوم
 و میزد و بنشیند خویش حدیث و در دست نهی داشت ندیم او که بود و در حق صلعم بزرگ تر از او
 الذی جلس الله الان یستعجل امره فینادیه و لا تقبل احد ایکره و لا صرب خار ما قط
 آنکس که نشسته بود و اگر آنیکه کار وری بود و پس ای غلط میگرد و نزد خدا خوش را که هستی

این حدیث را در بعضی کتب معتبره
 از حدیث است که در بعضی کتب معتبره

این حدیث را در بعضی کتب معتبره
 از حدیث است که در بعضی کتب معتبره

منها انه جبري قتل الفلج الكذاب منها انه اخبر عن الشيء الاذوية قوله صلى الله عليه وسلم
 وبعض الزان اميت كبروا واكرهه شدة مني كذا وبعض الزان اميت

بعض الزان اميت

عليه وسلم زويت الى الارض فأريت مشارقها ومغاربها منها قوله ثلثت
 عليه وسلم كعجيد من راس من راس وديم شدة من مغرب را بعض الزان اميت
 بن فليس تعبت من جدي منها ان امرأة الى لهيب لها تزلت تبت يد منها ان رجلا
 بن فليس كزنده واما بعد كبري وبن فليس كزنده وبن فليس كزنده وبن فليس كزنده
 ارند وحق المشتري منها ان رجلا كان ياكل لثما له منها سقوط الاضام التي
 من رنده واما بعد كبري وبن فليس كزنده وبن فليس كزنده وبن فليس كزنده

على الكعبة بأشارت منها ان يازن بن الغصومة كان يعبد صنما فسمع صوتا من
 كعبه فاستأذنه او بعض الزان اميت كبروا واكرهه شدة مني كذا بعض الزان اميت
 القم مشيرا بنبوته صلى الله عليه وسلم منها شهادة الغيب بنبوته
 بتطرف نبوت صلى الله عليه وسلم وبعض الزان اميت كبروا واكرهه شدة مني كذا بعض الزان اميت

منها انه اطعم اهل الخندق وهم الف من الصاع منها انه اطعم من تمر ميسر
 وبعض الزان اميت كبروا واكرهه شدة مني كذا بعض الزان اميت كبروا واكرهه شدة مني كذا
 منها ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اتوا باهريته اذا اتممت
 وبعض الزان اميت

منها انه اتى بقصعة شريد منها انه ارى اهل الصفة من قدح لبن متها انه

اطعم في بنانه بزيب من خسر شريد منها انه اتى القصعة من شريد منها
 وبعض الزان اميت

انه اطعم ثمانين رجلا من قبض شعير منها انه عمر عمران يزودا ربيعة
 كبروا واكرهه شدة مني كذا بعض الزان اميت كبروا واكرهه شدة مني كذا

راكب منها عن جابر بن عبد الله قال صلوة العصر ليس معناها غير

ففضيلة منها قال اصاب الناس عطش يوم الحديبية منها انه اتى
 وبعض الزان اميت كبروا واكرهه شدة مني كذا بعض الزان اميت كبروا واكرهه شدة مني كذا

بقدر فيه ماء منها انه اتى بعقب فيه منها فضيلة ذات المزاين منها انه
 بعض الزان اميت كبروا واكرهه شدة مني كذا بعض الزان اميت كبروا واكرهه شدة مني كذا

فی غزوة تبوک عنہا ان قوم استکوا الیہ منہا ان ابا جہل طلب غزاة البیتی
 در جنگ تبوک و بعض از ان بیت که نومی شکوه و غار وی معلوم و بعض از ان بیت که اوجمل طلب کرده و بعد از
 منہا انہ کان صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة الطائف منہا ان امرأة انتبھی
 و بعض از ان بیت که بود نبی صلی اللہ علیہ وسلم و جنگ طائف و بعض از ان بیت که زنی آورد و طعم
 لها منہا التمام التیقف منہا کتاب حاطب بن ابی بلتعنة منہا اطول القدمین
 بعض از ان خطرات که در حاطب بن ابی بلتعنة و بعض از ان
 قوم منہا کالی سم الطعوم مات الذی معہ منہا ان رجلا کان فی عسکر حکم بلیع
 خوردن طعام زهر آلود که وفات یافت و از او ظاهر شد بعض از ان که روی بود و شکایت
 مناذرة فاذة منہا انہ عرضت فی الخندق هدیة لما حضره منہا انہ قاتل
 چیزی که منہا بود و بعض از ان بیت که پیش کرده و خندق تحفر برگاه که حاضر شد و از او بعض از ان که قاتل
 ابی رافع تاجر اهل الحجاز لما سقط من علو ولا صلی اللہ علیہ وسلم من المعجزات
 بابی رافع تاجر اهل حجاز بر سگ که ساقش در بالا و بر سر صلی اللہ علیہ وسلم از معجزات
 الظاهرة والبراهین الباهرة ما هی اکثر من تحصی صلی اللہ علیہ وسلم و شرف و کرم
 ظاهر و دلائل روشن بیدار اندازد و در بار خدا و سلام باو بر و

شرف و بیه و بیان از و صلی اللہ علیہ وسلم

و اول من تزوج خدیجة بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی و کان کانت عندک
 و اول باری که نکاح کرد و صلعم نیمی بنت خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قحی بود و مانند نزد او تا
 حتی بعث الله تعالی فامنت به و کان قد تزوجها قبل رسول الله صلی اللہ
 تا آنکه نبوت و از خدا و از این بیان آورد با و بود خدیجه که نکاح کرده بود با و رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم رجالات و ماتت عندک و لرب تزوج علیہا حتی ما نتت
 علیہ وسلم و بود با و در مری قبل از آنکه حضرت صلعم و وفات خدیجه نزد او صلعم و نکاح کرد و بعد از آنکه وفات یافت خدیجه
 مری و است که با عایشه جذان ثنا و صفته خدیجه حضرت علیہ السلام میفرمودند که شرح توان کرد
 و در ثنائی او تنگ نمی آمدند پس بدانکه عایشه را غیرت میگرفت و اول کسی را که در نکاح او قرار داد
 نسای بود و بعد وفات خدیجه سوده بنت زید را در نکاح آورد و در این نکاح و در که بود قبل الهجرة
 بود و سوده پیش از زود یکسر ان بن عمر سال بنه شمه نزد کنی علیہ السلام است که مطلق شد
 پس سوده نوبت خود را شرح بید گفت پر حال بنت نیست و ان از و رسول اللہ از دست نامم
 و نکاح کرد و از و عالم نیست ابی بر صدیق رضی اللہ عنہا و در یک پیش از هجرت بدو سال و قبل بیعت سال
 و تو فیها بالمدینة سن ثمان و خمسين و قبل سبعم و خمسين و فن کرم و بیعت و نماز کرده و بر او

شرف و بیه و بیان از و صلی اللہ علیہ وسلم

صدق غیر و نام حلیه صدقها عند الحاقی معروف باز و دم در بیان از اولاد و می سلم
 و ولدت لخلیجة عبد مناف فی الجاهلیة و فی الاسلام اقسام و به کان یکنی علیه السلام
 و پیدا شد بر او صلعم از هر یک سری در جاهلیت و در زمانه اسلام پیدا شد قاسم و بان گشت کرده علیه السلام
 و عبد الله و سبی الطیب الطاهر و قیل الطیب غیر الطاهر و پیدا شد زینب و رقیة و ام کلثوم
 و پیدا شد عبد الله و نام کرده شد حنیف جابر و گفته شد طیب غیر الطاهر و پیدا شد زینب و رقیة و ام کلثوم
 و فاطمة و عن محمد ابن اسحاق ان ولدت کلهم و لد قبل الاسلام و هکات النون قیل
 و فاطمة و ولدت از محمد بن اسحاق که اولاد او صلعم پیدا شد قبل از اسلام و وفات یافتند پس از او پیش از
 الاسلام و هم بر وضو و قیل مات القاسم و هو ابن سنین و قیل بلغ ابن برک
 اسلام در حالت نیمه خوارگی بگفته شد وفات یافت قاسم در آنکه دو ساله بود و گفته شد رسیده بود که سواری
 الدابة و لیس علی الله و اما البنات فادرکن الاسلام و آمن به و اتبعه و هاجرن معه
 سواری و لیکن دختران پس یافتند در زمانه اسلام و ایمان آوردند با صلعم و تمام او کردند و چون که
 و قیل و لد فی الجاهلیة الاعبد الله و الکبریة القاسم فیل الطیب ثم الطاهر و الکبر فیل
 و گفته شد پس از او اولاد و در زمانه جاهلیت که عبدالله و دیگران اولاد و قاسم بود با طیب باز طاهر و بزرگترین قیل
 زینب و قیل رقیة و قیل زینب ثم فاطمة ثم کلثوم و قیل فاطمة اصغر هن هو کاه
 از زینب است باز رقیة گفته شد رقیة باز زینب باز فاطمة باز طهرم و گفته شد فاطمة که یک از زینب
 کلهم من خدیجة و لد و ابمکه و ولد له عبدیت من جاریة ماریة القبطیة ابراهیم
 و اینها از خدیجه که پیدا شدند و پیدا شد بر او در زمانه از جاریه ماریه قبطیة نام اسلام
 و مات بها و هو ابن سبعین لیلة و قیل ابن سبعة اشهر و قیل ثمانیة عشر و کل
 و وفات یافت در آن و بر او وفات شد گشته بود و گفته شد سبعة نام بود و گفته شد بزرگتر و مادر بود و هم
 او که ده ماه او از قبله الا فاطمة فانها مات بعد ستة اشهر شرف و از دم
 اولاد او وفات یافت پیش از وفات صلعم مگر فاطمة که وفات یافت بعد از صلعم شد
 در بیان بنات نبی صلی الله علیه و سلم و هن اربع زینب تزوجها ابو العاص
 و فخران بی صلعم چهار بود یکی زینب تزوج کرده او را و یکی
 ابن الربیع امه هالة بنت خویلد و کان من رجاله ملة المتعددین فی المال و
 بن اسم و مادر ابو العاص بنت خویلد بود و ابو العاص همان که شمار کرده اند و در آن زمان
 و التجارة و الا سبعة و د عار رسول الله قریشا با مرالله حا و الی الی العاص و قال
 التجارة و در آن زمان و در آنکه عار رسول صلعم قریش بود آنکه در آن زمان که عار صلعم و گفتند او را
 فارق صاحبک و نحن نزوجک هی امرا شئت فقال لا فادلت صاحبی و ما
 از مطلق بدو زوجه خواهر او را که خواهرم که با تو بهر بی که خواهری

وما یسرانی ان لی باصراتی افضل من امرأة قرینة عن عائشة قالت کان الاسلام قد
 منی گفت بزرگ جد تو ای که در وجود خود را در پیش من ای که از من منی افضل بود از من و منی افضل بود از من
 فرق بین زینب و بین ابن العاص حین اسلمت اکان رسول الله کان لا یقدر علی
 از من منی کرده بود و میان زینب ابوالعاص و فقیه نبی سلام آمد و دیگر بر آینه رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم نمود قادر بر

[illegible]

از ایه حجر علی المسالین اذ ناههم عن عمر بن شعیب عن ایه عن جلداه ان البقی صلی الله
 علیه وسلم فرقی بین علی ابی العاص و عمر بن عبد الجبار و ولدت زینب
 علیه وسلم باکره و زینب مغنوت من ابرو العاص بمهر نو و کما حو و بعد از آن زینب

كالي العاص عليا مات صغيرا وامامة التي حملها رسول الله في الصلوة واستند
 الى ابوالعاص طفلي كتمامه على بود وفات يافت دركم سالكي وپيرشد از زينب بنت علي وآن مستند رسول الله كرويه
 حتى تزوجها عليا بعد موت فاطمة فكانت عنده حتى اميت فخلعت عليها البقرة
 بالملك فخرج كز من علي بعد وفات فاطميس بود نزاد واما انكه وفات يافت على بن نجاح كرويا وبيضا
 ابن زيد فتوفيت عنده وفاطمة تزوجها علي ابن ابي طالب في الاسلام فولدت
 بن زيد بس وفات يافت نزاد واما وكيان وخران او صغيم فاطمة بود وخرج كرويا واولي بن ابي طالب زوارة سلام اليه
 حسنا وحسينا وحمسنا فذهب محسن صغيرا وولدت له رقية وزينب واما
 ابن علي وحمس وحمين وحمس بس وفات يافت محسن وكم سني وپيرشد از علي بن ابي طالب واما
 كلثم فهاكت رقية ولم تبلغ وتزوج زينب عبد الله بن جعفر فثقلت عنده
 فموت بس وفات يافت رقية مثل الزينب وخرج كرويا زينب عبد الله بن جعفر بس وفات يافت زينب
 وولدت له علي بن عبد الله بن جعفر وتزوج ام كلثوم عمر بن الخطاب فوالت
 وپيرشد از علي بن عبد الله بن جعفر وفتح كرام كلثوم عمر بن الخطاب بس وپيرشد از

و فرزند و نعمه الهی صلی الله علیه و سلم روز الفتح توی سینه اش توی و تثنین فی خلافت عثمان
 فرزند و نعمه الهی صلی الله علیه و سلم روز فتح کوفه داشت بسیار سال می و در زمان خلافت
 بالمدينة بعد از آن که بصره احوط الی اسم عبد المنان و هو ابو عبد الله اب النبی علیه
 و درین زمان که یمنی اورفته بود و یمنی از ایشان ابو یوسف نام میبردست و ابو عبد الله پدری علیه
 السلام لامه و عاتکه صاحب الرویا فی بدرا اسمها فاطمة بنت عمر و له من الولد
 السلام بود مادر او عاتکه صاحب الرویا و در بدرا نام از فاطمه دختر عمر و است
 ابو طالب و مات کافرا و عقیل و جعفر و علی و ام هانی لهم صحبة و اسم ام هانی فاخته
 عمر و ابو طالب بر کفر و اولاد ابو طالب عقیل و جعفر و علی و ام هانی از پدری که جعفر است و ام هانی فاخته است
 و قیل هند و جماعه ذکرست فی اولاده ایضا ابو طالب و اسم عبد العزی که ابو ملک
 و گفته شد که بنده است و جعفری ذکر کرد و اولاد ابو طالب را نیز نام ابو عبد العزی است او که در یمن
 الحسن و حمه و من اولاده عقبه و محبت سامع رسول الله صلی الله علیه و سلم
 خوبی روی او و اولاد او عقبه و محبت
 یوم حنین و بدرا و لهم صحبة و عقبه قتلها الاسد بالزور و من ارض السام علی
 و له قتل کرده بود و او را نیز و رستم زور از ملک نام بر
 کفره بد عوة النبی صلی الله علیه و سلم و عبد الکعبه حمل و اسمها المغيرة احمد را خو
 کفر سب و ماکرون رسول الله صلی الله علیه و سلم و یکی از ایشان عبد الکعبه بن عبد مناف و مغیره بن
 العباس لامه العراق و می بدلت که نام کرم قریش و کاتب لهم العات سینه صحبة
 عباس از مادر او بود و عواقب نام نهاده شد باین که از یمن او غنمه بود و در قحط بود و در کوفه میبردست
 بنت عبد المطلب و اسلمت و هاجرت و همی ام الزبیر ابن العوام توفیت
 بدرا و شریکی زان صغیر فرزند المطلب و نام آورده بود و در یمن کوفه بود و از او در یمن سر بر سر است و فاطمه
 بالمدينة فی خلافت عمر ابن الخطاب و همی اخت حمزة لامه عاتکه قیل انهم
 در بدرا و زمان خلافت عمر بن خطاب فان ظاهر خبر و نام او بود و یکی از ایشان فاطمه بنت
 اسلمت و همی صحبة الرومانی بدرا و کاشت عند ابی امیه فولدت له عبد الله
 که اسلام آورد و فان صاحب الرویا و بدرا است و بعد از ابی امیه پس بدرا است و عبد الله
 اسلام و له صحبة و زبیر از فرستة الکبری اری و کانت عند عمر بن وهب فولدت له
 اسلام آورد و بدرا است و همی است از فرستة الکبری بود و نزد عمر
 عمر کان من المهاجرین الاولین شهیدان او قتل باجنابین شهیدان
 عمر و زان مهاجرین سابقین حاضر شده بود و یک نفر کشته شد و مقام خادش

و درین زمان

و درین زمان

فاجتمعوا صغیرا وکبیرا هم و ترکوا ابواب بیوتهم مفتوحة واسواقهم علی حالها حتی یخرجوا
 من جمیع ثغورهم وکلان و اگر باشند در روزی که از راهی می آیند و در آن روز که از راهی می آیند
 المسجد با همه و البقی صلی الله علیه و سلم یقول اوسعوا لمن فیکم که تفرق کنید و هر کس که
 مسجد را از راهی می آید و رسول صلی الله علیه و سلم میفرمود که باید که بیدار بماند و پس خط بخواند
 خطبه بلیغ مطولته تفرق داخل منزلت فاشتد به المرض و لم یخرج الخطبة بعد ما و لما
 برایشان خطب بلیغ و در روزی که داخل شد و حجه خود پس ننشاند با مرض و بیرون آمد بر خطبه خواندن
 حضرت موت کان عنده قدح فیه ماء یدخل یدیه فیه و یمسح وجهه تفرق یقول اللهم
 و هر کس که حاضر شد موت بود و در او یک آب و اقل میکرد دست خویش را در آن و ایستاد و در آن وقت
 هون علینا سکران الموت و لما مات اقتحم الناس حیدر معوا السهره و
 آسان کن بر ما سختیای موت و هر گاه وفات یافت بجم کرد مخلوق و فتنه میکنند
 سبحی صلی الله علیه و سلم سر حرقت ان الملائکه تبته فکلن بعض اصحابه
 بر شعله کرد و بعض از ایشان را

یموت و هشتاد و نه نفر از آن مردگان را که بعد از عثمان
 موت و از ایشان خبر بود و کنگ شد بعض از ایشان پس سخن کردند بعد از وفات و از ایشان عثمان بود و
 ۱۰ بعد از آن مردان من علی و له و فیهم اثنت من العباس و ابی بکر رضی الله عنهم
 شش نفر از ایشان و از ایشان علی بود و از ایشان ستم نفر از عباس و از ابوبکر رضی الله عنهم
 اجمعین تفرق الناس سمعوا من باب الحجرة ذکر و غسله و لا تغسلوه فانه
 اجماع بر آنست که مردان نمیشینند که از وی از روزی که حجه غسل نبرد او را پس بر آن روزی که
 مطهر شد سمعوا صوتا بعدا اغسلوا فان ذلك ابلیس و انا الحضرة عزاهم
 و باینکه هست باز نشینند و از وی بعد از آن که غسل بدید پس بر آن روزی که غسل نبرد او را پس بر آن روزی که
 فقال ان فی الله عزاء من کل مصیبه و خلفا من کل عا لک و در کار من
 بهر چه را بگویم بر آن روزی که از آن تفرق بودت و غلبه کردی خودت و بابت از آن تفرقت
 نائت فی الله و فالتقوه و ایاه فارجعوا فان الحساب من حم الثواب فاحملوا
 پس باز از آن تفرقت و باینکه از آن تفرقت بود پس باینکه مصیبت زد که از آن تفرقت بود پس باینکه
 فی غسله فقالوا لا ندری الحجة و عن ثیابه کما انغسل موتا کما انغسله
 و غسل او را پس گفتند می بینیم که بر نهیم او را از باره چنانکه غسل میدیم چنانکه او را یا غسل بدیم او را
 فی ثیابه فارسل الله علیه النوم حتی ما بقی منهم رجل الا و اضطر لحیته
 در جامه پس فرستاد خدا بر ایشان خواب تا آنکه باقی نماند از ایشان مردی گزیده بود و از آن

السحر و التواب او صلی الله علیه وسلم و کان له اربع ارماع ثلثة

اصابها من سلاح بنی قینقاع و واحد یقال له المسمی و کان غزوة و هی
 یزید که رسید بود و از سلاح بنی قینقاع و یکی از ایشان افتد و بر روی بود نیز خود و کار نیزه و کان
 حر تبه و دن الرمح و کان له صولجان فلما ع لدمه و کان له حضرة

لشتمی و العرحون و قضیب لشتمی الممسوق و کان له اربعة قشی قوس

و برای او چهار کمان گمانی

من شوحط و من یبع و قوس تدعی الکثوم و کان له جعبه و ترس و کان له

از شوحط و کمان نیزه بود و کمانی بود که نام و کثوم است و بود در کمرش و بر بود و دیگر او

لشتم اسیاف ذو الفقار تنقله یوم بدر و هو الذی راى فیہ الروی

نه تیغ که از آن نام ذو الفقار بود و رسید بود و او از تیغ و جنگ بدر و این تیغ است که دیده بود و در تیغ

فانه صلی الله علیه وسلم راى فی ینیت سیف ثلثة قاطها فزمت

پس بر آن دیده بود رسول الله صلی الله علیه وسلم که در تیغ نزد آنها افتاد و بر تیغ آن بود که در جنگ اسلام افتاد

فکان یوم احد و کان قبله ثلثة بن الحجار السمی و ثلثة اسیاف

و بود پیش از آن سه تیغ که رسید بود

اصابها من سلاح بنی قینقاع سیف قلعی و سیف یدعی السیاد یدعی الخف

او از اسلح بنی قینقاع و سیفی قلعی و سیفی یدعی السیاد یدعی الخف

و سیف یدعی المحدث و الخویدع و الرسوت و اخر ورثة من ابیه و اخرقا البقیض

و سیفی بود که نام او مخدوم بود و سیفی بود که نام رسوت بود و سیفی بود که از برادرش و سیفی

و کان لدمرغان اصابها من سلاح بنی قینقاع یقال له السفرة و اخری قاطها

و بود در آن دیده بود که رسید بود و از سلاح بنی قینقاع گفته می شد یکی اسفرت و دیگر قاطها

فضة قیل لدمرغان ذات الفضول دمرعة فضة و یقال کانت عندک دمرع داود علیه

فضة گفته شد که دمرغان بود که یکی ذات الفضول و دیگر فضة و گفته می شد که بود نزد وی دمرع داود علیه

السلام التي لیسها لما قتل جالوت و کان له رابطة مسورة فحلت یقال لها العقاب

السلام و آن زنده آن بود که پوشیده بود از او و دمرع نام گاه از قتل کرده بود جالوت را بود در آن مسورة است

و کان له لواء یضرم نهارا جعلت الا لوت من خمر تبا به صلی الله علیه وسلم

و برای او جامه نیزه می شد و گاهی در روزهای جنگ دیگر هم می پوشید و در روزی که با او و اسلام

و بود در آن دیده بود رسول الله صلی الله علیه وسلم که در تیغ نزد آنها افتاد و بر تیغ آن بود که در جنگ اسلام افتاد

بیا بر یکی اسمعیل است که اعیانگی بود ای دل نیز گزید و مدتی در طبرستان پادشاه بود و ناسیل و
 بوقائل او بسیار است و دیگر علی است که امام عبد العظیم گویند که در سجاده بنیادی بی سوره و مژده ای
 مدتی خلقت از فرزندان اوست و بعضی سادات چنین که جد و دوری همنان اندازند و نند و
 بیوت متغایر زیاده اند است یوم محمد و حاتم و صاحب است و قب و بی عبد الرحمن اشجری محمد ابوطیالان
 بسیار نروید و بنویسد ابو الحسن احمد و برادرش سید طاهر بنی از نسل بیرون بطحان است و راتی الخلیل که با او
 و برادر یکی از ائمه زیدیه است هم از نسل عبد الرحمن است و بعضی گفته اند و سلطنت و بعضی بی رسالت
 و در اکتیو و طبرستان هم عبد الرحمن از امامان بنیادین نیز جامع بزرگ بود و اند محمد عالم حسن رین کمر
 ابو محمد یا بیکم از نسل محمد سنجری اند و بنوشکر و بنوا هم بنی قبیل اند و ابو الحسن محمد که امام حسن بن یزدی
 البکر است از نسل علی بنجر است و داعی الصغیر نیز از ایشان است شعبه دو و یکم مغایر حسن است
 اینج بیکم است و حسن بنی را ابو محمد گفتندی بنیادیت جیل و جلیل بود و او را و طویلان سید که یکی از خزان
 عم و حسین بن علی البغدادی و مدحین و دختر خود داشته فاطمه و سکنه بروی عرض کردند گفت ای پسر
 برادر من بر کدامین بود و دختر کی اختیار کن حسن بنی شرم داشت سر مبارک پیش انداخته و حاضرش شده
 است و حسین گفت تا این نمی توانی فاطمه را اختیار کردم که بسیار عباد من فاطمه است
 و در پس دختر خود فاطمه را بجهنم نمی داد و خدا تعالی حسن بنی را از دختر حسین بسیار داد و بعد از بعضی مدتی
 و حسن شکر ایشان بر همه سادات محمد کرد که مادر من دختر امام حسین است و حسن او و پس و دیگر بوده
 و او و جعفر و مادران آنم و ولد بود سلسله سوی امام ابو سلیمان و از او بن حسن بر جسد منصور و در آنی قتل
 مادرش التجا با نام جعفر صادق نمود امام بن ادرعانی تلقین نمود که در روز استفتاح بحوان تالست از
 لیلان خلاصان بلازم و او آن علما در روز بزرگ و خواست فرزندان از محبس نجات یافته و حال همه و عار و
 استفتاح میخوانند و بدعام و از شهر ریت و عقب و او و از سوی سلیمان است و بنو قاده و در ریت
 و در سانی نعیمین سادات آل طهر و بنی از نسل سلیمان اند و ابو الحسن جعفر بن حسن مرد بزرگ و شریف بود
 و سادات سلیمان از نسل محمد بن سلیمان اند که پسر جعفر است و محمد و یحیی و عبد السلام است و بنو الحسن از اولاد
 و چند و بنو الکیش و در ولایت شام از نسل ابو سلیمان محمد بن عبد السلام اند و ابو جعفر حسن شکر از اکابر و
 خود بوده و ابو الحسن علی عابد از اولاد است و از اولاد علی عابد حسین بن علی شریف صاحب حسن بنی است
 که در زمان ابی خروج کرد و صاحب رات علوی بادی بود و بادی کس فرستاد تا بهر را شهید کرد و از امام
 محمد بنی شکر است که بعد از قتل و توالی است در اصغر از واقع نمود و امام عبد العظیم و ابو الحسن و بنو الحسن
 بودند و عقب ایشان بزرگان خوانند حضرت قدوة الکبری که میفرمود و در اولاد شکر
 بر جعفر میسند و غیر چند که از سادات بنیامان از زمان سادات شکر تا این عصر که بایه سلطنت سلطان
 بر اسم منین بر تعلق شده بهر یک نسبت نامی تازه و متغایر شده می آیند و بنشیند از عقب بزرگ

بنو محمد و بنو حسن بنی

السلام و او را عقب از سر پسر بود محمد و حسین و حسن بنو الفارث و وی از نسل محمد اسحاق اند و خمره بکار
 از بنی وارث بود و اولاد حسن اسحاق در مصر و یمن بود و میمون بن عبید از ایشان است و
 حسین بن اسحاق بکران خاد و اولاد او در قریه مدیسیه اند و محمد و ابی ابن احمد حجازی و نبتای
 عقب از بنی عقب از امام احمد مامون که از جریره حسن و جمال او را محمد و یحیی نام گفتندی عقب از سر پسر بود
 یکی حسین که اولاد او متفرق شد و دوم قاسم سوم علی عارضی و عقب او از و بر سر حسن و حسین و
 اعقاب ابن و دفره و یحیی از ابو السجاء محمد القرب بن ابی طالب حمزه قراب از نسل حسین بن علی
 بن محمد و یحیی است و اولاد او محمد بن حسین که عقب است بجزیره از اولاد حسین عارضی است اما علی
 سر عین کنیتش ابو الحسن است عقب از چهار پسر است محمد و احمد شعرائی و حسن جعفر صغری و جعفر صغری
 عقب از علی پسر است بنو یحیی و الدین و بنو یحیی از نسل حسن از امام احمد شعرائی بنو الحجد از
 اعقاب ویند و صاحب الجاده و حمزه الداعی و ابو الغضائرم از اولاد او ویند و محمد بن علی عارضی اولاد
 او بسیار است متفرق در بلاد و اولاد یحیی محدث و بنو ثوابه بنو الخضر از نسل عیسی روحی که از اولاد
 محمد عیسی بود اما اسمعیل کنیتش ابو محمد کنیتش اسحاق که اولاد امام جعفر بوده و عقب اسمعیل از و پسر
 وی محمد و علی است و عقب محمد از اسمعیل نانیست و جعفر شاعر بنو الفیض از اولاد جعفر شاعرانند و
 و اعقاب جعفر در مغرب بوده اند شعبه چهارم و عقب امام موسی کاظم شصت فرزند بود
 سی و هشت و تشر و هشت و سه پسر از فرزندان وی بعضی از عقب بنو در عقب اختلاف و یحیی
 حالا از نسل پسران است که او را سیزده پسر عقب است و اولاد چهارتن کمتر از انبای وی
 بسیارند و از آن چهارتن متوسط اعقاب پنج تن کمتر اند شرح ایشان بشعبه گفته آید -
 شعبه اول پنج تن که اولاد ایشان قلیل اند عباس و بارون و اسحاق و اسمعیل و حسن اما
 حسن یک پسر داشت جعفر نام و لا حقیقت عقب او معلوم نیست و گفته اند جعفر بن حسن را
 پسر بود و اولاد علی عزیزی از نسل ویند اما اسمعیل موسی را پسر می بود موسی نام و عقب او
 از پسر او جعفر است و بنی ابی الساف و بنو الوارق از نسل ویند اما اسحاق بن موسی را پسر گفتندی
 عقب او از پسر است عباس و اسحاق بن موسی پسر است و بنو الملبوس از فرزندان ویند و محمد اولاد
 او اندکی بودند در پنج و چهارستان و حسن بن اسحاق ابو جعفر صورانی از اولاد او است و بنو
 الوارث از نسل صورانی اما بارون بن موسی گویند از عقب نمانده و بن طباطبای آورده که عقب او
 از احمد بن ندون است و پسر کاظم بن از نسل او است اما عباس بن موسی او را و در غایت قلت است
 و عقب او از قاسم بن یاس بوده که جمعه و نام او متورمان و عقب زیاد است و عبد الله
 و عبید و حمزه اما حمزه ابو القاسم گفته اند و در بلاد محم عقب او بسیارند و از قاسم و حمزه است
 حمزه بن حمزه و عقب است و پنج و بعضی از بلاد خراسان و قاسم بن حمزه را اولاد است و ابو جعفر

بنو چهارم و عقب امام موسی کاظم شعبه اول

بنو دوم

علیه السلام بن شده و بلا مرتبیت اهل اعظم سید اهل قبل ازین سید رضی الله و الدین بوده
بعده نقابت منتقل شد و او را رسیده قاضی شده و از رسیدن کور برادران سید تاج الدین رسید
و از ایشان سید شهاب آمده و الدین رسید آنرا سید محمد و تقدی درین امر خبر و هر که داند نقابتی شده و از
نسبت فرزند اعز قد و آفاق سید عبدالرزاق استغفار کرد و از خبر عن ایشان رسانیده آه که از اسناد
سید از سلسله عبدالرزاق از نقابت سید تاج الدین فرمودند که آری نسبت ما و عقیقه با هم بسیار است
صاحبان میرسد و شرح نسبت او کرده شد چنانکه در طیفه سابق گذشت و بعضی او را دایم در این
بوده اند چهارمین قطعی نسل او بسیار است و منتهی مشهور بایا الحسن علی الدیلمی و عقیبت او از
ابی الحارث محمد است و حسین اشقر و حسن برکه و ابوالقین بکار و ابوالسعادات از نسل ابی الحارث
اند و حید بن حسن از نسل حسین اشقر و این بنیه السدور و شقی از حسن برکه شعبه چهارم در
عقیبت امام علی رضا رضی الله عنه منافق امام ششم و صاحب او انچه بود و در نوکر او انده
نام خواهد شد بقدریک وقت تقاضا کن بنی و در نه سلسله او فرزندش تا کس نخواهد که بکار او
و انحضرت را پس پسر بود محمد و بن و جعفر و ابراهیم و حسین و عقب او از فرزندان بزرگواران مادر کس
محمد تقی است متعصب بحج و در عقب امام محمد تقی از کمال علم و ادب و فضل و کرم که مامون
در وی دیده دختر خود امام الفضل را بوی داده و عجز به بدین فرستاده که ارات و مقامات او
از گذر زلفت و عقب او از پسر بود علی نادوی و موسی برقع الهوی بر قم و رزم و فوات یافت
اولاد او از وضوی گویند پیشتر ایشان بقیم باشند و درین اوقات جمعی متفرق هم هستند و
موسی برقع گفته بود در خالقی که زو ریاست که اولاد من بشهد مقدس ضوی عنی سکا به الحیثه
و السلام بودند و عقب موسی از احد است و ان پسر و میگوید که محمد بن موسی هم متعصب است و انساب
بنی الحسب بدوست است و عقب احمد بن موسی از محمد بن موسی است و بقیه اولاد از نسل اویند که در قریبات
سید بودند شعبه ششم و زو که عقب امام علی نادویست حضرت او را پسر بود و حسن حسین
و جعفر و عقب او از و پسر است حسن و جعفر و جعفر و تقی بن ابوعبدالله است و یکده اب طیف شد
زیرا که بعد از فوت برادر دعوای امامت کرد و او را ابو الکیر بن گویند و میت فرزند داشت و عقب او
از شش فرزند است بعضی متعل و بعضی کنز و ابناهای او اسمعیل حرلی است و طاهر و محی و مصونی
و مارون و شی و ادیس و ناصر و برادر بن محمد ابوالبقار از فرزندان اسمعیل اند و ابوالفتح قائم و قاضی
و ابوالعلی دلال از اولاد طاهر و ابوالفتح نسابه از نسل محی صوفی و انقبای و در هر طایفه و مساوات چند
با و غلام از اولاد مارون بن جعفر اند و محمد نازول که اولاد او را بنی نازول گویند از نسل علی بن جعفر
و اسم گویند و ابی ایشان قاسم بن ادیس بن و قنات و سرور و حنی کعب و مواجد هم از
قاسم ان شعبه هفتم و زو که عقب امام حسن و علی که وی امام یازدهم است نقل باب
امام حسن و علی که وی امام یازدهم است

این سلسله امام علی رضا رضی الله عنه

این سلسله امام علی نادوی است

این سلسله از شیخان است

کمالات او از شرح و بسط مستصر بر چه گویند وصف او در جنب او کمتر بود و اما ستمه از قبایل
 و در ذکر دوازده امام خواهد آمد ان شاء الله تعالی و از راکب پس بود محمد مهدی و پس حضرت قزو
 الکبریا میفرمودند چون در زبان سلطان السلاخین ابراهیم خلد الله ملکه در جوینور این فقیر
 در بلاد اکابر و اما شهرت فخر الشرف قدوم مشرف ساختند چون از حضرت میر صدر جهان از نسب
 بعضی بنو استفسار کرده شد که اسادات مندرجه مجهول النسب میگفتند اما بعضی اسادات را
 بسیار در صحبت نسب ایشان میبالغ میکردند از آن جمله اسادات قصه کشتور اسادات معروف النسب
 و بنده میگویند و از حضرت میر سید ماهر که بخط او در مدفن دارند و اولاد احفاد ایشان در خط
 او ده است و اسادات خط پیرانچرا که این برود و فرقا از یک سلسله و اسادات نواحی جوینور
 که بقبریه مسوده معروف است و اسادات موقع سکندر پور را که گاهی مقدمه بارک حضرت ایشان
 در قرینه مذکور میگذاشتند و چین زیارت فرات اسادات میگفتند که بوی سیادت و طهارت نسب
 از روحانیه اسادات این قصه ظاهر است و پیدا و اسادات بخانه را که در حسب و نسب ایشان یکس را
 سخن نیست و نیست کسر در لطافت او چون به سلسله حضرت میر سید علاء الدین جویری بسیار
 یاکیزه و صحیح النسب است و اسادات که در بعضی قریات هند سکونت دارند و در خط کرده و انکسور
 ازین دو دانند و یک خانواده در سنده است و دیگر اسادات که در اطراف افغان هند منتشر اند و الله
 اعلم بحقیقه اما از سلسله اسادات حسینیہ جماعتی در جوینور و سرها الدین الکسور هستند و این بقرب
 فرزند از ارشد مشهور النسب علی الاطلاق سید عبدالرزاق تحقیق کرده است و در شصت و نهم و در ذکر
 امام محمد بن الحسن که وی امام دوازدهم است کینه او در شهر احوال ابو القاسم نقشبند
 انظر الامیه حجت و قائم مهدی و منتظر و صاحب الزمان و بهر باب ایشان خاتم امیه اثنا عشره است و تحقیق
 است در سر و اب بوقت همین خروج خواهد کرد و اما مذنب ایما اهل ملت و جماعت برانند که مهدی
 آخر الزمان در وقت خویش از سلسله طهارت حیدریه متولد شود و جمعی آثار و امارات در چین ولادت
 ظاهر گردد و همچنانکه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم رانده و در بر سالی شمره دایم از سر
 زند چنانکه تمامی ولایت راجع سکون و اطراف محاطه فیه گردون او بگیرد و سلطنت رانی بکند چنانکه شرح
 بطریق انبساط در لطیفه اول است لطیفه سیخا سیوم و زوکر خلفاء الراشدین و بعضی
 اصحابه و تابعین و امه اشعی عشره آنو بیکر صدیق رضی الله عنه به احوال احوال و افعال وی
 و دلیل نبوت و شاهد رسالت متبوع ولایت صلی الله علیه و سلم و قتی که رسول علیه السلام مامور شد بهجوه
 از جبرئیل علیه السلام بر سید که با من که حجت خواهد کرد و جبرئیل گفت ابو بکر رضی الله عنه از تو روز خدا تعالی
 صدیق الکرام کرد و ابو سعید و انصاری گفته رضی الله عنه که اسلام ابو بکر رضی الله عنه شبیه روحی است
 زیرا که وی گفته است که نبی میش از بعثت رسول صلی الله علیه و سلم و خواب دیدم که نور من سلیم از

و در ذکر دوازده امام خواهد آمد ان شاء الله تعالی و از راکب پس بود محمد مهدی و پس حضرت قزو
 الکبریا میفرمودند چون در زبان سلطان السلاخین ابراهیم خلد الله ملکه در جوینور این فقیر
 در بلاد اکابر و اما شهرت فخر الشرف قدوم مشرف ساختند چون از حضرت میر صدر جهان از نسب
 بعضی بنو استفسار کرده شد که اسادات مندرجه مجهول النسب میگفتند اما بعضی اسادات را
 بسیار در صحبت نسب ایشان میبالغ میکردند از آن جمله اسادات قصه کشتور اسادات معروف النسب
 و بنده میگویند و از حضرت میر سید ماهر که بخط او در مدفن دارند و اولاد احفاد ایشان در خط
 او ده است و اسادات خط پیرانچرا که این برود و فرقا از یک سلسله و اسادات نواحی جوینور
 که بقبریه مسوده معروف است و اسادات موقع سکندر پور را که گاهی مقدمه بارک حضرت ایشان
 در قرینه مذکور میگذاشتند و چین زیارت فرات اسادات میگفتند که بوی سیادت و طهارت نسب
 از روحانیه اسادات این قصه ظاهر است و پیدا و اسادات بخانه را که در حسب و نسب ایشان یکس را
 سخن نیست و نیست کسر در لطافت او چون به سلسله حضرت میر سید علاء الدین جویری بسیار
 یاکیزه و صحیح النسب است و اسادات که در بعضی قریات هند سکونت دارند و در خط کرده و انکسور
 ازین دو دانند و یک خانواده در سنده است و دیگر اسادات که در اطراف افغان هند منتشر اند و الله
 اعلم بحقیقه اما از سلسله اسادات حسینیہ جماعتی در جوینور و سرها الدین الکسور هستند و این بقرب
 فرزند از ارشد مشهور النسب علی الاطلاق سید عبدالرزاق تحقیق کرده است و در شصت و نهم و در ذکر
 امام محمد بن الحسن که وی امام دوازدهم است کینه او در شهر احوال ابو القاسم نقشبند
 انظر الامیه حجت و قائم مهدی و منتظر و صاحب الزمان و بهر باب ایشان خاتم امیه اثنا عشره است و تحقیق
 است در سر و اب بوقت همین خروج خواهد کرد و اما مذنب ایما اهل ملت و جماعت برانند که مهدی
 آخر الزمان در وقت خویش از سلسله طهارت حیدریه متولد شود و جمعی آثار و امارات در چین ولادت
 ظاهر گردد و همچنانکه حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم رانده و در بر سالی شمره دایم از سر
 زند چنانکه تمامی ولایت راجع سکون و اطراف محاطه فیه گردون او بگیرد و سلطنت رانی بکند چنانکه شرح
 بطریق انبساط در لطیفه اول است لطیفه سیخا سیوم و زوکر خلفاء الراشدین و بعضی
 اصحابه و تابعین و امه اشعی عشره آنو بیکر صدیق رضی الله عنه به احوال احوال و افعال وی
 و دلیل نبوت و شاهد رسالت متبوع ولایت صلی الله علیه و سلم و قتی که رسول علیه السلام مامور شد بهجوه
 از جبرئیل علیه السلام بر سید که با من که حجت خواهد کرد و جبرئیل گفت ابو بکر رضی الله عنه از تو روز خدا تعالی
 صدیق الکرام کرد و ابو سعید و انصاری گفته رضی الله عنه که اسلام ابو بکر رضی الله عنه شبیه روحی است
 زیرا که وی گفته است که نبی میش از بعثت رسول صلی الله علیه و سلم و خواب دیدم که نور من سلیم از

وصیت کرد و گفت **ایا لَوِ الْکَلْبُ عَنْ الْهَدٰی وَتَمَسَّكَ بِالْظُرْفَةِ الْمَشْلُوعَةِ وَصَفَّاهُ بِاللَّهِ فَاَعْلَمَ**
 چون کارهای دین را تمام نمودم تا روزی که من بمی جدمین داد که این را باین بنام برسان چون بسلام رسیدم
 رسول صلی الله علیه و سلم معیت شده بودند و خداوند قش بدین من آمدند گفتم در میان شما هیچ امری
 غریب واقع نشده است گفتم کدام امر ازین غریب تر که بایم ابو طالب عمری نبوت میکند نامش نظر بودیم
 چون تو آمدی گفت این کار خواسته که و ایشان را بجهنم که بودی که دم و خبر رسول صلی الله علیه و سلم برسدیم
 گفتند که او در خانه خدیجه است رفتیم و در یک وقت رسول علیه السلام سیران آمد گفتم ای محمد ترا در میان
 اهل نزیانم میگویند و این با او جادو کرده اند گفتم ای ابوبکر من رسول خدا یم بر تو بر میروم و من
 سجد استغاثی ایمان اگر گفتم دلیل تو برین چیست گفت آن شیخ نیروی که درین دیدی گفتم درین بسیار
 مشایخ دیده ام که ام را میگوئی گفت آنکه تو چندینی داده است گفتم ترا باین که جز که ای حبیب من
 گفتم آن خدشته بزرگ که ای از من بانیاز اده است گفتم گفتم آتش که آن که الله الا
اللَّهُ وَ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ پس از پیش وی باز گشتم و میگویم از ایشان دامن تر نبوده بسبب آنکه
 توفیق ایمان یافتیم و در عرض خود میگوید که استب در تفویض امر خلافت بیکبار استخاره کردم
 از حق تعالی و درخواستم که مرا آنچه در رضا روی باشد توفیق دهد گفت میدانی که در روزم نخواهم
 گفت و کدام ماضی و در وقت ملاقات خدا تعالی در روض گوید و فریقین مسلمان در روض جایز بود
 همه گفتند ای نبی صلی الله علیه و سلم پس را در صدق تو شک نیست بگوئی آنچه میگوئی گفت در آخرت خجسته
 بر من خلیفه کرد رسول صلی الله علیه و سلم را بحجاب دیدم که دو جامه سفید پوشیده بود و اطرافها
 آن جامه را من گرد کردم که ناگاه آن جامه سفید بر سر نهادن و خشنود گفت چنانچه نوران مینده
 راضی بود و هر دو جانب رسول صلی الله علیه و سلم و هر دو بلند قد بالا بودند و رعایت حق و جمال
 لباس ایشان از انور و نقای ایشان سرایه سرور پس رسول علیه السلام را سلام کرد و شرف مصاحبه
 خود را شرف کرد و دوست مبارک بر سینه من نهاد و حقائق و اصد طریق که در خود می یافتیم ساکن
 شد و گفت ای ابوبکر استیاق با ملاقات تو بسیار است وقت نشد که پیشانی من در حجاب خندان
 گفتم که اهل من از آن خبر دارند و بعد از آن مرا خبر داد پس گفتم **وَأَسْمُوهُ الْکَلْبُ** یا رسول الله
 گفتم اندک مانده است که وصال بی تو هم فراق است و بعد از آن گفتم خدا تعالی در تفویض امر خلافت
 اختیار داده است گفتم یا رسول الله اختیار کن رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که والی رعیت بسیار
 عامل صادق قوی فاروق را که بر منی است در زمین و آسمان و یا مکرر آن را در کار است یعنی عمر
 بن الخطاب پس گفت این دو مرد وزیران تو اند و روینا وید و کاران آخرت و بسیار سنگان تو اند
 و بر پشت بعد از آن دو مرد مرا سلام کردند و گفتند خلاصی یافتی از گروه و تو صدیقی و اسلمان سعید
 در میان ملائک و صدیقی در میان زمین و صدیقی در میان خلق گفتم یا رسول الله پر رواد من خداست

باو این دو مرد گویا اند که من مثل ایشان ندیدم فرمود که این دو نفر سه کرم خیر خلق یکسان است پس بر سر
 زمین ایستادم و چشاده از آب دیده تر اهل بیت برالین من گزیند عایشه رضی الله عنها گفت بعضی
 گفتند که ابوبکر را در میان شهیدان کنیم و بعضی گفتند که برقیع جرم من گفتم در جرمه خوشی من حبيب خود
 و من میگفتم درین اختلاف بودم که خواب برین غلبه کرد و او از من شنیدم که کسی میداو صلا که حبيب و ابوبکر
 دست را بر دست رسانید چون بیدار شدم همان آواز را شنیده بودم تا غایتی که مردان من در مسجد نشسته
 بودند که حضرت ابوبکر وصیت کرده بود که تا موت ما بر سر روضه بنشیند و ایستاد بر سر روضه و گفت که ای کاش من شنیده
 یا رسول الله این ابوبکر است باستانه خوانده است اگر چه با خدا عزت شود و در گشت ده کرد و در آید و لا
 برقیع برید را می میگویی که چون بوجوب وصیت ابوبکر رضی الله عنه عمل کرده و فرزندان کلمات تمام
 شنیده بود که مرد در درشد و آوازی بر کرد و ندا گوش ایستاد که در آید و روضه حبيب را بوسی حبيب دست نهاد
 روی و سال و عمر و شصت و سه سال وفات نام بردم ماه رجب سنه اثنی و عشرين الهجری در روضه
 سوت فریاد آن خود را بلند و جانگشته رضی الله عنها خائنی می نمود و پسر و دو دختر بود و در حال آنکه در روضه
 عایشه رضی الله عنها ملک خورشید و عایشه رضی الله عنها گفت مرا یک خواب است دیگر کدام است گفت
 قانون من عاید است گمان می برم که دختر خوابد بود و آنچنان بود که چون قانون وی و منبع حل کرد
 دختر آمد امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه رسول مایه اسلام فرموده است که دارم
 سالتی محمد بنی می بودند یعنی حق تقاضای با ایشان سخن میگفت و اگر درین است بجهان کسی باشد
 عمر بن الخطاب است و قیامت یعنی است آنکه ابن عمر رضی الله عنه گفت است که بر سر می بر
 اصحاب سخن میگفتند حکم الهی و افاق سخن عمر زایل شد ابوبکر رضی الله عنه گوید که از رسول علیه السلام
 شنیده ام که میگفتند خوابی که می بود و خوابی که می بود و خوابی که می بود و خوابی که می بود و خوابی که می بود
 این خواب بر گرفت و یک و دو بر کشید و کشید و می شنیدی بودند و ایستاد و در آن وقت که در آن خوابی که می بود
 من برگردان می کشید آن آب بر روی نوی ندیده ام تا بر حوضها آب ساخت و بر مردمان را سیراب
 گردانید و این قول خلافت است و فضایل او بسیار و خواری که بر روی گذشت پیش از حضرت
 عمر رضی الله عنه روزی در میان آنکه میسر بر آمده بود و خطبه می خواند و خطبه که در روزی
 سر بار گفت یا سائر ایته انجیل و بعد از آن خطبه مشغول شد تا تمام ساخت مردان گفتند شما نا
 که عمر و این شده است عبد الرحمن بن عوف رضی الله عنه بعد از نماز بروی در آمده و گفت چه
 بود ترا ای عمر که در میان خطبه آن سخن گفتی و زبان مردم را بر خود دراز کردی گفت زبان
 وقت دیدم که ساریه و قوم او نزدیک کوهی ایستاده و آنجا میگردانید و کافران و مشرکان ایشان
 در می آمدند چون آنرا با دیدم بسیار وقت شد و آن سخن نفتم تا پشت کوه باز نهادم و از شرر
 آتش باز نهادم و گویند که در مدینه تا لشکر گاه ساریه میاید را بخود چون یکجمله برآید ساریه را

عذره بودیم و در آن وقت امیر المومنین عمر فاروق رضی الله عنه

المستأجر (المستأجر) ١٧١٠

گفتند سپیدی زمین تا پیش چنانکه کوهان شیران خود آید بگفتند ای دیگر قیامت آید بگفتند بگویم حق
 انصاف طلب گشته شده است و در روز قضیه وی این آیات میخوانند و گویند که ویرانی دیدید رباعی
 لَکِنَّتَ عَلَى الْإِسْلَامِ مِنْ كَانَ بَالِيَاً فَقَدْ أَوْشَكَوْا هَلْکُوْا وَمَا قَدْ اَمَّ الْعَهْدُ ۚ وَ اَذْ بَرَسَ
 الدُّنْيَا وَ اَتَوْجَهَا ۚ وَ قَدْ لَکُمْ مَعْنٍ کَانَ یَوْمَیْنِ بِالْوَعْدِ ۚ عِصَابَاتِ رِوَالِصُ لَسْتَ لَکُمْ
 عَمِی غَضَبُ اَنْدَ خِرْکَ شَابٍ وَ لَ اَکُلُ الْعَبْوَةَ ۚ آورده است که سلف بکجای من متوجه شدند و ما را محضر
 بود از کوفه که در حق ابوبکر و عمر رضی الله عنهما سخنان بد میگردید و برافروختند که در آن روز
 بنیاد چون نزد یک من رسیدیم فرو دادیم و خطاب کردیم چون وقت کوچ رسید و قوسا حلقم
 و آن کوئی را بیدار کردیم چون بیدار شد گفتند بیهاست من درین منزل از شما باز نماندیم درین وقت که
 بر ایستادیم و دید رسول علیه السلام بالای سرم بود و میگفت که ای فاسق خلافتی را فاسق را خوار گرد
 تو درین منزل مسخ خوابی شد نعمت تو ای بر تو برخیز و منو ساجد بگفت و بای خود را گرد آورده نگاه
 دیدیم که بای انگشتان او مسخ شدن گرفت هر دو بای او چون بای نوزده شدند پس زن انوی او میدید
 نگاه بهتی نگاه وی بعد از آن بسینه وی آغز بر روی بچینه نوزده شد ویرانگر بنیم بالای شتر بستیم و روان
 شدیم و در خوب آفتاب پیشه رسیدیم که نوزده چندا بجای جمع آمده بودند چون آن نوزده آن روز نگار
 دیدیم که بای انگشتان او مسخ شدن گرفت هر دو بای او چون بای نوزده شدند پس زن انوی او میدید
 نگاه بهتی نگاه وی بعد از آن بسینه وی آغز بر روی بچینه نوزده شد ویرانگر بنیم بالای شتر بستیم و روان
 شدیم و در خوب آفتاب پیشه رسیدیم که نوزده چندا بجای جمع آمده بودند چون آن نوزده آن روز نگار
 دیدیم که بای انگشتان او مسخ شدن گرفت هر دو بای او چون بای نوزده شدند پس زن انوی او میدید
 نگاه بهتی نگاه وی بعد از آن بسینه وی آغز بر روی بچینه نوزده شد ویرانگر بنیم بالای شتر بستیم و روان
 شدیم و در خوب آفتاب پیشه رسیدیم که نوزده چندا بجای جمع آمده بودند چون آن نوزده آن روز نگار

[illegible]

در بخش مملکت حصص سلامت آهست یحییٰ رضی الله عنهما
تقسیمات دور ۵

راه میرفت و در جانب دیگر راه میفرستاد تاگاه از راه سیر و رفت و بقضای حاجت مشقت دیدیم
 که جماعت نرغوان علی که در نازاند دگاری خواست تا در خلاص کنیم نرغوان را حمله کردند و با ما گشتیم
 و بسوی او آوردند و گوشت ویرانام بکنند و خاندان استخوانهای او سفید و خرد شدند گرفتند و فریاد
 برداشتم که کسیت از منی بتم که ترک ابو حسان را خج کند حضرت قدوة الکبری میفرمودند که یکی
 از اهل اینده گفته است که یکی از بزرگان اهل نواختن میفرمود که وی را فنی است که شصتین را
 و شصت و سیصد و نواشت میگوید چون آمد و شنیدم بوی بسیار شد یک روز در پیش او نشسته بودم تاگاه
 نسبت ایشان سخنان ناخوش خلق آغاز کرد من از پیش وی مخوم و مخروم را بر خاستم و آن شب بسیار
 مخرومی افطار کردم رسول صلی الله علیه و سلم را در خواب دیدم گفت یا رسول الله فلان کس را می بینی
 که در شان ابوبکر و عمر و جبریل و فرمود که ترا بزمی آید گفت علی یا رسول الله فرمود و باین من آمدم
 و و را آوردم گفت و بر آنجا مان بخواهیدم کار وی امن داد و گفت و مرا کف گفت یا رسول الله
 و بر آن گفتم بسیار و بر آن سوال کردم که گفتن پیش نامری عظیم بود و بر آن گفتم و ای رفیق و بر آن گفتم
 گفتن چون که آمدند گفتن پیش آن جنیت روم و از حالش خبر کنم چون بجلوی رسیدم از خانه او فریاد و
 فغان می آید گفتن چه بود گفت گفتن در پیش فلان کس را بر کشته وی کشته یافتند گفتن و الله من او را میروان
 گفتم چون بر او آمد است گفت تو مان خود را بستان و مرا بگردان و بر آنجا گفتن من گفتم مال خود را بستانیدم
 و بر فرم کرد که آنستین و کتاب فتوحات آورده است که طایفه از اولیاء الله هستند که ایشان را
 رحیمون گویند و ایشان چهل تن می باشند بلی زیاد و معصیان حال ایشان است که در اول روز چوب
 چنان گران میشوند که گویا اسلحه از بالای ایشان نهاده اند بر خود می توانند جبیند از پای توانند
 نشست پای ملک بک چشم را می توانند جبیند در روز اول چوب چنین بمانند و بر روز دیگر بیشتر
 چون شعبان در می آید بسیار شکر و در چاک گویند از مندا صا شدند و ایشان را در چوب شهاب بسیار
 و طلیهای میبارد و اطلاع بر مضیبات می باشد و در شعبان آنها را ایشان سلوب میشود و گاه می باشد که نفس
 از آن احوال را بعضی باقی گذارند و تمام سال و صاحب فتوحات رضی الله عنه گفته
 است که من یکی از ایشان دیده ام و روی کشف روافض گذاشته بودند که ایشان را در صورت
 خاک میدیدی و گاه بودی که روی سوز و آلهال که یکس ندهب و می انداختی بروی گذشتی و در
 رافع اشقی و بر صورت خاک دیدی و بر اطلب و افقی و گفتی تو بکن و بخدای باز کرده که تو را
 آن شخص و تعب افتاد می گردید و در توبه خود صادق بودی و برادر صورت انسان بودی
 بگفتن که راست میگوئی و اگر کاذب بودی همچنان و برادر صورت خاک دیدی و گفتم در رخ میگوئی
 که توبه نکردی و روزی دوم و از عدل شما فیه روی آمد و هرگز یکس از ایشان فهم نکرده بود و از
 طاعت شبیه میفرمودند و فکر و نظر خود را در سب خود گرفتند و نسبت با ابوبکر و عمر رضی الله عنه

در این
 کتاب

اعتقاد بد کرده بودند و در شان علی صلی الله علیه و آله افتخار چون این دو عدول بروی
درآمدند فرمود که ای شما بیرون کنید سبب پرسیدند گفت من شما را در صورت خوک
می بینم و این علامتی است میان ما و میان خداست ای که را فضا و در صورت بمن میباید
در باطن خود از آن مذنب توبه کرد و خدا ایشان را گفت و درین سماعت توبه کرده اند
زیر که درین سماعت شما را در صورت انسان می بینم از سماعتی محبت نمودند و با کلیه از آن توبه
باطله توبه کردند که چهارم و در مناقب حضرت امیرالمومنین عثمان غنی الکندی
کینست وی ابو عبد الله و لغت وی ذوالنورین زیرا که دو دختر
رسول الله صلی الله علیه و سلم در خلع وی درآمد بودند یکی ایداز دیگری اول رقیه دوم
ام کلثوم بعد از وفات رقیه رسول فرمود که اگر مراد خرسیم بودی از ایشان خلع کردی و
گفت اند که بیکس این دولت دست نداده است که دو دختر رسول به خلع وی درآمدند
فضل و ارامت بسیار است منه که روزی یکی از اصحاب بخانه وی میرفت و در راه برنی نامحرم
نخام که چون بخانه وی درآمد فرموده که چه بوده است شما را که یکی از شما بخانه من در می آید
و در چشم وی افزون ظاهر است آن صاحب گفت ای خلیفه رسول بعد از رسول خدای وی
بنازل میشود گفت این وی نیست که نور فرست است و از آنجمله آنست که در این شبی که ما را
آن شهید شد رسول صلی الله علیه و سلم در خواب دید که فرمود ای عثمان پیش از افطار خوابی
که و با هم روز و دیگر گمان خود را بگذاشت که با شما افغان مقابل کنند و حادیت شهادت یافت
یکی از فقات گفته است که در طواف بودم بمینائی را دیدم که طواف میکرد و میگفت خدا مرا بسیار
و گمان ندارم که با من می گفتن سبحان الله و همچنین جاسن چنین میگوید گفتنا من گناهی نعیم
صاد شده است گفت ان کلام است گفت آن روز که عثمان را محافزه کرده بودند من یکی از اصحاب
خود سوگند خوردم که اگر عثمان کشته شود بروی بر بنه وی طبا بنخیزم چون ویرا بکشند در خانه
درآمدیم و سردی در کناره خاتون وی بود صاحب خیم با خاتون وی گفت روی ویرا بر بنه
کن گفت مقصود چیست گفت سوگند خورده ام بروی بر بنه وی طبا بنخیزم خاتون وی
گفتند هیچ گاه سیداری حق صحبت وی هر رسول علیه السلام را و تزویج او مرد و دختر رسول صلی
الله علیه و سلم و تعداد دیگر فضایل وی کرده از شور من شرم دار و باز گرد من بان التفات نمودم
و طبا بنخیز بروی او زدم خاتون وی گفت خدا متعالی گناه او بسیار زد و دست ترا خشک گردانا
والله که من از آنستانه خانه او بیرون نیاده بودم که دست من خشک شد و چشم من کور شد و گمان نمی رانم
که خدا متعالی گناه مرا بسیار زد چون عثمان را شهادت کردند سر در خزان برایم مسجد رسول نوحه میکردند

تذکره چهارم و در مناقب حضرت امیرالمومنین عثمان غنی الکندی

مقبل رضی الله عنه فرموده است که از پنج یکی از اصحاب کرام رضی الله عنهم این قدر فضایل بماند رسیده است
 که حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب رضی الله عنه رسیده چنانکه قدس سره گفته است چنانچه امیرالمومنین
 علی مجاریاتی که با مخالفان میکرد و باز بر او حتی بر کینه از وی بمقتل کردند این علم یعنی علم حقایق
 و تصوف آنچه در لطافت آن بناوردی و در شرح تعرف است که علی بن ابی طالب سرافرازان است
 و در او سخنان است که کسی پیش از وی نگفته و بعد از وی کسی نشا آن نیاورده است مانند آنجا که در وی
 میفرموده بود و گفت سلطونی عباد و ن العرش فان هاتین الموضعین علیهما هذا العا
 رسول علیه السلام فی فستی هذا رقبتي رسول علیه السلام ز قاذ و فکا
 فوالذي نفسي بيده كواذن التوريت والا تخيل ان شيئا كما كوضعت سادة
 فاجرت فيما فيها قصد نافية على ذلك و در آن مجلس مروی بود که و بر و طلب یا می میگفتند
 گفت ایمن و بی عولیه دعوی کرد بر کینه و الرفیع سازم پس بر حاست و گفت حواله ام حضرت امیر فرمود
 و ای بر تو که سوال میکنی از تفرقه و دانی گویی از برای لعنت و در آنای و طلب گفت تو مرا برین و اشتی
 پس بر سید که گفت رأيت ربك يا علي قال ما كنت لا أعبد ربا كذا قال كيف دأبته قال لم
 تراها العيون تبس هدية العيان ولكن رأيت القلوب بجمعها في الإيمان في واحد لا تكذبك
 له أحد لأصابعك له فتد لا مثل له لا يحويه مكان ولا يد أوكه و كمان لا يحويه إلا هو
 و لا قياس يأتك من حول و طلب این سخنها را شنید جیمه و بیوش فنا و چون با خود اندگفت این آیتها را
 عهد کردم که سوال نکنم از یکس رسیدل لعنت و امتحان حضرت امیرالمومنین فرمود که اگر کار بدست توانست سوال
 از کسی بکنی و امام مستغفری رحمة الله علیه در کتاب لائل النبوة آورده است که ملک در وقت
 خلافت امیرالمومنین عمر رضی الله عنه سوالات مشکل می فرست و تفصیل آن در کتاب مذکور است و از ابامیسر
 و بن عمر فرستاد و چون علم را بخواند بر داشت پیش امیرالمومنین علی آورد و امیرالمومنین علی آنرا بخواند
 و در آن وقت قلم طلبید و جواب آنرا نوشت و در پیچید و بر رسول قیصر روم داد و رسول قیصر بر سید
 که نویسنده جواب گفت امیرالمومنین عمر گفت این عمر رسول خداست صلی الله علیه و سلم و دانا و دوی و
 دوست وی و ولادت وی یکم بوده است بعد از حاتم قبل هفت سال و بعضی گفته اند ولادت وی
 و رخا در کعبه واقع است و در وقت بعثت رسول صلی الله علیه و سلم پانزده ساله بوده است
 و بعضی گفته اند سیزده ساله و بعضی ده ساله و بعضی نه ساله و بعضی هفت ساله گفته اند اول آنهم
 این جویری در کتاب صفوة المصنوة آورده است که در سن وی چهار قولست شصت و سه
 و شصت و پنج و پنجاه و هفت و پنجاه و هشت و اندک علم بالصواب گویند که یک و دوازده سال بر وی
 اجتماع کردند و از و حاتم نمودند چنانکه ای مبارک ویران خون آلوده که در دنیا جات کرده که خداوند
 من این قوم را مکر و ممدیام و نیز از این مکر و ممدی از مکر و ممدی از ایشان بازماند و نیز از ایشان

از من بحر کاه منب و پلزم ز دود ویرا کرامت بسیارست منته چون پای مبارک بر رکاب
 نهاد و اختلاص تلاوت قرآن میکرد و چون پای دیگر بر رکاب میرسید و بروایت دیگر تار سیدان بر آب
 قرآن ختم میکرد و اسما بنت عمیس از فاطمه رضی الله عنها روایت کرده که گفت در شبی که علی ابن ابی طالب
 نان زفاف میکرد و از وی خبر رسیدم که شنیدم زمین با وی سخن میگویی بباد و از ابراهیم علیه السلام حکایت
 کردم رسول صلی الله علیه و سلم سر سجده کرد پس سر آورد و گفت ای فاطمه شربت باد من را بیا بکنیزگی
 منسل که بدستی که خداستغالی قضایت نهاد و منوثر بر سر بر خلق و زمین را فرمود که با وی بگوید از انصار
 خود و آنچه بروی زمین خوابد گشت از مشرق تا مغرب لطفست که حضرت امیر المومنین علی چون
 بکوفه درآمد مردم بروی گرد آمدند و در میان ایشان جوانی بود و از شلیقه روی و در پیش وی مقفاله میکرد
 و بانه زننی خواست روزی حضرت امیر نماز بآید و گذارد و بود شخصی را فرمود که بنگاهن موضع رود که آنجا
 مسجد است و در بیروی مسجد خانه و در کان خانه مردی وزنی با هم خجک و زنا می دارند ایشان را این
 مزایا آن شخص رفت و ایشان را آورد و روی بایشان کرده و فرمود که انشب تراغ شاد و از شد
 آن جوان گفت یا امیر المومنین این زن را نخلج کردم چون پیش وی آمدم از وی نه القتی واقع شد
 اگر تو شنیدی باین لحاظ و بر از پیش خود دور کردمی با من آغاز خجک ترا ع کرد و آن زمان که قرآن
 تو رسید پس امیر المومنین علی کرم الله وجهه و اهل آن مجلس کرده فرمود که در این سخنان هست
 که انفس که بان مخاطب میشود و میخواهد که دیگری بشنود و چه نرفته و غیر آن جوان و آن زن نامت
 روی بآن زن کرد و گفت این جوان را می شناسی گفت لی فرمود که من ترا نفیوم چنانکه و بر
 بشناسی مایه باید که منکر نشوی گفت نشود فهمد که تو فلان زنت فلان هستی گفت که قسم و فرمود
 پس عهده داشتی که برو و یکدگر در دوست میداشتید گفت آری فرمود که بدو تو خواست که ترا بوی بزنی
 بدو و از پیش خود بریز و آن کرد و گفت آری پس فرمود یک شب براتی قضای حاجت بیرون
 آمدی و منی ترا گرفت و بوجو حاجت کرد و آن سبق شدی و آنرا با مادر گفته و از پدر پنهان داشتی
 چون وقت وضع حمل آمد شب بود و مادر تو ترا از خانه بیرون برد چون فرزند آمد و برادر خرقة
 پیچید و در مقتضای حاجت مردان گذاشت سگی آمد و بر او بوی کران گرفت سنگی بسوی سگ انداخت
 بر سگ آن گودک رسید و سر شکست مادر تو باره از از بند خود برید و بر سر گودک حبیبه لبست
 پس ویرا گذاشتند و رفتند و دیگر حال ویرا ندانستند که چه شد چنین بود ای امیر المومنین و این
 عزیز من و مادر من دیگر کس نمیدانستی پس فرمود که چون بآید و گفتند قتیله آن گودک را گرفته
 و تربیت کردند تا بزرگ شد و بهنگام ایشان بکوفه آمد و ترا زن کرد پس آن جوان را فرمود که خود را
 برین کن از شکستگی بر سر روی ظاهر بود پس فرمود که این سببست خداستغالی نگا بداشت از آنچه
 و آنرا حرام بود و لعلی آورده اند از ابن عباس گفت که چون رسول علیه السلام روز

از آن جوانی که از خیمه احب علی ابن ابی طالب

از آن است خیمه احب رضی الله عنہ

حدیثی متوجه یکصد مسلمانان گفته شدند و هیچ جا آب نبود رسول و رجوع فرمود آمد پس گفت
 کیت با جمعی از مسلمانان که بغان چاه برود و مشکها پر آب کرده بیاورد که رسول مضامنی
 شنود و برایش تروی برخاست گفت من بروم یا رسول الله و یا جمعی از سفایان رو
 کرد سکه تین الاکوچ گوید بر من بالیشان بودم چون با چاه نزدیک رسیدم آنجا درختان بودند آواز
 شنیدم و حرکات بسیار و آتشها فروخته بی آنکه همه باشند دیدم بر من ترس مستولی شد نتوانستم
 که از آن درختان بگذریم پیش رسول علیه السلام باز گفتم فرمود که آن جماعتی از جن بود که شمار
 نرسانید اگر چنانچه شما میرفتید اینجا که فرموده بودیم هیچ گزندی ب شما نرسیدی سب رسیدن تو
 بر اصحاب غالب شد رسول علیه السلام علی رضی الله عنه را طلب کرده فرمود که باین جماعت
 سفایان بروید و از آن چاه آب گیرید و بیاورید سلمه بن الاکوچ گوید که بیرون آمدم مشکها بر دوش
 داشتم و در دست و علی در پیش امیر رفت و با خود این حذر میگفت اخذوا من الماء فممن ان آمنوا
 عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي اَظْهَرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ
 لَمَّا رَأَى الْوَسْطَى يَأْتِيهِمْ بِالْمَاءِ قَالَ هَذَا مَاءٌ لَكُمْ فَاشْرَبُوا مِنْهُ وَارْتَدُوا عَنْهُ
 نِيْزَ الْجَنِّ اِنَّهُمْ يَسْتَمِعُونَ اَصْوَاتَكُمْ فَانْصَرَفُوا عَنْكُمْ وَارْتَدُوا عَنْكُمْ وَارْتَدُوا عَنْكُمْ
 که از آن گزندی ب شما نرسید چون در میان درختان درآمدیم آتشهای عظیم فروخته بودیم بی
 آنکه بیم باشد و سر نبریده بی بدن و آواز بودند آمدن گرفت چنانکه موش از ابروت میرا موشین حلق
 بر آن سر را میگذاشت و میگفت که در عقب من بیایید و بچپ و راست منگرید که هیچ یاک نیست و بچپ
 وی بر ترم آبان چاه رسیدیم که بود آتش برای این مالک که بود و دو آب کشید بر سران گشت
 و چاه افتاد و از آب جاده آواز شنیده و قهقهه برآمد امیر المؤمنین علی گفت کیت که از بارود و از شکار
 دو بیاور و اصحاب گفتند که طاعت نیت که از آن درختان بگذریم امیر المؤمنین علی میز بر میان بست
 و بچاه فرود آمد و آواز خنده و قهقهه که می آمد زیاده شد چون میان چاه رسیدای بلغزید و بقیه غلغل
 و دلوله عظیم از چاه برآمد و آوازی گویا که کسی خنقی کرده است نگاه امین را کرد و الله اکبر الله اکبر
 الله اکبر انما عبد الله وانا اخ رسول الله مشکها را فرو گذازید مشکها پر کرده و بر پشت و یکیک
 بالا آورد و بخوانان وی و مشک برداشت و هر کس یک یک مشک برداشتند چون بان درختان
 رسیدیم آنجا بده و شنیده بودیم هیچ واقع نبود چون نزدیک آمد که از درختان بگذریم آوازی بگشتن شنیدیم
 که بالقی درخت رسوا و منقبت علی خواندن کردند و علی در پیش امیر رفت و حذر میگفت پیش رسول
 رسیدیم علی تمام قصه بر عرض رسول علیه السلام رسانید گفت آن طاقت عبد الله و آن جنی که شیطان مضام
 صد نفر را در کوه صفاکشت در رسا و ترف الفوا که نصف او در مناقب اصحاب و بعضی واقع شده است

حدیثی متوجه یکصد مسلمانان گفته شدند و هیچ جا آب نبود رسول و رجوع فرمود آمد پس گفت
 کیت با جمعی از مسلمانان که بغان چاه برود و مشکها پر آب کرده بیاورد که رسول مضامنی
 شنود و برایش تروی برخاست گفت من بروم یا رسول الله و یا جمعی از سفایان رو
 کرد سکه تین الاکوچ گوید بر من بالیشان بودم چون با چاه نزدیک رسیدم آنجا درختان بودند آواز
 شنیدم و حرکات بسیار و آتشها فروخته بی آنکه همه باشند دیدم بر من ترس مستولی شد نتوانستم
 که از آن درختان بگذریم پیش رسول علیه السلام باز گفتم فرمود که آن جماعتی از جن بود که شمار
 نرسانید اگر چنانچه شما میرفتید اینجا که فرموده بودیم هیچ گزندی ب شما نرسیدی سب رسیدن تو
 بر اصحاب غالب شد رسول علیه السلام علی رضی الله عنه را طلب کرده فرمود که باین جماعت
 سفایان بروید و از آن چاه آب گیرید و بیاورید سلمه بن الاکوچ گوید که بیرون آمدم مشکها بر دوش
 داشتم و در دست و علی در پیش امیر رفت و با خود این حذر میگفت اخذوا من الماء فممن ان آمنوا
 عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي اَظْهَرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ
 لَمَّا رَأَى الْوَسْطَى يَأْتِيهِمْ بِالْمَاءِ قَالَ هَذَا مَاءٌ لَكُمْ فَاشْرَبُوا مِنْهُ وَارْتَدُوا عَنْهُ
 نِيْزَ الْجَنِّ اِنَّهُمْ يَسْتَمِعُونَ اَصْوَاتَكُمْ فَانْصَرَفُوا عَنْكُمْ وَارْتَدُوا عَنْكُمْ وَارْتَدُوا عَنْكُمْ
 که از آن گزندی ب شما نرسید چون در میان درختان درآمدیم آتشهای عظیم فروخته بودیم بی
 آنکه بیم باشد و سر نبریده بی بدن و آواز بودند آمدن گرفت چنانکه موش از ابروت میرا موشین حلق
 بر آن سر را میگذاشت و میگفت که در عقب من بیایید و بچپ و راست منگرید که هیچ یاک نیست و بچپ
 وی بر ترم آبان چاه رسیدیم که بود آتش برای این مالک که بود و دو آب کشید بر سران گشت
 و چاه افتاد و از آب جاده آواز شنیده و قهقهه برآمد امیر المؤمنین علی گفت کیت که از بارود و از شکار
 دو بیاور و اصحاب گفتند که طاعت نیت که از آن درختان بگذریم امیر المؤمنین علی میز بر میان بست
 و بچاه فرود آمد و آواز خنده و قهقهه که می آمد زیاده شد چون میان چاه رسیدای بلغزید و بقیه غلغل
 و دلوله عظیم از چاه برآمد و آوازی گویا که کسی خنقی کرده است نگاه امین را کرد و الله اکبر الله اکبر
 الله اکبر انما عبد الله وانا اخ رسول الله مشکها را فرو گذازید مشکها پر کرده و بر پشت و یکیک
 بالا آورد و بخوانان وی و مشک برداشت و هر کس یک یک مشک برداشتند چون بان درختان
 رسیدیم آنجا بده و شنیده بودیم هیچ واقع نبود چون نزدیک آمد که از درختان بگذریم آوازی بگشتن شنیدیم
 که بالقی درخت رسوا و منقبت علی خواندن کردند و علی در پیش امیر رفت و حذر میگفت پیش رسول
 رسیدیم علی تمام قصه بر عرض رسول علیه السلام رسانید گفت آن طاقت عبد الله و آن جنی که شیطان مضام
 صد نفر را در کوه صفاکشت در رسا و ترف الفوا که نصف او در مناقب اصحاب و بعضی واقع شده است

چون بموجبی از حضرت قدوة البری استفسار کردم فرمودند که هر که سخن در مناقب خلفاء الراشدین
 بر پنج اهل سنت جماعت گوید بر بحر فی صدر برده آرد کرده باشد و بمقدار حروف حج گزارده باشد و از قضا
 منفذ از باب عصیته و اصحاب حیدر جزو او کا مناقب مکار و مناصب دیگر نیست یکی در خطبهائی خواند
 کرده بر صد و واقع بنده و گفته گویای منیم علی از ابن عباس که در بر منی گفتند همچنانکه شتر از قربانی میکند
 فوت آن ندارد و از خود آن قرار دفع کند و ای بروی چه خطبه ها است در میان آن قوم سیب آنکه
 امروز بر سر و در گذار خود را گذاشته است و روی بدین کرده بعد از آن هم در خطبه گفته است که اگر خواهم
 شما را خبر دهم از نامه های ایشان و کینه های ایشان و میله های آنان و موضع قتل آنان روزی
 عبد الرحمن بن عوف را که قاتل می بود در مسجد کوفه دید با نفس خود مخاطبه باز کرد و گفت میت است
 و صیبا و یلک الموت و حال الموت لا قیام و تخرج من الموت و او صل بود و یک بعد از آن
 ویر طبلید و گفت ای رسولم در ایام جاویدت و در ایام صبیح لغتی داشته گفت بنمیدام گفت ترا
 بیج و ای پیروم بود که ترا ای سنی و ای عاقر تا وصل می گفت گفت بی بود و حضرت امیر خاندن
 میفرمودان گفت دو تا حضرت رسول علیه السلام را خواب دیدم گفتم یا رسول چه جنبتهای خاصه نمائند
 تو بمن رسید فرمود که بر ایشان دعا کن خداوند امر من بر ایشان غوس و در تراز من بر ایشان نگار
 و در همان ایام شنیدم چون حضرت امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه و فای یافتند منم که قاضی سیگو بیرون
 روید و این بنده خدا را بنگارید پیروان فیم از در رسد و در پی برد که محمد علیه السلام در روز ستم
 و علی شهادت شد چنان است او که تواند کرد که دیگری گفت هر که سیرت ایشان در روز دیر و در آن
 چون آواز ساکن شد و آمدیم ویر غسل کرده و در کفن پوشیده و چیده و فیم بر و نگار که اویم و فرمودیم
 ثبت کرده بود که چون بمرم بر سر برین برید و بغزین رسانید که آنجا ساکنی سفید و امید یافت که
 از آن نور درخشان باشد آنرا بکنید که آنجا کشادگی خوابید یافت مراد را با و فن بکنید و موضع قبر و بر
 زمین هموار کرده بودند و ستور ساخته روزی مارون رسیدند سکا کسان بنا حیره بن رسید با جوان پنا و فیم
 بر دند بر چند جریغ و باز بر ایشان انداختند و سکا را بر سر ایشان سردا و دند با و دند با گشتند و بر ایشان
 در نیامدند و بعضی از پیران خویش پرسیدند که شروی چیست گفتند از بر رنگان بجا چنین رسیده است که قزاق
 المؤمنین علی انجاست مارون رسیدند از قبول کرده نازده بود و بر سال بزیارتش می آید از فراس بن عمر آورده
 است که ویر و بعد رسول علیه السلام هم صد علی حاضر شد رسول علیه السلام پوست میان دو چشم او را گرفت
 از موضع اسیر و می سوزی بر داشت چون سوزی خاکیست و آن روز که خارج بر امیر المؤمنین فرمود که نازده
 با این موافقت کرد آن سوزی از پانی و بی بخت و از الزان جری منجمید پیش ویر و نازده

شد که بر علی رضی الله عنه خروج کردی تو بگرد و مانند پدر او روانان بوی بریشانی وی برست و او می گوید که
 من آن موقعی را دیدم پیش از آنکه بریزد و بعد از آنکه بچینه بود و بار واقع شد که می از میان گفت که بشی
 قیامت را بخواب دیدم بچینه خلائق در حسابجا دهنه حاضر بر طر رسیدند و از اینجا بگذشتیم ناگاه دیدم که رسول
 علیه السلام بر کتار حوض که توست حسن حسین مردم را آب میدهد پیش ایشان رفتم که مرا آب میدهد اند
 بر رسول علیه السلام آمدم که یا رسول الله ایشانرا بگوئی مرا آب و بنده فرمود که ترا آب بخورند و او گفت من سوا گفت
 و همسایگی تو تحقیق هست که علی را مانع میگوید و تو را منع میکند لیکن گفت می ترسم که او بزرگ جله است میاد
 قصد خرم کند رسول علیه السلام کار وی برهنه بن داد و فرمود که برو و در پیش هم در خواب و بکنتم و گفت
 کردم آنچه فرمودی گفت آب بده ای حسن حسین و مرا آب یافتم و خودم میداشتم و وضو کرده و بمن از
 صبح شام خال نمودم چون گوش نهادم آواز نام از خانه کسی می آمد چون گفتش کردم گفتند فلان کسی را بر سر
 خواب کشته یافتند جمعی را همسایگان را از رفتن بهمت خون اندام میکردند و فرم بجایم فرغ کردم من کشته شدم
 و باجر یک یک سبع عالم رساندم وی هم تصدیق کرد و همسایگانرا از این تخلص داد و امثال این بسیار سخنان
 است که اختصار کرده شد امیر المومنین حسن بن امام دوم است از ائمه اثنا عشر و کنیت وی ابو محمد
 و لقب رقیب و اوست قی در مدینه بود در سن ثلاثین هجری تیریل علیه السلام نام پدر
 اکبر و جواد اول و روح الامین و سروش نام وی پدر پیش رسول علیه السلام او در بر قطعه از حری بنشیند و بپایه
 ترین مردم بر رسول علیه السلام از سینه نعلین و روی میر مومنین ابو بکر امیر المومنین حسن را بدو رس گرفته
 بود و سوخته میخورد و کاین بر شیبی است علیه السلام علیه و سلم بنشینه علی رضی الله عنه و علی آنجا نشاءه بود و
 جسمی نمود و از وی می آرد که پیشتر حج با پی پیاده گذارده بود و حالیکه بجا بادی می کشیدند و در حصار
 که روزی رسول علیه السلام میر برآمد و حسن بن علی بادی بود گاهی مردمان نظر میکرد و گاهی بسوی می میگفت
 این بر سر من سید زود باشد که خدا بیغالی اصلاح کند بواسطه او میان و دیگر و از مسلمانان و این اشارت با
 که حاوی میر داشت که امیر المومنین حسن دشمن دارترین مردمان است و گفته را چون امیر المومنین علی نهیدند
 حاوی با امیر المومنین حسن و حسین و در مصاحبه کرده عهد بست بر آنکه اگر وزیر اخوانی علیه علیه امیر المومنین حسن
 باشد بعد از آن امیر المومنین حسن خطبه خواند گفت ای مردمان من همیشه بودم که گفته کرده و هشتم امروز
 مصاحبه کردم و این کار را میگویند شما اگر حق می بوی رسید و اگر حق من بود بوی بخشیدم از جهت اصلاح
 است رسول خدا استیاری ترا و الی بر سختی می معاویه را از برای خبر که دانسته نزدیک تو را از برای خبر که دیده است
 در تو و آن آذری که گفته و گفته و گفت که از این پس از من فرو و تو یکی از حاضران عباس و وی بوی کرد
 و گفت یا مسعود و حوكم المسالمین با معاویه بیعت کردی و اهل را بوی که داشتی امیر المومنین حسن گفت
 خدا بیغالی که بنی امیه را رسول علیه السلام فرمود دید ایشانرا که بنبروی بالا میر و ندیدی بعد از دیگری این بر سر

در کتب حوائج

در کتب حوائج

در کتب حوائج

و شواراه خدا بجای خود فرستاد و اما اهل بیابان الموصلی بی اجتهاد و اما از کلاه بی لایه القدر و اما در یک
 رابله القدر لسته القدر خیرین الف شهر ادا الف شهرت ملک بنی امیه است را و می میگویند که مدت
 ملک آنست ترا حساب کردم هزاره بود و آورده اند که چون من این کار را میآید و گذشت معاویه گفت ای
 ابو محمد خوبی و جافرو می کردی که برگشتی من روان مردی مثل آن جافرو می کردی ابو سریره رضی الله عنه
 میگوید که یک شب حسن بن علی پیش رسول علیه السلام بود و در بسیار دست میداشت و برافرومود و که
 پیش او خود بر و من گفتیم همراه او بروم فرمود که فی ناگاه برقی از آسمان آمد و در دوشی آن بردفت
 ناپیش او خود رسید حکایت بعضی از موضع آورده اند که در مواسم حج که میزد و سکیم رفت بای بنی
 وی و دم کردی از مولای وی گفت که تکی چندان سوار شوی که ورم بای تو فرود شید از آن توین کرد و گفت
 جل بمنزل برسی ترا سپاهی پیش خواهد آمد که مقداری روغن خواهد داشت از ری روغن بخور و کاس عین
 مولای وی گفت پدر و مادر من فدای تو بود و هر چه منتری کسی ندیده ام ویران دوانست و ریزیل از بنی
 خواهد بود و فرمود که خواهد بود چون بمنزل رسید سپاهی پیدا آمد فرمود آن سپاهی که میگویند که برود و از وی
 روغن بخور و من بوی و دم چون آن مولای پیش آن سپاهی آمد روغن علیه گفت ای خدام این را از بر سرستی
 که میخوری گفت از راه حسن بن علی گفت مرا پیش وی ببر که من مولای ویم چون پیش وی رسید گفت من
 مولای توام و من نیگیرم و لیکن خاتون مادر او زده گردانست و عاکن تاندا می ملاز و بیری تمام اندام
 برده فرمود که بمنزل آید باز گرد خدا بیغالی چنان بیری که خواستی داده وی از شیع من خواهد بود چون
 سپاهی بخانه خود باز آمد حالت چنان دید که فرمود ۱۰۰۰ از خوارق عادات بکرات وی بر سر
 نیست که استسکان روان را آورده اند که ویران بر دادند و در وقت وفات امیر المؤمنین حسین بن
 الله عنه بر سر بالین وی بود و فرمود ای برادر بر که گمان داری که ترا زنده داده است گفت برای آن می
 برسی که ویران کنی گفت آری فرمود اگر آنکس باشد که گمان میبرد باشد و محال خدا بیغالی سخت تراست
 و آنرا نشد و دست نمیدارم که گمانی سازد برای من بکشد و شهوانست که خاتون ویران بر داده است و وفات
 وی در اوایل جمیع الاول شصتین بن اجمعه النبویه بوده است امیر المؤمنین حسین و بی امام سوم
 است از ائمه اثنی عشره و ابوالفضل است کنیت وی عبد الله است و طبق وی بنید و میرد ولادت وی
 مدینه بوده است در روز شنبه چهارم ماه شعبان سنه اربع مئو و گویند که متعلق به شش ماه و پنج روز و شش ماه
 نیامده است که وی و یحیی بن زکریا علیه السلام در میان ولادت امیر المؤمنین حسن رضی الله عنه و عاقل فاطمه
 رضی الله عنها امیر المؤمنین حسین بن علی علیه السلام ویران حسین نام نهاده و ویران جلالی
 بوده چون در زکریا کشتی فریاض حسین در برین خساره او بوی راه بر فندی و ویران بنیابانها نشاء است
 رسول علیه السلام چنانکه امیر المؤمنین حسن از بیابان بفرق رسول علیه السلام فرموده است که حسین از من است

در روز شنبه چهارم ماه شعبان سنه اربع مئو

ومن از حسین خدا دوست دارم و آنکس که حسین دوست دارد و حسین سبط است از سبط و
 روایت کرده اند که حسن و حسین رضی الله عنهما پیش رسول علیه السلام گشتی میکردند رسول علیه السلام
 گفت حسن را که بگیر نام حسین را فاطمه گفت یا رسول الله بزرگ امیکو می گویند و نام خود را رسول گفت
 انیک جبرئیل میگوید حسین را که بزرگ است و روایت کرده اند از امام الحسین که گفت که پیش رسول علیه
 السلام آمدم و گفتم یا رسول الله خوابی دیدم دام از آن ترسیده ام رسول علیه السلام فرمود چه دیدی
 گفتم پاره از آن تو بریده و در کنار من نهاد و اند رسول علیه السلام فرمود که نیک دیدی فاطمه را
 و در کنار تو باشد بعد از آن امیر المؤمنین حسین در وجود آمد و روایت کرد که روزی رسول علیه
 السلام حسین رضی الله عنه را بر آن است خود نشاند و بود و بر خود را بر آن چپ خود جبرئیل
 علیه السلام فرو داد و گفت خدا تعالی این بر تو را بر این تو جمع نخواهد کرد یکی را از تو باز خواهد
 آید و تو را اختیار کن رسول فرمود که اگر حسین فوت شود بر فراق او بم جان من بسوزد و هم جان
 علی و هم جان فاطمه و اگر ابراهیم برو و بیشتر در دین جان من باشد من الم غولین را اختیار کنم و الم انش
 بعد از سه روز این واقعه را بریم وفات یافت بر گاه که حسین پیش پیغام بر آمدی و بر او سره دادی و گفتی
 اهل و سهلا و مر حبا من خدیه بانی ابراهیم ام سلمه گفت که شبی رسول از خانه من بیرون رفت و بعد از آن
 در بیابان ایستاد و بخارا آلوده و خیزی در دست گرفته گفت یا رسول الله چه وقت است که از تو مش
 میکنم فرمود که امشب مرا بموضع برو و از عراق را سرگردان بر جای قتل حسین و جماعتی از فرزندان
 من بمن نمودند و خونهای ایشان را بر سید اشتم می چیدم اینست و در دست من دست بکشاد و گفت این
 را بر سید من نگاه دار من آنرا ستم خاک می بود من آنرا در سینه کردم و سر آنرا محاکمات حسین بن
 علی بسفر عراق بیرون رفت آن سینه را بر سر و بر سر و بر سر می آوردم و نگاه میکردم می گریستم چون
 برسم حرم رسیدم نگاه میکردم برقرار خود بود و باز در آن نگاه کردم آن خاک سینه خون تازه گشته
 بود و اینست که ویرا کشید بسیار گریستم اما خود را فرود گرفتم و دشمنان زو و شهادت کنند چون خیزشاد
 وی آمد موافق بمان و زو و نهادهای وی در روز عاشورا زو و حبه شهادت و شهادت من الهجرة و دست
 عمری بخانه و هفت سال و پنج ماه و آنرا شسته رضی الله عنه آلوده اند که روزی رسول الله علیه السلام
 نشست بود و با جبرئیل حسین بن علی را نشان بر آید جبرئیل پرسید که این کس رسول علیه السلام فرمود که این
 بهترینست و در این کناره خود نشاند جبرئیل گفت زو و باشد که و بر کشید بید که ویرا کشید بر کشید گفت از است جبرئیل
 انشاد کرد و دیگر برادر قدری خاک سرخ گرفت و بر سر علی علیه السلام و گفت که این خاک منقش نیست
 از امام زین العابدین آورده اند که در وقت توجیه که در هیچ من از فرود آمدیم و کوه کردیم که این را از این

چون در قیاق و معارف و وقایق حکم که بر زبان مبارکی گذرانید و اندیشه است و در کتب
 این اسلام سطوح اخبار و زکرات و ذوق عادات اقتضای روح و این جوری در کتاب خود آورده است
 که در موسم حج در یک یوم نماز دیگر نذر و کعبه قبلیس بالاخرم دیدم که مردی شسته و غاسکند گفت
 یا رب مگر چند آنکس منقطع شد یا درگاه مبارکگاه گفت بچنان نفس منقطع شد یا رب رفت
 و بچنان شد یا ربی سخن گفت باز از حکم آنرا چنین گفت پس گفت بفرموده الهی از این سخن من
 هذیه الغیب اللهم و آن نزدی قد اخلصنا بغيره و تمام کرده بود و سله انگور و دو بر تو بر و خا
 و در وقت غیر از آنکه میفرمودی آوردند گفتم شریک تو ام گفت یا رب گفت تو و ما میگردی و من آمین
 میگفتم گفت پیش آنی بوج و خیره کن انگوری بود که دانه داشت و بر گز مثل آن خورده بودم و چند
 که خوردم سله خالی نشد باز از گفت که گفتم گفت نهان شو که پیش تو نهان شدم بپوشید که از اسراخت
 و دوم را بی بر و کعبه که در بر داشت گرفته روان شد و من بعقب آدم شخصی آمد گفت اکسبی که سالک
 الله یا ابن رسول الله و آن بر دهنه را بوی و از چون تحقیق کردم بعقب محمد بود موسی بن جعفر
 المدینه وی نام هفتم است کینت وی حسن است ابو ابریم نیز و یکم ذلک ایضا و لقبی کاظم و انا
 لقبی باکظم و انظر طایفه و میاوزه المفسدین و ادروی ام و ولد بود حمیده بر بریده و ولادت
 در موضع ابو دیمان که مدینه یوم الاحد صبح لیال خلون من صفر سنه ثمان و عشرين و مائة و اول بار بود
 منوره و بر از مدینه پیدا و آورد و عیس کرد و بنی امیر المومنین علی رضی الله عنه در خواب دید یا محمد
 قهل عیستم ان کونیکم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم و یسع گوید که من شب بود
 که مرا طلبید پس بی زحمتم شنیدم که این آیت را سمعنا یا وازی خوش گفت مالی بود و موسی بن جعفر انبار و
 و بر محافظه کرد و پیش از خواب را بوی گفت پس گفت حج توانی که مرا این گروانی از آنکه زمین و فرزند از
 خرق کنی فرمود که و الله بر گزیده ام و در نشان من نیست که بکنم گفت است میگوئی پس بیج را گفت
 و بر کرده هزار دینار بدیده ساختگی و می کن تا بدیده رو و بر بیج گفت که هم در شب کاروی ساختم و بر
 روان کردم از خوف آنکه مبادا المعنی پیدا شود و با امام بشد و بدیده بودم بار شد و بر آمد
 طلبید و عیس کرد و مانت فی حبس هارون و کثرتید بیعدل اذ یوم الخمیس خلون
 من رجب سنه ست و ثمانین و حیاته من الهجرة و قروی در بغداد است گوید و بر می
 ابن خالد البرکی در طب زبرد و و بر فرموده باروان الرشید آورده اند چون حویر از بر و اند فرمود
 که امر و مرا زبرد و او را از فر دابر من ظاهر خواهد شد بدن من زرد میگرد و پس نصفی از وی سرخ
 خواهد شد پس فرمود اسبابه خواهد گشت انگاه خوابم و چنان شد که فرموده اند و در کتب معتبره از شقیق
 بنی حمته المد علیله روایت کرده اند که وی در سفر حج بفارس رسید جوانی دیدم که بزرگی گندم کون
 بر جامه های خود پشمینه پوشیده و شعله در کف خود زده و عین در پای کرده بیان مردان بر و نه

حکایتی بدیدم فقون و کان ابو موسی الکاظم رضی الله عنه ادعوا الی الامام الرضا و اذا سئل
 عنک راضی شدند و موافقین بودند و پدر او موسی کاظم رضی الله عنه بخواند کتبش را و قویک خطا میکرد
 قال یا الحسن بن الحسن
 ولادت وی در این بزرگوار است روز چشمنده یازدهم ربیع الآخر سه شنبه ثلاث و خمین و اربعه بعد وفات جد الصادق
 رضی الله عنه سنین و قیل چیز ذلک وفات دی و ولایت طوس بود و ده است و ده اسمایه منها
 زهرا و طاهر و سمانه و ام البنین و استعلا و اسمها علی بن محمد گویند که وی کنیزک حمید بود و مادر کاظم رضی الله عنه
 بنی حمیده مصطفی صلی الله علیه و سلم را و خواب دید که فرمود و بخندیدم سر خود موسی بن جعفر که زود باشد که از و
 فرزندی بوجود آید که بهترین اهل زمین باشد و از ام رضا علیه السلام روایت کرده اند که گفت چون برضای من
 شد برگزینم و نقل حمل و زینا فتم و در روز نهار شکوه از او ترویج و بتلیل می شنیدم مولی و بیت بر من غلبه
 میکرد و چون بیداری شدم بچ او از منی آمد و در زمان ولادت و تنها بر زمین نهاده و روی با مسکن کرد
 و لب می جفتانند چنانکه کسی سخن نگوید و مناجات کند و یکی از خواص کاظم رضی الله عنه جنین بر زوایت
 که است روزی مرا کاظم گفت که بچ داشت که از آنجا حرام مغرب کسی آمده است گفتند که ای
 و از شدم و رفتم آن مغربی رسیدم مفت کنیز که در آن کرم از قبول نکرد فرمود که دیگر
 بر من گفت و اگر بخندد است که کنیزکی دیدم است سر خود و در این بین کنیز قبول نکرد و در
 و دیگر فرستاد و گفت و برگوی غایت من وی است که که بدانم خبرش می فرم گفت که رسید
 و چندین که گفتم با بچه گفتم خریدم گفت تو فرو ختم ما بگو که آن مرد روی باقی بود گفتم که گفتم
 ارباب ما شتم که ای ابا قحطی بنی ما شتم گفت پیش این منیدام گفت که کنیزک گفتم ترا جبری
 گفتم چون این کنیزک از اقامت بای و مغرب خریدم زنی اهل کتاب مرا دید گفت این بیت گفتم این
 کنیزک است که از برای تو خریده ام گفت این کنیزک از آن قبیله نیست که آن تو باشی باید که این کنیز
 بهترین اهل ارض باشد که از وی و از آنکه مدتی فرزندی آید که از شرق تا غرب عالم مثل وی نباشد
 را وی گوید که چون ویرا آوردم اندک روزی بگری پیش وی بود که رضای حق الله عنه تنوله شد غلب
 موسی کاظم رضی الله عنه قال دایت رسول الله صلی الله علیه و سلم و الا نام و
 موسی کاظم رضی الله عنه گفت دیدم رسول الله صلی الله علیه و سلم در خواب و
 امیر المومنین علی رضی الله عنه معه فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم علی ابن ابی
 امیر المومنین علی رضی الله عنه بهر او بود پس گفت رسول الله صلی الله علیه و سلم علی کبر تو می
 بنظر بنور الله عنه و جیل وینطق بحکمته بصیب و لا یخفی و یعلم و لا یجهل قدا و علما
 بیند از نور خدا و غر و جیل و طاق میشو و از حکمت او صواب میکند و خطا نمیکند و میدان علم را و جلیل میکند
 و یکی چون مومن و پیراوی عهد خود ساخته هرگاه که قصد ملاقات مومن کردی تا توان و صاحبان استقبالن
 وی کردی و پرده را که بر درگاه مومن آویخته بودند با لاسا خفتی تا وی بر آمدی و آخر الامر بنام

بنعم علی بن امام محمد باقر که در شش سالگی گذشته اند بششم عبد الله بن جعفر صادق که در سه سالگی گذشته اند
 * * * * * بنهم نجی بن اودی بن امام جعفر صادق که در سه سالگی
 گذشته اند و هم صلح بن محمود بن موسی کاظم که در هفت سالگی گذشته اند و هم طیب بن امام موسی کاظم که در
 هفت سالگی گذشته اند و از هم جعفر بن امام محمد تقی که در چهار سالگی گذشته اند و هم جعفر بن امام حسن عسکری
 که در یک سالگی گذشته اند و هم قاسم بن امام علی نادی که در سه سالگی گذشته اند و هم اولاد دیگر که گفته
 آیات الله تعالی سید بن عمر بن زید بن نقیل رضی الله عنه وی از عشره مبشره است که رسول علیه
 السلام در ایشان تبارت بدخول بهشت کرده آورده اند که زنی حضرت اصحاب آمد و از سعید شکایت کرد
 که زمین من بخصب میگردد و خانه می سازد و صحابه سعید بن وی گفتند فرمود که سمعت رسول علیه
 السلام یقول من اخذ شبرا من الارض بغرفه بطوق الله يوم القیامه من سبعین
 ساله بر او * * * * * از زمین بر تاختی طوقی خداوند انداخته اند و در هر سال
 بعد گفت اللهم این کانت لذت علی سعید فلا تمیتا حتی یعمی بصرها و یعمل منها فیها ان جبر
 باطله ای که روح بسته بر سعید پس سرانجام آنکه نابینا شود و چنانچه او زنده بود و بعد از آن
 بان زن رسانیدند بدو و او را سعید رضی الله عنه حبل کرد و برای خود و کارهای بنیامان بدان برآمد که شود
 چون شب بر خاسته تقادیک که نزدیک بجای فقی شنی کز یک زاناید کرد و در چاه افتاد و مرد عباد بن اشبر و اسید بن
 حضرویی هر دو الفاری اند و در شبی تاریک حضرت رسول صلی الله علیه و سلم بود و چون بخانه خود روان شدند
 از یکی آن دو روشنی از نوک عصا پدید شد که در آن ایستادند چون از یکدیگر برگردید و روان شدند از عصا برود
 روشنی منبسطه بود و از سوی علی رضی الله عنه وی آخرین اصحاب رسول است علیه السلام در کرمی نظیر بود و هم را
 با قیران خورده و دیار بروی مانده بود و سایر آن یک یار بوی داد و وسایل دیگر آمد پس سالفه که صاحبش
 تصانیع که یک است و تسلیت روز و هم صاحبش قرض کشید و در فی شام هم آورد چون خوردند و فراش را فروز
 کردند و نیاری چند و تنفش بر آید گفت با می بین آن دیار صرف کردی خاموش ماند چون شمرند سیصد و نبار
 بود و خاندن بود رضی الله عنه مدتی وی رسول علیه السلام فرموده است شیخ من سبعه فی الله علی الکفای
 چون ابو بکر و او در خلافت بجانب حرم فرستاد و از اهل حرمه شخصی را عبد الله بن مسعود نام بود پیش وی فرستاد و در کرم هم
 مقداری بر سر گذارد و یکساعت کار کند همراه وی بود پیش خالد که گفت چیت گفت در ساعت ماند
 آنرا برگرفت و نهاد و گفت اللهم و بالله رب الارض و السماء اسم الله الذی لا یفزع مع احد شیء فی الارض
 و لا فی السماء و لا فی البحر و لا فی الارض و لا فی السماء و لا فی الارض و لا فی السماء و لا فی الارض و لا فی السماء
 و لا فی الارض و لا فی السماء و لا فی الارض و لا فی السماء و لا فی الارض و لا فی السماء و لا فی الارض و لا فی السماء
 که در آن است با وی مقادیر غیر نخواهد شد عبد الله بن الخطاب رضی الله عنه نیز گویا فرزند آن عمر رضی الله
 عنه است و هر که ایمان آورد و در دنیا غلبه کند و بود با پدر خود بحدیجرت که وفات وی مکمل بود و در وقت رحی
 مردم از دحام که در بنیری و میان دو گفت درآمد و مردم کرد و راحت شد و از آن مرد و کان و گشت از مع
 سبعین و فیل سه ثلاث سبعین جوانی و بیست و نه نفر از وی آمد که بخبری بود و چنانچه آمد بود بر سعید
 از جمعیت حدیث گفت از غیر نیست که راه از دست از اسب فرود آمد و سوی مسجد گوش می نیاید و گفت

پدید آمد و لشاره اهل اسلام باشد طفیل رضی الله عنه یوم الیامه شهید شد و پس وی عمر بن طفیل را جرحت بسیار
رسید و محنت یافت و خلافت امیر المومنین عمر رضی الله عنه عام الیوم که شهید شد حسان بن ثابت آوردند
که چون قبیله عساک مرتد شد و بقیع روم پیوست و از آن عساک حنفی حنفی بود همراه رسول با امیر المومنین
عمر بر آید بدینسان بدید فرستاد حضرت عمر حسان را طلبید چون حسان رضی الله عنه بدر خانه امیر المومنین
عمر رضی الله عنه رسید و نیاز و سلام کرد و گفت یا امیر المومنین بدرستی که من بوی عطایا را که می آن خفته بود
شنیدم از نزدیک تو امیر المومنین عمر گفت آری ای حسان قبیله عساکانی را بنوعی فرستاده است
و راوی گوید و الله اعلم برگز فراموش نمیکند آن عجمی که حسان و دم که بوی آن خفته است بابت کرد
بنی آلمه و بر چیزی بود و باشد و الله اعلم لطیفه پنجاه چهارم در ذکر بعضی شعرا که از مشرب
صافی صوفیه و طایفه علیهم السلام و داشته اند حضرت قدوة الکمل از مشرب
که شعر فی نفس الامر ندیده اند موم نیست بلکه اعتقاد خرج اوست چنانکه فرمودند هو کلام محسن حسن
و عین قییم و آنکه حق تعالی مفرط از قرآن اسماعی کرد و ما هو بقول الشارح از آلاء اللطیف است
منظر ساخت و علم بلاغت موروث را از حقیض تدنیل هوشنا عساک بارج تقدس رسد و ما منما ه
الشعر و این معنی له افراخته انبات است یعنی است که شعری حد ذاته امر مذموم است و باید بدست
اپرا و کلام منظوم معایت معلوم بلکه بنا بر آنست که قاضی ان نظم قرآن را مستند بسلیقه شعرا نداند و
خاندان صدی عدی با صدی راضی الله علیه و سلم از زمره شعرا نماند و این واضع ترین دلیل
است بر رفعت مقام شعر و شعرا و علم منزلت شعرا و فرمایان شعرا باین شعورین که چون از بنی لغت
پیری کرد و بدین معنی نسبت قرآن نهیم و بشاعری نروند با وجود این امر حضرت رسالت علی الله علیه
و سلم شعر شعرا را مقدم را اصفا فرمودند که روزی با آن شاه بر دلیف مبارک علی الله علیه و سلم سوار
بود و فرمودند که از شعر شعرا را مقدم راجع باد و درای وی انشا و کرد و در یک بازی است از شعر شعرا
بستن کردند و نقل از احمد حلیل است که در بیت از قصیده و در قرآن رسول علیه السلام منقولست و طوی
تر صیننا قینمہ الجبار قیننا کنا علم و لا اعداء قال فان ائمال بغنی عقیقنا
وان العلم باقی کایزال و از صاحب خود شعر بسیار منقولست تجسین حضرت علی را در بوناست
که ابیات او مطلع آفتاب حقائق و مقولات وی منبع کلمات و قافی که در سوا اصحاب تحقیق و ارباب
تذقیق شده است و انوار اولیای کبار و بلغای نامدار منقولست و فضیلت شعرا استقصای اولیای
زبان نتوان کرد و سمیت خاصه کلیدی که در گنج راست و زیر زبان مرد سخن شمع راست و در و کی
وی ازاد را از انهر است و از انظار بینا زاده اما حجاب زکی طبع و تیر فیم بوده است که در ثبت سالکی
قرآن را حفظ کرده بود و شعر گفتن گرفت بواسطه حسن صورت و در طبعی افتاده و موم میاموخت و
در ان ابر شده و نظیر ان محمد سامانی او را تربیت کرده گویند که او را در بیت غلام و محار صد شعر در زیر

لطیفه و در بعضی عساک از مشرب صافی
و طایفه علیهم السلام

در بعضی عساک از مشرب صافی
و طایفه علیهم السلام

در بعضی عساک از مشرب صافی
و طایفه علیهم السلام

میرفت و بعد از هر پنج شامی را این بکشت بنور و اشعار و کلامی که در آن روز میسر شده و شرح
 می کرد که اشعار و پنج هزار رسیدیت بود و داشت و از سخنان کثرت و در سفت شرب ابیات آن
 عقیقین می که هر یک بدید و از عقیقین که از شیشه شاخت و هر دو یک جوهر از لیمک طبع و این بفرمود
 و آن و اگر بکشد و تابو و او دست بکین کرد و ناچشیده بتارک انداخت و در نصیحت گوید
 را با سخی زمانه بندی آزاد گانه و او را زبانه را جوهری بگری همه بند است و ز روز یکستان
 غم مخور زیرا که بهار و بسا کسان که بر روز تو آرزو مند است و بعضی تو را بچ چنان ندکوار است که فیض
 ابن احمد از بخار و بر و شاه جهان نزول فرمود و مدتی آنجا ستا وی شد ارکان دولت را خاطر بخار و
 مقصور و بسا تین آن می کشید از روی کی چیزی بسیار نقل کرد و تا میتی چند مشوق و معرب وی
 بخارا گویند در محل مناسب بر تنگ خود ساز کرده خواند یا غمی با وجود و میوان آید بی و بوی
 مهران آید بی و یک مودی پیمانی او و زیر پا چون پرسیان آید بی و شاه ماه است و بخارا آسمان
 ماه سوسی آسمان آید بی و شاه سر و است و بخارا بوستان و سر و سوسی بوستان آید بی و آب
 چون و سر و است و او و خشک را نامیدان آید بی و بخارا شاد باش و دیزری و شاه نرود میهان بر بخارا
 بستان و پیش وی تا بر کرد و که با سقم خاص و کفش خواند یک شمرل برقت و در بی تو را بچ این حکایت
 را بسلطان سحر و امیر مغربی نسبت کنند و اندک هم آید بی و شامی غزوی رفته اند و کثرت افوا و الحمد لله
 و بی باید رشیخ رضی الدین علی (ع) ای هم بود و اندک را می شغری طالع صوفیه است و بستان
 ویرا بکشتاد و در مسنقات خود آورده اند و کتاب عدلیه الحقیقه بر کمال می آید و واق ویرا
 مه اجید ارباب معرفت متوجه دلیل قاطع و بران است و است از میران خواج یوسف همدانی و سبب توبه
 وی آن بود که سلطان محمود و سبکگین و فصل بستان غرمت گرفت و بعضی از او را کفار کرد و از غرین سیر
 آمده بود و سنائی و ریح وی قصیده گفت و میرفت تا بعضی رسانید و بکین رسید که یکی از جمعه و بان که
 از حد تخفیف بیرون رفته که مشهور بود و طای خوار زرا که پیوسته لای شراب خور وی در بخارا بودی از وی
 شنید که با ساقی خود گفت بر کن قبح کوری محمود و سبکگین تا خود ساقی گفت که سلطان مروی غازی است
 و با و شاه اسلام گفت مرکب نا خوشنود است آنچه در تحت تصرف دارد ضبط نمیتوان کرد و بعد معنی
 تواند آورد و بخواهد که دیگر ولایت گیرد و این قبح گرفت و خود و باز گفت قدیمی دیگر کن کوری سنائی
 شاعر ساقی گفت سنائی مر و فاضل و لطیف طبع است گفت اگر وی لطیف طبع و شاعر مشغول بود که در بخارا آید
 که انی جذبه پنهان یافته و بر کاغذ نوشته که چ کار وی نمی آید و نمیداند و بر آنچه کار فریده اند سنائی جوان را
 بشنید حال بروی متغیر شد و بمنت آن لای خوار از سستی غفلت بهوشا شد و پای و راه بناد و بلوک
 مشغول شد و سخن مولانا جلال الدین رومی ندکوار است که خواجه حکیم سنائی در وقتی که محض بود و در
 بر زبان چیزی بگفت مافران گوش پذیر و دانش بر دهنان بیت را خواند بیت باز گشتم تا که گفتم زانکه منت

در حکیم سنائی غزوی رومی و علی

حضرت قدوة الکبیر میفرمودند که از کتب متقدمین و متفوه کالمین آن مقدار بخوانید که در آن
 وی ملک نیست خبر و وادعیه سلوک این طائف کتاب منطق الطیر نقل شده و گاه بود که آنجا از الفا
 مشکلازین طائف و سایر معتقد صوفیه حل نمیشد رجوع بان کتاب میکردم گاه می بود پیش
 از دست گرفتن آن حل المقامی شد و گاه بود که در بین مطالعات مصنفات متقدمین و اصحاب چند
 کتاب را تجویض و ترغیب میکردند اول خمس حضرت خواجہ نظامی قدس اندر سه و یکصد و پنجاه و نه بار
 سخنان خواجہ رافسانه خیال کنید و مصنفات حضرت شیخ فرید عطار را و مکتوبات حضرت شیخ شرف الدین
 مینری و سخنان شیخ سعدی شیرازی و کتب عین العقیقات بهمانی و ابیاری عقیقه داشتند و مصنفات
 شیخ اکبر را و تابعین و بر ابیاری ترغیب میکردند و یکصد و پنجاه و نه بار کتاب توفیق المانی
 باید المبرس عقیقه خالی از فایده نخواهد بود و سأل حضرت شیخ حسین مغربی را که در این مکتوبات
 توحید است اگر بدایت حال دارد حضرت قدوة الکبیر میفرمودند که حضرت مخدوم زاده شیخ نور
 نور الدین قدس میفرمودند سالک سودمند تر و پرمند تر منطلق الطیر کتاب و کفایت آریان شرب و
 باشد و حال طائفه بر فواید شد بهر بیت توفیق معنی و بیرون تو اسم است توفیق گنج همه عالم طلسم است
 و تراجم تسبیح و عشرین و ستائیه حضرت شیخ ابیاری است که از آن شهادت یافته و من مبارک می در آن
 حال صد و پنجاه سال بود و توفیق دینی است شیخ شرف الدین مصلح بن عبدالمصدق شیرازی
 از انفا صا حد و نه و آنجا و آن بقعه شریف شیخ عبدالمصدق قدس اندر هزار علوم دینی تمام کرده داشت
 و از او اباضیب کامل نقل بیا کرده و اقلیم از کتب و باران حج پیاده رفته و در سفر بندر یحیایه سونما
 رسیده و بت ارشاد و از شایع کبار ابیاری یافته و گفته اند در سفر بیت المقدس رسیده و در آنجا شایع
 کرده و نیز یک چهل سال روزی که بدایت این کار کرده و در جلد و آید که مشک بر کند و در آن کتاب بر نو گام
 مروی بدایت که آب بده گفت تو بر آب و جلد رسیده آب بخور این آب را برای آنکه کتابت هر مکتب
 آید بود که اسم امر و تراجمیات وصال و خوراک الما چون بنزد احتی چه کار کنم گفت و غایب شد
 بعد از آن شیخ هرگز آب میداد ندی گفته که یا خضر آب بگیر چهل سال و درین تکلم گذشت که خضر بگیر و
 بستان بعد از چهل سال همان مرد بدایت کالنه بکیمات ذوق داد و بصحبت حضرت شیخ انیسوی خبر
 داری وی استفاوه کرده و یک سفر حجاز بومی همراه کرده و بر شجر او بچو صلا از عالم عیب آمد و مقدوره
 کتاب اشعار یافته و وفات وی در روز جمعه شوال در قضا خیر سنه احدی و تسعین و ستائیه بوده
 شیخ فخر الدین ابیاسم المشتهر بالعراقی وی صاحب کتاب لمعات است و دیوان شعری مشهور است
 از حاجی همدان در صغر سن حفظ قرآن کرده و بغایت قرآن خوش میخواند چنانکه اهل همدان شریفه آواز او
 و بعد تحصیل علوم اشتغال فرمود که در سنده سالکی مشهوره مدارس آن و یا شده روزی جماعت اندر
 همدان رسیدند و بالیشان بسری صاحب جمال بوده و بوی مشرب عشق غالب میجو رانی بعد جان

در کتب شرف الدین مصلح بن عبدالمصدق
 ابیاری
 در کتب فخر الدین ابیاسم المشتهر بالعراقی

طالب عاشق شده چون قلندران سفر نه وستان اختیار کردند چند روز خود را گرفت آخر چون زیاده
 روی روی بسوی هندوستان نهاد و در راه بقدر آن رسید بنگالستان برآمد تا جماعت قلندران بدان
 رسیدند بملازمست شیخ بهاء الدین زکریا آمدند چون جمله قلندران روان شدند و پراپرا روی صحبت شیخ شد
 شیخ هم بوی تصرف کرده آمده سر و قدم شیخ بخواب و شیخ ویرا بجلوت نشاند از چله یک و هفت گذشت بود
 که ویرا و مدی رسید و داری قوی روی داد و این غزل در حالت از وی سرزد به دست خنجرین
 باده کا در جام کردند و چشم مست ساقی و ام کردند و آنرا بصورت مستند و او را چهره بخواند و میگردانند
 چون اهل خانقاه آنرا شنیدند بر سبیل انجالیس مبارک شیخ رسانیدند که شیخ بخلاف مشرب این خاندان
 عزایات بخواند و صیحه بزند و مشرب بهر رویه جزید که هر قلاوت و کفرانی باشد شیخ فرمود که
 اینها منع است از اینها منع باشد چو روی چند را یکی از اهل خانقاه را که بجانب خرابیات افتاد و شنید که
 آن غزل را خرابیاتان با چنگ و پیچانه میگویند پیش شیخ آمدند و صورت حال از نمودند اکنون شیخ حاکم
 اند شیخ بر خاست بر در خلوت آمد و گفت که عاقبتی چه میخواهی خوانی و آخرین آیات را بقطع خواند بیت
 چه خود کند را از خوشنقش فاش و عاقبتی را چرا بدنام کردند شیخ گفت بر خیز که کار تو تمام شد من آیات
 و خرابیات میکنی بر روی آبی برون آمد و سر و قدم شیخ نهاد شیخ بدست مبارک خود را بر از خاک
 بر داشت و بگفت که گناهت و غرور از تن مبارک خود کشید و در برابر کرد بعد از آن دختر خود را
 بقدر کجای وی در آورد و پراپرا از دختر شیخ پسری آمد و اکبر الدین لقب کردند بهت خیال و در خدمت شیخ
 بود چون شیخ را اوقات نزد یک رسید و پراپرا بخواند و جلیقه خود سانس و یکجا به محبت حق پیوست چون
 التفات شیخ نسبت او زیاده بود بعضی اصحاب را که حسد چندید بیاد شاه وقت رسانیدند و در
 اوقات او شتر میگذاشت و صحبت وی هم جوانان صاحب جلال است و پراپرا استحقاق خلافت شیخ بخلاف
 سابق نیست چون شیخ از آنرا شنید دوست از همه باز داشت و روی بسوی حرم شریفین را و اما در
 شرفا که در زیارت کعبه بروم رفت بصحبت شیخ صدر الدین قنوی پیوست از وی تربیت یافت
 جماعتی مخصوص میخواندند استماع کرد و اینها را مستمع لغات را نوشته چنان تمام کرد و بنظر شیخ آنرا پسندید
 و تعیین مبلغ فرمود معین الدین بر روی از جمله محققان وی بوده روزی بسوی میدان میگذاشت
 و دیگر شیخ جوگان در وقت در جوانان استاده است امیر معین الدین گفت که حضرت شیخ ما که ام حرف
 باشم شیخ گفت از نظر انشانت بر او میگرد و امیر روان شد و رفت چون امیر وفات یافت حضرت شیخ
 از مردم متوجه شد عزیزان را با استقبال بر آمدند و بغیر تمام بودند سلطان مصر را منصب شیخ مقید
 کلی پیدایش شیخ انشیخ مهر گردانید و ای همچنان بی تکلف در بازارا میگردید و اگر در کجاها طواف کرد
 روزی باران کشتگران گذشت نظار کشتگر سپری افتاد و غیبت وی شد که کشتگر سلام کرد گفت این کشتگر
 گفت بر من است شیخ بلباس کشتگر است کرد و گفت عیاف باشد که چنین لب دندان با چرم خرطوم گرد و کشتگر

ایشان بیرون آورد و تربیت کرد و با مقامات علیه سید بسطی اجازت مراجعت خواست و او بیعت کرد و اهل بیعت
 بر مرید و معتقد وی شدند حضرت قدوة الکبرار میفرمودند که بعضی مردم مثلان جهان اسلم اقتاد که
 حضرت میرحسینی را نیز حضرت شیخ یک خرم خود را بقدر تکلیف در آورده اند چنانکه حضرت شیخ محمدالدین عراقی
 را و این مرد و اعزّه در یک شهر آن دو کتاب مشهور معانی و تزیینات و تزیینات الارواح تصنیف کرده اند و نیز
 نظر شیخ در آورده اند فرمودند که لغات بدلت خاص واقع شده و تزیینات الارواح هم خاص هم عام میباش
 حیثیت خود پیر بر و المعانی لغت دیگر دارد و وفات وی سادس شهر شوال سنه عشر و سبعه قیل
 و تسع و تسعین و ستایه بود و است و قبر وی در صخره انست بیرون گنبد فراسد الدین جعفر طیار
 رضی الله عنهم شیخ او مدالدین اصفهانی چنان اسلم اقتاد که وی را اصحاب شیخ او مدالدین کرمانیت
 این نسبت به از انست ویرا دیوان اشعار است در غایت لطایف و ترجیحات و شی مثل بر جفاقی و
 معارف و فنوی بر وزن اسلوب حدیقه نیشانی جام جم در آنجا بس لطیف درج کرده و از ان منقوی
 یا ابیات است مملوئی او مدی شخصت سال سختی دید و تابشی روی نیکبختی دید و سرگشتا باجاری
 نیست و باز گردیده کین بیازی نیست و سالها چون فلک گزشتیم و فاطمک وار دیده و گزشتیم
 بر سر پای چله داشته ام و چون از پیر زده داشته ام و در ۱۰۰ غایت بیام و وزیر و در بیان باز
 کس زینیه بین سوب من و در ندارد کسی بخاکت من و تا دلم بدوست پیوست و سوزا و سوز
 نیست و دوی قصیده را میبیم سنائی را جواب شک گفته و در دیات او صد و هشتاد و دو باطل
 و انیت ابیات سر میزد من ندارد و بار چون قولان شد زنجیر بر خود دار و کار بار انیت و سیم
 شهر و آن یکی تن نمیدهد و کار بهی نیست با که گویم راز و حرمی نیست تا بنالم زار و قروی در راه
 تبریز است و دایچ در آنجا نوشته سنه ثمان و تلمین و سبعه انست الدین خاقانی هر چند وی شاگرد
 شاعر فلکی است لیکن شهرت تمام یافته چنین گویند که ویرا در اوطار شعر طوری دیگر بود که شعر و جیب
 کم است چنانکه خود میگوید بیت شعر چه باشد بر من تا که نم افلا و بهت مرفن و اگر غیر فنون شعر او
 سخنان وی برین مشابیه است قطعه صورت من همه او شده صفت من همه او و لاجرم کس من
 کس نشود اندر منم و منم هیچ و ری تا که گویند آن کیست و چون گویند مرا با یگفتن که منم و در جا
 و دیگر میگوید قطعه عشق می قتر دای بر من خط کبریا و بر دست بخت بهی را و ما و شمار انیت خود و سوز
 تا که نه بخند و زحمت او شاد و ازین قبیل در سخنان وی بسیار است که بوی آن می آید که ویرا از شرب
 صاف صوفیه شربی کل بوده است وی در خلافت المسیح نور الدین بوده است قصیده عربی که گفته و در
 زی کرده است اما از جای دیگر خیال معلوم میگردد که مدوح او لیار و شیر و شر و انشا و من و پیر بوده
 شر و انشا که او را خاقانی میگفتند ویرا تربیت کرده است و آن انست که در قضا و شیر و انشا گرفت
 و گویا شده شر و انشا گفته که شعر از معاجز ملک خوش طبع میگردند و قابلیت شعریه ای کنند و

در کتب شعر الدین اصفهانی رحمه الله علیه

در انفس الدین خاقانی

انعکاس آن میکنند آخر قرار بر آن افتاد که تا یکی از سیرت کم خیر و شاه پیری هم برآید از در و درگی و در صدد
 برآید و شده او آن تعلیم نشاند و چون سواد برآورد و گفتش که گاه گاهی شعر هم بگویم و معلم گفت که ویر تعلیم
 شعر گفتن و ترغیب بآیات معنی کن چون پس از نماز است خاقان بملکت خمار گفت و راه دید که شتری
 و بزین زار روی نهاده است بخاطر سیر رسیده که این شعر گویم سیرت ای شتر اگر گردانم بر خواهی گردان
 گردن و دراز کرد و بزین خواهی چردان و روز دیگر ملازمت خاقان آمد و این بیت بر کاغذی نویسیانده آورد
 بادشاه چون خواند خنده و در گرفت گفت کاغذ را بیا و افضلایان بدر محل اسودن خود بر جوب سفید بسته
 داشت و پس را بر روز ترغیب میکرد و اتفاقا کارکان دولت او همگی که کنکاش کرد و ند که بادشاه و کشیک
 آخر قرار بر آن افتاد که از جراح مردان را بید ساخت و بر از بسیار قبول کردند و تمی که در سلامت میرود
 آنجا و در وقت تراشیدن سر که خود بکند جراح هم قبول کرد چون فرصت یافت هم در آن خلوتخانه آن
 یار که کاغذ و بخت بود و چون جراح سر تراشید بسیار بد و بی که موئی نیز رخ خواست که بگیرد و پنج بند چون کش
 بلاش نظرش بر آن پاره کاغذ افتاد هم در زمان خواند مصرع ای شتر اگر گردانم بر خواهی گردان
 جراح را از زیر دست و با افتاد و در محل اعتدال درآید گفت بادشاه سلامت از من خطای نموده
 و نیز آن تو این توطئه برای کشن تو کرده اند با و سه ریت غریب دست داده چون استفسار کرد
 جراح تمام قصیده سرگزشت بفرمود ساینده بادشاه بیت او را مبارک گفت که اما از جان لوتن بر آورد
 بد آن را بسیار خواند و بنبت خاقان خاقانی لقب شد و بریت او بمرتب در کار شد که حلقه فضلی شتایی
 شتایی بدین در و در گرد و دغا پنج خود در شعری تراشیده است بیت فوج نه پس نام شت گسید
 من بدی و قطره مستی ز جوب بر سر طوفان او و نهایت خاقانی بایت حضرت نظامی است قدس
 سره و اندک معاصی هم بیکار کرده و نیز قصیده ای که حکیم سنائی را جواب گفته و حد و ابیات از صدر شتایی
 گنایان ساخته ابیات الصبح الصبح کاند کار و النهار النهار کاند کار و کاری از روزگار
 جواب خزان و یاری از خوشدلی جوب هم با و خیز بیکاه ابوقت صبح و میکند لعنتان زویده
 شاره و از قصیده میگوید ابیات این قصیده را جمیع سعادت و نامن است از غریب اشعار و
 از کعبه گرد آورند و کعبه برین فتادی استار و زرقا سنگ و اتفاقا سنگ و وادار
 یقین کند کار و توفی المقصی سه عشر و تسعین و حساسیت شیخ نظامی و دیار علوم طاهری و باطنی
 و مصطلحات رسمی تمام داشته اما از همه دست داشته یکی از کار نقل کرده از گنج که شیخ از علوم
 غرائب و عجایب بهره داشته اند چنانکه کیمیا و سیمیا و همی که عالم را مکر است سبب بالشان بود
 و دشامی بود و شیخ را تکلیف کرد که بریاند شیخ با بدمن قناعت و لغوات کشیده بود و انتفات
 حکم بادشاه نکرد و بادشاه گفت خوب چون شیخ نمی آیند از زمانه روم بادشاه با جمعی از کار
 دولت و امر از نواب سوار شده روی بسوی کلبه شیخ نهادند چون نزدیک الحوه سید دید که

و از حضرت نظامی گنجوی

زرین و خرمگاه سپین و انواع خیاام بر پا کرده اند و لشکری بی نهایت گرد سر برده بادشاه فرو آمد و تعظیم
 تمام و راند از یک سر برده تنه از راه او و درون او و ندائی اسکان دولت بیرون ماندند و خورد و آشامیدند
 چون بادشاه را ورون برودند دید که بر کسی زرین و تخت مرصع شیخ نشسته است و با انواع لباس فاخره
 در و فرجیان بسیار و در پیش شیخ با ستاده و زرین کمرنگان و خنجر کشیده گان و در گردن شیخ استاده
 بادشاه و همه که از آنکس شنیدند چون دید که بادشاه می و بهد نظرف خود را بر طرف ساخته دید که شیخ را زنده
 کشته در بر و در و بر نه است شیخ تسلیم کرد و فرمود که دولت و جاه و نبوی اهل خیر است که مردم با و ناز میکنند
 و منافق و می نمایند بادشاه و محل عذر و گدازش این از حضرت شیخ بسیار تکلیف و حکیم همیشه بود و
 که حکم کیما میداشتند ملک و جلد ثانی سکندر نامه بوی ایامی کرده اند قوت روحانیت ایشان بر تبه عا
 کسب و شغل ایشان و خل کرده و هر که اندکی انبار بمعنی کرده سزنی ازین جلد شد و دیگر خندان ایشان در
 کتاب بطریق تفرقه ندکوار است و سخنان ایشان بهر بی کسی مدامت کند البته مقصود آن بر آورده
 گردید چنانکه خود فرموده اند سمیت اگر اامید این گیر و دست و بدست آورد و هر مردی که هست و تا این
 وی و سکندر نامه و مختم گفته شده اند و حسنه بود و حضرت قدوة الکمله و مفسر و مذکر مشهور
 وی که به شیخ اشتباه یافته اند که نامه های سلطان از وی سر زده است و بسیار سخنان او بی بدل افتاده اند
 بر چند که مردم در جواب او سر زده اند اما هیچکس از این بریدن نتوانست گیر سر زدن پی برده اند
 اما خوب برده اند و آن هم با التفات حضرت سلطان المشایخ بوده شیخ کمال خجندی قدس سره وی بسیار
 بزرگوار است و بهر تکلیف و این سر و بیس بود و داشت که با مظلوم باطن نشود و از رعایت
 عبودیت باز نماند چنانکه خود و مکتوبیست این تکلفهای اندیشه من به کلنی یا حرمانی ملت و علی الدوام
 بر اضاات و بجا بدست و حضرت خواججه میرزا مود که وی چند گاه در ساس بود و امام که بود و نوشت جوانی
 خورده کالات وی از شعر و معانی وی ظاهر است احتیاج به تعریف و توصیف نیست و ذاتی در سینه
 کلمات بود و قوی و رتبه و بهر قوی این میت کنده اند سمیت کمال از که نزد و بارفتی و عزت
 ازین مردان رفیق و مولانا محمد بن مشهور مغربی قدس سره وی میرزا شیخ اسمعیل بیست که وی از اصحاب شیخ
 ابو الدین عبد الرحمن محمد سفرای است قدس الدمره و بعضی سیاحت خود بدیر یا مغرب از دست وی از
 اصحاب شیخ محمد الدین عربی خرقه پوشیده و کشف حقایق و وقایع ازجا کرده و نامالات وی از لطیفات و
 مکر دیوان مصطلح و در تحفیس جام جهان نمای که مجموع کلیه علم لقوف و انجاء کج کرده الحق توان گفت که بی
 انبیا است که هیچ کی ازین طائفه از ان نوع لطیف و جز و مختصر جامع و سهل و فرج و مقصود دست نداده
 و صحبت خواججه کمال خجندی که موجب مطلع وی بود و لطیفه ساقی مذکور شده است و فی شیخ اسمعیل
 بر او از جلدی می باشد خدمت مولانا ازین تکلف کرد مولانا این غزل گفته و بعد از آن ساینده بیست و هجده
 و در دست گذاریم از جمیع صفات از بی آن ذات گذاریم از احسان کرد و ذوات وی در سینه است و

شیخ کمال خجندی

در کتابخانه میرزا محمد تقی

در خواجگان و خطباء

در سلطان الشعرا میرزا حسن و دولوی

و سبب آن بود که شمس الدین محمد الحافظ ویر بجهرت قدوة الکبر و مصاحبت واقع شده بسیار بسیار
 زبان که باین سخن و چند جای اشعار رفته است وی فی الحقیقت الوسی بوده و مجدوب و در سبب گشت مرشد وی حاج
 توأم که بکعب وزارت از حدارت بالفتات خاطر خواه میسر شده و اشعار وی جمع کرده است سخنان وی جهان
 بستانه ای افتاده که یکس از خطباء و سخنان واقع شده حتی که سخنان ویر لسان اغیب میگویند وفات وی
 در سنه ۸۱۵ و تعیین و سبب آن بود که در سنه ۸۱۵ و الاخر جمع آید و وی قدوه فاعلان شعرا می تقدیر
 و دیده شعرا عارفان کمالین و دایمی اسرار و فیه کتب باقی در کتابخانه علی بود و پدر وی از ائمه الهی
 بود و سبب تجارت و هندوستان افتاد و در اختلاف و بی همی همایندن آفات و عیالیت کنان کرد
 و پدرش را میرزا حسین میگفتند چون در خان میرزا حسین میرزا شید پسر و یکی از عظامای فاعلان که در عید به شهرت داشت
 او را برادر و فرمود این را بر خاقانی و انوری پیش قدم بود چون قابلیت درس بسیار و تعلیم اشغال فرمود و بی انچه
 سواد برآمده و سبب شعر بر وی شد که گاه مکتفی و مبارزت حضرت سلطان المشایخ گزرایدی آستان فرمود
 و وی فرمود که حضرت و شعر عزرا بن شمرین مدافعه کرد که اگر لطیفی اصحابی نوی نزدیک قبولیت شود آن
 اشعار و در این سبب و شوق آید گفتن اشعار و خود و خال و زلف و دال و پیچید و یک ساله شعر و صانع
 حضرت سلطان المشایخ آید قواعده شعر و مایه نظم و ضوابط از آنجا تحقیق کرده بود و سبب
 سلطان المشایخ گفتند که در آن قبول شد و ادوات صادق پیدا کرده و همان ایام بقدر ادوات حضرت سلطان
 المشایخ مشرف گشت بعده فقیه و یکس هم را این ده و در شعر و شایسته فرمود و در شعر و شایسته
 شمرین چه خواهد بود که خاس نبات بیار آورند و بر سر وی خاک کردند و آن زمان خورده اند و وی بر وی
 و این ده که در شعر و شایسته شرف الدین قلندر و خواست کرد فرمود و در شعر و شایسته
 رنگ بادیست اخرا لامر باره ملک و دیان دانسته بدان وی بخند حضرت قدوة الکبر و میفرمود
 که اشغال دارد که از معدن گوهری یافته باشد معدن سخن شیرینی و نمکی سخنان و لیت که بر طبایع
 سر و م پوشیده است بعد ازین بر کتاب از نظم و شعر که بر سبب نظر الشبان مشرف کردی که آن کتاب
 هم بر دست خسر بودی که قاضی خوانده و گاه بودی که چند سطر از کتاب در نظر باره آمدی و بختین
 تقداری میگردند درین ایام بود که مغرور شود و کاسین فن ندانند ملک فنی که پیش ازین است و خلق
 وی از برای آستان پیش گردان الفتات حضرت سلطان المشایخ نیست و باین معنی را هم
 بود و آنهم میسر شد بهیت آنانکه خاک را بنظر کیمیا کنند و آیا بود که گوشه جسمی بیا کنند که کارش درین
 بادی بر تبه رسید که محرم سخنان صوفیه و سلام اسرار طافه علیه شد به چند سالین ازین مدت کرده و طایفه
 را از دست کرده اما از نظر حضرت سلطان المشایخ بی بهره نبوده آورده اند و وی هفت بادشاه و علی را
 ملازمت کرد و از ترتیب وی از غیث الدین شد با وجود چندین اشغال ترک و طایفه مراد
 محمود و محمول مشایخ نگرده است و تخیار وی قضا فاشده و قرآن خواندنی وی و وقت بقیه

دار در روزی حضرت سلطان المشایخ فرمودند که نترس مغلوبهای جدیت گفت گاه گاهی در سحر
 گیر دست میداد فرمودند که اگر نترس و نترسیدن گرفت و آن مقدار تفاوت التفات باطنی و مکیات
 لطیف قناری که نسبت میر خسرو بود و پیادان دیگر نبود چنانکه در یکدفعه نوشته اند بعینه عبارت
 اینست که من از یکسنگ ام و از تو تنگ نام ملک از خود تنگ می آیم و از تو زمین سخن بجهت
 تمام شعر است ازین که ام رتبه بالاتر بود که روزی نسبت شیخ فیض الدین محمود گفت رکب و زمین
 بود و در میانجی شده به دیگر عرض حالات حضرت شیخ فیض الدین کرد و روزی بحضرت سلطان
 المشایخ عرض کرد که تخلص من خسروا افتاد و جنوب بودی که فقیرانه نام و لقب یافتی حضرت ایشان در
 علم خود در جهنم کردند و بعد از زمانی در از سر بر آوردند فرمودند فردا قیامت نزار و زور او و اویا صفینا
 نامی خواست نام محمد کانسلس خوانند خسرو خوشحال شد و شکر باجی آورد و روزی و اسبها
 حال بودند و اصحاب همه در بر تو روزی آن ناخالبان محو شده که میکبار در دیکه لغون خود
 غوطه خور و بعد از یکپاس اسب اصل شعور را میدادند و نشارت و او ترک البشارت با و متر که درین
 حالت مرا عیال می برده بودند و در آنجا حصول و وصول شده که تقریر از آن با عاجز است ابیات
 نموده اند مرا عالمی که نتوان گفت و بعد از زبان شرح آن یکی هزار و چه نامی که همه کائنات در و
 هست و چه حاصل که همه عز و کام در روزی و چه دیده ایم همه دیکه از و چه دیده ایم شربلی
 اینست و در بی خار و در بیان صحبت استغفار کرده اند که جهار آورده گفته است حصول عرفان و از
 وصول و مدان و از اصحاب خسرو بر زمین رفته بود و سر در قدم شیخ آورد و قطع بی غیبت
 مقامی که گفت حضرت پیر و زوی لطف و سعادت را انبشارت او و اگر چه سده منتظر بود و بد کرد و
 ولی اگر زید لطف خود و سعادت واد و حسن بخیری وی از شایسته شعرا می باشد روز شریفی تمام شد
 تمام و شرف از عهد هر دو بر آمد چنانکه همه اصحاب پسندیدند و نفی و در دلف و در یون و است داد که اکثر مردم از
 عهد او متواضع شدند و وی نیز از اصحاب کبار شیخ نظام الدین است و مردم را صوری و معنی و در و
 و طرافت بدل داشتند اگر چه بعضی اوقات در طراست لموک آن عصر و برخی ساعات و نداشتند امرایان
 بسر برد است اما خالی از این نبود و در یافتن خود چنانکه اکثر اوقات نسبت شیخ فرمودند که حسن ما و حسن
 مجاوزت لموک در ریاضت با حسن الوجوه کوشیده اند و چنانکه ایشان منتظران لموک بوده اند و گاهی
 مثال شعر با شرم و مریض میل کرده باشند حاشا و کلا از خواج حسن نقلست که میر خسرو در ریاضت
 با دشمنان و وقت بمنان رفته و از آنجا طلب حضرت شیخ سعادی را نیز از خیرستان چون بعضی از ایشان وی
 انبشار رسید بود مثل این ابیات میخواند میست سیه با دم را برگر میفکن و از نظر بازی که بگذشت که قوت
 دیگر بر تاجم اندازی و دیگر شعر ویرانیده گفته فرستاد که سعدی بهما نیست اما چون این بتواریخ
 رجوع کرده میشود موافق نمی افتد بحکم که در آن عبارت سیه باشد آورده اند که خواج حسن متیاب بودند

در این کتاب
 از شیخ شمس الدین

وقت تنگ بود که موش از دست داده بود و جماعت از فضل اشمل خواج خسرو و خواج منصور و دیگران
 وی گفتند که از می شناسید که با چه کسی بیستم و چهارم و گفتند سخن اویم هم فضا پسندیدند
 که سجان آمد و چنین وقت طاقت از دست دادند و در آن بیماری حق تعالی ایشانرا صحت داد و وقت
 بود در تقدیم و تأخیر میان هر دو و آخره و محافل ملوک اینک گفت و گوئی شده و موجب این کلفت و زحمت
 آگاه گاهی می شد آخر امیر سید مبارک جامع موقوف حضرت سلطان المشایخ که در میان شد و بر خواج
 را بجا نه حضرت میر خسرو بدخترش عقد نکاح بست چون این سخن بسمع مبارک حضرت سلطان المشایخ رسید
 بسیار بسیار پسندیدند همچنین همه اصحاب را موجب بخت و سبب فرحت شده و آخرتوی غیبت خواج
 حسن بعلایت با دانه فتنه و ایامی آهسته می کردند با دانه خروار و اسباب چهار و خیر هم رسانده چون آن
 نفر قد ازین مملو و جمعیت خاطر شده و موقوف خواج القواد را که ابتدا کرده بودند بعد ازین هم شب و روز و رسوای
 نوایب القواد اشتغال فرمودند و بعد از آنکه از رسوای او پیروا خند بکاری دیگر اتفاق کردند
 بهین مملو و با حق آن موقوف جامع کتفایق اسرار و حاوی دقایق الوار از استنایب است چون در ولایت رفته
 جمعی در ولایت را موجب حصول معانی و سبب و جود انسانی شده و دستور شده که از اکابر ولایت را بفتح
 نوشتن باعث شده چنانکه خواجیه و الدین نقشبند را به سبب آن کتاب شخصی جامع صفات الشان
 شده و مقیر از لایب تصوف که در دنیا تصنیف شدند و کتاب رولایت رسید یکی نوایب القواد که مکتوبات
 حضرت شیخ شرف الدین که بسیار از وی بهره مندیم در میان مکتوبات فقیر جمع کرده آن اسلوب بود
 لطیفه خواجه سیم در صد و بر حقی حواری بسبب بعضی مردم از حضرت قدوة الکبریا
 و خوارق عادات مکتوبه و طواری که آنات جلیه سبب ایشان از مرتبه است که الشفقهای اواخر میان دانش
 حامد و زبان کرده آید بر با سحر القاسم الکات توان حدیده اند که بیخاک شرح او بدین طبع بخیر
 و برای بجزا که تواند شمار کرد و از جوهری با سخن آرای سخن به البرسمیل تمین و تبرک بعضی از اوقات که سبب
 حال بوده آورده میشود و ذکر می در خوارق حضرت قدوة الکبریا و افتاد و زنی حضرت الشان حرف
 قضیه جاندی نور بد بر بخت ادای نماز جمعه شریف فرمودند و در آن قضیه شیخ زاهد که بانوع زاهدان
 پیرایه و اوصاف عابدانه آراسته بود ازین سخن از وی بهتری یافتند بود که در بعضی از شبهه الحرمه خود گفتند
 بینمایند چون نیک گفتیش میگردید و بر آب سرد که کیناره قضیه میرود و سجاده انداخته نماز میگردید و این تهنیت
 بعضی از مردم نواحی عقیده داشتند که در حضرت ایشان برای ملاقات شیخ زاهد رفتند چون در میان آن
 ادای نماز کرد و حضرت قدوة الکبریا فرمودند که رحمت با تو که عنوان و آراستگی در راه خدا هم رسانیده
 آید و دست مبارک بر پشت زاده آوردند چنانچه آب شفقت و رحمت بر گشت اویم چون از نزد
 دست خود بر پشت پناه و مالیان آورد و قطعه پناه پشت جهانی تر از سر که اگر به فراز پشت جهان دست
 رحمت اندازی که چه حدیث دوتالی که در برابر تو که کند خیال سرافرازی و طهارتی حضرت ایشان

لطیفه

کر است اول قضیه جاندی نور بد بر بخت ادای نماز جمعه شریف فرمودند و در آن قضیه شیخ زاهد که بانوع زاهدان پیرایه و اوصاف عابدانه آراسته بود ازین سخن از وی بهتری یافتند بود که در بعضی از شبهه الحرمه خود گفتند بینمایند چون نیک گفتیش میگردید و بر آب سرد که کیناره قضیه میرود و سجاده انداخته نماز میگردید و این تهنیت بعضی از مردم نواحی عقیده داشتند که در حضرت ایشان برای ملاقات شیخ زاهد رفتند چون در میان آن ادای نماز کرد و حضرت قدوة الکبریا فرمودند که رحمت با تو که عنوان و آراستگی در راه خدا هم رسانیده آید و دست مبارک بر پشت زاده آوردند چنانچه آب شفقت و رحمت بر گشت اویم چون از نزد دست خود بر پشت پناه و مالیان آورد و قطعه پناه پشت جهانی تر از سر که اگر به فراز پشت جهان دست رحمت اندازی که چه حدیث دوتالی که در برابر تو که کند خیال سرافرازی و طهارتی حضرت ایشان

که از مشرب بدم و مسجود یافت و حضرت قدوة الکبر و الاحد آباد نزل فرمودند و محاب بر سبیل تفریح
 بجای می رفته بود و مذکر گذر بنگار افتاد که بر آنگویان شهر بود و در آن جماعت فقیری بود و بصورت نگار صنی با آنگ
 چنین خوشه چین از خرمن حسن او بود و گفتند این را مثل نیست به دیگری گفت صورت سنگین و دریا غار
 چنین تراشیده اند که هیچ صورت بآن صورتی نسبت ندارد و مولانا گلشنی که درین جماعت بودند
 الحال بر فراست و روی بسوی تبخانه نهاد چون آنجا آمد صنی در نظرش کار کرد و بعد نزار جان و بر آنگ
 شد بر چند بند و بعضی گفت که در نزد می شد مصرع که عشق آتش است ای پسر پند باد و چون مدتی
 برین برآمد حضرت قدوة الکبر او را طلب کرد و حلقش عرض رسانیدند گفتند میرودیم و او را
 در ایام که حال وار و چون اشرف آوردند و خضلی مردم و اعزّه همراه آمدند چون نظر مبارک بران
 دل افتاد و بحالتی در یافتند که هیچ آفریده را مباد و هر که این افتاد آفریده مباد با طالع حالت
 رفیق کردند و فرمودند که چه خوش بودی اگر اینصورت سنگین جوهر و حایت یافتی بنور از زبان
 مبارک تمام برآید بود که صورت جاندار شد غریب از عالم برآید که سبحان الله چه جایای عیسوی است
 یک پتاز و قطعه مسیح دم که برآید بپیر گاه جهان و بدید صورت رنگین که جان بود و آن و میدید
 روح بدم و در آن تن سنگین و شده بصورت اینان و گشت روان و حضرت امیر خواجہ
 رحمة الله علیه وی قدوة قاطبان شعری کا ملین و زبده شاعران فضلاء متقدمین پسرے داشت که
 طبعش و از بد ریش شده که احد غلیل گوید و بر پسر شده که بر چند بد ریش سعی کرده بجای نرسیده
 و طبعش شعر گوئی نه انعامیده روزی حضرت الشیخ از او را بجا گذر افتاد تبخانه خود برد و اسباب صنایع
 بهم رسانید و بعضی اعزّه شهرم آمده بودند و پسر خود را آورد و بعضی رسانید که این پسر حایت بلید
 طبع است و چند که سعی کردیم بجای نرسیده اکنون امیدوار از نظر دور و این است حضرت
 و این ترا غریب نمود زمانی نیک آمدند که از حالت دلشیر که سالیون و در چیه میمون آشکارا شد فرمود
 که این پسر را که میگویند بلید طبع است به از بد میتیاید بچو این سخن از زبان برآید بر آتش و موی
 برآمد و سخن و آمد چنانکه اهل مجلس معلوم شده که سخنان وی بخلاف اضی اند حالتی دیگر روی نمود باز فرمود
 که چون شعر گفتن میراث شماست چرا شعر نمیگویید بدان وقت این شعر از زبانش برآید قطعه آفرین
 بر طبعش طبع کز و گوهر انگیز و جهر افشایم و اثر تربیت بود کز وی و هم سخن گوئی هم سخن و انیم و
 غریب از مجلس برخاست و بدیش سر در قدم آورد و اعزّه زبان آفرین بر کشا و ند و زبان مقال میگفتند
 قطعه زبی سیج زانه که مرده طبعی را به حیات شعر بخشد هم روان گوئی و چو آنحضرت که ظلمت طبیعت
 روانه کرد و پسر روان روان گوئی که کار منشا است این قطعه در مناقب دارد و سید علی فلسفدر که
 سیر سخن و سفر خافقین در تحت قبه بیگلون وزیر سده کرده بود و صحبت ایسی از اولیای روزگار و ملازمت
 جناب از آنرا و بجای آورده جامع و موصول غنن صوفیه و صاحب اصول علم سوره انب فلسفه را که از

که است نیم و احد آباد و تقوی و سبکین جوهر و حایت یافتی بنور از زبان
 که است و مابین انبش و سبکین جوهر و حایت یافتی بنور از زبان

کرامت یازدهم اسید علی را در خطاب جهالت

سلامی انگوش پیش نشان عالم علوی رسیده و مناصب و ریشته که صیت تالای او کوس گردان
دریده همراه داشت براسی تالایش رسیده گوش جیون و علایش دریده کوس گردون +
جهانی از صدش بار کردن و بدل آوردن و میل باز کردن و قریب با بافتن قدر که بر یک جلیه بخردار است
و بجا تقدیر بر سر نه در روح آباد حضرت قدوه الکبریا نوادید و لیکن شرایط آداب نورزید بنصیر بر سر
کیمیای تاثیر حق تعالی که قلندر با این مقام آمده و فرمود حق نام آورده چون از حال التقای پرداخت گوی احوال
در بیان احوال من انداخت که خطاب جهالتی که اشتغال او با عالم علوی و سفری و احوال او با عالم صوری
و معنوی است بیک شخص عجب می نماید چه اولیای روزگار و اصغیان نامدار بر یک بحب مراتب لایت
حد و جهالتی که جهت تخصیص اشباحیت فرمودند که نشانی اسلام روزگار و محنت مقام اسرار نیست که
در تحقیق این نوع امور مخفی و رازید و از حال فقر آید بسمت برویکا خود و اکام عظیمین چه فریاد است
مرا فتاد دل از ره تر جافا است و قلندر گفت اگر از جن جن جنو و الدبر آمده ایم از هر تحقیق مقامات
و ریشته است و بر کفری که حالات ایشان بی آنکه تحقیق خطاب شما کنیم نمی روم و اگر مراد از
جهان عرصه کشور و فرصه و درست پس بر که امی از مشایخ مقتدای هر لقمه و پیشوای هر عرصه هستند
که قیام آن عرصه بی وجودی ممکن نیست و اگر مراد از بیان ولایت معنوی که مقامات اولیای +
و ولایت پس بطریق اولی بر کسی از او بی در محمل و محافظه مصار و ولایت اند حضرت قدوه
الکبریا میفرمودند که این فقیر نمی کسب از ملائک با رگه عالی و کاروان و رگه متعالی حضرت سید است
ایشان مرا مقتضای آفتاب منزل من الشکریا این خطاب مخاطب کرده اند قطع حجب میت از خوار
ام چون ایاز و باطاف محمود و سر کرده سی بنس و از سن کمال و چه لقمه ای که نام کافر کرده سید
قلندر گفت بخطابی که بکس از ملائک عمر و کلمان و بر مخاطب نگردانند شما چگونه این خطاب مخاطب
کرده اند فرمود ای عزیز تو و رسولک بسلسله ترتیب یعنی نایب خود و زبیده چون سبب بعد از سلوک راه
را عیان نایب خود می رسیدی و از ترتیب سگانه خود بود و اول سالکی است که علم بعضی از اعیان نایب او جامع
جمع پیشوایان نایب و حروفات عالیه است دوم سالکی است که علم بعضی از اعیان نایب او شامل باشد سوم سالکی
است که شمول علم او با عیان نایب خود و حقیقه سالک اول اگر بعین نایب خود بر جمیع اعیان ذاتی الهی
و اسماء و صفات امتحانی خود بود و چنانچه غرض او کلیات سالک دوم بعضی از اعیان نایب ذات مطلع
خود بود و چنانکه اولیای متوسطه احوال سالک سیم مطلع بر اعیان نایب خود و انجاء و امار او خود بود پس سالک
اول اطلاع بر احکام باره عالم احوال تا آخر هر مرتبه می باشد چنانچه حضرت صاحب دعوت مفتوحات کبر
الاطلاع خود بر عالم جز سید بدست آمدن بصری و تفسیری الکلیه چنانکه روح و طبیعت سانی و کور شد
پس از اینجا استدلال توان کرد که اگر سلوک یکی از اولیای خودی ازین قبیل باشد و اعیان نایب او است علی
بر حقایق جهان ملوی و گویان معنی و محجب بود که او را چه بگوید که سید علم قلندر گفت که دیگر او بیاز

خواهد شد و زوی حضرت ایشان نشسته بودند و با دوا داده بود و طایف اشتغال داشته که شیخ الاسلام سر بر نه کرد
و العفو عند المقدرة گویند و سر و قدم حضرت ایشان آورد انگسای بسیار و زیدند فرمودند که گوید که موجب
جیدیت گفت فی اول عنایت کرده عفو کنید بعد از آن بگویم آنچه بین واقع شد و آفریده را بسیار
بودم بر بام خانه و آن بام خانه چنان بود که مورگزار داشته باشند ناگاه ده کس تیغ بر نه کرده مرا گفتند که
این چه می باشد که عینیت بر سر بسیار خف و بهمانگی میکند میاید سرش را از تن جدا کنم مرا غلط انداخته بود
که مردی نورانی محاسن سفید از چانه ای آمده مرا از دست آن مردان هزار حیل و منت و اعتذار گرفت
و گفت بروید که گناه این را من از حضرت سید در خواسته ام چون آنها را و ان شدند مرا دشنام
بسیار داد و که زینهار زینهار خیال مردان خدای خوض نیاید کرد و اکنون زود و روی ای آن
غریب راج خود ساز که گناه تو من خواسته ام حضرت قدوة الکبری و کبری که در گفتند آری جادو
مردی اهل یور و وحایت و پاره شده است آری این فقر را مسکا و دید تقریر مثنوی مولوی خوانده
مثنوی که خدا خواهد که پرده کس در و پیشانی از پیشانی پاکان برود و خدا خواهد که پوشد
عیب کس که کمرد و عیب اهل نفس و نکبتا چون تیغ پولاد است تیغ گردن آری تو سیر الی یزید
میش این الماس که مرید که برین تیغ را بنودینا و تسبیح مان خاص محل نیست حضرت مولعین
گاهی چیزی گفته بود که موجب دل ماندگی شده و به از این شده که رفع کدورت کند بشی بران
خود نشسته بود که در قلندر کار و کشیده و را انداخته و قتل خلا را فرود گفتند و میگفتند که ان فو العین
ناظر گفتند عین الی کوی فرزندیت اشرف است اعتدای بسیار کردند که از دست آن قلندران را
کردن سخن منقحان خدمت قاضی محبت از مریدان که در راز و غدر بسیار نمید کرد و فرمودند
که از حق تعالی خواسته ام که فرزندان ما را تا نهمه ایقت پایان هر که بد خواهد و بد کند التمهیدان مدینه
حضم جان و نماند و من هنوز زنده ام که تو نور العین ما رعیت کنی و زندگی و مردگی من بر ابراست
مذنبی ستم و جهان زنده و باید آمد همچنان مانده و از بهایه و از جهان سلسله حلقه چنان
منم و به حلقه که بر حلقه چنان ستم کسی حلقه سلسله گریست و جهان حلقه سلسله اشک است
لطیفه پنجاه ششم در بیان تفویض مقام و تقلید ولایت امام بنیت زید
سید عبد الرزاق و ذکر قیادت اشرف فرزندی در آن طین که حضرت قدوة الکبری از شرف
بیعت قدوة الاکابر و عده ای با حضرت شیخ علامه الحق والدین مشرف شده بودند که است
بهشت سال بود و انواع لطائف و اصناف عطا که از حضرت پیر بنیت حضرت
قدوة الکبری رفته و لطیفه صیاتی که نوشته و احتیاج با عاده بنیت و ولایت پیر خویش طریق
از امت و سبیل یا خدمت می پرسوند و زوی حضرت قدوة الکبری از خلق خانه که عجیب خالقاه
خوب متعین کرده بودند فوطه میان می بستند که از خلق خانه بر آید و روی جو حضرت پیر بنیت که

خواهد شد و زوی حضرت ایشان نشسته بودند و با دوا داده بود و طایف اشتغال داشته که شیخ الاسلام سر بر نه کرد
و العفو عند المقدرة گویند و سر و قدم حضرت ایشان آورد انگسای بسیار و زیدند فرمودند که گوید که موجب
جیدیت گفت فی اول عنایت کرده عفو کنید بعد از آن بگویم آنچه بین واقع شد و آفریده را بسیار
بودم بر بام خانه و آن بام خانه چنان بود که مورگزار داشته باشند ناگاه ده کس تیغ بر نه کرده مرا گفتند که
این چه می باشد که عینیت بر سر بسیار خف و بهمانگی میکند میاید سرش را از تن جدا کنم مرا غلط انداخته بود
که مردی نورانی محاسن سفید از چانه ای آمده مرا از دست آن مردان هزار حیل و منت و اعتذار گرفت
و گفت بروید که گناه این را من از حضرت سید در خواسته ام چون آنها را و ان شدند مرا دشنام
بسیار داد و که زینهار زینهار خیال مردان خدای خوض نیاید کرد و اکنون زود و روی ای آن
غریب راج خود ساز که گناه تو من خواسته ام حضرت قدوة الکبری و کبری که در گفتند آری جادو
مردی اهل یور و وحایت و پاره شده است آری این فقر را مسکا و دید تقریر مثنوی مولوی خوانده
مثنوی که خدا خواهد که پرده کس در و پیشانی از پیشانی پاکان برود و خدا خواهد که پوشد
عیب کس که کمرد و عیب اهل نفس و نکبتا چون تیغ پولاد است تیغ گردن آری تو سیر الی یزید
میش این الماس که مرید که برین تیغ را بنودینا و تسبیح مان خاص محل نیست حضرت مولعین
گاهی چیزی گفته بود که موجب دل ماندگی شده و به از این شده که رفع کدورت کند بشی بران
خود نشسته بود که در قلندر کار و کشیده و را انداخته و قتل خلا را فرود گفتند و میگفتند که ان فو العین
ناظر گفتند عین الی کوی فرزندیت اشرف است اعتدای بسیار کردند که از دست آن قلندران را
کردن سخن منقحان خدمت قاضی محبت از مریدان که در راز و غدر بسیار نمید کرد و فرمودند
که از حق تعالی خواسته ام که فرزندان ما را تا نهمه ایقت پایان هر که بد خواهد و بد کند التمهیدان مدینه
حضم جان و نماند و من هنوز زنده ام که تو نور العین ما رعیت کنی و زندگی و مردگی من بر ابراست
مذنبی ستم و جهان زنده و باید آمد همچنان مانده و از بهایه و از جهان سلسله حلقه چنان
منم و به حلقه که بر حلقه چنان ستم کسی حلقه سلسله گریست و جهان حلقه سلسله اشک است
لطیفه پنجاه ششم در بیان تفویض مقام و تقلید ولایت امام بنیت زید
سید عبد الرزاق و ذکر قیادت اشرف فرزندی در آن طین که حضرت قدوة الکبری از شرف
بیعت قدوة الاکابر و عده ای با حضرت شیخ علامه الحق والدین مشرف شده بودند که است
بهشت سال بود و انواع لطائف و اصناف عطا که از حضرت پیر بنیت حضرت
قدوة الکبری رفته و لطیفه صیاتی که نوشته و احتیاج با عاده بنیت و ولایت پیر خویش طریق
از امت و سبیل یا خدمت می پرسوند و زوی حضرت قدوة الکبری از خلق خانه که عجیب خالقاه
خوب متعین کرده بودند فوطه میان می بستند که از خلق خانه بر آید و روی جو حضرت پیر بنیت که

خواهد شد و زوی حضرت ایشان نشسته بودند و با دوا داده بود و طایف اشتغال داشته که شیخ الاسلام سر بر نه کرد
و العفو عند المقدرة گویند و سر و قدم حضرت ایشان آورد انگسای بسیار و زیدند فرمودند که گوید که موجب
جیدیت گفت فی اول عنایت کرده عفو کنید بعد از آن بگویم آنچه بین واقع شد و آفریده را بسیار
بودم بر بام خانه و آن بام خانه چنان بود که مورگزار داشته باشند ناگاه ده کس تیغ بر نه کرده مرا گفتند که
این چه می باشد که عینیت بر سر بسیار خف و بهمانگی میکند میاید سرش را از تن جدا کنم مرا غلط انداخته بود
که مردی نورانی محاسن سفید از چانه ای آمده مرا از دست آن مردان هزار حیل و منت و اعتذار گرفت
و گفت بروید که گناه این را من از حضرت سید در خواسته ام چون آنها را و ان شدند مرا دشنام
بسیار داد و که زینهار زینهار خیال مردان خدای خوض نیاید کرد و اکنون زود و روی ای آن
غریب راج خود ساز که گناه تو من خواسته ام حضرت قدوة الکبری و کبری که در گفتند آری جادو
مردی اهل یور و وحایت و پاره شده است آری این فقر را مسکا و دید تقریر مثنوی مولوی خوانده
مثنوی که خدا خواهد که پرده کس در و پیشانی از پیشانی پاکان برود و خدا خواهد که پوشد
عیب کس که کمرد و عیب اهل نفس و نکبتا چون تیغ پولاد است تیغ گردن آری تو سیر الی یزید
میش این الماس که مرید که برین تیغ را بنودینا و تسبیح مان خاص محل نیست حضرت مولعین
گاهی چیزی گفته بود که موجب دل ماندگی شده و به از این شده که رفع کدورت کند بشی بران
خود نشسته بود که در قلندر کار و کشیده و را انداخته و قتل خلا را فرود گفتند و میگفتند که ان فو العین
ناظر گفتند عین الی کوی فرزندیت اشرف است اعتدای بسیار کردند که از دست آن قلندران را
کردن سخن منقحان خدمت قاضی محبت از مریدان که در راز و غدر بسیار نمید کرد و فرمودند
که از حق تعالی خواسته ام که فرزندان ما را تا نهمه ایقت پایان هر که بد خواهد و بد کند التمهیدان مدینه
حضم جان و نماند و من هنوز زنده ام که تو نور العین ما رعیت کنی و زندگی و مردگی من بر ابراست
مذنبی ستم و جهان زنده و باید آمد همچنان مانده و از بهایه و از جهان سلسله حلقه چنان
منم و به حلقه که بر حلقه چنان ستم کسی حلقه سلسله گریست و جهان حلقه سلسله اشک است
لطیفه پنجاه ششم در بیان تفویض مقام و تقلید ولایت امام بنیت زید
سید عبد الرزاق و ذکر قیادت اشرف فرزندی در آن طین که حضرت قدوة الکبری از شرف
بیعت قدوة الاکابر و عده ای با حضرت شیخ علامه الحق والدین مشرف شده بودند که است
بهشت سال بود و انواع لطائف و اصناف عطا که از حضرت پیر بنیت حضرت
قدوة الکبری رفته و لطیفه صیاتی که نوشته و احتیاج با عاده بنیت و ولایت پیر خویش طریق
از امت و سبیل یا خدمت می پرسوند و زوی حضرت قدوة الکبری از خلق خانه که عجیب خالقاه
خوب متعین کرده بودند فوطه میان می بستند که از خلق خانه بر آید و روی جو حضرت پیر بنیت که

یکبار از غلین بر سر آمد تا بر آمدن بدخلوت رسیدند و التفات تمام بر رسیدند که سید یک کار مشغولید
 و هرگاه که خطاب میکردند بهین لفظ مخاطب می ساختند چون استماع مبارک حین تلفظ حضرت مخدومی
 رسید و بر رسیدند که چه کاریست حضرت ایشان و جواب گفتند که میان برای خدمت می بنم لفظ
 در بار فرمودند اگر می بندی حکم بنده که هیچ و میان نداری گفتند که از روی نفس از میان می کشند
 نماز ده ام فرمودند مبارک باد چون بر آمدند آنکه بغیر و بشمارک حضرت قدوة الکبریا رسید
 شد که قائم مقامی از اسیر نزد این سخن بخاطر حضرت مخدومی محض نماز می فرمود و بر دوازده ساعت
 هر روز و دوازده می شارت تمام فرمودند که سید مبارک باشد که فرزند وی از حضرت برود و کار ایراد کرده ام از برایتو
 که هر حلقه سبیل قدوه و دوان تو گردد و صیفت شرف توبه سبب می تا انعام روزگار و انقطاع احوال
 بر روی زمین باشد و آن فرزند زود و دال تو باشد و لفظ مبارک الشاد کردند قطعه تار و دو صغیر گیتی شاد
 از تقاضای قضای ای که با جد بر روی زمین آثار تو در نشان و جاد و دال چون مهر واه حضرت
 قدوة الکبریا بر دست حق بشارت مرز قدیم شیخ آوردند حضرت مخدومی و صاحب شیخ مبارک را و
 کردند قطعه مبارک با دین عالم بشارت بزرگ در مای امرای بودند گهر که بر گران و سزای
 تاج شامان ابتدای یار و بعد از آن در ملازمت حضرت مخدومی بودند چون گذرید السلطنت و نمود و هر
 السعد عن الاحراق الکسمه بخوبی بشارت حضرت مخدومی چنانچه کورنده افتاد و از آنجا فراتر پیش رفتند
 در راه گذر بقیع صاحبی جمیلی شد مساوات انجا عقیده و روبرو شدند و در آنجا اقامت شد سید عبدلرزاق
 را که یکی از ابناء حسن عبد الغفور بودند بنیت حضرت قدوة الکبریا عقیده پیدا شد در حدیث
 سینه سید زاده از دوازده سال زیاده نبود و شغف از روی ملازمت حضرت ایشان سید زاده را گرفته شد
 که شرح آن نه توان کرد چه چند کبر در رگوار و اقارب عشایر سید زاده بصیحت نماز فرمودند فایده کرد و روی
 خدمت و سلوک بنهاد و مسلم کسی که نیرودان کند سوی خویش بنیاد کسی دیگرش نکرد و چه دیوار را
 دل کند سوی یار بنیاد بنیاد کس کند کرد و چون سید عبد الغفور دیدند که هیچ گوزان با بصیحت باز نمی ماند
 حضرت ایشان آوردند و گفتند که حضرت بزرگوار سپرد خود را زیر قدر شما مقدم شرف کردم و در حق مادر فدا
 از آن بر آیدیم بیت پردم خواب خوش را و توانی حساب کم و بیش با چنین با و عقیقه نیز حضرت قدوة
 الکبریا را بزرگوار خود را سپرد و از حق خود که بزرگوار داشت از آن بر آید قطعه زمی سمت ماور بهر و
 که بر دره بود و آن خویش با سپرد که بر دره بوده بجان و بجان سپرد و چون باریش و چون باریش
 و بر از حق خود بر آید و بیک خدا سپرد حضرت قدوة الکبریا هم بعد جان سپرد زاده را از بفرزدی
 قبول کردند نسبتهای دو دمان سیادت و قریبههای خاندان لقابت زاده کردند و در تربیت می
 هیچ در نه داشتند و طریق نیست و سبیل ملازمت نبوتی که سید زاده بر در و مقدار نوع نشین آفریده
 باشد قطعه جان راه خدمت سپرده سپرد که از آن بجا نماند نوع بشر اگر کس چنین خدمت آورد بجا

در کتب اول حضرت قدوة الکبریا سید عبدلرزاق قزوینی را بنویسند

چنانچه در وقت پیش نخواهد خدای و جامع الفاظ میر که در سخنان موثره قریب سی سال طریق خدمت حضرت
قدوة الکبریا سپرده و سفر و حضر حاضر بوده در غایت گاهی یاد ندارد که حضرت ایشان امری فرمود
باشند بجز سید زاده و دیگر سبقت کرده باشد ربا سکه چنان سر خط حکمش نهاده که از ایراد خود
بیرون فتاده اگر کلامی بنماطیر سیدش و حکام خاطر غل سر ویدش و شمر شرح خدمت بموافق مجال انتقال
ند که مرشد صابیت سال عمر بیکال سید عبدالرزاق یافتند بودند و از ده ساله بودند که بشرف ملازمت
مشترف شدند چهل سال بر سر سجاده بارشاد اصحاب طلب و ابتدای ارباب قلب اشتغال اشتند باقی
حیات صرف خدمت حضرت قدوة الکبریا رفته با سعی عمری که بخدمت شده محسوب توان داشت
باقی همه بیجا صلی و بوالهوسی بود و سرایه سودای حیات و دنیای و خبر خدمت دلدار و در خاک و حسی بود
و در می حضرت قدوة الکبریا در جامع و مشق نشسته بودند و جمعی اصحاب چنانچه حضرت ابوالکلام
در خواب ابوالوفاء و شیخ علی و شیخ اسماعیل الدین و شیخ فخر الدین و امثال ایشان اعز و دیگر ملازمت مشرف
بودند سخن در معارف میرفت اصحاب و استماع عوارف و حقایق مخطوط بودند بایمان سخن از حضرت نور العین
سخنی را که از آن سخن تقالی و دمو بیت است یکی سردوم سروان برود و شافری زنده عبدالرزاق
شد قطعه مرا از جهاندار دارائی دین و سری و در دست بر سرش و زور بانی و حدان و در رشتان و
تاری شد آن برود بر سر و سرش و حضرت ایشان سخن گاهی از شیخ زادگی می برآمد فرمودند شیخ زاده که مرده
فتمند من خود بخوراده را که شیخ زاده نباشد و کار او شیخ زادان باشد و دیگران از صلب بر این عبدالرزاق را
من بر آنچه زاده ام با وجود آنکه نسبت وارم سمیت چه بود و ام از نور دیده و کور دیده باشد نور دیده
بمقتضای فتاوه و اتفاقا و سید عبدالرزاق را بخطاب نور العین مخاطب یافتند و سید احمد العین
بروند و غیر خواهر کبیره و خدیجه سلیم که بانواع فضایل و شمایل آراسته بودند و خوانند که نسبت ظاهری بهم ظاهر
شود چون بیشتر در میان یک کجند فرمودند که در این البستی به ازین است که خواهر غالاتی من و خانه
حسن کیاست است که این فرزندان از متولد شده الآن در میان ما و اوستنهاست که در شرح بنایر قطعه
چه حاجت نسبت غیر ای برادر که دارم نسبتی دیگر به ازین و چو نور واحد نورند تا به در از شرق غلور
نشانیر بهمان نور است از نوریت خدا که از ارحمین و احسن گیر و هدیرین سر حضرت قدوة
الکبریا که در راه صابیه به مشق گذرانند و در یجا بیماری پیش آمدنی تا بی روی داد که مردم قطع
امید کرده بودند آنکه غیبی نسبت حضرت ایشان واقع شده و اصحاب چنانکه حضرت ابوالکلام و خواهر
ابوالوفاء و شیخ علی و شیخ کبیر شیخ اسماعیل الدین و شیخ سیف الدین و امثال این بسیار گروه حاضر بودند و سخا
ند که نور تو قمع مقام علی میکرد و در محجب باطن تناسلی ولایت متعالی و آلوده جدا زمانی بخود آمدند فرمودند
چه جای تشدید است که آن حالت مدیست که موافق دیگری شده و ضعیف فرمودند نور العین آمدند و نهادند
خود را بخدمت حق تقالی در آن بی نابی صحت کلی داده چون صحت کلی شد حضرت نور العین را طلسم نه

با انواع لطف سخنان شفقت انگیر و عاطفت آمیز در باره ایشان تبار کردند قطعه را هر چه نزدان عطا
 کرده بود و در لطف و عنایت درین روزگار و هر چه از لطف احسان شده و بفرق بلند توجیه و رزق
 کثیر بیستند عالی سیفان که تنگه را قریات نوشته از برکت او و بهر هم نیاز پیش حضرت قدوة
 الکبر او آورده حضرت ایشان قسم کردند و فرمودند که کسی که قرینه در کار و برگزیده و دایر سرده باشد و این
 جزوی قریات مقید نشود اما این تذکره پیش حضرت دو العین برسد اگر و گمانند که از حد مطلع شدند و از
 جواب حضرت قدوة الکبر منع گشتند فرمودند چیزی که قبول آنحضرت نشد و دیگری چه گونه التفات
 کند قطعه زری بلند جانی که چشم بهمت او و بسوی مبله کوفین التفات نکرد و کسی که تابع مینوع
 خود شد البته به نظر گوشه چنان شش جهات نکرد که التالیع کالمبتغی گفته اند چون این استغناء و در
 بسبب حضرت قدوة الکبر رسید بسیار بیشتر شد و در ظرف حضور مشرف ساختند و لطف عطا
 کردند و در سخن فرمودند که عبدالرزاق و فرزندان او را بخوابانند و از حقیم از حضرت امتدای در خواست
 کرده ایم که اگر او را و احفاد و عبدالرزاق قانع بود و بزرگ کسی محتاج نشوند بهنگام که از آنها بهمت مردان
 در کار خواهد بود و قطعه بهمتان مردان عالی ای بسود و هر کجا خواهند آنجا حاضر بهمت و بهمت شان با توجه
 بهمت است از یاد توجه قاهر است و فرزندان نو العین عزیز الوجود خواهند بود و اگر با خلق
 روند و اگر روند قطعه شیر نرسد بهمت مردان و قدم داده سنگ خایه بزرگان این روزگار
 را از زبان سن و زایل میندیش چیم و مطلع این که تا بهر کجا خدای بری و ذکر می و تعظیم اولاد و اکابر
 و کبریم احفاد و اشراف و برترین نشان سعادت و خوشترین آوان سیادت تعظیم این طایفه است چه
 بزرگی احفاد و بزرگی اجداد باشد بلکه روحانیه آن اکابر همراه فرزند خودی باشند و تشریف بزرگوار
 مبله و چون پیش شیخ عبدالعزیزی بدیدن فقیر آمد اما محال عجیب چیزی بکیف خورده و سخنان کرا و آواغالی
 بوده و در واد و انشال او بسیار سخنان گفت که خاطر شریف منقش شده بلکه کار بجای رسانیده که
 و محل اعراض آمده و آنکه نظر تیز میخواستند که بکنند و قرفی نمایند و عهد و قرف بودند که روحانیه حضرت
 شیخ نورالدین زاهدی نمایان شد و بجانب من التفات کردند و محاسن نورانه خود را گفتند که زیاده روحانیه او
 در بیانت برسد که او در معرض قرف آمد و لو که ششم مصرع زروی نواجه عسبان بنده میگذازد
 حضرت قدوة الکبر اقل از بزرگی میکردند که میگفت که سلطان غریبیدن بزرگی آمده بود و عقیده
 کامل نیست وی حاصل کرده تا زمان حیات آن بزرگوار از عقیده آن بزرگشت اتفاقا آن عزیز در گذشت
 بر سر سبزه جاده بدر نشست تا کسی بهمت مرده گرفتار شد و شیخ زاده را پناه گرفت کسان سخنرا آمدند
 و بر گرفته بودند شیخ زاده بسیار تشکر شده و روی بقبر بر نهادند و همان مدید سر از قبر داشت چون خاک
 گرفته پیش سوز برد و او خواست که سیاست براند یکبار و شیر در گوشتین آن نمایان شدند و میخواستند که ایضا
 رسانند و ناکس باستین خود را میخواست چون سوز این معاینه دید بر سر اعتدال آمد و بعد بزرگوار و انکسار

فکر کردند از این نوان بیایم خاکی بر کلمات او و در محافل کلماتی که قبول
 سناقت حضرت قدوة الکبر از آن
 فکر و تعظیم اولاد اکابر

و اگر او ایند حضرت قدوة الکبریا میفرمودند که حیات و وفات من بر اینست و من حیات و وفات من را
فرزندان خودم در هزار بار از اینستند قطعه کتی او دنیا را مرد و داند چنان که من و ده است و آن را
باشد بر آردل چنین تصویر یا طبل که الحقی او بسیار باشد و خدا را و او عیسی و دانی که به هم
و مردگی بازنده باشد و هم در مردگی همراه زنده و بهر جا روح من نیانده باشد و بهر جا خواهم شوم حاضر
که حاضر غایب داند باشد و اشرف از زندگی مردانم مرده و بهر جا خویش آید باشد حضرت نور العین میفرمودند
روزی حضرت قدوة الکبریا را حالتی عجیب و بیضی غریب فرود گرفته بود و نسبت اصحاب عثمان نشانت
و نگیز و جفا ده آئین میفرمودند چون نوبت بمن رسید بسیار نگاه کردند و در آخر متبشر شده میفرمودند که
فرمانها را زنده که من بکنی خود را در شانها کرده ام که هیچ چیز از شما دریغ نداشته ام و فرزندان ترا از حق تعالی
خواسته ام که دایم مقبول مسعود باشند و اولاد تو در طبعی یکی از رجال العیبه محض و خواهد شد ملک شخصی برآیند
که حالات من هم بوی فردا و چون این همه احسان شنیده ام سر در قدم حضرت آوردم سر بر افشاند و در کتار
گرفتند قطعه را و حالتی در یاب و یاب و یک دریا هم در یابیم گوهر و خشت بار و هم سایه دایم و بهجبات
تا بریزد غبار من بر لب طیفه پیچاه و هم در میان نزول آیات اشرفی و آیات شکر من
نظر داده و قلعه جالین و قصبه و ولی و دواتی از ... خوارق نسبت مالی این دیدار و لطیفه
مسند عالی شیخان و حضرت قاضی زین العابدین و حضرت شیخ شمس الدین او می در آن چنین که
لازمست حضرت مخزن حضرت قدوة الکبریا آمدند و بعضی وقایعی که در میان گذشت نزول
در روح آباد افتاد مسند عالی را عقیده با بنیاده بسیار بود بر ما که این طالع را می شنیدند اگر چه
دور داشت "به دریای چون صیبت جهانگیری و ... این عالم افتاد مسند عالی جمعی از بزرگان و ...
براه آورده و هم بر روح آباد و ف با یکی بوس دریافتند در اول تلمی بعد جان خوان و دیدار و بعد
نزار دل جو یان فدا حضرت قدوة الکبریا قطعه زری نوجوان آرای حصار و ...
فره اش خوشید النوار کسی کو طره العین بدیدش و یک جان بی بعد جان شد گرفتار +
چون حضرت الشیخ التیاج نظر و المص باطن مسند عالی بخود زیاده از حد افتاد التفات ظاهری و باطنی
نسبی او میدول ساختند و در زمره اصحاب خود و آواز بدین تقریب برگاه که باین راه می آمدند و خانه
مسند عالی شیخان نزول میفرمودند و در وی در مقام روح آباد و بگوشه وحدت آباد نشسته بودند با اصحاب
فرمودند که بوی دوستی ما چنان غریب می آید و این اشانت بود تا بدن شیخان روز دوم آمده حضرت الشیخ را
دید و تکلیف کرد که حضرت الشیخ مقدم شریف بخطا و ده بیانند چون طالب صادق بود و معروف او میدول
شد گفتند در انجام هم طالبی دارم که هنوز بر لبه اصحاب من نه در آمده او را رتبه احباب خود در آم این
اشانت شیخ شمس الدین بود چون در او ده آمدند اکابر و اصحاب خیر شریف دیدار آمدند + + +
+ + + و بر یک از غره دولت و یار الشیخ از اعلیٰ شمر و حضرت شیخ شمس الدین را شیخ السلام

لطیفه پیچاه و هم در میان آیات اشرفی و آیات شکر من

نظام اول در خطا و در روح آباد

رتبه این بشارت داده بودند که بزرگی خواهد آمد که لغت شما را خواهد رسید انتظار این دولت می آیند حتی که
 حضرت قدوة الکبر آید حضرت شیخ شمس الدین الباس خرقه مشرف خند جماعت امرای کبار و ملوک
 نامدار بشرف ارادت مشرف شدند نزدیک یک ماه و او به بسر و زاری و خدمت اصحاب بجانب دلی روان شد
 بقصبر و دلی بخانه شیخ ساه الدین نزول فرمود و خدمت شیخ صفی آمدند و دولت دیدار صفیت شمر دند
 و در غیره شیخ صفی را بسیار عقیده سلوک کمال پذیرفت و حجره که بخانه شیخ ساه الدین بود شیخ صفی را
 معشقت ساختند مولانا کریم الدین و شمس در وین بقبریه که نزدیک و دلی بود سکونت داشتند و در
 حضرت ایشان مذکور شد که مولانا را باید دید فرمودند خوش باشد چون صبح دوم روز آمد و باعت رفتن
 شدند شخصی این سخن مولانا ذکر کرد که حضرت قدوة الکبر فرمودند آید مولانا فرمودند که می بی
 حضرت ایشان را شناید که در خانه کن میان ایشان بسیار بزرگ اند و مثل هندوی فرمودند که چهری کی منند
 کین لسانی خود را نشرف سعادت دیدار حاصل کنم چون آمدند بشرف دیدار مشرف شدند مولانا کریم الدین
 سیف مودند که سحان الدین شهابی را بچوید شرف جوابی باید که گویند هر دو بال دوست چه در یانیت که علی
 اندر و منون سر بی حانی سر و شان که در کونجی دولت از میدان بحال افتاد به قدوة ارباب
 و خان عده احباب دین به منظر آنا غوثی معشایار به بحرا ساحل که میگویند باشند گوهرش
 حضرت الکمال که می نامند آمد آن نگاه به حضرت شیخ ساه الدین فرمودند که چون حضرت قدوة الکبر
 بر رتبه و مبعیده رودی آمدند مقدم مبارک در خانه فقیر افتاد و وقت نماز ظهر جماعت الکبر بیدان حضرت
 قدوة الکبر آیدند فرمودند که در اینجا بوی بزرگی می آید فقیر عرض رسانید که در گوشه دیرینه فقیر کعبه است
 که حضرت آنجاست معتکف بودند گفتند آری بوی ایشان است آخر خود را قرار دادند که در این
 کسرم و در نواحی او خدمت شیخ صفی و خدمت شیخ ساه الدین را معتکف ساختند بودند و ارادت غریبه و
 بوارق بیبه بنار دست داده چون از اینجا رخت بستند موضع مسعود نزول فرمودند و در مسجد خود و از آن
 از اینجا باریات شیخ داود آمدند سه روز در مسجدی الهی موقوف نمودند مردم الهی نقل کردند که حضرت بخشگر
 البعینت سعد و این سجده کرد بودند و از اینجا فقریات کو بر آید آمدند و مردان کو بر آید آمده استقبل
 کرده و بختیاری خود بردند مقدار هزار کس کم و بیش از آن مردم مرید شدند و انبیا القاس در باره آن
 را ندانگی از کلمان ایشان شراب خوردند و بیدان حضرت ایشان آمده فرمودند عجب است که بزرگوار
 و در شراب خود نقد میرواقتش او فوت گشت و دیگر از حضرت قدوة الکبر طلبیده و تصایح
 و مواظب بسیار کردند آخرش فرمودند که تنها از بهار شما شراب بخورید که که از شما شراب بخورم و جان مرگ
 شود و یا خیر کرد و آنها قبول کردند و از اینجا عازم بجانب قصبه جالین شدند و آنجا ایات علای
 بجانب جالین را و نه ساختند مردم و آنجا که دو سه هزار کس کم و بیش بشرف ارادت مشرف شدند
 چون که بزرگین کندیه افتاد و از اینجا جنگل بسیار بود اصحاب راه گم کردند و در فتنه و قهر یک کوی افتادند

مقام دوم و قصیده و دلی ملاقات مولانا کریم الدین صاحب رتبه حضرت بخشگر البعینت رسیدن

کرده بجای می بروند شخصی از قلندران از چوپان پرسید که راه کجاست وی برپیش استوار درین کوئی لالاب
 که غرق آب بود راه نمود اصحاب را اشارت شد که همین راه روید که گمانی می توانست اصحاب همه در میان کول
 می رفتند بعضی را گفت باز نشد و بعضی را شتالنگ و برخی را اصلا قدم نرفتند چون چوپان حالات خوب محاسبه
 کرد و رفته بقریه ساکنه پوره فریاد برآورد که عجمه محایه کردیم که حاجت مسافران باین فرج کول پناه ده گذار کردند
 رای که صاحب قریه بود با جماعه از اهل آن سوار شده در عقب این حاکم و دید تا ایشان را دریافت و سرور قدم
 حضرت قدوة الکبر را رانداخت و بعد از آنکه حضرت قدوة الکبر از حاکم خوش برون و اسباب صیانت بهم
 آورد چون از کار صیانت برداشتند حضرت ایشان روان شدند و روی بسوی یقطیه جالین پناه دادند و سر کرده
 خنجر بود و ای همراه آمد چون حضرت شدن گرفت بعرض رسانیدند و خنجر داد و عاکید نسیم کردند و فرمودند که تو
 تا فری ترا به دعا کنم اما از خدا تعالی خواسته ام که شما و اولاد شما در بنده افتد و اسباب روزگار شما بیان کم نشود
 اینها را و شدند و برگشته بخانه آمدند چون یقطیه جالین نزول فرمودند و غیره مولانا علام الهدی مولانا
 علام الدین از او فایده ای بکار حلت کرده بودند و دیگر خیلداران سیه استقبال کرده بجای محموده حضرت ایشان
 بودند که آنجا حضرت قدوة الکبر اترید بودند و حجره ساخته مدتی در آنجا بودند بایام قدوة الکبر این را
 در غیرت... فرمودند و چون مرتبه... یقطیه جالین شد پیش از آنکه حضرت در
 جالین آیند امالی جالین یقطیه و ولی رفته شیخ سلیمان که در صفه شیخ فیض الدین محمود و او می بودند
 آمده و او را... چون مردم جالین شیخ سلیمان آمدند و طلب ارادت کردند و شیخ کزیرا فرمودند که
 حالا ارادت شما کیسی و دیگر جو را شد و آن دیار بیکر کن تنویس نمودند امروز فردا یقطیه شما خواهد آمد
 چون اسفندار و دقت سید سیت بسیار عالی حال و عظم البال بهدین سفر شریفان... این از یقطیه
 جالین مراجعت نمودند و غم بجانب ولی کردند و یقطیه انونه آمدند جمیع ارادات یقطیه بشرف ارادت مشرف
 شدند و در روز یقطیه مذکور توقف شده چون وظایف بندگی بجای آوردند و دعای خیر و در باره اینها
 را اندک دایم الاحوال خالی از زناختی نخواهد بود و از آنجا گذر یقطیه سینه فتا و دیگر چهره مالش مرید معتقد
 این خانه آن بودند و وظایف خدمت هم بجای آوردند و لیکن نفسی غریب در باره اینها رانده اند که حوالی یقطیه
 خالی از صفای نیست اما در روش میرزای می نماید و از آنجا روی بسوی یقطیه سهرورد کردند حضرت شیخ خیر الدین
 و حضرت فاضل محمد سهروردی جمعی از اکابر یقطیه و از یقطیه باستقبال برآمدند حضرت قدوة الکبر
 را بتعظیم تمام برودند و در اسباب صیانت باقصی الغایت کوشیدند و آن نزول مقدم ایشان
 در یقطیه سهروردی می مرتبه است آنچه که باقی اکابر و انچه اولاد و اصحاب ایشان بودند و نیز از ارادت
 مشرف شدند و بعضی بود و جماعه خط بان مضبوط نام بیک جا رفتند آن جماعه رفاهت دوستی در زبده
 غالباً باقی قلندر جویری بود و از عالم غریب کشتش رسیده بود و مضبوط کو بیایفت از وی جویری بود و قنار
 بجای رسیده که بیکر دست بکریان کردند و این خبر شمع مبارک رسید قلندر خود را طلب کرده گفتند

تمام حاکم یقطیه انونه و قریه سهروردی

که نرای تو بود و کیا فتنی و جوهر و میان داری می باید که از میان هر خیزی ویرا از اصحاب بیرون کردند و آخر
فرمودند عجیب مردم قصه آنکه از دور و ایشان چیزی را نباید چون از دور و ایشان چیزی را بود می خواهند پس بهر یک
ایشان را نشان باشند عقیده مسند عالی سفیخان و حضرت قاضی شمس الدین زیاده از حد بودند عالی را
دانی بود که داعیه سلوک در روشنی اقامت کرده بودند و خوشنود که یکی از دور و ایشان خود را و ایند گفتند با کابر نه
بر چند که عقیده داشتند و روش خدمت و ملازمت بسری بودند اما استقاده را خاطر رجوع نمیکرده درین فکر بودند
بودند و روزی در بین فکر خواب ربود که حال جهان آرای حضرت خضر علیه السلام نمایان شده و بشارت داده
که زبان و صول و آوان حصول نزد یک سیده است که کلید تو در دست سیدیت که درین ایام منزد یکی برسد و این
اشارت بحضرت قدوة الکبر بود و همین روز زمانای جهانگیری در گناب و صدای عالم بر روی و اطراف
منتشر شده شرف نزول مقدم حضرت ایشان در روح آلود آمدند عالی آمده بشری دیدار شرف شدند چنانکه نگو
شد و حضرت قاضی رفیع الدین خود با الهام الهی و یقین نامتناهی پیش از همه با اصحاب خود تخصیص حضرت شریخ
شمس الدین بشارت از آمدن حضرت قدوة الکبر داده بودند و ایشان عقیده بر آن داشته اند لطیفه بجا
در هشتم در شرح دعوات بعضی اسما غظام و تفسیر بیان سوره فاتحه تورات که معروف بدعوات شریخ
است بعضی فواید دیگر از انسون و توحید و امثال آن جان این مقالات لطیفه و شریف است "در شرح نظام
حاجی غریب یعنی که درین فن عمر بسر برده و تجربه بسر آورده و آنچه از اقسام و اوضاع آن از حضرت قدوة
الکبر وصول نموده همه جمع کرده رساله نوشتیم که بمنزله اسرار موسوم شده که این رساله معلوم
بود اما ستم و تیغی عداورده میشود که تا این فواید خالی نماند بعضی از شریخ این علل و جریغ نموده اند با خبری از شریخ
مستفیدین چنانچه حضرت شریخ این شریخ و صاحب فصوص حضرت امام محمد غزالی برین علل و جریغ نموده اند چنانچه گفت
که حضرت حمزه "امام محمد غزالی میفرمودند که حق سبحانه و تعالی اسرار حرف ابیغایت خود متکشف
گردانیده صد و نود و نه کتاب تصنیف کرده و انواع علوم لدنی مرا حاصل نموده از هر طریقی خواطر بسیار را آورده است
خاصه از هر ملوک که بسیار اصحاب ل و ارباب قبل برین علم اقدام نموده اند که منقول است ابو معشر بلخی میگوید که در
ایلم بند و ستان پادشاهی بود عالم باین علوم و با بر سر هر حرف و نحو هر چه مستخرج کرده بود وقتی او را حاضری بدید
آمده و قصد حاجت او کرده و این پادشاه بران خصم التفات نمیکرده و استعداد حرب او نمی برد احتیاج تا آنکه فواید
شهر گرفت و همه ولایت را در تصرف خود آورد و وزیران و نواب آمده بعضی براینه نمیکشید این محل تدبیر بود و تو لایتم
کرد و حال آنکه زار باید کرد و پادشاه استغافه بمرنج برد و از وی قهر او و دوست بخواه عدوی خود کرد و روزی با
نزدیکان خویش و مجلس عشرت نشست بعد از آنکه چیزی از هوادریان مجلس افتاد چون بدیدند طشتی بود و در مثلث
سکرمی تازه بریده در وی نزدیکان آن طشت را بدیدند از سبب گرفته پادشاه و ایشان می دید و بخندید
چون ساعتی برآمدند میان را خواند و گفت بشارت شما است که در خصم شماست که فقه خیریت لایت را کرده و اینکه
شما هم می کنید که علم است و شما را اشتغال انتفاع می آید و درین طشتی می بینید و ما برین بوسه زدند و در سر

استغفار و آمدند حضرت قدوة الکبر الاحباب خود بر جوت اسامی عظام که اجازت میدادند بکس از باب دل را
کاری بهترین در پیش است طالبی که در درویشی توحید غوطه زده و در ریایان نظردینداره و اراجیه ازینها نیست
کسی است که فی الحال غدا غایت و جمعیت بخود داده باشد و متقین را و اعیان اسامی عظام و دیگر بود
در این زمانه مردم اسامی عظام را وسیله جمعیت و رابطی ساخته اند و این بغایت شایع است اما
روانشان ازین سرغالی بهم می باشد چنانچه دکان جوهری از خواب نموده و انداخته اند اسم
و اَلَمْ يَكُنْ عَلَىٰ سَبِيحِ خَلْقِهِ بِطَافَةٍ وَاَيُّهَا عَلَی السَّيِّئَاتِ قُوَّةٌ كُلُّ كَثْفٍ مَّكَوْرٌ از تفصیل
اسم اخیر تعلق بمشتری دارد و خاص بسیار دارد که شرح بیرون است صاحب عون اسم مذکور گفته ای در زنگار و
پیشوای دایره اید و الله ینبئ عی السَّيِّئَاتِ در شرح اسم سی و هشتم از مشایخ کبار معانی شده است منسوب
به شیخ و در درویشی شب و شب شب
صاحب نشو و بسی اسرار و وی مندرج است اگر شور و شغب حبیب بشود پس بخود داده اند و حیوانی غور بهر
مغز و دار و درستی کند و سرخوش کسی گوید که کونین در نظر خاشاک میندرد و چرخ آید چون از غلغل و آواز
نگیرد و مقدار پنج ساعت و دیگر نگاه مروی عظیم حبیب پیدا شود و برضای گنبدی سرخ و تند و خوشوار و چشم
و کمال و نسبت بزرگ کشیده و تویی بر بنه بر دست گرفته او را یک و سلام کند و بر سر و پای خشنود و تیغ
بر آن بند چشم زمین نماند و لب چنانند استخواند و است که چه میگوید صاحب و حوت را باید که نرسد و اسم همان
وضع می باشد و در دایره که او نیز برضای عجایب است که دیده باشد اگر در دل قرار دارد و تیغ از آن
بیند اما غرض از اینها اگر غذا ناکشکی باشد نگاه از هر همی اسم از هر گوش کند و خواند خواندن و از این مسئله
گرد و در دست و خواند پس بیان تیغ بزد و در نظر الطایع خشنود باشد چنانچه خواند که دایره است خواند
و در بخواند که خدا کیست خواهد است و سخن گوید و اب چنانچه بعد از آن بگوید ای سر زده آدم زود بخت و دست
ازین دعوت گوید مرغوش شیر است و تو هم موافق من باشی و نظر از اعمال بازمیری پس سعادت و قوت که بر تو
تعلق دارد و حبیب من از آن ازانی داری موافق یاران ششگانه باشی و درویش و در دعوت ازین تنالی
شیخ و زوان گوید بخواهم و منداوشتم که سعی بر روی و طبیبی داشته باشی و از اینها بجهت بداند
نموده باشی و کوشش به شیخ آردی اکنون بعظمت این اسم که میخوانی از آسمان بفرستد و او روی که بر کرد عالم
کند و از این درستی می باشم با این تیغ سر از قش جدا کنم اما طبعه داشت که سر خوش با کس نکوشی
و بر بیان داری اگر کس سخن با تو میگوید غرض سخن بدین دعوت باشی و وای این دعوت از تو ضایع گردد
و از این قوت من گوش داری زبانه زبانه از اینها چنان بگوید و باشی چون وصیت نام کند غامی بوی دهد
و در عین باره و توشی بر روی نوشته باشد و اصل غام از حقین باشد بک جوهر آسمانی به در کاشش
عانی داند و طریق و عشق غام ازین که غام را بکس ننماید و صفت آن از روی کند و دسی را این
نام گوید و اگر چنین نام از صاحب دعوت گوید و بر زبانه اگر این غام و در گوید باز دسی هفت اقلیم

میں نے ان کی رائے کو قبول کیا اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے لئے ایک نیا مکان بنوا دیا۔

از دست گرفته باشند باید که تهنید خاتم کوثرین نوع بکند که خاتم سلیمانی نقشی از آن داشته چون خاتم مرغ بوی
سبارد و شرح و خاصیت وی گوید پس صاحب موت گوید ای خداوند حکم سلاطین روی زمین از آن
دشمنه و جلاد آسمان از روی من از حضرت تو آنست که بدین اسم اعظم که بدین خاتم نوشته من
آموزی و بید کند که نامیا موز و سبب که واجب دعوت اول گفته است که این اسم را از روی
آموزم و یاد گرفتیم و اسرار علی امینت کاشیفتا و عتسا و یا سطلی انشوط آنست که از مرغ یاد گیرد و
از وی بیاموزد و از وی خواهد تا خواص میاید چون بیاموزد هرگاه که مرغ را خواهد که حاضر کند
آن خاتم را بر آفرود و بنهد و این اسم را بخواند کمال او حاضر شود و امر الله تعالی چون خاتم بوی سپرد و
از چشم او پنهان گردد و بعد از آن که حساب بکند تمام او مقصود حاصل شود و اسم اعظم آنست
یا عظیم که ذالثناء العاخرة والعز والمجد والیکم یا و فلا یدل عثره و الله یقول الحق
و هو هدی السبیل اسم سی و یکم اگر کسی طالع لبی باشد مرغ گوشتش و نور وی حاصل نمی گشته باشد
خواهد که جمیع مرادات او حاصل گردد و یاد کرد که گوشتش و سیاه باشد و بگریزند تمام او بستاند و بوی که چشم بچسب
بر آن نیند چون بخلوت بر دوا از بگریزند جا کند و بر او نه بقیستش این اسم را از آن بخواند و بر او نه بقیستش
بر آن دل ند و گوید یا رب الا دیاب و یا مسدب الا سداب و یا مفتح الا بواب و یا قاضی
الاحتاجات و یا مجیب الدعوات و یا یجبر ایت و دعا و من احاطت و رزق من
فراخ کن و مرا و چشم بندگان عزیز و محترم و یا اگر هم اگر احتیج چون تمام خوانده باشد و این دعا کرده بود
این اسم را بر آب بزنک و در غفران بر کاغذ و در زردون دل بنهد و در استنانه بالا رجس بر نبوت نماز
می کرده باشد پنهان کند و در وقت بخوابد و بخواند و چون از می بیدار شود و اسم را بخواند
و با و نیت باشد سوره بود و تشویش و سوسه بدل خود راه ندید و بگریزند که مانده بود جای که خالی و
چشم کسی نیفتد بنهد و بیل و یک کار و بر آن زند و بر نبوت اسم را بخواند بعد از آن ریزه کند و زردون
و غفران بر آن کرده بخورد و نظر کند تا از وقت خود من چه پیدا میشود که بعد از آن هفته احوال او نیک
گردد و در دستنای و فتح کار او و فراخی رزق سعادت و دولت و بخت همه بکشد تا می بخت او
سعادت تبدیل یابد اگر دختر یا پسر را شیو بود و چند آنکه عقد کند یا تفرقه بگیرد و بخت آن زن
نیز آتیه بود چنین باید کرد که بوی خوش میوست بر تن بپزند و در دوا و جمع شود و از او و صفت داد
و در کار نام و معاون باشند و بهار بخت او گرم کند و خوانده این اسم هر چه خیر تمام علیه السلام که
از آجیات زندگی یافته او زنده بر دوسر اگر دوزخه جاوید بود و از علوم غیب بهره مند و طایق نفس
و جمند و از دونه نام اسم را که فاخته عجل است و معروف بدینا شمشیر شده خواص بسیار دارد و در وقت
محمود سبکسین انار الدبر نامه نوشته که بر یک اسم برین خد عمل گامی آید خروشی و در پنج آورده میشود
دصد یازده بار شب الطهر شب جمعه بر شری خواهد هر که بخواند مطیع او گردد و بخت مع اعدا دشمن

این اسم را بر آب بزنک و در غفران بر کاغذ و در زردون دل بنهد و در استنانه بالا رجس بر نبوت نماز می کرده باشد پنهان کند و در وقت بخوابد و بخواند و چون از می بیدار شود و اسم را بخواند و با و نیت باشد سوره بود و تشویش و سوسه بدل خود راه ندید و بگریزند که مانده بود جای که خالی و چشم کسی نیفتد بنهد و بیل و یک کار و بر آن زند و بر نبوت اسم را بخواند بعد از آن ریزه کند و زردون و غفران بر آن کرده بخورد و نظر کند تا از وقت خود من چه پیدا میشود که بعد از آن هفته احوال او نیک گردد و در دستنای و فتح کار او و فراخی رزق سعادت و دولت و بخت همه بکشد تا می بخت او سعادت تبدیل یابد اگر دختر یا پسر را شیو بود و چند آنکه عقد کند یا تفرقه بگیرد و بخت آن زن نیز آتیه بود چنین باید کرد که بوی خوش میوست بر تن بپزند و در دوا و جمع شود و از او و صفت داد و در کار نام و معاون باشند و بهار بخت او گرم کند و خوانده این اسم هر چه خیر تمام علیه السلام که از آجیات زندگی یافته او زنده بر دوسر اگر دوزخه جاوید بود و از علوم غیب بهره مند و طایق نفس و جمند و از دونه نام اسم را که فاخته عجل است و معروف بدینا شمشیر شده خواص بسیار دارد و در وقت محمود سبکسین انار الدبر نامه نوشته که بر یک اسم برین خد عمل گامی آید خروشی و در پنج آورده میشود دصد یازده بار شب الطهر شب جمعه بر شری خواهد هر که بخواند مطیع او گردد و بخت مع اعدا دشمن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

२॥

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَنزَلْنَاهُ ذِكْرًا لِّعِبَادِنَا

11

11

100

4

16

ॐ

三

2

1

1

1

11.

15

水

من

10

||

9

15

...

12

...

10

1

دینی و دنیوی او برآورده گردد و انجم روزی افزون بر وی حاصل شود و از هیچ رنجها و بلاها مصون باشد
 و جمیع خدایق از انس و جن او را دوست دارد و در وی و پیری او اگر ندانند سازند و سحر و جادو بر وی اثر نکند و این
 نقش عرش و کرسی و هیئت افلاک مخصوص بسیار دارد و تا اثرات بسیار تجربه معلوم خواهد شد

الحکم
 لعل در جمیع
 عین حال
 غیاث بر جان
 یار و یارین

دلو
 سوره اخلاص
 تهنیت
 ای اقبال

سپهر
 سوره طه
 سوره قمر
 سوره نوح

عقرب
 سوره قمر
 سوره نوح
 سوره طه

میزان
 سوره قمر
 سوره نوح
 سوره طه

کوه
 سوره قمر
 سوره نوح
 سوره طه

مهر
 سوره قمر
 سوره نوح
 سوره طه

حوت
 سوره قمر
 سوره نوح
 سوره طه

دلو
 سوره قمر
 سوره نوح
 سوره طه

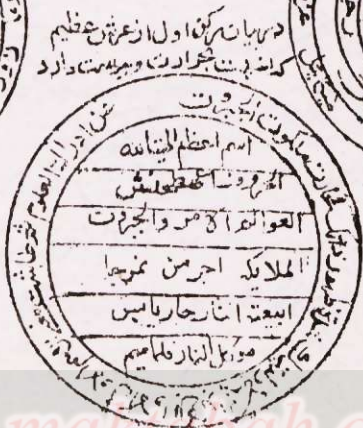
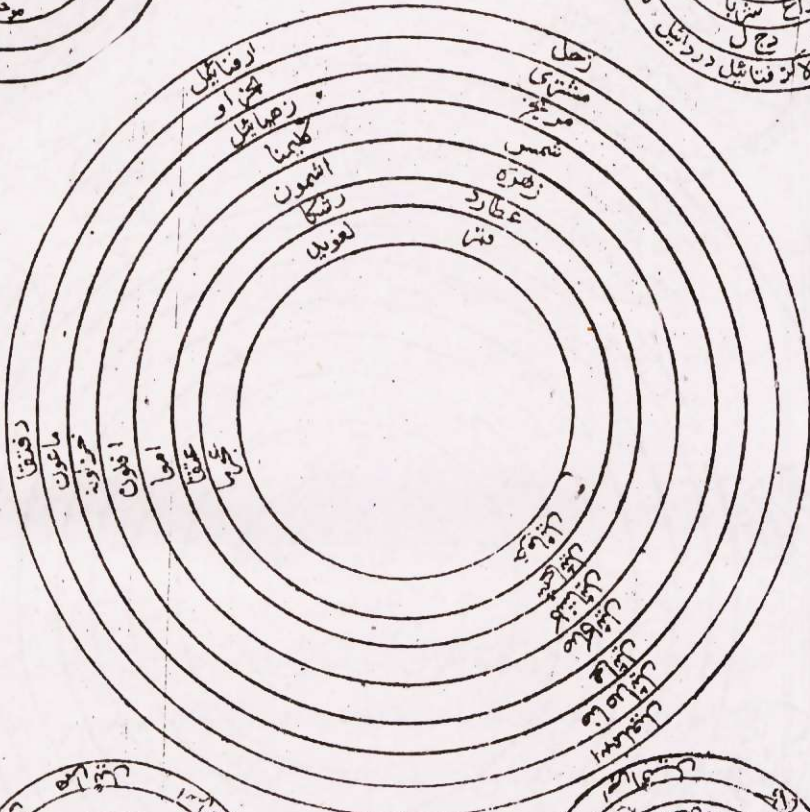
عقرب
 سوره قمر
 سوره نوح
 سوره طه

میزان
 سوره قمر
 سوره نوح
 سوره طه

وسط العالم

نقش اوضاع عرش و کرسی

اسماء کواکب
موکلات



بیاید است که این رکن بجام حروف تعلق دارد و در علم بنیه و سایر لایه‌ها چه که بر داشته اند حزن نمر جا بر طبع وی جاری
 می‌ایس و حروفات تحت اند بر قول امام محمد الاسلام محمد بن غزالی و شیخ الاسلام قدوه المحققین محی الدین ابن
 عربی و جمیع ائمه در فتوحات کی آورده است حروف آتشی چنانچه در ایره مسطور است و در جدول امجد
 در رنار این فن یاد کرده ایم متن را که فایه طلب شد امیر قول ابوعلی خیر حروف آتشی اینست آنرا طحش و قول
 اول اصح و حروف آتشی منقسم اند بر سه بروج حمل و اسد و قوس و کیفیت هر یک معلوم است و این
 و ایره بسیار اند از جهت اخفای برین گفتا کرده شد در میان شمه از علم تکسیر کیمانی که در ایره
 مسطور اگر عمل را روی شرایط جذان فایده بداند اگر خواهد برای جلب قلب مجتات و دیگر برای دفع اعدا و یافتن
 در عمل نزدیک و دور و با کما نند تعریج یا کفایت اگر طالع مستعدی از جور دست داشت فهو المار و اگر نه
 مزی آنها عمل کند پیش از شرح مایه که بعضیها اندل و در کند و مضربا سوک سازد و در کعت استخاره بکند و بر و کمال
 حروف و الفاعل است و اما از چنانکه مشهور است کیفیت عمل اینست نام طالع مطلوب بحساب حمل که مسطور
 از بهر دو روشیاریانده که در و نام طالع و نام را در و چند است از آن و و از ده گان طالع و بدایه باقی ماند بخوار
 بروج بقدر و یکدیگر بهر خط نام مطلوب نیز استخراج کنید و در و و بر بروج نظر کنید اول بخوری که در و ایره یاد کرده
 ایم بسوزند و آنکه بخواند آتش بخورند بعد از آن مندرج حروف طالع استخراج کنند و آنکه از بهر دو روش
 کوکب و یاب نویسد بعد حرفی دیگر اول از اسم مطلوب و بعد از آن حروف طالع بنویسد دوم حروف از اسم طالع
 از اسم یاب نویسد بعد حرفی دیگر اول از اسم مطلوب و بعد از آن حروف طالع بنویسد همچنین نام حروف
 در و دی حرف اسم مطلوب بنویسد بعد حرفی از اسم مطلوب برگردد و پس بوی اسم طالع بنویسد همچنین نام حروف
 طالع و معنوب بهر یک سرخ کنید اگر حرف اسم طالع یا مطلوب که یاد باز از سر آن هم حروف برگردد در
 چهلوی حروف از اسم طالع یا مطلوب بنویسد چون مرتب شود اسم را که کبریا حروفات موکلند و در بر
 حروفات اسم طالع یا مطلوب بنویسد چنانچه در و ایره مسطور است نتیجه آن احسان بنویسد اگر مطلوب نسبت
 سرخ آتشی باشد در آتش حواله کند و اگر بادی باشد با حواله کند و امثال آن اگر آبی باشد آتشی بخورند
 یا در آب روان اندازد و بتوید خاکی زیر پستانه مطلوب یا در گدگاه مطلوب فن کند مقصود حاصل
 شود و این اسرار را اهل پوشیده دارند و اما اگر طالع طالع نور باشد و طالع مطلوب باشد چنانکه

صلی طالب و محمد مطلوب بر یک را جدا گانه نیست کند برین شیوه

د	م	ح	ع	ی	ل	ح
ی	ل	ع	د	م	ح	ی
م	ح	ی	ل	ع	د	م
ل	ع	د	م	ح	ی	ل
ح	ی	ل	ع	د	م	ح
ع	د	م	ح	ی	ل	ع
ی	ل	ع	د	م	ح	ی
م	ح	ی	ل	ع	د	م

و این طریقی مذکور که بعضی کتب معتدله
 نموده و بتوید با و خزا بسیار از این
 و طلمات ساخته و در فلان خطی کشیده
 و حروف را به شکل نوشته چنانچه
 حروف که در این حروف کبریا است نوشته
 و جامع این مجموع میگوید آن کسیرت که

الْعَوْدُ وَمِنْ شَرِّ مَنْ رَأَيْتُ الْعَرَبِيَّةَ مِنْ شَرِّ مَنْ رَأَى اللَّهُ ذَابَ كَمَا ذَابَ الْوَبُ الزَّهْرُ صَوَّافُ الْخَلِّ
 واز شر کسی که قبول میکند غیبت را و از شر کسی که با کبریا و کرده شو نامزد میکند چنانکه سیلان میکند
 عَلَى النَّارِ وَأَعِذْ صَاحِبَ كِتَابِي هَذَا مِنْ شَرِّ الْإِلَهِائِ الْمَاسِلِ لَهَا طَائِفٌ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَشْكُنُ فِي الْهَوَاءِ
 بر آتش و بنیاه میدهم صاحب این کتاب خویش را از شر طایفه که او را در غیبت طائف است و از شر کسی که سیاه و در هوا
 وَاجْعَلِ الْخَبْرَ وَمَنْ فِي الظُّلُمَاتِ الْتَوَدُّ مَنْ يَشْكُنُ فِي الْعَيْنِ وَمَنْ شَرِّ مَنْ يَشْكُنُ فِي الْهَوَاءِ
 و کوه را و دریا را و از هر کس که در تاریکی چشمها میبندد و از هر کسی که میبرد و در آتش را
 وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَكُونُ فِي الْأَجْسَادِ الْأَرْحَامِ وَالْهَوَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَسْتَوِي فِي صَلَواتِ الدَّائِمِ وَمَنْ يَشْرُقُ
 و از شر کسی که در جسمها و در کوهها و از شر کسی که در سوسنهای اندازد در دلها مخلوق میکند و در خون
 السَّمْعِ وَالْأَبْصَارِ وَأَعِذْ صَاحِبَ كِتَابِي هَذَا مِنَ النَّظَرِ وَالْخَيْطِ وَالْخَيْطِ وَالْخَيْطِ وَالْخَيْطِ وَالْخَيْطِ
 و بنیاه میدهم صاحب این کتاب را از نظر و از خنجر و از خنجر و از خنجر
 الْجَحْرِ وَالْهَيْسِ الْمُمْتَدَّةِ وَمِنْ شَرِّ الطَّائِفِ وَالطَّائِفِ وَالطَّائِفِ وَالطَّائِفِ وَالطَّائِفِ وَالطَّائِفِ
 جن را و آتش سرکش و از شر گردیده و آئیده و تاریکی کننده و پوشنده و صد کننده
 وَالطَّائِفِ وَالطَّائِفِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي سُلْطَانٍ وَفَرْجٍ وَفَرْجٍ وَفَرْجٍ وَفَرْجٍ وَفَرْجٍ وَفَرْجٍ
 و از شر کسی که تابنده و جاوید کننده و از شر صاحب گره بستن بسوز و از شر او غم و غم و غم و غم و غم و غم
 تَكْرُوكَ فَرُوسَتَوَلَّسَ وَأَعِذْهُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي فَرْجٍ لِيْنِي أَدَمَ وَبَنَاتِ خَوَامِنْ قَبْلِ
 و از فکر و از اندیشه و بنیاه میدهم او را از شر هر خانه که در این دوزخ است و از شر او بنیاه
 الدِّمِ وَالْعَمْرَةِ وَالْمَرْجَةِ وَالزَّيْجِ وَالْبَلْعَةِ وَرَيْجِ الْكَمَرَةِ وَالْقَصْرِ أَوِ السَّنَةِ أَوِ الْمَرْجَةِ
 و از خون و بنیاه و از هر جای سرخ و از صفراء و سودا و از
 النِّقْصَانِ وَالزِّيَادَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي دَاخِلٍ فِي جِلْدٍ وَكُلِّ ذِي دَاخِلٍ أَوْ عَصَبٍ
 نقصان و زیادتی و از شر هر صحنی که داخل باشد در جلد و گوشت یا در خون در ک و در
 أَوْ قُطْنَةٍ أَوْ عَظْمَةٍ أَوْ فِي سَمْعٍ أَوْ بَصَرٍ أَوْ ظَهْرٍ أَوْ بَطْنٍ أَوْ شَعْرٍ أَوْ ظَنْفٍ أَوْ رُوحٍ أَوْ جَسْمٍ
 یا در استخوان یا در گوش یا در چشم یا در پشت یا در شکم یا در ریه یا در ریه یا در ریه یا در ریه یا در ریه یا در ریه
 أَوْ ظَهْرٍ أَوْ بَطْنٍ وَأَعِذْهُ بِمَا اسْتَعَاذَ بِهِ أَدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَشَيْثُ وَهَابِيلُ وَآدَمُ
 یا در ظاهر یا در باطن و بنیاه میدهم او را با آن چیز که بنا گرفته است با آن آدم علیه السلام و شیث و هابیل و آدَمُ
 وَنُوحٌ وَهُودٌ وَابْرَاهِيمُ وَاسْمَاعِيلُ وَاسْحَاقُ وَيَعْقُوبُ وَكَاسِبَاتُ وَعِيسَى وَآدَمُ
 و نوح و هود و ابراهیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب و کاسبات و عیسی و آدم
 وَيُونُسُ وَمُوسَى وَهَارُونَ وَدَاوُدُ وَسُلَيْمَانُ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَى وَيُوسُفُ وَهُودُ وَشُعَيْبُ
 و یونس و موسی و هارون و داود و سلیمان و زکریا و یحیی و یوسف و هود و شعیب
 وَشُعَيْبُ

وَالْيَاسُ صَالِحٌ وَلِقْمَانٌ وَذُو الْكُفُلِ وَذُو الْقُرَيْنِ وَطَالُوتُ وَعِزْرُ وَانْحَضُ وَكَانِيَالُ وَمُحَمَّدُ

وَالْيَاسُ وصالح و لقمان و ذوالکفل و ذوالقرین و طالوت و عزیر و انحض و کانیا ل و محمد

مُطِطَفٌ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَجْمَعِينَ وَبِکُلِّ عَمَلٍ مُقَرَّبٍ وَبِکُلِّ مَرْسَلٍ

مططف و صلی الله علیه و سلم و صلوات الله علیکم اجمعین و بکلی عمل مقرب و بکلی مرسل

إِلَّا تَبَاعَدَ ثَمَّ وَتَقَرَّبَ ثَمَّ وَتَحْتَمُّ عَنْكَ لَنَا فِي هَذَا بِسْمِ اللَّهِ أَمَّا الْكَلِيلُ الْكَلِيلُ فَفَعَالٌ

الا تباعد ثم و تقرب ثم و تحتتم عنک لنا فی هذا بسم الله اما الکلیل الکلیل ففعال

نَزَّاهٌ مَكْرُورٌ شَوِيحٌ وَتَفَرَّقَ شَوِيحٌ وَهَارَ شَوِيحٌ لَسِيدٌ وَبَرٍّ كَتَمَ بَرَكَتَ نَامِ خَدَاكَ وَنَهَى عَنِ عَمَلٍ رَجِيحٍ

نزهه مکروور شویح و تفرق شویح و هار شویح لسید و بر کتم برکت نام خدایت و نهی عن عمل رجویح

لَمَّا بَرِيدٌ وَأَعْيُنُ اللَّهِ بِاسْمِ الَّذِي أَصَابَهُ الْفَقْرُ وَاسْتَنَارَ بِهِ الشَّمْسُ وَهُوَ مَكْتُوبٌ

لما برید و اعین الله ب اسم الذی اصابه الفقر و استنار به الشمس و هو مکتوب

وَبَيْنَهُ مَدِيدٌ أَوْ كُنْهًا وَبِأَمَّا فَتَحْتُ لَكَ ابْنَ نَوَاسٍ

و بینو مدید او کنه و باما فتحت لک ابن نواس

تَحْتَ خُرْنِ الْعَرْشِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَسَبِّحْهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ

تحت خرن العرش لا اله الا الله محمد رسول الله فسبحهم الله و هو السميع

تَقَلَّتْ حُجَّةُ اللَّهِ وَظَهَرَ سُلْطَانُ اللَّهِ وَتَفَرَّقَ أَعْدَاؤُهُ وَاللَّهُ وَبَقِيَ وَجْهُ اللَّهِ وَكَانَتْ بِأَصْلَحِ

تقلت حجة الله و ظهر سلطان الله و تفرق اعداؤه و الله و بقى وجه الله و كانت باصلح

جَارَتِ حُجَّتُ خَدَا وَفَالْبَدِ غَلَا وَتَفَرَّقَ شَمَانُ رَا

جارت حجت خدایت و فالبد غلا و تفرق شمان را

كُنَّا فِي هَذَا فِي حُزْنٍ مِنَ اللَّهِ وَلَكِنِ اللَّهُ وَجَّارٌ اللَّهُ وَآمَنَ اللَّهُ وَحَفِظَ اللَّهُ جَادَهُ عَزِيزٌ

کنایه فی هذا فی حزن من الله و لکن الله و جار الله و آمن الله و حفظ الله جاده عزیز

مَنْعَمٌ اللَّهُ وَحَارَكَ وَكَلِمَاتُ وَحَارَسَاتُ وَحَارِظَاتُ وَكَانَ وَمَا لَمْ يَنْ

منعم الله و حارک و کلمات و حارسات و حارظات و کان و ما لم ین

مُبَاشَرٌ وَخَدَا وَكَلِمَاتُ تَوَاضَعَتْ وَرَبَّهَا تَوَاضَعَتْ وَرَبَّهَا تَوَاضَعَتْ وَرَبَّهَا تَوَاضَعَتْ

مباشه و خدایت و کلمات تواضعت و ربها تواضعت و ربها تواضعت و ربها تواضعت

أَعْلَمُ أَنْ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَإِنَّ اللَّهَ مِنْ أَحْسَنِ عِلْمٍ حَلَسًا وَخَصَّ كُلَّ

اعلم ان الله علی کل شیء قدیر و ان الله من احسن علم حلسا و خص کل

وَكُلَّ شَيْءٍ بِرَبِّهِ كَرِيمٌ خَدَا بِرَبِّهِ كَرِيمٌ خَدَا بِرَبِّهِ كَرِيمٌ خَدَا بِرَبِّهِ كَرِيمٌ

و کل شیء بر ربی کریم خدایت بر ربی کریم خدایت بر ربی کریم خدایت بر ربی کریم

عَدَاؤُكَ اللَّهُ وَمَلَائِكَةُ يَصْهَوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

عداؤک الله و ملائکه ی صهون علی النبی یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه و سلّموا تسلیما

از روی خود بر آید خدایت زنگانی و درو و صلی بر نبی ای مومنان درو و صلی بر او و سلام بر او و سلام

خَمَتُ هَذَا الْكِتَابِ بِحَقِّهِ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَهُ أَقْطَرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَبِحَاجَتِهِ

خمت هذ الکتاب بحقیقه الله الذی خلقه اقطر السموات و الارض و بحاجته

سَلَامٌ مِنْ كَتَمَ الْبَارِئِ خَدَا كَرَمٌ كَرَمٌ كَرَمٌ كَرَمٌ كَرَمٌ كَرَمٌ كَرَمٌ كَرَمٌ كَرَمٌ

سلام من کتم البارئ خدایت کریم کریم کریم کریم کریم کریم کریم کریم کریم

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ وَبِحَاجَتِهِمْ كُلِّ مُقَرَّبٍ وَبِکُلِّ مَرْسَلٍ خُزْ سَلَامٌ اللَّهُ

لا خوف علیهم و لا هم یحزنون و بحاجتهم کل مقرب و بکلی مرسل خز سلام الله

مَنْعَمٌ خُزْ سَلَامٌ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَهُ أَقْطَرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَبِحَاجَتِهِ

منعم خز سلام الله الذی خلقه اقطر السموات و الارض و بحاجته

أَسْرَحُهَا اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

اسرحها الله علی محمد و آل محمد و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء

مَهْرَبَانِ خَدَا بِرَبِّهِ كَرِيمٌ خَدَا بِرَبِّهِ كَرِيمٌ خَدَا بِرَبِّهِ كَرِيمٌ خَدَا بِرَبِّهِ كَرِيمٌ

مهربان خدایت بر ربی کریم خدایت بر ربی کریم خدایت بر ربی کریم خدایت بر ربی کریم

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

وَسَلَامٌ عَلَى سَامِعِ الْبَرِّ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى أَجْمَعِ الْأَنْبِيَاءِ

و سلام علی سامع البر و بارک و سلم و صلی الله علی اجمع الانبیاء و صلوات

يَعْلَمُونَ النَّاسَ الشَّيْخَ وَمَا أَقْرَبَ عَلَى الْمَلَائِكَةِ بِبَابِ هَامُوتَ وَمَا يُعْلَمُونَ مِنْ أَحَدٍ
 سَتِي يَقُولُ كَمَا تَحْكُمُ فَنَسْتَعْلِمُكَ تَقْضِي وَفَعْلٌ بِأَوْصَالِ رُكْنِيَّةٍ بِسِيْدِ خُوسٍ بِكَرْكَاسٍ يَارُودُ وَفُجْ
 كِنْدُ وَخُورَانِ اُولَئِكَ تَوْجِيْدُ نَوْبِيْدُ دُكُلُوْبِنْدُ دُرْكَیْ وَفَعْلٌ شُورْ كَرْنِيْدِيْدُ كَرْمُكِيْ نَامُ دِيْلَسْتِ اَمِيْنْتِ سَمِ
 ۳۴ فَعْلٌ وَفَعْلٌ دُرْجَلُ نَارُ وَنَوْبِيْدُ لَبِيْةِ صَحْتِ يَابَدِيْنْتِ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ
 قَمَانِ كَحْدِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَمْتِ يَابَدِيْ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ
 زَنَ نَوْمَتِيْدُ رُفُوْدَارِ دِيْنَسْتِ يَابَدِيْ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ
 السَّلَامُ وَكَالْاَرْضِ فَانْفُذْ وَكَالْاَرْضِ فَانْفُذْ وَكَالْاَرْضِ فَانْفُذْ وَكَالْاَرْضِ فَانْفُذْ وَكَالْاَرْضِ فَانْفُذْ وَكَالْاَرْضِ فَانْفُذْ

حواسم	اهو دفع
۱۰	۱۰

مَرُوِيْ سَتِيْدُ بَرِيْدَانِ رَسْتِ سِيْدُ قَالِ مَوْسِيْ مَا كُنْتُمْ فِي السَّحَابِ
 رَسْمِيْ كَلَامُ بَرِيْدَانِ بَرِيْدَانِ كَلَامُ بَرِيْدَانِ كَلَامُ بَرِيْدَانِ كَلَامُ بَرِيْدَانِ كَلَامُ بَرِيْدَانِ كَلَامُ بَرِيْدَانِ

سَيَبْطِلُهُ اَنْ اَللّٰهُ لَا يُضِلُّ عَنِ الْبَيْتِ مَنْ سَرَى فَعْلٌ سَبِيْ سَبِيْ سَبِيْ سَبِيْ سَبِيْ سَبِيْ سَبِيْ سَبِيْ
 وَمَا هِيَ اَوْ دِيْدُ اَرْوُ وِلِيْسْتِ فَعْلٌ هَمَّتْهَا هَمَلِيْانِ وَكَلَامُ تِنِيْدُ حَكَا اَوْ عَلِيْمَا وَنَحْوُ نَامِعِ دَاوُدِ

اِبْحَالِ يَسْجَنُ وَالطَّيْرِ وَكَمَا فَاعِلِيْنَ يَارِبُ اِبْرَاهِيْمَ يَارِبُ اِبْرَاهِيْمَ يَارِبُ مُوسَى يَارِبُ مُوسَى يَارِبُ
 مُحَمَّدٍ هُوَ اَللّٰهُ عَالِيْمُ اَسْمَاءِ كَلِمَاتِ لَفْظِيْ اَبَا خُوْرِيْدَارِ دِيْدُ اَرْوُ وِلِيْسْتِ فَعْلٌ هَمَّتْهَا هَمَلِيْانِ وَكَلَامُ تِنِيْدُ حَكَا اَوْ عَلِيْمَا وَنَحْوُ نَامِعِ دَاوُدِ
 بِلَايِ كَرُوْمَا نَكْرُ وِلِيْ كَرْتِ وِدُوْلَتِ دَرَا قَا رُوِيْ اَرْ وِلِيْ كَرْتِ وِدُوْلَتِ دَرَا قَا رُوِيْ اَرْ وِلِيْ كَرْتِ وِدُوْلَتِ دَرَا قَا رُوِيْ اَرْ



فِي اِحْمَالِ كَشَادُ كَرُوْدِيْانِ مِّنَ الْحَجَارَةِ لَمَّا يَنْجَرُ مِنْهَا اَلْاَهْمَارُ وَانْ
 مِنْهَا لَمَّا يَنْشَقُّ فَيُخْرِجُ مِنْهَا الْمَاءَ لَمَّا يَنْشَقُّ مِنْهَا اَلْاَهْمَارُ وَانْ
 اَللّٰهُ يَغَا فِلِ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ هَمْ كَرْتِ وَفَعْلٌ نَحْوُ مَكَا نَحْوُ مَكَا نَحْوُ مَكَا نَحْوُ مَكَا نَحْوُ مَكَا نَحْوُ مَكَا

وَانِ يَكَا دَالِيْنِ كَفَرُ وَالْاَلِيْزِ لِقَوْلِكَ يَا بَصَادِرَهُمْ كَمَا سَمِعُوا الَّذِيْ كَرُوْدِيْوَنَ اَلْاَهْمَارُ وَانْ
 اَمَّا هُوَ اَلْاَهْمَارُ كَرُوْدِيْوَنَ اَلْاَهْمَارُ كَرُوْدِيْوَنَ اَلْاَهْمَارُ كَرُوْدِيْوَنَ اَلْاَهْمَارُ كَرُوْدِيْوَنَ اَلْاَهْمَارُ كَرُوْدِيْوَنَ اَلْاَهْمَارُ

۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵

بَارِيْدِ اَسْمُ رُوْدِيْ اَسْمُ رُوْدِيْ اَسْمُ رُوْدِيْ اَسْمُ رُوْدِيْ اَسْمُ رُوْدِيْ اَسْمُ رُوْدِيْ اَسْمُ رُوْدِيْ
 تَوَانْدُ بَارِيْدِ كَرْدُكَانِ بَارِيْدِ اَسْمُ رُوْدِيْ اَسْمُ رُوْدِيْ اَسْمُ رُوْدِيْ اَسْمُ رُوْدِيْ اَسْمُ رُوْدِيْ اَسْمُ رُوْدِيْ
 مَلِيْكُ وَنَبَايَكِيْ رُفُوْدَارِ دِيْنَسْتِ يَابَدِيْ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ

وَعِيْرُ اِيْنِ اَيِيْزِ اَوْ رُسْتِ مَسْ نَوْبِيْدُ بَابِ نَشُوْدِيْ خُوْرُوْدِ وَنَحْوُ نَامِعِ دَاوُدِ
 قَمَانِ كَحْدِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَمْتِ يَابَدِيْ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ

بدین مبارک افتاده بود باوقات صلوة تحوّل میکرد و بهوش و ازادای صلوة میکرد و چون سحر
 روز شد بحال آمدند مردم استفسار کردند فرمودند که این سخن نجم الدین اصفهانی خوانند گفت و
 حضرت شیخ نجم الدین از آن بدت که آمده بودند تا وقت سفر رفتند حضرت نور العین از حضرت نجم الدین
 استفسار کردند گفتند که بعینه یکمیل را که با او شاعر کرده بودم درین سه روز تمام حاصل شده و
 بدون من و تو اسطرلاب و الحمد لله که بمقصود رسید از تاریخ بستم تا بستم و سویم همه مالی دیار
 و اعلی نامدار از لواحق کباری آمدند و یک الشارح و سعادت میدادند و درین سه روز چندین غلات
 بشرف توبه و انابت و خلافت مشرف گشتند که شرح خدای و از اشرف الملک والی ولایت بدواز
 نیز آید و شرف از او تشریف میزدند و در روزی که رفته بلال ماه محرم میرسد و روزی نبود که
 انعام روضه میفرمود و در آن وقت که در حلقه با الفقه قلندران بود و از دوازده سال
 بهین ابهام اشتغال داشت از مریدان اعلی و اسفل از اصحاب اکمل و از دلچسپان نبود که وی در کار
 روضه دست نزده باشد بهفت مرتبه از کعبه آورده و در حوض بختند و مشیری نهال بدست
 مبارک خود را تاند و یکبار از تنگال نهال سه پاری آورده بودند تا از دیگران جدا کرد و بدست
 آن نهال درخت ندان وی اندک تا خیزند که بلال موزن اذان شام گفت چو نهال بدست کردند
 هیچ بر و الی که برکت مبارک بود شکست و دانهها خراب بودند بر کله میگوشتانفت و نهال نهال گشت
 ایضا آب بر جوی آوردند بدست مبارک و افند برشته سیدند چون شام میوه است یکدانه پیدا شد سرشته
 بسته شد شیخ کمال دانه چیده آورد و در کعبه حلال سر رشته بهم بسته شد و بایست خود در شش
 درخت بکری نصب کردند و فرمودند که ای نجم با اویت الله نهال متوی و بار آوری و نشان
 رشته استیج من زبرداری و فرمودند که قبر من در میان روضه کنید و درخت بر آید عرض
 بعدی که نمازتان گزارد و بلال ابو بقعه قامت برابر و سطح او از خشت و از قدیک دست بالا رفت
 بایستد این صلوة میفرمودیم رسانیدند و در کار میفرمودند حضرت نور العین و حضرت نجم الدین و حضرت شیخ معروف الدیوبی
 و قاضی حجت این چند کس پس هر یک چون التیام کار و بار روضه و انعام و در و دیوار روضه
 بهم مراد خود و تشریف آوردند و بهر گوشه او تفرج کردند بعضی نهال نونشاده را تخمین کردند
 آخر در یک نهال موی سریش نشسته زمانی در تاسف و قراق احباب و طایف اقتراف اصحاب
 سخنان فرمودند که اصحاب های مای نگر نیستند و حضرت نور العین را سیوسه دست داده که
 بعد از یکپاس بخود آمدند و در پای مبارک حضرت قدوة الکیر اراقتانند و قطع مرگند از آنها
 در غیری که در غمت برتر از جاکند غمت چه چاه خاکم بر آوردی بخاکم چه میگویند کین بخاکم گفتند غمت
 چرا از ما جدا میمانی ای شاه ما زین فرقت روان جان بدغم نیست چه مر و از مر که در بر جانم
 از تو چه جو جان از بر تو جان بدغم نیست چه منم چشم و تو نور العین مای چه جو نور العین ایضا

و در کعبه مبارک که در آن وقت که در کعبه مبارک

بجز این صفتیانی خوشتر ازین آمده بودند و اکابر اصغر نواح اطراف هر کج و نادر حاضر شدند حضرت ایشان نسبت
بفرمان و ابرار و رجال الغیب و افاضه و امان فرمودند که و امان که حق تعالی اولاد سران نمایان داشت بودیم اکنون مثال
مثال ابروی الی ربک احسنه مرضیه آمد و مرا امتثال آن می باید کرد و بجای من بارادت السدساری شده و بجای
سیر می بینی چنین الی نهایت بجای سید که منتقل شدند ای یک یک مجلس از حق من بگین نباشد که من بهر حال صورت
و منشا باشد تا خواهم بود و معونت است و فرزند لعین از همه نمایان میخام زیرا که از بهار زند و وی بیرون زد و بیک
عین چشم خستیا کرد و تقویض بجای بود و العین نمود و فو تا خواندند یک اهل حضور از اینجا و ابرار و افاضه
ایشان دست بوسی مبارکبادی کردند بعد از آن چند ورق کاغذ داده همراه گرفته و در قبر و گردنیک بناد و روز
قبر بود و ندانید و اوقات قبور و شرف یافتن بنور حضور بود و در بیاض آوردند چنانکه آن رساله موسوم شده است
که بدین رسمه خوان و آنجا تفصیل نوشته اند از آنجا معلوم خواهد شد محفل گفته میشود که مقتدا و زار بر نبی آمده غل و انوار
و رجال الغیب آید بختند و افاضه و کلین کردند و جنازه ایشان بر سر من بردند و در کجا ملکوت الهیات و الارض
انصار فرمودند و انجلی آمد که اشرف محبوب است چند روز در الرحمن مجتمع بود اکنون وقت است که بکلم
حسب الوطن من الایمان بمرکز اصلی خود در آید و با هم در مقصد صدق عند ملک مقتدر جلوس فرمایند حق تعالی
بر من و مسلمانان الشرف بفرستد و گردان و بالذی و الاله ابجد لطیف ششم در بیان صدور بعضی
انفاس اشفاق نسبت قدوة الافاق می باشد
و اوصاف تمام نسبت مردان و فرزندان و محققان و سایر مخلصان از خاص عام بتابع
بویان صبح کبودش چشم خورشید اشک شفق که از زکات و شمع ملو و آغوش از غلاف غلاف
عزیز رسید و ذرات عکس و اطراف بر گنده کرد و ملکات هم در کثافت بر افکند و اصحاب را با هم
شب بجهت خورشید خسار و بیوز امید توایر مند بود و در اشرف و در کثافتی که در کثافت
اشراق بجای آورد و بودند حاضر آمدند حضرت شیخ نجم الدین سهرانی و پیروی حضرت قدوس
نشاند حضرت نور العین اطلبیدند و جمیع اصحاب را امر کردند که زانی سیر و کنایه مردم از خاص و
مند حضرت شیخ نجم الدین اصغهبانی حضرت قدوة الکبار و حضرت نور العین خرابه
دیگر کس درون نهاد که اختتام اسرار حضرت نور العین بنیاد کردند نسبت حریف عیش و در
جای خالی که سر بوش از طبق برداشت حالی که تا میفر و ز بهد گسترده و افاضه بود و چون زایل
خورشید نزدیک شد مردم بیرون را درون طلبیدند و از اصحاب اکابر و اساتید نزدیک خواندند حضرت
نور العین را بقباله خود انداختند و حضرت شیخ نجم الدین سهرانی را در پیروی است و حضرت و یقیم را
بجای و دست اصحاب چنانکه خواجوا ابوالمکام و شیخ احمد ابو الوفا حواری و شیخ ابو الوصل و شیخ معروف
و یوسف و شیخ عبدالرحمن خجندی و شیخ ابوسعید خراسی و کاسه و ساکن و صانع به و اند و اکابر و کوره همه
ندیدند و مستند و مردان و محققان آنقدر حاضر بودند که شرح آن قدا و افاضه حاصل مردم و سنگ که از خط

لیقه ششم در بیان صدور بعضی انفاس اشفاق نسبت قدوة الافاق می باشد

او ده و چون در اوقات کثافت اربابین بهر گنده بودند با حسین خادم افزون شد که ماعتها می تبرکی
 مرا بسیار بهیچ تبرکات از صوف و سقالات که از کاه و امثال و عالم سفارده زیر گردون و وایافته بودند
 در پیش آوردند و بشاد و چنان خلعت صوف که یکی آن حضرت ملایکی پوشیده بودند دوم که از اصحاب سجاده جواد
 دارالولایت چست حرمها الله تعالی عن السلیات یافته بودند سیم خلعت کهنک شامی که از شیخ الاسلام
 یافته بودند چهارم خلعت گرامی که از خاندان جهانیان یافته بودند و پنجم چهار خرقه تبرکات بر حضرت نور العین
 ایشان شده فاشه خوانند و فرمودند که فرزند برحق و خلیفه مطلق من نور العین است هر که از حلقه وی سر
 بتابد برتر شد و هر که در حلقه او در آید کامبرد و جهان اویر آید بعد فرزندان نور العین را طلب فرمودند اول
 شیخ شمس الدین که بنده سال بود و بسیر حدیث می رسیده بودند و بزرگتر که حاج غنایت کردند و فرمودند
 که فرزند غنایت بهره از علوم دار و اما عشرت کم بود و بعد شیخ حسن اطلب کردند و بزرگتر غنایت کردند و فرمودند
 که حسن الحسن الوری را که از نوه شود و بعد شیخ حسین را طلب کردند بزرگ غنایت نمودند و فرمودند
 * * * * * که حسین ثانی است از روی خاندان بزرگ او را گردانید
 حضرت شاه احمد را طلب کردند و بزرگ غنایت نمودند و فرمودند که اخذ ثانی مسمی باسم نبوی و موصوف
 بصفت مصطفوی دار و فرزندان غیر الوجود و صاحب بر سر بدیده شیخ فرید را طلب کردند و بزرگ
 غنایت نمودند و فرمودند بیا فرزند ثانی که از تو بوی محبت الهی و خلعت نامتناهی می آید بعد شیخ قالی که از
 اکثر اک نور بود و دبایستان تبرکی غنایت کرده فرمودند که از از حلقه فرزندان عبدالرزاق میدانم باید که فرزند می را
 از دست ندی بعد و بزرگ اطلب کردند و بزرگ غنایت کردند * * * * * و فرمودند که
 فرزند که از دست برادر غیر است و هر که از حلقه ما باشد باید که حلقه نبوی می شود و فرزندان عبدالرزاق
 را چنانچه بخواند الهی و گنج نامتناهی سپرده ام انجان و پیرا و فرزندان و پیرا را بشود آنکه بالغ باشد آنگاه
 ضامن بسیار محاسن ایشان باشم بعد فرمودند که دستدار فرزندان را هم مطلق و دشمن فرزندان را دشمن است
 و هر که دشمن است دشمن جمیع خاندان چست و بدخواه و دو مان اهل بیت بود و آیات و دستدار
 خاندان اولیا است * * * دستدار اولیا و مطلق است * * * دستدار اولیا و اینها * * * دستدار حضرت
 عالی خاست * * * و معاذ الله بود بر عکس کلام کار و بارش عکس می آید است * * * و بزرگتر
 از راه عکس * * * و هر که در جهان این دو گاست * * * من بهر عالی بفرزندان خویش * * * و بزرگتر
 مکان بی کم و گاست * * * که از عینا نام نداند در جهان * * * ظلمتی مرد و در راه بی جنباست * * * بعد حضرت
 ابوالمکارم را طلب کردند و بزرگتر جامه غنایت کردند و فرمودند او بهر گاست و بزرگتر از راه
 بسته و از این طاقه معقد و محله باید بود و بعد شیخ شمس الدین او دبی ما آوردند و بزرگتر غنایت
 کردند و فرمودند که از اینها در دل فقر از دست ندی و فرمودند که از شرف شرف * * * شرف که از
 و شیخ معروف الدیمیوی را * * * و بزرگتر غنایت کرده فرمودند که از شرف شرف * * * شرف که از

رسا کو الیف اشرف از الیفات حجاب مضامین سید شهاب محمد الدین شرفی و دیوبندی خلیفہ
حضرت حاجی سید محمد علی حسین سجادہ نقشبین اشرف السہماکین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ستایش خدای عز و جل و شکر و تعظیم الہی جاعل فی الارض خلیفہ انسان ضعیف البیان فاتح ملکات
مختلہ و لغت مشکات و مملکت منور و العین حقیقت یقین اشرف الانبیاء و المرسلین ازید کہ یقتضی السیغ قوہ کلبہ فی اللہ
ساکنان طریق عرفان سجادہ نقشبین کہ ازینجا بنوعی بحال فکاد و شکران سید محمد نوح الدین شرفی از جن حضرت سید حافظ میرزا شرفی
السمکاء دیوبندی بنات ناظر از اقامت باب سلوک شالیقین حکامات اصحاب طوک و فیض سیدہ ابوالکلام ابوالحسن العزیز و اولاد
الحاجد برادر خاندان حضرت سید ابرار کہ از سید سلطان سید اشرف جہانگیر بودہ اند و نیز سید سلسلہ شرفیہ نسبت بہت اشناد
میں کفہ خیاچہ نگاشتی آید کہ حضرت مالک الحدیث سید حافظ میرزا شرفی اسبغت مخالفت از حضرت سید مرین اشرفی بدین برادر گوار
خویش حاصل شدہ و ایشانرا از پدر خود حضرت سید عبدالکاب شرفی ہمہ الشان از پدر خود سید محمد اشرفی ہمہ و ایشانرا از حضرت سید
طہر جان اشرفی ہمہ ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی ہمہ و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی
و ایشانرا از حضرت سید جعفر شرفی و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی
از حضرت سید جعفر شرفی و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی
مور العین قدس سرہ و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی
مادر خود کہ این غیر اسبغت طوک از حضرت سید محمد شرفی و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی
فرخندہ و انوار عجب سیدی و سید حضرت محمد و فی حاجی محمدین الشرفین سید محمد حسین اشرفی سجادہ نقشبین اشرف السہماکین
سرکار کلان ستارہ کچھو کچھو شریف تقرب الطبع کتاب مطالعات شرفی فی بیان طوایف صوفی من لطوفات حضرت
قدوۃ الکبار و روفی افروز و فی شند قیصرین لغت غیر ترقی و دولت غیر ترصدہ از تقدمات شمرہ اجازت خانیت محمد و کار
داو و ادو اعمال اشغال حاصل کردہ از فتح انکلاک و کشیدہ کوکبہ طغیان حضرت مخدومی از سید علیہ عالیہ شرفیہ مستفیض گشتیم بخاکرم
مکرر خیر از حالات سجادہ نقشبین حضرت قدوۃ الکبار کہ از حضرت سید محمد شرفی و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی و ایشانرا از حضرت سید محمد شرفی
فریزہ و سلسلہ نامی کہ از مختلف مقامات ذات خاص حضرت مخدومی سیدہ بحر حقان اکوم بنامہ و کار روزگار نامیدہ اند بعضی
از کتب متفاح العاشقین الیف حضرت حاجی سید محمد شرفی رحمۃ اللہ علیہ منتخب و در الکلیفات خاندان از مختلف مقامات سید شهاب
ہمہ را اینجا کردہ بطور سراسر نوشتہ ہجوم کو الیف اشرفیہ خاتم از ناظرین سالہ اندالجتی ہستم کہ اگر حاجی سید محمد و خطا خطا بنامہ و خطا
آن براختہ فقیر اسمنون مشکور فرماید آن گویا در برج ولایت و خیر جہان دایت حاجی محمدین نامی الکونین شیخ الاسلام شد
النام قدوۃ الافاق حضرت سید عبدالرزاق مخلص خطاب نور العین بن سید عبدالغفور حسن جلالی در وفات حضرت
محبوب بزواتی سید اشرف جہانگیر سنائی ازین بخش سجادہ شرفی کشندہ و از دہ سالہ بودہ اند کہ اشرف خدمت حضرت
قدوۃ الکبار مشرف شدہ و نامت شہسہ و شہسہ سال در سہ جعفر قدوۃ حقہ ایشانرا بودند و در سال بربادہ فی حقیت

سید محمد حسین اشرفی سجادہ نقشبین اشرف السہماکین

جلوس نمودند بر کعبه و بابت سال تبارک بفرموده لایق بود که سحر از دار قلم متوجه عالم جاوید شد و حضرت سید محمد الزرقی نور العین را
 بر آن بودند که سید محمد بن حسین که بحضرت قدوه الکبریاء علیه السلام سال تا کتبه انتقال نمودند و از چاهای سران که چاهای سجاد و قائم شدند
 اول حضرت میر حسن قنات قدس سره در ویم حضرت حسین قنات قدس سره این بر و صاحب این مقام سجاد و خورش جاوید و سید فزید الدین قنات
 خلف سیدیم اخلافت و سجاد و سید محمد بن حسین سید حاجی احمد قنات خلف چهارم اتمام سجاد و بقعه عباسی مطهر و
 کرد و ایشان بقصیل کرده و خواستند انشاء الله تعالی کرده اول در میان سجاد و نشینان اولاد سید حسن خلف اگر حضرت
 نور العین سر آن حد فیه بویست لایق و نوابه کتبات حضرت سید حسن قنات قدس سره که ایشان حضرت قدوه الکبریاء مخاطب
 بخطاب حسن الحسن الوجوه و ابوالنوفه فرموده بودند و فوات حضرت سید محمد الزرقی نور العین قدس سره بر چاهای مال بجای بدر
 بن و سجاد و نشین شدند و خرقه حضرت محبوب جلالی که حضرت قدوه الکبریاء ابو سید حضرت محمد و جهانیان جهان کتبت
 شده بود و حضرت نور العین یافتند و برای ادای مراسم عرس خرقه پوشی خاص یوم مصال فرت قدوه الکبریاء یعنی بشت ششم
 ماه حرم الحرام حاجت آن الله جاد و مقرر کرد و در میان علم خورش عطا خرقه و سجاد و بجلف شد سید محمد شرف قدس
 نمودند و در آنکه حضرت سید محمد شرف قدس سره سجاد و سید سید محمد شرف حضرت سید شهاب جعفر عرق شاه لا و کله و از آن
 حضرت سید شهاب حسین قنات خلف ثانی حضرت نور العین بجای پدر خود سجاد و نشین بودند و چون حضرت شد جعفر عرق لا و جعفر
 بناسر بر این شد و در میان و استیضای سید محمد شرف سجاد و نشین بمقابل قنات شرف شهادت
 نوشتند و باطلی که سید محمد شرف شهادت نشان حضرت سید جعفر عرق لا و مقام تبارس از روی مکاشفه حال واقع
 شهادت بر این علم را و معلوم کرده بسیار بسیار رسد و در و سبب قطع مسافت بعید نموده خود را بآستانه
 درگاه حضرت قدوه الکبریاء رسانیده اول برادر علم را و حضرت سید محمد شرف سجاد و نشین برادر و برادر مبارک برادر
 سید حسن قنات در صف اول صحن روضه شریف سید و خاک کرد و در آنجا از آن عزیزان مقتولان را بطور کرم بنشینان
 متصل درگاه شرف یکجا دفن کردند و سید محمد سجاد و حضرت سید محمد شرف بنشینان که شمس با بودند و
 و در این خوف جان خود و بر کتاتر الالب که موسم مبارک الا ان شاء الله اخذت بوجوه چون حضرت جعفر عرق لا و شخص کردند
 سید محمد بن سید محمد شرف را بعد شرف و زنده یافتند و می بیند که ابراهام دست خود را و در آنجا دست می کشد و از ابراهام
 شیر جاب است که می نوشتند شکر خدا سجاد و زنده گفتند الحمد لله که ام نشان بر او علم را و سجاد و نشین سر کار مکان بر
 صفی حسنی باقی ماند و بعد به تعلیم و تربیت ایشان پرداختند و سجاد و سید حسن خلف اگر حضرت نور العین سبب
 حضرت سید محمد بن سید محمد شرف تا سن نشو و نشان حالی ماند و در اسم سجاد و نشین موقوف بود بعد تکمیل
 و تعلیم حضرت سید جعفر عرق لا و ایشان را بجای سجاد و نشین کردند و خرقه بزرگان پوشانیدند و معتز العبد و وزیر
 و در مشکوح کردند بعد ازین برادر و زاده و دیگر فرزندان بخیا و اعانت اواب نیز میان سکونت مقام شرفیور
 که در چاه که از استانه بنشین کاشان حضرت قدوه الکبریاء انعام ایم فرستاد که واقع است اعتبار و دلبه بوج حضرت
 سید محمد بن سید محمد شرف بنشینان سید سید محمد بن سید حسین ثانی خلف او وسط خود که بره حضرت سجاد
 جعفر عرق لا و و در عطا خرقه و سجاد و نمود و با ایشان حضرت سید محمد الزرقی نور العین بجای پدر خود و سجاد و

مجلس خود بیعت خلافت حاصل شده و سلسله حضرت یکی از مردان خاندانی و در ملک نظم بطور اخف و انتظام

سفر منظومه

بیات و مصفا با سار خورشید + با محمد علی حسن نیک کیش + با احمد فیصل از دودم چاه + با یوسف میره و شاه
 با سحاق و احمد محمد لطیف + بیوسف بود و در محضر شریف + بقمان حسن و قطب فزید + نظام سراج و علا و حیدر
 با شرف برکت و شاه حسین + بهجت حاجی و محمود زین + بر آجوب با فتح و مراد + لسان بهانیک گور مرزوب
 بشاه توکل علی مرزباز + با دود شاه و بشاه نیاز + الهی بان و ابی فاضل + که شمش بود شاه شرف حسین
 خدا یکن لطف و بخشش + بدم یک نکره بران چشیده + حضرت سید شاه نیاز شرف قدس سره جامع کالات
 شرف و مقام + شکوفه و کفر خورشید + اکتش تو دنا کز ظهور کرامات و خوارق عادات از حضرت ایشان صادر
 شده که مشهور بدان غلافی اند و ریخته گنجایش نثار و حضرت حاجی مولوی سید شاه غیره از شرف و الله جل و انتار
 یکی از مردان خاص حضرت حاجی سید محمد شرف حسین که بعضی احوال خوارق عادات بران پیروز و الطوس
 در نظر فرموده که تحریر آن موجب طوالت و قطع تاریخ وفات حضرت قدس سره حاجی سید محمد شرف حسین صاحب
 به خط تحریر نموده اند **قطعه تاریخ** چون فتای الله شد آن عارف الاشیخ و نام نامی او نیاز شرف
 عالی تسمی و فتای از راه ربیع آخر پس نصف النهار در سیر زبدم و غنچه شده سوی علم بود و در وصف کرد
 شریف از این یک شعر در تاریخ می آید که در فراق گفت شرف بی سرفا به پهنه + بخود و شعر بیشتر
 شد و عمل خلق و کرم + و قطعه ماده تاریخ دیگر حضرت مولانا شاه حسین شرف سجاد و نشین سرکار خود
 مقام استاده درگاه و کرم و شرف بیرونه در ... از که و علت حبس عالی و فتنش سخت خد برین
 دوی بود نسج ثانی + بوم و دوشنبه و زمان الطف + ابدین اصبح بران حسین + نور الله قدس شرف
 ایضا حضرت محمد و می را بواسطه حضرت حاجی سید محمد شرف حسین شرفی از حضرت شاه ایمن حمد
 سجاد و نشین مقام بهار شرف استاده حضرت محمد الملک شرف الدین بهاری رحمه الله علیه عازن اخلاص بیعت
 تعلیم طریق تقی عیدیه ابوالدآر معینه و نظایره و فروریه قادییه و چشمتیه حاصل شده + ایضا حضرت سید
 راهبین واسطه از حضرت سید صفدر حسن بندی قدس سره و اجازت خلافت سلسله بود و دیده رسیده و ملا
 حضرت محمد و می را اجازت سلسله چشمتیه شرفیه بواسطه کوره بالا از حضرت سید شاه و کجای شرف صاحب بسو کوه
 حاصل شده ایضا اجازت سلسله چشمتیه شرفیه علیه بواسطه کوره از والداه خود حضرت حاجی سید شاه
 سعادت علی بنظره عالی که ایشان از حضرت مولانا سید شاه امام شرف الله علیه جالبی رسیده بود و حضرت محمد و
 رسیده ایضا حضرت محمد و می را اجازت سلسله عالی چشمتیه شرفیه بواسطه کوره بالا از حضرت سید شاه امیر
 شرف عالی قدس سره حاصل شده علاوه برین حضرت محمد و می سید محمد علی حیل شرفی سجاد و نشین شرف السنان
 از دیگر مقامات هم بواسطه اجازت و خلافت رسیده است اول از حضرت سید شاه و محمد الدین شرف سجاد
 نشین تمس سره شرف و خلافت و اجازت سجاد و نشین محسود ایوبیت و حضرت شاه محمد الدین شرف قدس سره

است روزی از انتقال خود بتلف بسیار و غایت بسیار تا پنج ماه وادی الاول شد بحری برزخ و بعد از آن
 نماز و ستایشی کنانیده خلافت نامه پنهان و دیگر اشخاص مزین فرموده و رحمت نمودند فی الحقیقت حضرت
 محمد بن محمد الدین ائرف قدس سره و بعد از آن سید جعفر عرف الاثنی عشری شد چنانکه بعد از نبوت حضرت سید محمد ائرف شهید
 سجاده نشین مدنی را رسم سجده نشینی سرکار کلان اولاد سید حسن قتال خلف اگر حضرت نور العین موقوف شده بود
 و حضرت سید شاه جعفر عرف الاثنا عشری سید محمد بن محمد ائرف شهید و اما خود را با شفقت بسیار و محبت بسیار تعلیم
 و تربیت نمود و بسبب سجاده نشینی پدرشان نشاندند چنان حضرت سید شاه محمد الدین ائرف قدس سره سجاده نشین
 سلسله مذکور که از زمان حضرت سید شاه ائرف قدس سره موقوف شده بود و بعد از آن خلافت نامه و اجازت خرقه
 پوشی و اما برادر حقیقی خویش و سجاده نشینی سرکار کلان تمام نمودند و پیش از انتقال خود وصیت فرمودند که اگر
 زمانه زیاده فرصت ندهد تا مدت یکسال بر گشته و بیض کاشانه حضرت قدوة الابرار بطریق خواجهان چشت چله کثر
 کنید بعد از آن بحیث حصول فیوض باطنی زیارت زیارات بران عظام مشغول شوید چنانچه حضرت محمدی
 حبسیت رسیده و خسر خود تا یکسال بدین بیض آثار حضرت قدوة الابرار بطریق اکابرین متقدمین ریاضت
 شاد و شفقت مشکله چله کشی نمود و بعد از اتمام مدتی سید زیارات مقابر خواجهان چشت اهل مقام بند و تزیین
 آستانه حضرت مولانا علاء الحق والدین محمد بن اسماعیل لاهوری و مقام دینی باستانه حضرت سلطان الشیخ محبوب
 الهی نظام الدین اولیا و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کالی قدس سره بمقام حمیر تزیین بجناب ملائک اب حضرت
 خواجہ بزرگ سراج اولیا بنده سید حسین الدین بن سید محمد جوئی چشتی قدس سره و از زیارات دیگر اکابرین
 که شرح آن موجب تطویل است مشرف شدند بعد از آن که محبت برسان جان بسید و در آنجا بحری زیارت
 حسین شریفین زادگاه الدشرفا و عظیمه سرفرازی حاصل نمودند ایضا حضرت محمدی را سلسله اویسه
 اسنویه بدیعی حاصل شده که در آنجا بحری تبارک بنام حضرت المظفر سال اول خرقه پوشی زجده شد
 جناب حضرت شاه محمد حسن گرم دیرانی غازی بوری که بقریب عرس حضرت محبوب یزدانی آمده بودند و بسبب
 روحانیت حضرت قدوة الابرار و در حجه خرقه پوشی حضرت محمدی آمده تعلیم او کار سلسله اولیه شد و بنور دیده
 و اجازت کامل بخشیدند اسمای نیرنگان سلسله مذکور که چند نام بنده مولا اختیار کرده می آید حضرت محمدی مدنی
 سید محمد علی حسن ائرفی را حضرت سید محمد حسن گرم دیرانی اجازت اولیه شریفیه حاصل شده و ایشان را از مقبول با نگاه
 لم یزنی حضرت شاه باسط علی قدس سره و ایشان را مشیوای راه سلیم حضرت شاه عبدالعلیم قدس سره و ایشان را
 از محبوب الرحمان حضرت شاه ابو القوث گرم دیوان قدس سره و ایشان را از حاجت روانی ستمندان و یاورین
 بجا نیرنگان حضرت محبوب یزدانی امیر کبیر سلطان سید ائرف جهانگیر سمانی قدس سره و ایشان را از سر و فرزند عاقل
 بنی الدنای حضرت خواجہ اویس ثری زنی رضی الله تعالی عنه و ایشان را از سر و عالم محمد رسول الله صلی الله علیه
 و سلم حضرت سید ائرف جهانگیر قدس سره و محمد سلیمان و نیکبیک واسطه حضرت صلی الله علیه و سلم برسد آن آیت
 که حضرت سلطان سید ائرف جهانگیر قدس سره را شانه مبارک تاج مقدس حضرت سرور عالم صلی الله علیه و سلم

از حضرت شیخ ابوالرضا باریق بن نصیر رضی الله عنه عرفت حاصل شده و ایشان از سر و عالم صلی الله علیه و سلم
 بعضی محدثین نسب و ادوی عمر حضرت شیخ ابوالرضا باریق رضی الله عنه اختلاف میدارند اما از تخریر حضرت محبوبت الی
 به تحقیق رسیده **ایضا** حضرت مخدومی را از سید شاه آل رسول سجاده نشین بامره تزیین قدس سره خلیفه و برادر امام
 حضرت شاه آل احمد و اچمی بیاض صاحب نور الدین و خلیفه مطلق حضرت شاه آل برکات تحت
 عرف تهری میافساحب رحمه الله علیه نسبت سلاسل تا دوریه حدیه برکات و تحقیق و نقشبندیه ابوالعلانیه و
 سهروردیه و داریه قدیمه و جدیده و تادریه زرافیه و علویه شامیه مع تعلیم از کافیه و خصوصه مثل تغل تادوت و وجود مثل
 سمرقند و شغل جام جهان نام و شغل بهفت دوره و شغل و ذوق شغل قلبی و غیره معه دیگر اشغال و امر اوقات و
 اجازت اعمال مثل غل شجره زر و آوار و حقه و دوازده جریانی که معروف بسیف الرحمن است بطور خاص و عام
 مع اشارات طابری و باطنی و دوازده خرب البحر و دوازده جری و دوازده شریخ بر سر رود و دوازده و دوازده بر سر
 و دوازده بانه العظم و چهل سار و سی و سه بیت دافع سحر و دوازده قریش و دوازده دافع و فقیده برده و فقیده غوغیش
 و فقیده ریاضه و در و در و اوله و در و در و صلوٰه الختام و عمل سوره جن و سوره مزمل و سوره یسین
 مع دیگر اعمال و اشغال که شرح آن همه درین مختصر نیست انداخته ایم و در یک ماه ربیع الثانی که ۱۹ ابوی
 حاصل شده و حضرت سید آل رسول قدس سره کسی را مع حضرت مخدومی بدینطور و از نفرمودند تا به
 بعد سوره و کجاست که استوجو عالم باقی شدند رحم الله علیه **ایضا** حضرت مخدومی را اجازت عمل
 حرز طانی و تعلیم شب شطریه از حضرت سید شاه مساوت سی تحقیق احمد پوری و اولاد حضرت سید محقق
 تسلیم از حضرت شیخ محمد کوی الی رحمه الله علیه در آن شبی بمقام روح آباد آستانه بیض کاشانه
 حضرت قدس سره الکبر و درون حجره خرقه بوسی حاصل شده **ایضا** حضرت مخدومی را تعلیم احزاب و حرمه
 معونکات روحانی از خلیفه سید علی سجاده نشین بامره تزیین بامه محرم کلمه اجری بمقام که معطله زد و اندیشه
 و کرمیا حاصل شده **ایضا** حضرت مخدومی را اجازت عمل و مواظبت حرز طانی از حضرت مولانا سید شاه
 نواز رسول پیتهوی در راه شعبان ۱۰۹۹ هجری حاصل شده **ایضا** حضرت مخدومی را اجازت
 عمل حرز طانی مواظبت بر روحانی و طریق ادوی نصاب و زکوة بطریق خاص نیز لایقانه مع عمل خرب البحر
 و دوازده جری از حافظ علی الغری صاحب الملعب بامره تزیین بقول احمد طوی حسب ارشاد روحانیه پاک حضرت
 محبوب سجانی سید عبد القادر راه ۹۹ هجری حاصل شده **ایضا** حضرت مخدومی را اجازت
 مواظبت و الایل الحرات بوسید حضرت حاجی سید محمد شرف حسن مدظلہ العالی ایشان از حضرت
 مولانا ابوالاحسان محمد نعیم صاحب لکهنوی حاصل شده **ایضا** حضرت مخدومی را اجازت مواظبت
 و الایل الحرات مع بعض اشارات بوسید ابوالاحسان حضرت سید شاه **ایضا** حضرت مخدومی را
 از حضرت مولانا محمد فصیح صاحب غازی پوری تعلیم یافته بود و حاصل شده **ایضا** حضرت مخدومی را
 اجازت مواظبت و الایل الحرات بواسطه مذکور بالا در مدینه منوره از حضرت سید محمد رضوان صاحب نسخ

الدلائل الخفية من معارف مولوی عبدالحق صاحب خلیفہ مولوی شاہ محمد صاحب ہندی حاصل شدہ +
 ایضاً حضرت مخدومی را اجازت مواظبت اور اوقاف بوسیله بالا از حضرت مولوی تقی علی صاحب
 خلیفہ و فرزند حضرت مولانا شاہ تراز علی کا کوری حاصل شدہ ایضاً حضرت مخدومی را اجازت
 مواظبت در وقت غایت و در واکبر بوسیله بالا از حضرت مولانا محمد غوث صاحب ولایتی حاصل شدہ
 ایضاً حضرت مخدومی را از حضرت سید شاہ حماد الدین عرف لکڑ شاہ کہ خود را ورہ لایمان پور شیدہ
 سید اشتمد تعلیم طریق کب رومی موافق رسالہ وجودیہ حضرت خواجہ حسین الدین چشتی ہند الہی عطای
 رسول قدس سرہ حاصل شدہ آن طریق در رابعین تکمیل میشود و ذرا ندک توجہ طابا لبا تر اسیر عالم است
 و جروت و ملکوت و لاہوت میر می آید علاوہ ازین در ایام ساحت اختلاف مقامات بطور عرفیہ و اویس
 مستفیض شدہ اند کہ شرح آن بتعمیل می انجامد و بعضی طریق خاص کہ انھای آن شایب تر است و از
 باطن آن رخصت نمیدہد لہذا بتخریری آید انقدر کہ نشدہ اگر شرح و بسط شود آسای بزرگواران لربا سلسلہ
 نگاشتنہ کی از آن طریق گردد و اینجا نظر را مختصراست نگاہی کہ حضرت مخدومی ببارت مدینہ منورہ ابلہ
 کما و تعظیم اشرف شدہ و شب یازدم محرم الحرام ۱۲۹۴ ہجری بوقت تجدید بیت ادا می انصاب اصغرہ
 حزیانی پیش مواجہ تراف حضرت سرور عالم بی سیدہ دالہ دلم بر بہر کہ وہ نشدہ بودند از موصوف
 سنجانانہ بی بیند کہ شخصی نورانہ صاحب جمال از پیش نظر در گذشت و یک تاج سفید عربی کہ در آن چند
 الفاظ بخط علی از شیم بر مرقوم بود بر ایشان ہما و جو کہ در مواظبت عزز ما لغت اشارت کردن آید
 است در ایام کلاہ حاج حضرت سیوی المزدحمی ہم آئین بجا بماند مرقوم سورہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اشارت کرد یعنی این تاج از حضور سلطان الانبیاء و محبت شدہ بعد فرغ اوراد آن رزق
 التوحید سربلندی را بجا طاعت تمام در جلال خود نگاہ داشتند و هنگام معاودت بوطن آوردند گویا کہ آن تاج
 اشارت کنندہ انعطای برکات بزرگان بودہ چون خرقة مبارک حضرت محبوب جانی جناب سید شاہ حاج
 محمد اشرف صاحب از مقام جالب آورند آن در رسالہ برکات قدیم کند در سال اول خرقة
 پوشی بتاریخ ہفتہ ۱۴ صفر المظفر ۱۲۹۴ ہجری در عالم سیر و جانہ برد و اکابر حضرت محبوب جانی
 سید عبدالقادر جیلانی حضرت محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر عثمانی قدس اللہ ار و اہم مقابل فرمایند
 حضرت سید شاہ نیاز اشرف اشرفی قدس سرہ تشریف فرما شدند پیش نظر حضرت مخدومی روح پاک و محبوب
 و جانب لیس حضرت محبوب سجانی از دست مبارک خد تاج اخضر فرقی ایشان ہما وند و لیا ربیاشنی
 فرمودند جوار بر ز و ابر سار یکدہ امن حال حضرت ایشان بچند اظہار کردن تو انھری سعادت و
 یاری بکس کہ در تحت لوت اینچنین منظور انظار بزرگان در کینا درم بری و سی طایع میمون خود
 کہ من فقری سر و پا از نسبت خاندان اشرفیہ در روان شکر فہ معلقت سلاسل مقودہ سرفراز گردند
 اللہ تعالی این نعمت خاندانی را تا روز قیامت نوا افزون کن و بجزمت البقی وآلہ الامجاد +

که در کاشانی و بیان سجاد و نیشانیان قتال خلفانی حضرت نورالحین قدس سره آن مادیارین
 نور دیده حضرت عفو القلین حاجی الحرمین سید عبدالرزاق نورالحین چنانکه خلف اگر سید حسن قتال السجاده
 خاص بخشیدند همچنان حضرت سید شاه حسین قتال السجاده نشین گردانیدند و خرقه حضرت محبوب الهی که حضرت قدوة
 الکبر از حضرت محمدی شاه ملایر محنتی والدین گنج نبات ابن اسعد لامهوری قدس سره یافته بودند بایشان بخشیدند
 و بجهت ادای مراسم حسن خرقه پوشی بخت بخت محرم شب صال حضرت قدوة الکبر را مقرر کردند و حق حضرت سید
 شاه حسین قتال قدس سره حضرت قدوة الکبر را بسیار با شفقت مبدول داشتند و میفرمودند که حسین
 نامی است از اولاد این پیشروان مجذوب و رجال العیوب خوانند و اولفقد مردان اقطاب و ابدان و اختیار
 و غیره که از اولاد ایشان بوجود آمدند و اولاد غیر سادات نشینان که مرتدند و حضرت سید شاه حسین قتال قدس
 سره را دلبران بود و یکی حضرت سید شاه جعفر عرف لاد که توار ولی مادر زاد که بعد وفات پدر بزرگوار سجاد
 نشان سجاد نشین شدند و دیگری حضرت سید شاه بزرگ که قیام کامل داشتند و بعضی بجهت کمال استقامت
 و وزیدند شهر است که حضرت سید جعفر عرف لاد محض ای بودند بلیق که توار این موبلیق شدند و
 که بتمام جوهر برای عبادت و ارشاد مریدان نزدیک و دور شریف برده بودند طبیبان و غیره بخت
 و تقریر از حضرت موصوف مجتمع شده حاضر شدند چون هر کسی سوالات مشکله پیش کرد حضرت موصوف بحواب
 ایشان زود و اختصاراً معنی توقف نمودند که روغن فروش آید و فرمودند که او را پیش من آرید چون آوردند
 قدری خوی از دهن مبارک در دهنش ریختند و گفتند که ایشان را جواب با صوابیده فی القلوب و عن
 فروش عالم صفت زبان گردیده هر یکی چنان جواب لا جواب داده که کسی را جای دم زدن نماند چنانکه آن
 روغن فروش سخت جاہل بود و بکرامت حضرت عالم گردید و زبان آن دیگر که سخت جاہل را میگوید و بقول
 بعضی در آن زمان روغن فروش را میگفتند غولکیمین و چه سبب است که توار شهسوار گشتند حضرت قدوة الکبر را
 میفرمودند که عالم عیب بشر است میبایم که عنقریب از فرزندان من یکی مثل من پیدا خواهد بود چنانچه از حضرت
 شاه جعفر عرف لاد و دلبران بوجود آمدند اول حضرت سید شاه حاجی چراغچان قدس سره که بجای پدر خود
 سجاد نشین شدند و دوم حضرت سلطان صوفیان چراغچان نشینان سید شاه جهانگیر تانی قدس سره که در حق
 ایشان آن پیشین گوئی حضرت قدوة الکبر اصدوق آمده حضرت جهانگیر تانی لغایت صاحب قید بودند
 و از تفصیلات روزگار تارکش گشته ترک لباس نمودند و بر دست سید حاجی چراغچان سمیت نمودند
 مجد و بانه لبر کردند و میگویند که حضرت سید حاجی چراغچان سجاد نشین کرد و عصبانان شاه بودند
 چنانچه فرمان خود مایون شاه می نویسد چون رعایت ادب و فضل و کمال بر ذمه عمت بادست نامه
 واجب و لازم بنابران حکم فرمودیم که موضع اشرفیو کج و کج با نزار طران و موضع عجبیو را با نزار طران معز
 ارضی خردگی و رسوا موضع عجبیو را بعلق الشیخ الشیخ حاجی ابن شیخ لاهیدار الخمر مقرر نمودیم
 و در میان عمر حضرت محمد شاه نورالحین مرشد مایون شاه که هزار مبارک شان در موضع سرپوش

واقع است مدتی افزای سدا را شنیدند بعضی میگویند که محمد شاه نورالحی به حضرت قدوة الکبار
بودند و این نشان از ایام واقع شده بود و محض غلط است از وی تاریخ هم مطابقت ندارد که در تاریخ
وفات حضرت قدوة الکبار بیستم محرم سنه جری است و اوده تاریخ محمد شاه نورالحی در شش است که از آن
پنصد و شصت و سه ساله جری بری آید بعد وفات سید حاجی چراچمان سید شاه محمود سجاده نشین خلف
اکبر خان مسند آرای سجاد مامور شد و حضرت سید شاه را جوید و سید شاه جعفر و سید شاه یکباری بر سر
برادران بر دست بزرگان سید محمود و سید محمد بن سید سید سید سید سید سید سید سید سید سید سید
حضرت سید جعفر نامی می پویند بعد وفات سید محمود و سید شاه علی قدس سره بخانه سید شاه محمود
بجای پدر خود سجاده نشین شدند و موضع علی بود عرف یکباری بنام خود یاد نمودند بعد ایشان
حضرت سید حسن خریف ابن سید علی پدر خود سجاده نشین شدند و حضرت سید حسن خریف جامع کات
اشرفیه و مقامات شکر فیه بوده اند و الامام عبدالرحمن شیشی صاحب مره الاسرار از حسیه شریف سیدی یوسف
باطنی حاسل مرده و بسلاسل مختلفه اود و نیا رسیده در کتاب خویش اکثر حالات حضرت سید حسن خریف
و بیچ نموده بعد ایشان حضرت حاجی سید محمد ابن حسن خریف بجای خود سجاده نشین شدند + +
+ + + + + چون سید محمد لغیر نیارت حرمین ترخیص بکربلا و حب واته
شدند و مدتی در دیار عرب گذرانده مدتی که صاحب جزوه عالم سید شاه محمد کی با جماعت متولد شدند و قریب
سین بلوغ رسیدند و شاه محمد علی برادر خود و شاه محمد کی شیر خوار بودند و درین اثنا بلوغ عدم موجود و
شاه محمد کی بنیان بخانه خاندان عالییه شریفیه شاه ابوالغوث و شاه علیم الدین و محمد اشرف و شاه
اشرفی چند صاحبان سجاده نشین و مرقوم پیش شدند چنانچه در مهر شاه اشرفی بهین جمع گنده بود و مصحح
خدا و سجاده اشرفی و بعد انقضای مدت کینه حضرت سید شاه محمد قدس سره و معالیه و فرزندان لوطین
خاص را حجت نموده بر سر سجاده خویش جلوس فرمودند بعضی تاخی کوشان و بداندان از آنرا گو اگر کرد
و بنحو استند که حق بر کز اصلی خود باگزیند چنانکه فی نهام سید کسان این عادت را شعار خود ساخته اند که اگر
کسی از احباب خاندان دان رود و دامن تمایه و راسم مفقوده و از سر نو جاری فرماید از جنت باطنی دشمن جان
اوست و مذکر خوف آخرت تمایه امریکه از معنی سلطان لغا و یافت اگر کسی را ناگوار خاطر گردد دید چنانچه
مصرع با سید سلطان خمیره زو غوغا ساله عام را به القعه حضرت حاجی شاه محمد قدس سره
نحالین تا حق کوش کمال مدارت نموده چنان افزای دازی کرد که بعلت بقایای وین سر سید
محمد کی ابن شاه محمد الطیر بر غمال حاله عال سر کایه و با و ساخته مقید گنایند و ابو و استغفر
الرای شده حضرت حاجی سید شاه محمد را معالیه و فرزند شیخ خوار کینه فرغان برادرش به بهادرت نوشا شدند
بیکای اینا قوه پیش را بگذشت حضرت محمد کی در قید غم از زری می کاشند و بافتند بی اختیار از زار زار
آه از نو در چون پایان قید خانه استفسار کرد و در حقیقت حال بچن بیان آورده در وقت تعلیم علی

سرکار این کیفیت عرض کرد و با تسلیم چنین خبر و شست اشرفی القدره سوارای راجحیت دریافت ایحال بسجیل
 مجمل مقام علی پور سبکدار به فرستاد چون تاقه سوار صورت واقعه محایه کرده و التماس بدو عرض ساند
 که فی الواقع این مکاشفه حضرت ^{قدس سره} صحیح است پس عامل مذکور از مقام جوینو بهرام سید شاه محمد کی قدس سره
 فوج سواران جزا و پادگان نمود که کتب مقام سجاده به ایشان نشانده خواست که تا محکمان را بیاوراند و عمل
 شان رساند لیکن حضرت سید محمد کی معتقدنای علم و صبر خویش گوارا نکردند و افواج سواران و پیادگان را
 واپس فرمودند و میگویند که بعد از شهادت حضرت شاه محمد قدس سره و اخلاصین در روز صید مبارک برابر عزای
 متین برای دفن کردن فاتح آمدند آنگاه حضرت شاه هدایت السجاده نشین ابن شاه نورالدین سجاده نشین سرکار
 کلان سید پیر محمد حضرت شاه محمد را معز و وجه و فرزند شیر خواره و بر سرستان خویش بر زمین مملوک خاص دفن
 نمودند بسبب این احسان بی پایان از خاندان شاه محمد کی مراعات و حقوق برادران فاضلانی شاه هدایت السجاده
 نشین بهر تنسی و رعایت شده می آید و امید است که آئینده هم محفوظ خاطر پس ایندگان اولاد ایشان باشند و مگویند
 محفوظند از آنکه حقیقتا میفرماید جل جلاله احسان الان و در زمان سجاده نشینی حضرت شاه محمد کی قدس سره
 که یک چشم اغفل حق در گشت زار دل کشته بودند و بخود نام و نشان ایشان از عالم مودوم و خود گردید و بر کس
 از برای رفتن خویش اندیش پیش رسید مسلسله عالی شرفیه از ذات مقدس حضرت معصوم کمال رونق یافت چنانکه
 میباید و مثلاً از حضرت ایشان چه در ملک بند و سان چه در خراسان در بر دیار و جوار بسلسله بیعت
 و خلافت جاری گشت چنانچه حضرت سیدی و جدی شاه سید محمد اشرفی را حسب اجازت روحانیه حضرت
 محبوب زمرای قدس سره از بزرگات قدیم خرقه فرقی پوشانیدند و بطور جدید اجازت اخذ بیعت حشیدند آن خرقه
 سبز کالی یوم بجان این فقیر جامع رسانند و در شهر و ایالتی که دلی موجود است و حضرت جدی را به واسطه دیگر
 هم بطور احمیه حضرت محبوب زمرای سرافراز گردانند و ملاقات مفصل در کتاب مفتاح العاشقین محفوظ حضرت جدی
 قدس سره به شرح مملوم موجود است بعد از آنکه حضرت شاه محمد کی قدس سره بنده اگر نشان سید شاه جمال اشرف سجاده
 نشین شدند چه اگر حضرت شاه محمد کی البسیر شوند بعد سید شاه جمال اشرف قدس سره برادر خود و ایشان سید شاه
 نعمت اشرف سجاده نشین شدند و جهات جهانگیری چنانکه بر حال ایشان بود و به نسبت دیگر سجاده نشینان کمتر
 دیده شد و رعایت درجه صاحب اقبال بودند که نعمت و این حاصل گردید و در زمان سجاده نشینی ایشان حضرت
 سید شاه اشرف سجاده نشین سرکار کلان حلت فرمودند هر چند که شاه قدر اشرف بوجه لا اولاد ایشان حضرت سید
 شاه محمد نو از این سببی خود را که قریب ترین عزیزان بودند و حیات خود و عطای منصب خویش فرمودند اما از
 اقرب الصبی مغیران که در کرمان ناکردن اولی است را رسم خرقه پوشی و سجاده نشینی در عرض التوی افتاد و گو که حضرت
 شاه نعمت اشرف هم بخیا احوالات قدیمه برای کایم شریف سجاده کلان بهر جان کوشیدند و این لوح میباید
 اگر دید که شیت ربانی و رفای حضرت محبوب زمرای بطور دیگر بود و حضرت سید شاه نعمت اشرف قدس سره
 بنایخ نیز در هم رمضان شمس الهجری و بعد از سلطت علی خان دال که بنو انتقال فرمودند تا برچ و فوات نشان منفرد

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

ل

الحمد لله رب العالمين على ما جعله من العلماء وخصني بمنزلة التكميم والذكاء واذكرني
بالرحمة الواسعة وتورثني بحقائق المعرفة وحبسني في بياني وتسايش في نهايت شمار
بكران مناداه تعالى را که مرا در علم آخره بیا فرید و بفضل رحمت خویش مرا از جمله علمای دنیایم بران
کشید و کمال شفقت علی عباد الله مخصوص گردانید و تخم نیکیهای کائنات در زمین و بمن برساند و ملک
صیحت و نیکیهای وافر دل بر سر و بریده نامیوه فصلیج بار دارد و دور و غطر بر روی عالم و عالمیان کشاد
شکوه این نعمت برای مسلمانان بایر و چند سده مستدل و در تخریج خطا خورد و معصیت اطاعت
نشد و طالعان حق را بفهم و بی ریت و بی تدبیر و لشکر و کلام ربانی و معانی آیات قرآنی را بفر
بعد الفرض من کرد اعتقاد و نکته و بعضی مردمان دیگر که روایت بی سند و غیر مستند و کلام اموث
را معتبر راجحت ساختند و از اشارات آیات قطعی را عادت صحیح فاضل گشته متنبه شوند و دست
مشک از ذیل این روایت امواتی و نامعتبر باز دارند این نصحت نامه را که کرم هم تا هر که اسعادت ابد
سازد بود این در عین و جوارها بکینه بدم اگر گوشه آگاهان خود سازد و از شنیدن گفتار حسومات
را برینا بدست بندگان و انکار و کفر و تابیا بی سعادت ابدی می و آنکه از سر عصمت و تقوی
بدین فصل چند بپذیرد و این جوار بر نفس گوشتوار گوشت خود را زمین بکنم و اذکم بکشد و ایا
قیس یقولون هذا لا فایق قد یفید من یک و افرم فیض مجید مراب المار الزل و افرم فیض
بالسداد و سوا الهادی الی طریق الرشاد و اگر گفتن بعد فایق از فیض مسجت و افضل است
می باید گفت هیچ وجه تعقیب ندارد که **قال الله تعالی** فاذا قضیت الصلاة فاذکروا لله ما
و تعودوا علی جوارحه **قال الاستر** فی اذا اوتیت من الصلاة و قرعتم عن اذانها
فاذکروا لله و اذکروا فایق و لفظ خاص موضوع است برای معنی مخصوص و هو طلیع الفعل بالمصداق
طلیع الذکر و تحقیق پس بر یکی بعد فایق از نماز امور بود و دیگر گفتن المار الزل و ایا
عنه و فایق جامع برای نعمت و انواع اصحاب برای تعقیب مع الوصل است و در عار که بخت خود و فایق
بیمه مذکور است معنی آیه چنان باشد که بعد فایق نماز متصلا و اگر بپذیرد اوقات و اکثر حالات و امام زاید اضم
یت مذکور چنین میگوید که روز از نماز فارغ شدید و بکنید خدای را بپیش و تمیل و تکبیر یا بخواند و فایق یابید
فی صراح اللغة التمهیل بکلمه لا اله الا الله محمد رسول الله لکن فی القاموس و بدین تفسیر
باید و دیگر آورده است **قال رسول الله** علیه و سلم افضل الذکر بعد الفساح

حجۃ الذاکرین

معہ
رسالہ قبریہ

نُصِف

قدوة الکبریٰ غوث العالم محبوب یزدانی
حضرت سلطان مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمہ اللہ

مترجم

پیر طہقیت حضرت حاج ڈاکٹر سید محمد مظاہر شرف الاشرفی البجلانی مدظلہ

امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان (حبیروں)

مکتبہ سمنانی کراچی (پاکستان)

۱۴/۱۲ فردوس کالونی، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام اشرف

قدوة الکبریٰ، غوث العالم محبوب یزدانی حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ، ہمہ صف موصوف تھے، دنیوی سلطنت سے منہ موڑ کر روحانیت کے شہنشاہ بنے، آپ کے فیضان نظر سے 53 لاکھ غیر مسلم، آپ کے دست حق پرست پر اسلام میں داخل ہو کر حلقہ اشرفیہ کی زینت ہوئے، آپ نے قلم و قرطاس سے اسلام و سنت، شریعت و طریقت کی بے مثال خدمات سرانجام دیں، آپ کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف کا وسیع ذخیرہ پایا جاتا ہے، جن میں لطائف اشرفی جو آپ کے ملفوظات وارشادات پر مبنی ہے جسے آپ کے خلیفہ خاص حضرت شیخ نظام الدین یمنی علیہ الرحمۃ نے جمع فرمایا۔ اس کتاب کو شہرت دوام حاصل ہے۔ کتاب کیا ہے علوم و عرفان کا ایک جہان آباد ہے، تصوف پر اس سے بڑی کتاب دیکھنے میں نہیں آئی، فتاویٰ اشرفیہ تو ازھر یونیورسٹی مصر کی قدیم لائبریری کی زینت ہے، آپ کی ہر تصنیف علم کا منہ بولتا ثبوت ہے، انہی میں سے ایک کتاب حجتہ الذاکرین ہے۔ موجودہ دور میں ذکر و اذکار پر جتنے اعتراضات کئے جاتے ہیں، ان تمام کے شافی جوابات سے مرصع ہے، حیرانگی کا عالم ہے کہ اس دور میں بھی ایسے ناعاقبت اندیش لوگ پائے جاتے تھے جنہیں ذکر و اذکار خدا اور سول سے دکھ ہوتا تھا، اور اپنی قساوت قلبی کو اعتراضات کی صورت میں پھیلاتے رہتے تھے، جن کا سر قلم کرنے کے لئے حضرت محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمۃ ایسی

بلند مرتبت شخصیت کو جہاد کرنا پڑا۔

حجتہ الذاکرین، کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے، تاکہ اس سے ہر خاص و عام استفادہ کر سکے۔ حلقہ اشرفیہ پاکستان متعدد کتابیں جدید انداز طباعت سے آراستہ کر کے شائع کر چکا ہے۔ پیش نظر کتاب کی طباعت و اشاعت کے سلسلہ میں مولانا محمد منشا تابش قصوری مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور خطیب جامع مسجد ظفریہ مرید کے اور عزیزم صوفی منور حسین اعجاز اشرفی نے نظر ثانی اور نگرانی کے فرائض با حسن وجود پورے کئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دارین کی کامیابیوں سے نوازے۔ ہماری آرزو ہے کہ حضرت قدوۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام تصانیف کو اشاعت کا لباس پہنایا جائے، دعا ہے اللہ تعالیٰ

جہ جیبہ الاعلیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلقہ اشرفیہ کو قبولیت مزید کا شرف عطا فرمائے۔ آمین

فقط

سید محمد مظاہر اشرف الاشرافی الجیلانی

امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان

تحریر: محمد منشا تابش قصوری

حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(ایک تعارف ، ایک جائزہ)

غوث العالم محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کچھو چھوی رضی اللہ عنہ ان بزرگوں میں سے ہیں جنہوں نے تاج و تخت کو چھوڑ کر درویشی اختیار کی اور اپنے فیوض و برکات سے ہزاروں گم کردگان راہ کو ضراط مستقیم پر گامزن کیا۔ حکومت و جہاں بانی کئی پشتوں سے آپ کے خاندان میں چلی آرہی تھی جس کا دار السلطنت سمنان تھا جو آج ملک ایران میں ایک معمولی قصبہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت کے والد محترم سلطان سید ابراہیم ایک جید عالم بھی تھے جن کے عہد میں سمنان نے بڑی ترقی پائی ان کی شادی خواجہ احمد یسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاندان میں ایک سید زادی خدیجہ بیگم سے ہوئی جن کے بطن سے پہلے دو یاتین لڑکیاں پیدا ہوئیں اور پھر آٹھ سال تک کوئی اولاد نہ ہوئی جس سے بادشاہ اور بادشاہ بیگم دونوں بہت رنجیدہ رہا کرتے تھے۔

بشارت ولادت

ایک دن آپ کے والد محترم سلطان ابراہیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی اہلیہ کے ساتھ محل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حضرت ابراہیم مجذوب حرم سرائے سلطانی میں آگئے بادشاہ تعظیماً کھڑے ہو گئے اور انھیں بہ کمال ادب اپنی جگہ پر بٹھایا اور خود کھڑے رہے۔ مجذوب کہنے لگے ابراہیم ، بیٹا مانگتے ہو؟ آپ نے کہا جو عنایت ہو جائے انھوں نے اولاد کے لئے دعا کی اور اٹھ کھڑے ہوئے۔ بادشاہ نے ایک ہزار اشرفیاں نذر کیں جب وہ رخصت ہوئے تو بادشاہ چند قدم ساتھ چلے۔ مجذوب نے پیچھے دیکھا تو کہا بیٹا لے چکے اب کیا چاہتے ہو؟ اچھا جاؤ اللہ تعالیٰ دو فرزند عطا فرمائے گا۔

خدا کی شان کچھ دنوں کے بعد بادشاہ کے گھر میں ایک خوب صورت لڑکا پیدا ہوا جس کا نام اشرف رکھا

گما۔ واقعہ کوئی 708ھ کا ہے

تعلیم

جب آپ تقریباً ساڑھے چار سال کے ہوئے تو قابل علماء کی زیر نگرانی آپ کی تعلیم شروع ہوئی آپ کی ذہانت پر لوگ انگشت بدنداں تھے کہ صرف دو سال آٹھ ماہ میں آپ نے قرآن حفظ کر لیا اور چودہ سال کی عمر میں تمام علوم متداولہ پر عبور حاصل کر لیا، فنِ قرات میں آپ نے ایسا کمال حاصل کیا کہ قرآن مجید کو ساتوں قرات سے پڑھتے تھے اس کے ساتھ ساتھ ذوق شاعری بھی رکھتے تھے۔

تاج داری

جب آپ کی عمر پندرہ سال کی ہوئی تو آپ کے والد محترم کا انتقال ہو گیا۔ زمانہ کے دستور کے مطابق آپ 723ھ میں بادشاہ بنادیئے گئے۔ تھوڑے ہی دنوں میں قابلیت کے وہ جوہر دکھائے کہ وزرائے سلطنت اور امرائے دربار دنگ ہو گئے۔ گھر گھر خوش حالی اور فارغ البالی ہو گئی۔ آپ کے عدل و انصاف کی پورے ملک میں دھوم مچ گئی۔

راہ سلوک

امور سلطنت کی گونا گوں مصروفیتوں کے باوجود راہ سلوک کی تڑپ بھی آپ کے دل میں تھی۔ اس سلسلے میں آپ نے حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر مشائخ کرام سے ملاقات کی۔ آتش شوق کو تو سب تیز کر دیتے مگر رہنمائی سے سب گریز کرتے۔ آپ اسی تلاش و جستجو میں تھے کہ ایک شب خواب میں حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انھوں نے اسم ذات کو بغیر زبان کی مدد کے مشق کرنے کا طریقہ بتایا۔ پھر دو سال کے بعد حضرت خواجہ اولیس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت ہوئی۔ تو ان سے اشغالِ اویسیہ کی تعلیم حاصل کی۔ اب عشق الہی کی وہ آگ جو دھیرے دھیرے دل میں سلگ رہی تھی۔ شعلہ بننے لگی، امور سلطنت میں جی نہ لگتا ایک مرشد کامل کی آرزو دل کو ہر وقت بے چین رکھتی آخر وہ وقت آ گیا کہ زربفت کا پہننے والا کمل پوش ہو جائے اور قیمتی مسرہوں پر سونے والا چٹائی نشین ہو جائے۔ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب تھی کہ خواب میں حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اشرف: لذت وصال الہی کے لیے تیار ہو جاؤ حکومت اور بادشاہی کے جھمیلے کو ترک کرو اور ہندوستان کی طرف روانہ ہو جاؤ وہاں طلاء

بنانے والے شیخ، حضرت علاء الحق والدین گنج نبات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تمہارے منتظر ہیں۔

ترک سلطنت

صبح ہوتے ہی آپ نے ترک سلطنت کا اعلان کر دیا اس وقت آپ کی عمر صرف پچیس سال کی تھی، دس سال آپ حکومت کر چکے تھے، اپنے چھوٹے بھائی محمد کو تخت پر بٹھایا اور رسم تاج پوشی ادا فرمائی یہ واقعہ 733ھ کا ہے۔ پھر آپ نے والدہ ماجدہ سے سارا واقعہ بیان فرما کر سفر کی اجازت چاہی وہ ابدیدہ ہو گئیں اور فرمایا بیٹا میں اس دن کی منتظر تھی۔ جاؤ میں تمہیں خدا کے سپرد کرتی ہوں مگر میری آرزو ہے کہ جب محل سے نکلو تو فوجی جلوس کے ساتھ نکلو کہ اسے دیکھ کر میں اپنا دل بہلا سکوں کہ میرا بیٹا کوئی ملک فتح کرنے گیا ہے۔

آپ وزرائے سلطنت اور امرائے دربار سے گلے مل کر خوش خوش سفر کی تیاری کرنے لگے۔ اسی جذب کی حالت میں برجستہ ایک غزل لکھی جس کے دو شعر یہ ہیں۔

ترک دنیا گیر تا سلطان شوی
محرم اسرار با جانان شوی
برگزر از خواب و خور مردانہ دار
تا براہ عشق چوں مردان شوی

سفر ہند

جب آپ دار السلطنت کو چھوڑ کر روانہ ہوئے تو بارہ ہزار فوجی آپ کے ہمراہ تھے اس کے علاوہ علماء فضلاء عمائدین شہر اور بے شمار آدمی آپ کو رخصت کرنے آئے اور بے حد اصرار کے باوجود کوئی آپ کو چھوڑ کر جانے کے لیے تیار نہ تھا۔ جب آپ سمنان سے بہت دور نکل آئے تو لوگوں پر دباؤ ڈال کر واپس کرنا شروع کیا اور حدود سلطنت کو عبور کرتے ہوئے فوج بھی واپس کر دی، کچھ دور گھوڑے سے سفر کیا پھر گھوڑا ایک فقیر کو دے کر پیادہ پامینوں جنگلوں اور پہاڑوں کا راستہ طے کرتے ہوئے ملتان کے قریب قصبہ اوچ شریف میں پہنچے جہاں حضرت مخدوم سید جلال الدین بخاری جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقیم تھے آپ نے ان سے ملاقات کی تو سید نے سید کی بڑی ہمت افزائی فرمائی اور سلسلہ قادریہ کی نعمتوں سے آپ کو سرفراز فرما کر صاحب اجازت بھی بنا دیا اور فرمایا کہ آپ کی تعلیم و تکمیل میرے بھائی علاء الحق والدین سے ہوگی۔

پنڈوہ شریف

آپ وہاں سے روانہ ہو کر منزل بہ منزل طے کرتے ہوئے دہلی پہنچے، وہاں کے بزرگوں سے ملاقات کی اور پھر مہینوں سفر کرنے کے بعد سرزمین بنگال میں قدم رکھا اور پنڈوہ شریف کے قریب پہنچ گئے جہاں سلطان المشائخ حضرت شیخ علاء الحق والدین گنج نبات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ تھی اور یہی خانقاہ آپ کے سفر کی آخری منزل تھی۔

ابھی آپ پنڈوہ شریف نہیں پہنچے تھے کہ ایک دن سلطان المشائخ نے اپنی محفل میں فرمایا کہ جس دوست کا میں دو (2) سال سے انتظار کر رہا ہوں وہ آج کل میں پہنچنے والے ہیں پھر ایک دن فرمایا کہ دوست کی خوشبو آرہی ہے اور یہ کہتے ہوئے حجرے سے باہر آئے اور پھر ہزاروں نیاز مندوں کے ساتھ پنڈوہ کی آبادی سے باہر نکلے۔ ایک قافلہ آتا ہوا نظر آیا۔ شیخ ادھر سے بڑھے جذب دل نے ادھر بھی اثر کیا حضرت مخدوم دوڑے، آگے شیخ ہی کو پایا، قدم بوسی کے لیے جھک پڑے۔ حضرت شیخ نے آپ کو اٹھا کر سینے سے لگایا اور طویل معافقہ کے بعد لوگوں سے آپ کا تعارف کرایا حضرت مخدوم نے اس موقع پر ایک شعر پڑھا۔

چہ خوش باشد کہ بعد از انتظارے
بامیدے رسد امید وارے

خانقاہ میں پہنچ کر حضرت شیخ نے آپ کو اپنے پہلو ہی میں بٹھایا اور خادم خاص کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا، فوراً دسترخوان بچھایا گیا۔ اور طرح طرح کے کھانے چنے گئے۔ پہلے حضرت شیخ نے اپنے دست مبارک سے آپ کو چار لقمے کھلائے جس کو آپ نے کمال ادب و تکریم سے تناول فرمایا۔ حضرت شیخ کی طرف سے آج تک کسی کو یہ سرفرازی نصیب نہ ہوئی تھی۔ پھر پن بھتہ (بالے ہوئے چاول جس کو پانی میں سرد کیا جاتا ہے) لانے کا حکم دیا جو اس عہد کے درویشوں کی محبوب غذا تھی۔ اس کا بھی لقمہ حضرت شیخ نے اپنے ہاتھوں سے آپ کو کھلایا جب لوگ کھا چکے اور دسترخوان اٹھا دیا گیا تو شیخ نے سب لوگوں کو ہٹ جانے کا اشارہ کیا اور جب کامل تخلیہ ہو گیا تو حضرت شیخ نے آپ کو مرید کیا اور اپنی کلاہ مبارک عنایت فرمائی نیز بزرگوں کے بہت سے تبرکات جن میں حضرت محبوب الہی کا خرقہ بھی تھا سب آپ کو مرحمت فرمادیا۔ 733ھ میں آپ اپنے شہر سمنان سے روانہ ہوئے اور 735ھ میں پنڈوہ شریف پہنچے یعنی پورے دو سال میں آپ کا یہ مجاہدہ سفر ختم ہوا۔

تکمیل تصوف اور تبلیغی سفر

اب آپ خانقاہ میں رہنے لگے حضرت شیخ آپ پر توجہ خاص رکھتے اکثر معارف و اسرار وحدت آپ سے میان فرماتے۔ ایک دن تقریر کے بعد فرمایا کہ فرزند اشرف میں اپنی استعداد بھر تمہیں تعلیم دے چکا اور اسرار سے آگاہ کر دیا اب مناسب ہے کہ آپ کے لیے کوئی مقام تجویز کیا جائے تاکہ اہل زمانہ آپ کی تعلیمات سے مستفیض ہوں۔ حضرت کو شیخ کا آستانہ چھوڑنا گوارا نہ تھا مگر مرشد کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ مرشد نے اطراف جون پور سپرد کیا اور طے فرمایا کہ ماہ رمضان المبارک کے بعد اپنے مرکز کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ غرضیکہ ساڑھے چھ سال خدمت شیخ میں رہنے کے بعد 742ھ میں عید کے دن جب آپ روانہ ہونے لگے تو پیر و مرشد نے آپ کو لباسائے فاخرہ پہنائے، نقارہ و علم مرحمت ہوا، چند خیمے ساتھ کیے، متعدد سواریاں عطا فرمائیں کچھ فقراء اور درویشوں کو بھی آپ کے ساتھ کیا، کئی خدام بھی عطا ہوئے پھر اس شاہانہ شکوہ کے ساتھ آپ پیر کی جدائی کا قلق لے کر آنسوؤں کے سایہ میں پنڈوہ شریف سے رخصت ہوئے اور پھر منزل بہ منزل تبلیغ دین و اشاعت حق کرتے ہوئے قصبہ محمد آباد گمنہ (ضلع اعظم گڑھ) پہنچے چند دن قیام فرمایا اور اس کے بعد ظفر آباد (متصل جون پور) تشریف لائے کچھ دنوں وہاں بھی اقامت فرمائی (محمد آباد، ظفر آباد، اور دوسرے مقامات پر آپ سے بہت سی کرامتوں کا ظہور ہوا جن کا ذکر کسی آئندہ اشاعت میں کیا جائے گا) اور پھر وہاں کے مریدین کو حضرت شیخ کبیر علیہ الرحمہ کی تربیت میں دیکر آپ مقامات مقدسہ کی زیارت کے لیے یہیں سے روانہ ہو گئے۔ یہ تقریباً 744ھ کی بات ہے۔

مقامات مقدسہ

ظفر آباد سے آپ ساحل سمند پہنچے اور پھر بحری راستہ سے بصرہ تشریف لے گئے وہاں پہنچ کر آپ نے حضرت خواجہ حسن بھری رحمۃ اللہ تعالیٰ اور دیگر اولیائے کرام کے آستانوں کی زیارت فرمائی۔ بصرہ سے چل کر کربلائے معلیٰ اپنے جد کریم سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار اقدس پر حاضری دی۔ پھر نجف اشرف کاظمین اور بغداد شریف حاضر ہوئے اور بزرگوں کے آستانوں کی برکات سے مستفیض ہوئے۔

زیارت حرین شریفین

بغداد شریف سے آپ دمشق تشریف لے گئے وہاں سے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے کئی ماہ مسجد نبوی میں اقامت گزریں رہے اور مواجہ اقدس کی حاضری ہوتی رہی۔ زمانہ حج قریب آیا تو بارگاہ رسالت پناہ سے اجازت لے کر مکہ مکرمہ حاضر ہوئے وہاں حضرت امام عبد اللہ یافعی اور حضرت سید علی ہمدانی علیہما الرحمۃ سے ملاقات ہوئی مکہ مکرمہ سے آپ مصر کے جبل الفتح پر تشریف لے گئے اور وہاں چالیس یوم ریاضت کی اسی مقام پر حضرت شیخ ابو الغیث یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ پھر وہاں سے یمن پہنچے حضرت شیخ نظام غریب یمنی (مرتب لطائف اشرفی) نے آکر آپ کی زیارت کی اور پھر حضرت کی ذات سے انھیں ایسی گرویدگی ہوئی کہ عمر بھر جدانہ ہوئے۔

بارگاہ شیخ

ممالک اسلامیہ کے سفر اور حرین شریفین کی زیارت کر کے تقریباً پندرہ سال کے بعد ہندوستان واپس آئے اور پندرہ شریف دوبارہ حاضر ہوئے۔ تین چار سال خدمت شیخ میں رہے رخصت ہوتے وقت حضرت شیخ نے آپ کو بہ نظر کشف وہ مقام دکھایا کہ جہاں آج آپ کا مزار مبارک ہے، آپ فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا کہ وہ ایک گول تالاب ہے اور پچ میں ایک نقطہ تل کی طرح ہے۔ شیخ نے فرمایا کہ جس کو تم تل کی طرح دیکھ رہے ہو یہ ایک ٹیلہ ہے اور یہی تمھاری منزل خاک ہوگی، چنانچہ آپ روانہ ہوئے اور اودھ کی طرف منزل بہ منزل تبلیغ دین و اشاعت حق کرتے ہوئے چلے جا رہے تھے جب بنارس پہنچے تو کئی ہزار آدمی آپ کے دست حق پرست پر تائب ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بنارس سے حضرت جوہور تشریف لائے اور اسی مقام سے منزل خاک کی تلاش شروع فرمادی جون پور سے روانہ ہو کر موضع کرینی میں قیام فرمایا وہاں فرمودہ شیخ کے مطابق زمین معلوم ہوئی جب حضرت اس تالاب کو دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے تو کشف ہوا کہ یہ وہ تالاب نہیں ہے۔ پھر آپ موضع بھڈوڈ (متصل کچھوچھو مقدسہ) میں تشریف لائے قرب و جوار کے لوگ آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہونے لگے اس گاؤں کے زمیندار ملک محمود تھے وہ بھی آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے حضرت نے ان سے فرمایا کہ میں یہاں پیر و مرشد کے حکم سے منزل خاک تلاش کرنے آیا ہوں۔ انھیں بھی ساتھ لیا اور مقام مقصود کی تلاش میں نکلے تو ایک گول تالاب ملاحظہ فرمایا جس کے پچ میں ایک ٹیکری تھی

اسے دیکھ کر حضرت نے فرمایا کہ یہی جگہ ہے جس کو میرے مرشد نے بظہر کشف مجھے دکھایا تھا۔

جوگی سے مقابلہ

ملک محمود نے عرض کیا حضور اس مقام پر ایک بہت بڑا جادوگر جوگی رہنا ہے آپ نے جمال الدین راؤت کو جو اسی دن مرید ہوئے تھے بلایا، پان کی گلوڑی چبا کر ان کے منہ میں رکھ دی اور جوگی سے مقابلہ کرنے کے لیے بھیج دیا آپ نے اس سے خوب باتیں کیں اور فرمایا کہ اس مقام کو ایک ولی اللہ کے لیے چھوڑ دو اس نے کہا بغیر کرامت دیکھے ہم ہرگز نہیں چھوڑ سکتے۔ آپ نے فرمایا ہم اظہار کرامت مناسب نہیں سمجھتے تم اپنا جادو جس قدر چاہو ہم پر آزمالو۔ جوگی نے کچھ پڑھ کر جمال الدین کی طرف دم کیا تو بے شمار کالی چیونٹیوں کا ریلہ ان کی طرف بڑھنے لگا، آپ نے چیونٹی کی فوج پر غضب کی نگاہ ڈالی تو سب غائب ہو گئیں پھر جوگی نے اپنا سونٹا ہوا میں اڑایا جمال الدین نے حضرت مخدوم صاحب کا عصا منگا کر اوپر پھینکا جس نے جوگی کے سونٹے کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گرا دیا اب جوگی عاجز آکر حضرت مخدوم کے دست حق پرست پر تائب ہو کر مسلمان ہو گیا ساتھ ہی اس کے پانچ سو چیلے بھی مسلمان ہو گئے۔

تعمیر خانقاہ

جوگی کو حضرت نے اسی تالاب کے کنارے رہنے کی جگہ دی اور اس کے مسکن کو اپنی قیام گاہ قرار دیا۔ ملک محمود نے خانقاہ بنوانے کی بنیاد رکھ دی جو تین سال میں مکمل ہوئی اور حضرت نے تالاب کی کھدائی اپنے مزاج کے مطابق کرائی جس میں آب زم زم بہت مقدار میں ڈالا گیا وہی تالاب نیر شریف کے نام سے مشہور ہے اور اسی کے پچ میں آپ کا مزار مبارک ہے۔

تبلیغی دورہ

کچھ چھ شریف سے آپ اجودھیا تشریف لے گئے ایک عالم معقول و منقول حضرت مولانا شمس الدین جو مرشد کامل کی تلاش میں تھے آپ سے مرید ہوئے آپ نے انھیں خرقہ عنایت فرمایا اور خلافت سے بھی نوازا۔ اسی مقام پر ایک اور عالم شیخ خیر الدین انصاری سدھوری آپ کی زیارت سے مشرف ہو کر داخل سلسلہ ہوئے اور حضرت کو سدھور لے گئے۔ موضوع سدھور میں اشرفی سلسلہ کی بے حد اشاعت ہوئی بہت سے لوگوں نے

غلامی جمائگیری کا فخر حاصل کیا۔ وہاں کے مریدین کو مولانا خیر الدین انصاری کی تربیت میں دے کر آپ ساتن پور ہوتے ہوئے قصبہ جاس تشریف لے گئے اور وہاں چند دن قیام فرمانے کے بعد کچھ چھ مقدسہ واپس آ گئے۔ پھر ادولی شریف تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت شیخ صفی الدین نے بیعت سے سرفرازی حاصل کی چالیس روزہ قیام فرمانے کے بعد آپ اجدوہیا تشریف لائے اور حضرت مولانا شمس الدین کی خانقاہ میں قیام فرمایا۔

سفر حرمین

اجدوہیا سے آپ زیارت حرمین طہین کے لیے روانہ ہوئے۔ احمد آباد پہنچے تو وہاں کے شیخ الاسلام جو بڑے عالم و فاضل بلکہ علامہ دہر تھے آپ سے مرید ہوئے اور بعد میں خلافت سے بھی نوازے گئے۔ گجرات کی بندرگاہ سے روانہ ہو کر آپ زیارت حرمین طہین سے مشرف ہوئے اور واپسی میں گلبرگہ شریف تشریف لائے چند دن قیام فرمایا اور پھر کالپی شریف ہوتے ہوئے کچھ چھ مقدسہ آ گئے۔

ایک اور سفر

کچھ چھ مقدسہ میں کچھ دنوں قیام فرمانے کے بعد آپ نے پھر عزم سفر فرمایا اور ملک روم پہنچے حضرت مولانا جلال الدین محمد رومی کے آستانہ پر تشریف لے گئے ان کی خانقاہ میں قیام فرمایا وہاں سے فلسطین تشریف لے گئے۔ بیت المقدس اور دیگر عتبات عالیہ و مزارات انبیائے کرام کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ السلام کے مرقد مبارک پر چند یوم قیام کیا۔ اس سفر میں حضرت بدیع الزماں شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ فلسطین سے آپ نے زیارت حرمین کا ارادہ فرمایا اور شاہ مدار ہندوستان واپس ہو گئے۔ آپ زیارت حرمین شریفین سے فارغ ہو کر ملک شام تشریف لے گئے طور سینا پر بھی آپ پہنچے جہاں حضرت خضر علیہ السلام آپ کے ہمراہ تھے پھر دیار شام سے آپ ملک فارس تشریف لے گئے شیراز میں حافظ شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی۔ شیراز سے کاشان پہنچے اور پھر وطن عزیز سمنان بھی تشریف لے گئے آپ کے بھائی محمد جو اس وقت بادشاہ تھے ان سے ملاقات ہوئی آپ کی والدہ محترمہ کا وصال ہو چکا تھا چند یوم سمنان میں قیام فرمانے کے بعد اپنے نہال (مادراء النہر) حضرت خواجہ احمد یوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آستانہ پر حاضر ہوئے وہاں کے سجادہ نشین بڑے اخلاص و محبت سے پیش آئے۔

حضرت نور العین

اسی دوسرے سفر میں آپ قصبہ گیلان (جائے پیدائش حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی

تشریف لے گئے جہاں آپ کی خالہ زاد بہن رہتی تھیں۔ آپ نے کچھ دنوں وہاں قیام فرمایا ان کے ایک سعادت مند صاحبزادے سید عبدالرزاق تھے جن کی عمر اس وقت بارہ سال تھی انھیں حضرت سے بے حد انس ہو گیا۔ جب آپ رخصت ہونے لگے تو ان کے والدین نے حضرت عبدالرزاق کو آپ کی خدمت میں نذر کیا۔ آپ نے انھیں اپنی فرزندگی میں قبول کیا اور نور العین کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ حضرت کے فیض صحبت نے انھیں ظاہری و باطنی علوم کا سقلم بنا دیا۔ حضرت اکثر فرماتے تھے کہ عبدالرزاق نے میری خدمت کر کے مجھے اپنا بنا لیا یہ بھی فرماتے تھے کہ انھوں نے چالیس سال تک میرے وضو کے پچے ہوئے پانی کو پیا۔ دعا ہے کہ اس آب حیات کے اثرات ان کی اولاد میں قیامت تک باقی رہیں۔ حضرت مخدوم نے زندگی بھر کسی عورت سے نکاح نہ کیا اور حضرت نور العین کی شادی نصیر آباد میں ہوئی تھی جو کچھ چھ شریف سے دس میل جانب شمال واقع ہے۔ حضرت مخدوم کے وصال کے بعد آپ سجادہ نشین ہوئے اور چالیس سال تک مراسم سجادگی ادا کرتے رہے۔ کچھ چھ مقدسہ، سکھاری، بارہ بگی بستی، مونگیر اور جائس وغیرہ میں جو اثر فی سادات آباد ہیں وہ آپ ہی کی اولاد سے ہیں۔

پھر حضرت مخدوم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علیہ ہرات اور یاغستان وغیرہ کا سفر کرتے ہوئے براہ سندھ تقریباً دس سال کے بعد ہندوستان واپس آئے، اوج شریف اور بہرائچ شریف سے ہوتے ہوئے کچھ چھ مقدسہ پہنچے۔

شیخ کی خدمت میں

ایک بار آپ پھر گلبرگہ شریف تشریف لے گئے حضرت خواجہ محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ ان کے خلوص و محبت کی وجہ آپ نے وہاں چار مہینہ قیام فرمایا اور وہاں سے شیخ کی خدمت میں پنڈوہ شریف جانے کا قصد فرمایا جب خطہ بہار میں منیر شریف کے قریب پہنچے تو اسی دن صوبہ بہار کے آفتاب ولایت حضرت سید شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہو چکا تھا انھوں نے وصیت فرمائی تھی کہ میرے جنازہ کی نماز حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی پڑھائیں گے جب آپ پہنچے تو جنازہ تیار اور آپ کا انتظار تھا۔ حسب وصیت آپ نے نماز پڑھائی اور سفر کرتے ہوئے پنڈوہ شریف اپنے پیرومرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے کچھ دنوں وہاں قیام فرمایا اور پھر کچھ چھ شریف واپس چلے آئے۔

پیرومرشد کا وصال

آپ کے پیر و مرشد حضرت شیخ علاء الحق والدین گنج نبات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا 800ھ میں وصال ہو گیا آپ فوراً پنڈوہ شریف پہنچے اس وقت خانقاہ پنڈوہ شریف میں ہندوستان کے بڑے بڑے اولیاء کرام موجود تھے۔ آپ نے شیخ کے صاحبزادے حضرت محمد نور قطب عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رسم سجادگی ادا فرمائی اور تقریباً دو سال وہاں قیام فرمانے کے بعد کچھ چھ شریف کے لیے روانہ ہوئے منزل بہ منزل سفر کرتے ہوئے جب آپ جون پور پہنچے تو ملک العلماء قاضی شہاب الدین (المتوفی 848ھ) اور سلطان ابراہیم شرفی (المتوفی 846ھ) آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور بڑی عقیدت و محبت سے پیش آئے حتیٰ کہ دو تین شاہزادے اسی دن داخل سلسلہ اشرفیہ ہوئے۔ بادشاہ نے جون پور میں مستقل قیام فرمانے کی خواہش ظاہر کی۔ مگر آپ نے قبول نہ فرمایا اور دو مہینہ قیام کے بعد کچھ چھ شریف چلے آئے۔

وصال حقیقی

محرم الحرام 832ھ کا چاند ہوا تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ کاش جد مکرم سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موافقت نصیب ہو جاتی۔ پہلی ہی تاریخ کو آپ کی طبیعت ناساز ہو گئی جس کی وجہ سے آپ نے گفتگو کم کر دی۔ خاص لوگوں کو بلا کر فرمایا کہ زندگی ہی میں میری قبر بن جائے۔ چنانچہ اس کا انتظام ہونے لگا اٹھارہ انیس اور بیس تاریخوں میں آپ بے ہوش رہے بائیس تاریخ سے بے شمار لوگوں کا ہجوم ہو گیا علمائے کرام و مشائخ عظام اور لاتعداد مریدین و متقین حاضر تھے آپ ہر ایک کے لیے دعا کرتے 27 محرم کو ایک مخصوص مجلس میں حضرت نور العین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سجادگی کیلئے نامزد فرمایا اور 28 محرم الحرام کی صبح کو چار خرقے انھیں مرحمت فرمائے۔

پھر ان کے صاحبزادگان حضرت سید شمس الدین، حضرت سید حسن، حضرت سید حسین، حضرت سید احمد اور حضرت سید فرید کو یکے بعد دیگر بازیات کیا اور ہر ایک کے لیے دعائیں کیں اور ظہر و عصر کے درمیان اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اشرف المومنین سال وفات ہے (لطائف اشرفی۔ محبوب یزدانی۔ غوث العالم ماہنامہ فیض الرسول لطائف اشرف، اشرف المومنین، ماہنامہ آستانہ (کراچی)۔)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَشْرَفِ الْمُرْسَلِیْنَ -
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی مَا جَعَلَنِیْ الْعُلَمَاءُ وَ خَصَّنِیْ بِمَزَیْدِ الْفَهْمِ وَ الزَّكَاةِ
وَ اَذْرَکْنِیْ بِالرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ وَ نَوِّرْنِیْ بِحَقَائِقِ الْمَعْرِفَةِ -

تمام حمد و ثناء اور بے حد شکر و انتہا اسی شہنشاہ حقیقی کے لئے، جس نے مجھے متاخرین علماء کی جماعت میں پیدا فرما کر اپنے فضل و کرم سے ان پر مجھے خصوصی فضیلت عنایت کی، اور اپنے مقبول ترین بندوں میں سے مخصوص کیا اور مخلوق کی بھلائی و بہتری کا بیج میرے دل کی زمین میں ڈالا، پسند و نصائح اور عمدہ و پاکیزہ پانی سے میرے قلب کی پرورش فرمائی، تاکہ نصیحت کا شجر پھل لائے، پھر دنیا اور اہل دنیا پر مواظظ کے دروازے کھول دیئے۔

ان نعمتوں کا شکر انہ اس طرح ادا کیا جاسکتا ہے کہ مسائل شرعیہ مسلمانوں کو اس انداز سے سمجھائے جائیں کہ خطائیں عبادتوں سے مبدل ہوں، اور متلاشیان حق کے لئے کلام ربانی و آیات قرآنی کو بلا سوچے، سمجھے اور فکر و تدبیر کے بغیر فرائض کے بعد ذکر کرنا منع کیا گیا ہے۔ اس پر اعتقاد نہ رکھے، کیونکہ کئی لوگوں نے بلا اسناد و روایات اور غیر معتمد کلمات کو دلائل و حجت بنا کر آیات قرآنی اور احادیث حبیب ربانی ﷺ سے غفلت اختیار کر رکھی ہے انہیں چاہیے کہ اپنے ہاتھ کو ایسی غیر معتمد و مستند روایات لکھنے سے روک لیں، یہ نصیحت نامہ میں نے محض اسی غرض سے قلمبند کیا ہے اور جسے سعادت لبدی حاصل ہوگی یقیناً وہ شخص ان قیمتی جواہرات اور پاکیزہ نصائح کو اپنے کانوں سے سنے گا اور وحشت و نفرت دلانے والے الفاظ سے پرہیز کرے گا۔ اے سننے والے ملک کے عادل کی نصیحت کو قبولیت کے کانوں سے سن اور سعادت لبدی کو حاصل کر ہاں اس عمدہ ترین نصیحت اور جواہر نفیسہ کے علاوہ کسی دوسرے بات کو اپنے کانوں میں جگہ نہ دے۔

وَ اِذْ لَمْ يَهْتَدِ وَاٰبِهٖ فَسَيَقُولُوْنَ هٰذَا اِفْكٌ قَدِيْمٌ وَ مَنْ يَّكُ ذٰلِمْ مَّرِيضٌ
يَجِدْ مُرَاٰبِہِ الْمَآءِ الزَّلٰلَ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ بِالْإِسْدَادِ وَ هُوَ الْهَادِیْ اِلَی الطَّرِیْقِ
الرَّشَادِ، اور جب وہ ہدایت نہ پاسکے تو کہیں گے یہ تو بالکل بہتان ہے، اور جو شخص افتراء و بہتان باندھتا ہے اس کا منہ ہی مریض بن جائے گا اور اسی مرض کے باعث اس کے منہ کا میٹھا پانی بے حد کڑوا ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی فرمانے والا ہے۔

مسئلہ: فرض اور مستحب نمازوں کے بعد ذکر کرنا افضل ہے۔ یہ تمام نمازیوں کو کرنا چاہئے کسی بھی غیر شرعی سبب سے چھوڑنا مناسب نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، **فَإِذَا قُضِيَتْ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ** اور جب نماز تم ادا کر لو تو تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو، کھڑے، بیٹھے یا لیٹے ہوئے۔ (جس طرح بھی ممکن ہو)۔

حضرت مخدوم سید اشرف رحمۃ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں: **أَيُّ إِذَا أَدَيْتُمُ الصَّلَاةَ وَفَرَعْتُمُ عَنْ أَدَائِهَا فَادْكُرُوا اللَّهَ** اور جب بھی تم نماز ادا کر لو، تو سکون و اطمینان سے اسے یاد کیا کرو یعنی اس اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔

جاننا چاہیے کہ فا ذکر و اکلمہ خاص ہے جس کے معانی مخصوص ہیں **وَهُوَ طَلَبُ الْفِعْلِ بِالْمَصْدَرِ** اے طلب الذکر و تحصیلہ۔ وہ یہ کہ فعل کی مصدر کے ساتھ طلب ہے یعنی طلب ذکر اور حصول ذکر۔

(نوٹ) یہاں اس بات کی بھی وضاحت ضروری ہے کہ نماز کی ادائیگی کے بعد کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے بھی ذکر کرنے کا حکم ہو رہا ہے تو اس میں ہر نمازی کی اجتماعی و انفرادی حیثیت کو سامنے رکھ کر ارشاد ہو رہا ہے یعنی اگر تم جماعت کے ساتھ بہ صحت و سلامتی نماز ادا کر چکے ہو تو سکون و اطمینان کے ساتھ بیٹھے بیٹھے ذکر کرو اور اگر تم سفر میں ہو تو نماز کی ادائیگی کے بعد جب تم سفر شروع کرو تو چلتے پھرتے ذکر کرو اور جب تم بیماری کی حالت یا اپنے بستروں پر آ جاؤ تو لیٹے لیٹے بھی ذکر خدا کرو۔ یعنی تمہیں انفرادی و اجتماعی طور پر کسی بھی حالت میں ذکر کو چھوڑنا نہیں چاہیے۔ (مظاہر اشرف)

لہذا ہر ایک مسلمان کو نماز کی ادائیگی کے بعد حکم دیا گیا ہے کہ وہ ذکر کریں کیونکہ دعا کی قبولیت کے لئے یہ نہایت مجرب ہے۔ ذکر جماعت کے ساتھ کریں یا انفرادی سطح پر۔ نماز کے فوراً بعد یا کچھ دیر ٹھر کر۔ اس سلسلہ میں عنقریب مزید بحث کی جائے گی۔

کتب نحو و فقہ میں ہے کہ بعد از فراغت نماز متصل ذکر کریں، یاد دیگر تمام اوقات میں دونوں طرح جائز ہے۔ حضرت امام زاہد نے وضاحت کی ہے کہ جب نمازی نماز سے فارغ ہوں تو تسبیح و تہلیل، کلمہ و تکبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے، عنایات الہیہ سے بہرہ مند ہوں گے۔

وَفِي صُرَاحِ اللُّغَةِ التَّهْلِيلُ كَلِمَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

(القاموس) لغت کی کتاب صراح میں ہے کہ تہلیل سے مراد کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، افضل الذکر بعد القرآن، لا الا اللہ محمد رسول اللہ قرآن کریم کے بعد سب سے افضل لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔
وہو الذکر باللسان و الدعا بنصرہ اور اس کا ذکر زبان اور دعا سے فتح و نصرت کا باعث ہے۔

(یعنی ذکر جلی ہو یا خفی، زبان اور قلب سے کامیابی و کامرانی کا ذریعہ ہے) وقال بعضهم اِذَا فَرَعْتُمْ.....

اور بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ جب بھی تم نماز سے فراغت پاؤ تو دل اور زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو۔ اگرچہ تمہاری کوئی بھی کیفیت و یعنی کھڑے ہو یا بیٹھے، حتیٰ کہ لیٹے بھی ہوں تو ذکر کرتے رہو۔

اب میں ایک اجتماعی روایت پیش کرتا ہوں جو میرے پیرو مرشد عالم ربانی، دستگیر حقانی، قطب العالم قدوة العارفين شیخ المشائخ حضرت شیخ علاء الحق والدین گنج بہات رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمائی۔ وہ یہ کہ درویش کا دل پانی بھرنے والی لونڈی کی مانند ہے، جو پانی کا مٹکا سر پر اٹھائے بڑی احتیاط سے چلتی ہے اس لئے کہ اگر یہ گھڑا گر پڑے گا تو ٹوٹ جائے گا اور ساری محنت رائیگاں جائے گی۔

نکتہ: نماز کی ادائیگی کے بعد ذکر الہی اس لئے بھی ضروری ہے کہ جس ذات اقدس نے نماز ادا کرنے کی توفیق سے نوازا ہے اس کا اس نعمت کی عطا کرنے پر شکریہ ادا کیا جائے لہذا افرائض کے ادا کرنے کے بعد بطور شکر ذکر کرنا لازم ٹھہرا کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَإِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ۔ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں مزید نعمتوں سے نوازوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میری گرفت بڑی سخت ہے۔ بناء علیہ۔ جس نے اپنے فرض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اس کا ذکر کر کے شکریہ ادا کرنا بہت بڑے عذاب سے اپنے آپ کو بچانا نیز مزید نعمتوں کا حق دار بننا ہے۔ (مظاہر اشرف)

جیسے کہا گیا ہے کہ ذکر کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض قرار دیا گیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عملاً ذکر کر کے فرض کو سنت سے مزین فرمادیا۔ اور یہ بہت بڑی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی، اس کے علاوہ بھی شکر کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

فی شرح النوار دبرہانی من باب الاذکار عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حسن يقول الكلمة بعد اداء الصلوة متصلاً مرة يغفر واللہ ذنوبہ و مرة الثانية اعطاء اللہ تعالیٰ ثواب الانبياء و مرة الثالثة اعطاء اللہ تعالیٰ ثواب الملائكة و فی شرح شامل کان رسول اللہ علیہ السلام يقول الكلمة الطيب مع اصحابہ بعد اداء الصلوة :-

نوادبرہانی باب اذکار میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریح روایت میں تحریر ہے کہ جو شخص ہمیشہ نماز کی ادائیگی کے بعد ایک مرتبہ کلمہ حسن سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیتا ہے جب دوبارہ ذکر کرتا ہے تو حضرات انبیاء علیہم السلام کا ثواب عطا فرماتا ہے اور جب تیسری بار کلمہ حسن کا ورد کرتا ہے تو فرشتوں کی تعداد کے برابر ثواب مرحمت کرتا ہے، اور شرح شامل میں ایک مثال کے تحت تحریر ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی معیت میں بعد از نماز کلمہ طیبہ کا ذکر فرمایا کرتے۔

فی شرح الکوخی سئل عن ابی حنیفة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن الذین یمنعون الكلمة بعد اداء الصلوة فقال لهم الروافض لان فی هذه الشوک خلاف السنة بل ان رسول اللہ علیہ السلام قل کان یجهر و امع الصحابة الكلمة الطيب بعد اداء الصلوة متصلاً بعد الدعاء :-

حضرت شیخ کرخی علیہ الرحمۃ کی ”کتاب شرح“ میں ہے کہ حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا گیا۔ کیا نماز کے بعد ذکر کرنا منع ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ البتہ جو لوگ منع کرتے ہیں وہ بے دین ہیں نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرنا اور پھر اس سے منع کرنا سنت مبارکہ کی مخالفت ہے۔ کیونکہ رسول کریم علیہ التحیۃ و التسلیم صحابہ کرام علیہم اجمعین کے ساتھ بعد از دعا باوازیل ذکر فرمایا کرتے۔

ذِکْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی فَرَضٌ عَلٰی الطَّالِبِیْنَ۔ طالبین پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا فرض ہے۔

قال اللہ تعالیٰ فَاذْکُرُوْا اللّٰهَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِکُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِنَّ الذِّکْرَ بِاَبْلِیْلِ وَّ النَّهَارِ فِی الْبَرِّ وَّ الْبَحْرِ وَّ السَّفَرِ وَّ

الْحَضَرُ وَالْغَنَاءُ وَالْفَقْرُ وَالْمَرَضُ وَالصِّحَّةُ وَالسِّرُّ وَالْعِلَانِيَةُ قُلْتُ أَلَمْرَادُ الذِّكْرِ
بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْفَرَائِضِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ذکر خدا کرتے رہو کھڑے ہو کر، بیٹھے ہوئے اور لیٹ کر بھی حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بلاشبہ ذکر خدا ہر حالت میں کرنا چاہیے یعنی رات کو دن میں، خشکی و تری میں، سفر و حضر میں، خوشی و غمی میں، امیری و غربتی میں، صحت و علالت میں، ظاہر اور باطن میں۔

میں کہتا ہوں کہ ذکر سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دل اور زبان سے بعد از فراغت نماز یاد کیا جائے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَيْضاً يَفْرَضُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى عِبَادِهِ فَرِيضَةٌ الْأَجَلُ لَهَا حَدٌّ مَعْلُومٌ يَنْتَهِي إِلَيْهِ ثُمَّ عَذْرٌ تَارِكُهَا فِي حَالِ عَذْرِهِ إِلَّا الذِّكْرَ فَإِنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ لَهُ أَحَدًا مَعْلُومًا يَنْتَهِي وَلَمْ يَعْذِرْ أَحَدًا فِي تَرْكِهِ إِلَّا مَنْ كَانَ مَغْلُوبًا فِي عَقْلِهِ وَلَوْ عَذْرًا أَحَدًا فِي تَرْكِ الذِّكْرِ لِعَذْرَ ذَكَرٍ يَأْ عَلَيْهِ السَّلَامُ

نیز حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی بھی فرض کو اپنے بندوں پر لازم نہیں کیا مگر ایک حد تک۔ کیونکہ انسان کو جب کوئی اس کی طرف سے عذر لاحق ہو تو وہ ذکر کرنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اس کا ذکر نہ کرنا عذر پر دلالت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کا عذر ختم ہو یہی حد معلوم ہوتا ہے اسی طرح اگر کسی انسان کی عقل پر غلبہ ہو تو ایسی حالت میں بھی معذور سمجھا جائے گا، جیسے کہ حضرت زکریا علیہ السلام۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: أَيْتُكَ الْأَتَّكَلِمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمَزًا وَادُّكَ رَبُّكَ كَثِيرًا وَسَبَّحَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ وَكَذَلِكَ لَوْ عَذْرًا أَحَدًا فِي تَرْكِ الذِّكْرِ لِعَذْرَ الْقَرَاءَةِ۔
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فَاثْبُتُوا وَادُّكُوا اللَّهَ كَثِيرًا الْعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ وَأَيْضًا جَمِيعُ الطَّاعَاتِ تَرْوُلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَارْتِقَاعِ التَّكْلِيفِ أَمَا طَاعَةُ الذِّكْرِ لَا تَرْوُلُ مِنْهُمْ ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ”تمہارے لئے یہ نشانی ظاہر ہو گی کہ آپ تین دن تک لوگوں سے بات چیت نہیں کر سکو گے، سو اشاروں کے پھر اللہ تعالیٰ کا بشارت ذکر کرو اور تسبیح و تہلیل بیان کرو، صبح و شام، ہاں اگر کسی

عذر کے باعث رکاوٹ ہو تو معذور سمجھے جاؤ گے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، ایمان والو جب تم آپس میں ملاقات کرو تو بھڑت میرا ذکر کر دو تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔ یہ بھی فرمایا۔ ”تمام عبادتوں میں کسی عذر کے باعث نہ کرنے پر تکلیف میں تخفیف ہوگی، لیکن ذکر کی پابندی اس سے کم نہیں ہوگی۔“

سوال: جب نہایت ٹھوس اور مضبوط دلائل سے ذکر، کرنے کا حکم ہے تو پھر اسے مستحب قرار کیوں دیا گیا؟
جواب: ہماری گفتگو کا دار و مدار، ذکر باللسان اور ذکر بالقلب پر ہے، یعنی قرآن پاک سے تو مطلقاً واضح ہو رہا ہے کہ اللہ کا ذکر کرو اور آیہ کریمہ میں زبان سے ہی ذکر کرنا مراد لیا جائے تو یہ کوئی اچھی بات نہیں۔

ہاں اگر ذکر، دل سے کرنا مراد ہو تو بلاشبہ تسلیم کرنا چاہیے، کیونکہ امر و وجوب پر دلالت کرتا ہے لہذا حقیقتاً وہی ذکر، ذکر ہو گا جو قلبی ہو، محض رسمی نہ ہو، رسالہ تفسیر یہ میں ہے **الذِّكْرُ مَا لِقَلْبٍ دَائِمٌ قَطْعِيٌّ ذِكْرٌ بِالْقَلْبِ** ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فرض ہے و ذکر بالقلب فرض دائم قطعی و اذکر لمحۃ البصر وهو عبادة عن طرد الغفلة عن الله و التفكير في عظمة و جلاله والایة و نعمائه سويعۃ ما یصفر ساعة یعنی ذکر خدا سے غفلت اختیار کرنا ایک پلک جھپکنے کے لئے بھی جائز نہیں۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ ذکر اپنے دل کو ایک لمحہ بھر کے لئے بھی غفلت کا شکار نہ ہونے دے، اور اس کی عظمت و جلالت اور معبودیت سے سرشار رہے نیز اس کی نعمتوں کو ہر دم سامنے رکھے۔

کئی لوگ رسماً ذکر میں مشغول ہوتے ہوئے محض زبانی کلامی ذکر نظر آتے ہیں حالانکہ وہ قلبی طور پر ذکر کی طرف متوجہ نہیں ہوتے، بناءً علیہ وہ غافل ہو کر کمینگی کا شکار ہو جاتے ہیں اور نعمت خداوندی سے محروم ہونے کے باوجود غرور کو اپنا پیشہ بنا کر یاد الہی سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں، اسی لئے اولیاء کرام انہیں دیوانگی سے تعبیر کرتے ہیں، جب کہ وہ بزمِ عم خویش اپنے آپ کو عقلمند اور زیرک شمار کرتے ہیں، یہ لوگ کیسی غفلت میں مبتلا ہیں، حالانکہ انہیں تو چاہیے کہ وہ اپنی خواہشات کو شریعت کے پاکیزہ دامن سے وابستہ کریں اور شب و روز اسی فکر میں رہیں کہ ان سے کوئی، حرکت، کوئی بات اور کوئی بھی فعل خلافت شرع سرزد نہ ہونے پائے، اس طرح عمل پیرا ہونے کے باعث احکام شریعت پر مضبوط ہو گئے نیز ان کے نفس کو پاکیزگی حاصل ہوگی، پھر ان کا یہی حسن عمل قلب کی صفائی کا باعث ہو گا۔ پھر طہارت قلب کی وجہ سے بلند مرتبت پر فائز ہوں گے۔

نکتہ: جو شخص شریعت پر عمل پیرا ہوتا ہے طریقت خود بخود اس کے لئے راستے کھولتی چلی جاتی ہے اور جب طریقت، شریعت کی پابندی کے باعث ترقی پر گامزن ہوتی ہے تو پھر حقیقت جلوہ ہائے خداوندی دکھانے لگتی

ہے۔

وفی ملتقط، الاحیاء العلوم وکن یستمر دوام الذکر و الفکر الا بوداع
الدنیا و شہواتها والا حتراز منها بقدر البلیغة و فی تحقیق شرح الحسامی فی
فصل حکم الامر و النہی فی ضد مانسبا الیہ ذہب عامة العلماء من اصحابنا
و اصحاب الشافعی و اصحاب الحدیث الی من الامر النہی عن ضده ان
کان لہ ضدًا واحدًا کالامر بالایمان نہی عن الکفر وان کان لہ اضداد کالامر
بالقیامة کان اضداد..... من القعود و الرکوع و السجود و الا ضبط و
نحوها یكون الامر نہیا عن الاضداد کلها و قال بعضهم یكون نہیا عن واحد
منها۔

احیاء العلوم میں ہے کہ ذکر خدا اور اس کی عظمت و جلالت کا فکر ہمیشہ قائم نہیں رہتا جب تک
خواہشات دنیویہ سے حسب استطاعت کنارہ کشی نہ کی جائے، 'شرح حسامی'، فضل امر و نہی، میں وضاحت کی گئی
ہے کہ جس چیز کی ضد میں دو جماعتیں آنے سے ڈٹ جائیں تو ان میں سے کسی بھی جماعت کے فیصلہ پر عمل
کیا جائے جائز سمجھا جائیگا!

ائمہ حنفیہ علماء شافعیہ نیز محدثین کرام، حدیث کے حکم میں اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ایک طرف سو
حکم سے ایمان ثابت ہو تو اس کے ممانعت پر حکم کفر نافذ ہو گا اور اگر تضاد کی تعداد میں اضافہ ہو تو ان پر دونوں
طرح حکم صادر کیا جائیگا اگرچہ وہ خلاف باتیں، قعود، رکوع، سجد اور الحاج و زاری وغیرہ کسی بھی شق میں ہوں
اپنے آپ کو محض ایک آدھری بات سے روک لینے کا نام حقیقت نہیں، بلکہ ہر بری بات سے کنارہ کشی اختیار کرنا
ہی حقیقت پر دلالت کرتا ہے۔

لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ بزرگان دین کی تحقیق کے مطابق حکم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہنا چاہئے،
ایک بار ہو یا ہزار بار، بہر حال ذکر ہونا چاہئے، اور ذکر کے علاوہ کسی اور بات میں مشغول ہونا مناسب نہیں۔

مگر نماز میں جو تمام عبادات کا خلاصہ بلکہ مجموعہ ہے، تلاوت، ذکر، تسبیح، دعا اور مراقبہ وغیرہ فرائض
کی ادائیگی کے بعد ان میں مشغول ہونے والے زجر و توبیخ کے مورد نہیں ہونگے، اس لئے اسے واجب کے حکم
میں نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ مستحب بھی تو تصور کیا جاسکتا ہے، نیز امر کا ادنیٰ درجہ مستحب کا جلالا ہے، لہذا بعد

از فرائض ذکر کرنا صحیح اور درست ہے!

دوسری دلیل یہ ہے کہ فرض کی قبولیت کے لئے بعد میں ذکر کرنے کا حکم بھی پایا جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے **فَاِذَا قُضِيَتْ مِنْكُمْ مَنَاسِكُمْ فَاذْكُرُوا لِلّٰهِ كَذِكْرِكُمْ اَبَاؤَكُمْ اَوْ اَشْدُّ ذِكْرًا** پس جب تم مناسک حج ادا کر لو تو پھر تم ان کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر بزبان و قلب اپنے لباؤ اجداد کے ذکر کرنے سے بھی زیادہ کرو۔

حضرت امام زاہد علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر میں رقم فرماتے ہیں کہ لوگو! جب تم حج کو جلالاً و توطوراً شکرانہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے لباؤ اجداد کو یاد کرتے ہو۔ کیونکہ اسی نے تمہیں حج جیسی عظیم عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

زمانہ جاہلیت میں عربوں کی عادت تھی کہ بعد از فراغت حج مسجد حرام میں الگ الگ مجلسیں قائم کر کے لباؤ اجداد کے اوصاف و فخریہ انداز میں بیان کرنا شروع کر دیتے کہ وہ بڑے سخی تھے نہایت مہمان نواز اور دشمنوں کے مقابل ڈٹ جانے والے تھے، اس قدیمی طریقہ کے مطابق ایماندار بھی مسجد حرام میں۔ حلقے بنا کر اظہار فخر و غرور کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”تم میرا ذکر ویسے ہی کرو جیسے تم اپنے لباؤ اجداد کا کرتے ہو بلکہ میرا حق تو یہ ہے کہ مجھے ان سے بڑھ کر یاد کرو۔“

ہجرت نبوی علیہ التحیۃ والتسلیم کے نویں سال نبی کریم ﷺ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر حج اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کا نائب مقرر فرما کر صحابہ کرام کو حج کے لئے روانہ فرمایا، نیز آیت کریمہ **اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ مَا مِهَّمْ هَذَا** تلاوت فرمائی، بے شک مشرک پلید ہیں اس سال کے بعد کبھی بھی وہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہو سکتے!!

ہجرت کے دسویں سال نبی کریم ﷺ کی قیادت و امارت میں جب صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حج و زیارت کی سعادت حاصل کی تو مسجد حرام میں کسی بھی کافر کو داخل ہونے کی جرات نہ ہوئی، اسی شہنشاہ حقیقی احکم الحاکمین نے فرمایا، جب تم حج سے فراغت حاصل کر لو تو صرف مجھے ہی یاد کرو، میری ہی حمد و ثنا جلالاً و اشد ذکرًا ”بل اشد ذکرًا“ بلکہ ذکر پر ذکر کرو، یعنی بجز ذکر کرتے رہو۔

تفسیر مدارک میں ہے۔ **فَاِذَا فَرَغْتُمْ مِنْ عِبَادَتِكُمُ التَّيَّامَاتِ اَمْرًا بَهَا فِي الْحَجِّ**

او تفرتم فا ذکرواللہ ذکر ا ابائکم۔ المعنی ای فاکثر وا ذکر اللہ و بالغوافیہ و المراد الذکر باللسان بقریۃ۔ قوله تعالیٰ کذکرکم اباءکم وهو کان باللسان و جهر الصوت:-

پس جب تم اپنی عبادت سے فارغ ہو جاؤ تو تمہیں حکم کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، جس طرح اپنے کباؤ اجداد کو اعلانیہ یاد کرتے ہو (کیونکہ جب تم اپنے کباؤ و اجداد کے اوصاف بیان کرتے ہو تو خفی نہیں بلکہ جلی طور پر کرتے ہو تو اس معاملہ میں ذات خداوندی زیادہ حقدار ہے کہ اسے باؤ از بلند پکار اجائے تاکہ دوسرے لوگ بھی متوجہ ہوں، ایسی ہی تفسیر میں نے اپنے پیرومرشد سے سننے کی سعادت حاصل کی۔

خیال رہے کہ کہیں ذکر کا حکم بالوضاحت اور کہیں اشارۃً دیا گیا ہے، تو پھر ہمیں نماز کے بعد کیا کرنا چاہئے اور لوگوں کو کس ذکر میں مشغول ہونا چاہئے، نیز ہمیں شکر ادا کرنے کی توفیق کیوں عطا فرمائی گئی ہے، ان تمام امور پر غور و فکر اور تدبر کیجئے!!

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَمَحْمُولِ عَلَى ظَاهِرِهِ اَوْ عَلٰی الصَّلٰوةِ وَاَدْبَارِ السُّجُودِ فِیْ اَثَارِ الصَّلٰوةِ کَذَا فِی الْکَشَافِ وَفِی الْمَشَارِقِ اَبُو هُرَیْرَةَ عَنْ سَبِّحِ اللّٰهُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ الصَّلٰوةِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَحَمْدِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَکَبِّرِ اللّٰهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ فَتِلْکَ تِسْعَةٌ وَتَسْعَوْنَ قَالَ تَمَامَ الْکَلِمَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهٗ الْمَلٰٓئِکَةُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ غَفَرَتْ لَهٗ خَطَا یَا هٗ وَانْ کَانَ مِثْلُ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید سورج کے طلوع و غروب سے پہلے اور بعد میں بھی کرتے رہو!! یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر دن کے اجانے میں بھی کرو اور رات کی اندھیریوں میں بھی، نیز نماز کے بعد باؤ از بلند بخت کرتے رہو کتاب ”کشاف مشارق“ میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ 33 بار سبحان اللہ، 33 بار الحمد للہ، 33 بار اللہ اکبر کا ذکر کریں یہ مجموعی طور پر 99 بار ہو گا پھر ایک بار لا الہ الا اللہ کا ذکر کر کے ختم کریں، پس یہ تعداد بحد 100 ہو جائے گی جس شخص نے اس تعداد میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا، تو وہ قادر کریم، جس کی وسیع مملکت میں کوئی شریک و سیم نہیں اور تمام تعریفوں کے لائق صرف اسی کی ذات ہے وہ اس شخص کے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے، اگرچہ سات سمندروں کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں!!

دیکھئے!! ذکر یا عین ہو گا یا غیر!! تاہم افضل ترین ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ!! ہے جس کا منع کرنا اور اسے خطا قرار دینا ممنوع و غیر مشروع ہے، (بلکہ یہ حکم لگانا خود خطا ہے!!)

سوال: اگر کوئی شخص کہے لوگوں میں یہ بات اکثر کہی جاتی ہے کہ بعد از نماز ذکر کرنا منع ہے اور بعض لوگ اسی پر عمل پیرا ہیں؟ ان کا یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: میں کہتا ہوں یا بات کسی بھی مستند کتاب میں نہیں اور اجماع امت کے بھی خلاف ہے، لہذا معتزین سے دریافت کیا جانا چاہئے کہ یہ مسئلہ کس کتاب اور کونسی صحیح حدیث میں ہے؟ اور تم اس روایت کو کہاں سے لائے ہو؟ نیز کس زمانے کے علماء نے اسے تسلیم کیا ہے؟ یہ کس راوی نے کہا ہے کہ کلمہ پڑھنا استغفار کرنا، افعال اور اشغال قبیحہ کے بعد درست ہے؟ اور عمدہ افعال و امور کے بعد درست نہیں؟ (جو شخص بعد از فراغت نماز ذکر کرتا ہے، اسے کہا جائے کہ وہ تو نماز کو افعال قبیحہ میں شمار کر رہا ہے اور یہ بات بلاشبہ کفر ہے، نیز یہ دلیل نہایت فاسد ہے، ایسی بات علماء کرام کے نزدیک غیر مستند ہے!!

استغفار کرنے والے کو چاہئے کہ وہ اپنی تقصیرات، خطرات قلبی اور خواہشات نفسانیہ پر کٹر دل رکھنے کے لئے ذکر و اذکار میں محو رہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں صلوا کما راہتمونی اصلی!! تم ایسے نماز ادا کرو جیسے مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو، اگر ایسے نماز ادا نہ کر سکو تو یہ محض دھوکہ ہے!!

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض گزار ہوئے!! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری نماز آپ کی نماز سے کیسے مماثلت رکھ سکتی ہے! اس پر آپ نے فرمایا، وہ میری نماز کی طرح ہی نماز ہوگی جس کی ادائیگی کے بعد تین بار ان کلمات سے درد کیا جائیگا!!

استغفر اللہ ربی اذنبتہ عمداً او خطا سراً او علانیۃ و اتوب علیہ من ذنب الذی اعلم و من ذنب لا اعلم و انت علام الغیوب لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم :-

سنو سنو! ان واضح ارشادات کے بعد بھی جو لوگ قبیح کلمات سے دلیل پیش کرتے ہیں، مجھے ان کے ایمان کا خوف ہے کیونکہ حقیقتاً وہ نبی کریم ﷺ کے افعال مبارکہ پر طعنہ زنی کرتے ہیں اور سید عالم ﷺ کے معمولات مقدسہ کو اپنے مذموم اور بے ہودہ خیالات سے کیات قطعہ سے روکنے کی سعی ناکام میں مصروف ہیں بلکہ وہ صراط مستقیم سے بھٹک کر گمراہی کی اتھارہ غاروں میں پڑے ہوئے ہیں، بعض لوگ تو بڑی ڈھٹائی سے ذکر

کے منکر ہیں!!

اور جب نمازی بعد از نماز ذکر کرنے لگتے ہیں تو وہ اسی بے ہودہ مفروضے کی بنا پر بڑی حقارت و رعوت دکھاتے ہوئے ذکر خدا سے نفرت کرتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنے کانوں میں انگلیاں بھی ٹھونس لیتے ہیں، کتنے بد نصیب ہیں وہ لوگ جو کلمہ ذکر کی آواز سننے تک کے روادار نہیں ہوتے، اللہم اھد ہم اللہم اھد ہم الہی! انہیں ہدایت عطا فرما، الہی انہیں ہدایت عطا فرما!! لیکن اے میرے عزیز! یاد رکھو دین تو بزرگان سلف کی متابعت ہی کا نام ہے!

سید عالم ﷺ نے فرمایا۔ اصحابی کالنجوم باہیم اقتدیم اھتدیتم میرے صحابہ ستاروں کی مثال ہیں جو کوئی شخص ان میں سے کسی ایک کے بھی نقش قدم پر چلے گا ہدایت پائے گا، نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ علماء امتی کا بیناء بنی اسرائیل۔ میری امت کے علماء نبی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں!!

پس! اے عزیز میرے! تمام پیران سہروردیہ اور خواجگان چشت قدس اللہ اردا ہم میں جس پر بھی تمہیں اعتقاد ہو ان کے معمولات کی تحقیق کر لیں، اور ان مشائخ عظام کے اور ادو وظائف کے مطالعہ کریں تو واضح ہو جائے گا کہ کسی ایک بزرگ نے بھی بعد از فراغت نماز، ذکر کو ترک نہیں فرمایا، بلکہ سید عالم ﷺ کے عمل شریف سے بھی یہی مستحق ہے! چنانچہ

عن المغیرہ بن شعبہ ان النبی علیہ السلام کان یقول دبر کل صلوۃ مکتوبۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملك و لہ الحمد و هو علی کل شی قدیر اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطى کما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذوالجد منک الجد۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملك و لہ الحمد و هو علی کل شی قدیر پڑھا کرتے اور یہ دعا فرماتے اللہم لا مانع لما اعطیت الہی! جب تو کسی کو عطا فرمانا چاہتا ہے تو کوئی تجھے روک نہیں سکتا اور تیرے حکم کے سوا کوئی کسی کو نفع نہیں پہنچا سکتا، نیز تیری عنایت و مہربانی کے بغیر کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔

وعن عبد الله بن زبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم عن صلوته قال بصوته الا على لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير لا حول ولا قوة الا بالله ولا نعبد الا اياه مخلصين له الدين ولو كره الكافرين۔

اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب تم نماز مکمل کر کے سلام پھیرو تو باوازا بلند کہو لا اله الا اللہ لا شریک له نیز اس ذکر کے علاوہ دیگر دعائیں پڑھیں۔

ان دونوں حدیثوں سے یہی مستنبط ہے کہ کسی کو غلبہ و حفاظت کی اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے سوا کوئی طاقت نہیں اور ہم عبادت نہیں کرتے کسی اور کی سوا اللہ تعالیٰ کے، اور ہم اس کے مخلص بندے نہیں، دین تو اسی ذات اقدس کے لئے ہے۔ اگرچہ کفار کتنی ہی کراہت اختیار کریں۔

حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت میں حدیث کے دوسرے جزء کا ذکر فرمایا، ہم بھی دوسرے معمولات اور دعاؤں سے باز نہیں رہتے، اگر میں کہوں کہ ذکر لا اله الا اللہ تمام اذکار سے افضل ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ احادیث میں اسے افضل الذکر قرار دیا گیا ہے۔

اور جان لیجئے کہ کلمہ لا اله الا اللہ حروف سے ہی مزین ہے اور یہ ترتیب میں بعینہ وہی ہے جیسے نبی کریم ﷺ کی زبان اقدس سے جاری ہوا، اگر اس کلمے کے ذکر سے ہی روکا جائے تو کیا خوب دین ہوگا؟ اور کیسی عجیب دیانت ہوگی؟ بلکہ جب کلمہ کا مجموعی ذکر ہوگا تو یہ کلمات سامنے آئیں گے لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ پس حقیقتاً کلمہ مکمل ان ہی الفاظ سے ہوگا۔

لہذا منکرین سے دریافت کرنا چاہئے کہ مجموعی صورت میں نام نامی اسم گرامی محمد رسول اللہ ﷺ ملا نے سے کوئی دوسری چیز حاصل نہیں ہوئی، پھر ذکر کرنے کی ممانعت کہاں سے نکل آئی؟ اور یہ بات دل نے کیسے گوارا کر لی!

کلمہ لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ تو ایمان کے حصول کے لئے بنایا گیا، اور اسی کے باعث ہی تو ایمان ثابت ہوتا ہے۔ ثَبَّتَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔ لہذا بتائیے اس کے ذکر کرنے سے گناہ کیسے ہوگا؟ البتہ جان لینا چاہئے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کے فعل مبارک سے انکار کرے

اور آپ کے فرمانے کے باوجود فرائض کی ادائیگی کے بعد روکے اس کے ایمان کا کیا حال ہو سکتا ہے!!

اس بے حیاء بے انصاف کے بارے میں سنئے جو افعال مصطفیٰ ﷺ پر معنی کے باعث طعنہ زنی کرتا ہے وہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا معنی کے سبب انکار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاذا قضیتہ من عرفات فاذا ذکرہ واللہ وقال اذا فضتہ مناسککم فاذا کروا اللہ۔ پس جب تم عرفات میں حج ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، یعنی مناسک حج کی ادائیگی کے بعد ذکر خدا کرو!! ارے بے انصاف! اس حکم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ دلیل لاؤ! کہ بعد از اضافہ اور ادائیگی مناسک ذکر کی ممانعت ہے!!

وقد امر اللہ بالذکر وقال اللہ تعالیٰ "فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب، قیل معناه فاذا فرغت من الفرائض فانصب نفسك بالنوافل وارغب الی ذکر اللہ ودعائه۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے ذکر کرنے کا حکم فرمایا۔ ارشاد الہی ہے، جب تم نماز ادا کر لو تو اپنے رب کی طرف رغبت کرو، فارغب کا معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تم فرائض سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے آپ کو نوافل میں مشغول کرو، ذکر خداوندی کی طرف مائل کرو، اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگو!

لہذا عدل و انصاف سے کام لو! دیکھو اس سلسلہ میں کوئی زور نہیں! اگر تجھے پھر بھی سدھائی نہیں دیتا تو ہم دریافت کرتے ہیں کیا تو اندھا تو نہیں ہے! ان دلہائیل کے ہوتے ہوئے بھی رسول کریم ﷺ، اولیاء کرام، بلکہ کلام الہی پر تمہاری طعنہ زنی، واضح انکار پر دلالت نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اگر بالفرض تو کسی مشکل میں مبتلا ہے تو علماء کرام سے دریافت کر کے مشکل سے نجات حاصل کر، ارشاد باری تعالیٰ ہے فاسئلواہل الذکر ان یتلمزکم، اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر (صاحبان علم) سے دریافت کرو!! نیز یہ کہ جو بات تو نے خداوند تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے گھڑ لی ہے تو جاؤ پورے ہندوستان، بلکہ تمام جہان میں مشرق تا مغرب چھان بین کر لے، تحقیق و جستجو کے بعد تجھے ایک ایسا شخص بھی نہیں ملے گا جس کے نزدیک نماز فرائض کی ادائیگی کے بعد ذکر کرنا درست نہ ہو!

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ نماز فرض کے بعد ذکر کرنا فرض تو نہیں تو اس سے پوچھئے کیا کہ یہ بات صرف تیرے ایک کے لئے ہے یا عام لوگوں کو بھی ذکر کرنے سے روک دینا چاہئے! ادواہ یہ کیسی خود نمائی ہے! اس قبیح کلام سے توبہ کرو! باوازن بلند اور توبہ کا یہ طریقہ ہو گا کہ اپنی زبان سے باوازن بلند ذکر کرو! نیز جن جن لوگوں کو منع کیا

ہے ان تمام سے کہو ذکر کیا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکو!! اللہ تعالیٰ خطاب فرماتا و یدکم عن ذکر اللہ و عن الصلوۃ کیا تم ذکر خدا اور نماز کو چھوڑ دو گے، باز آ جاؤ فہل انتہ منہون۔ بس عاجزی اختیار کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔ لا تذکروا الا مواضعکم بالخیر!! اپنے وصال شدہ بزرگوں کا نیکی کے ساتھ تذکرہ کرو اور ان کے بارے میں بے ہودہ کلمات سے پرہیز کرو!!

میں کیا کروں!! الشفقة علی خلق اللہ، مخلوق خدا پر شفقت کرو!! اس ارشاد سے مجھ پر لازم ہوا کہ میں اللہ تعالیٰ کا علم طالبان راہ خدا تک پہنچا دوں تاکہ مہمل روایات کے سبب فرض کو ترک نہ کریں، اس سے کیا ہوتا ہے اگر کوئی شخص سفید کاغذ کو بے ہودہ باتوں سے سیاہ کر ڈالے اور لوگوں کو گمراہ کرے۔

میرے عزیز! کسی تصدیق اور سند کے ساتھ روایت و حدیث مصطفیٰ ﷺ کو لاؤ، اور دکھاؤ، ہم مسلمان ہیں۔ صحیح روایت کو بسر و چشم قبول کریں گے!! اللہم اجعلنا من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ، الہی! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما دے جو تیرے احکام سن کر ان پر عمل کی سے عمل پیرا ہوتے ہیں۔

اور اگر تمہارے پاس کوئی سند نہیں تو اس رکیک اور کچی باتوں سے دھوکہ نہ کھاؤ اور دنیا کہ گمراہ نہ کرو! بلکہ اپنی زندگی ذکر خدا میں صرف کرو، اور جاننے والوں کو نصیحت کرو، اور آزاد ہو تو ہماری نصیحت کو مان لو! اگر تم نہیں مانتے تو نہ مانو! ہم تمہارے غلام تو نہیں!! ہم کیا کریں حضور سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص فقہی مسئلہ، یا استخراج مسئلہ کے حکم، موقع و محل کو نہیں جانتا اس کے لئے جائز نہیں کہ فتویٰ دے اور اپنے قول کو ہماری طرف نسبت کرے۔ واللہ تعالیٰ وحبیبہ الا علی اعلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بشارت المریدین بنام رسالہ قبریہ

سبحانه من عزشانه على امره و برهانه و الصلوة و السلام على نبیه افضل الا
نبیاء محمد و اله اجمعین و السلام على من اتباع الهدی على اخواننا احبابنا و
اصحابنا نحن امناء و صدقنا باللہ كما هو باسمائه و صفاة و قلبت جميع احكامه و نحن
نؤمن و نعتقد بجميع اعتقاد اهل الاسلام و الايمان كما هی ارادة اللہ و رسوله كما
قال اللہ تعالیٰ امن الرسول بما انزل الیه من ربه و المؤمنون کل امن باللہ و ملائکة و
کتبه و رسله لا نفرق بین احد من رسله و نؤمن باللہ و نعتقد بفضل اصحابه احق
الخلافه ابو بکر بن ابی قحافة على سائر المسلمين و التابعین ثم افضل من اصحابه و
احق الخلافه عمر ثم عثمان ثم على رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

رسالہ قبریہ^۱

وہ ذات اقدس، پاک، منزہ، غالب اور اس کی شان ارفع و اعلیٰ ہے، اس کا حکم اصل اور اس کی برہان
مضبوط ہے، صلوٰۃ و سلام ہوں اس کے محبوب ترین نبی مکرم پر جو تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل و اکرم، جن کا
نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ ہے، نیز اس کی آل و اولاد امجد اور اصحاب کرام پر سلامتی کے دروازے ہمیشہ کھلے
رہیں اور اس پر بھی جو آپ کی اتباع و فرمانبرداری پر کمر بستہ ہیں، اسی طرح ہمارے احباء و رفقاء پر بھی اس ذات
اقدس کا فضل و کرم اور رحمت و درافت جاری رہے۔

ہم اس ذات اقدس پر ایمان لائے اور ہم تصدیق کرتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات والاہدکات کی
جیسے اپنے اسماء و صفات کے ساتھ اس کی ذات اقدس ہے، نیز اس کے احکام کو صدق دل سے قبول کرتے ہیں،
اور ہم اسلام و ایمان کے تمام معتقدات پر یقین رکھتے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کی شان
کے لائق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا۔

رسالہ ”بشارت المرسلین از کلام معجز نظام محبوب یزدانی کہ درانی مزار مبارک تحریر فرمودہ، خلفائے حضرت،
حسب وصیت اندر مزار شریف دوات و قلم و کاغذ نہدہ بودند۔

رسول کریم علیہ التحیۃ و التسلیم جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر تشریف لائے اس پر ہم ایمان
لائے اور تمام ایمانداروں کی طرف سے بھی، اس کے فرشتوں، کتاہوں اور تمام سچے رسولوں پر اور ہم نبوت

”۱۔ رسالہ ”بشارت المریدین از کلام معجز نظام محبوب یزدانی کردران مزار مبارک تحریر فرمودہ، خلفائے حضرت، حسب وصیت اندر مزار
شریف۔ دوات و قلم و کاغذ نہادہ بودند۔

کے معاملہ میں کسی قسم کا فرق نہیں سمجھتے، نیز ہم حضرت سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو علی الترتیب خلفاء حق جاننے اور مانتے ہیں، اور ان کے بعد تمام صحابہ کرام، تابعین عظام کی دیگر جملہ مسلمانوں پر فضیلت و عظمت کے قائل ہیں۔

میرے تمام فرزندوں، بھائیوں، معتقدین اور رفقاء کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارا یہی عقیدہ ہے جس پر ہم بڑی استقامت سے عمل پیرا ہیں اور اسی پر ثابت قدم رہیں گے اور قیامت کے دن تک اسی پر سلامتی کے طالب ہیں۔ کما قال۔ تعیشون تموتون تبعثون کما تبعثون تحشرون۔ جو شخص اس پر اعتقاد نہیں رکھتا وہ راہ راست پر نہیں، مگر اہل ذنوب ہے، ہم اس سے بیزار ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر راضی نہیں، اس مختصر سی مدت میں یہ فقیر بے انتہاء اکرام و اعزازات سے نوازا، جو احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔

حضرت ذوالجلال، قادر بر کمال نے عالم ملکوت سے ندا فرمائی، ”اشرف ہمارا محبوب ہے اور ان کے صادق و کاذب، عامل و بے عمل، موافق و مخالف مریدین کی پیشانی پر غفود کرم کا قلم پھیر دیتا ہوں، اور اپنی بخشش و مغفرت سے نوازتا ہوں گا، الحمد للہ علی ذلک یہ میری طرف سے احباء و رفقاء کو آخری مرثدہ راحت افزا ہے اور بشارت عظمیٰ ہے اور زبان دل سے اسی ذات اقدس کا نام پکارتا ہوں، اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبده و رسوله والصلوة والسلام من اہل الایمان علی محمد و علی آلہ و اصحابہ و سلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔ الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین۔

محققین اہل طریقت و صاحبان راہ حقیقت کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب ارجعی الی ربک راضیہ مرضیہ (خوشی و مسرت کے ساتھ اپنے پروردگار کی طرف آئیے) کا حکم آیا تو اس فقیر کو اسی ہزار مقرب فرشتوں کے جلو میں بارگاہِ صمدیت میں لایا گیا، پھر سدرۃ المننتی کے نیچے پہنچایا گیا اور ندائی تجھے دنیا میں چند روز عقائد و اعمال کے حل کرنے کی غرض سے بھیجا گیا تھا اب وقت آگیا ہے اپنے اصلی وطن کی طرف واپس لوٹ آؤ۔ حکم حدیث شریف حب الوطن من الایمان۔ وطن کی محبت ایمان ہے، تو اس فقیر نے تحدیثِ نعمت کے طور پر اپنی ضعف و کمزوری کے باعث یوں تعریف کی لا احصي ثناء علیک انت کما اثنت علی انفسک، میں اس ذات اقدس کی تعریف کا احاطہ نہیں کر سکتا، کم از کم اس کی اتنی تو تعریف کرو جتنی اپنی کرتے ہو۔

اس کے بعد حکم الہی پہنچا کہ تجھے اسی ہزار فرشتے، نیز تیس حرمین شریفین مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ اور بیت المقدس (کوحہ لبنان) کے خاص ہمدے، ایک ہزار ابدال مغرب ایک ہزار رجال الغیب سرانڈیپ سے اور ایک ہزار مردان غیب یمن کی جانب سے تجھے غسل دیں گے، پھر آسمان پر لے جائیں گے، پھر بیت اللہ شریف کے سامنے نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اور ہندوں کے منافع کے لئے مجھے زمین میں دفن کیا جائے گا، تاکہ جو بھی میرے مزار اقدس پر آئے اس کی حاجات پوری ہوں، اور اسے مغفرت و بخشش کی نوید حاصل ہوگی (انشاء اللہ العزیز) اللہ تعالیٰ توفیق خیر فرمائے۔

نوٹ

واضح ہو کہ یہ مختصر اور جامع رسالہ، حضرت شیخ الاسلام والمسلمین، غوث العالم، قدوۃ الکبریٰ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النوار فی رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت نامہ ہے جو مشرق و مغرب میں آفتاب کی مانند مشہور ہیں۔ آپ نے یہ رسالہ 26 محرم بروز بدھ قبر شریف میں قلمبند فرمایا جہاں قدرتی طور پر قلم، دوات اور کاغذ موجود تھے۔ اور 28 ماہ محرم 832ھ جمعۃ المبارک کو اس دار فانی سے راضی بقاء ہوئے، رحمہ اللہ تعالیٰ "رحمة واسعة ابدأ ابدأ۔"

الحمد لله تعالى 'على' منه و احسانه و کرم 9 محرم الحرام 1418ھ بروز بدھ ترجمہ مکمل ہوا، دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ طہ و یس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و صحبہ و باریک وسلم

نقطہ

محمد مظاہر اشرف الاشراف الجیلانی
امیر حلقہ اشرفیہ پاکستان

1997/1418ء

9 محرم الحرام 1418ھ مئی بروز بدھ

ہدیہ تبریک و تهنیت بہ خدمت پیر طریقت

دکتر سید محمد مظاہر اشرف الاثر فی الجیلانی مدظلہ العالی

از: دکتر سید خضر حیات نوشاہی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الاولین والاخرین، رحمۃ اللعالمین وخاتم النبیین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

ابابعد۔

شکوہ پاس ملی پایان آن ذات کردگار کہ از لطف کریمانه او کتاب لطیف اشرفی بارد گیر بہ منصہ شہود می آید۔ این کتاب کہ تشنہ لبان راہ حقیقت را مثل آب حیات است:

کتاب شرح راہ گمراہان است

ندبل آئینہ بہر صالحان است

این کتاب از سہ نام معروف است: 1- لطائف اشرفی، 2- لطائف اشرفی فی بیان طوائف صوفی، 3- لفظ الملوظ۔

سخمان و حالات حضرت محبوب یزدانی میر سید اشرف جمائگر سمنانی (م ۸۰۸ھ ۱۲۰۵م) را میرید خاص ایشان نظام حاجی غریب یمنی کہ در ۵۰ھ ۱۳۳۸م در بھجہ یمن بہ خدمت ایشان رسیدہ و سی سال ہمراہ گذاشت، گرد آورده است، نام کامل نگارندہ حاج نظام الدین غریب یمنی است۔ این کتاب را در یک ”مقدمہ“ و شصت ”لطیفہ“ و یک ”خاتمہ“ مرتب کرد و در پایان چند اثر کو تاہ بہ نام ہای حجتہ الذاکرین معروف بہ نصیحت نامہ و ”بھارۃ المریدین“ و ”رسالہ قبریہ“ می آورد۔ کار دیگر این مؤلف گردآوری نامہ ہای حضرت مخدوم سمنانی نام ”مکتوبات اشرفی“ است کہ در ۸۷ھ ۱۲۶۵م فراہم آورده۔

بار اول این کتاب نادر و نایاب باہتمام حضرت شیخ الشائخ سید شاہ علی حسین اشرفی جیلانی قدس سرہ سجاوہ نشین آستانہ

عالیہ حضرت محبوب یزدانی علیہ الرحمہ در ۲۹۵ھ در نصرت المطابع دہلی چاپ شدہ بود۔

بعد از ان منشی میر احمد درد کا کوری این کتاب را تلخیص کردہ و بہ زبان اردو در آورده و در دو جلد چاپ کرد۔ سہسہ سال پیش حضرت شمس بدیلوی رحمۃ اللہ علیہ این کتاب ملی نظیر را از نسخہ خطی بزبان اردو ترجمہ کردہ کہ این ناچیز آن ترجمہ از نسخہ چاپی تقابل کردہ و نظر ثانی کرد۔ اما حال بہ زیور طبع آراستہ نھد۔

باعث تشکر و امتنان است کہ فعلا پیر طریقت حضرت دکتر سید محمد مظاہر اشرف الاثر فی الجیلانی زید عزہ العالی چاپ جدید (دوم) لطائف اشرفی را اہتمام کردہ اند۔ ہمت و کوشش ایشان لائق ستائش است کہ جویندگان راہ حقیقت و متلاشیان ہدایت را کتاب عظیم و نافع فراہم فرمودند۔ جزاک اللہ فی الدارین۔

در بارہ لطائف اشرفی، و جامع این کتاب و حضرت مخدوم محبوب یزدانی میر سید اشرف جمائگر سمنانی باید نیز از اس

ماخذ استفادہ شود۔

فہرست نسخہ خطی کتابخانہ عمومی حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ نجفی مرعشی۔

1-

زیر نظر سید محمود مرعشی نگارش سید احمد حسینی (اشکوروی) جلد ۵، صفحہ ۲۸۰

- 2- فهرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان
تالیف احمد مستزوی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، جلد سوم، صفحہ ۱۸۳۴
- 3- تاریخ نظم و نثر در ایران و در زبان فارسی تا پایان قرن دہم ہجری
از استاد سعید قیس، چاپ تران ۱۳۴۲ خ، جلد دوم صفحہ ۷۵۶
- 4- تذکرہ علماء ہند از مولوی رحمان علی، چاپ نولکشور لکھنؤ، ۱۹۱۴م چاپ دوم، صفحہ ۲۳
- 5- تذکرہ علماء ہند از رحمان علی، اردو ترجمہ دکتر محمد ایوب قادری
چاپ پاکستان ہستار یکل سوسائٹی، کراچی (۱۹۶م، ص ۱۱۲)
- 6- اخبار الاخیار فی اسرار الامیر، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی
چاپ رحیمیہ دیوبند (ہند) ۱۳۳۲ھ، صفحہ ۱۷۲
- 7- فهرست نسخہ ہای خطی فارسی۔ از استاد احمد منزوی، چاپ تران، جلد دوم، صفحہ ۱۳۴۲
- 8- بزم صوفیہ، مرتبہ سید صباح الدین عبدالرحمن
بہ اہتمام مولوی مسعود ندوی، مطبع معارف اعظم گر (ہند) ۱۳۶۹ھ، ۱۹۴۹م، صفحہ ۴۸۲۵۳۴۱
- 9- فهرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان از دکتر سید عارف نوشاہی
مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد صفحہ ۲۵۹

10- CONCISE DESCRIPTIVE CATALOGUE OF THE PERSIAN IN THE
COLLECTION OF THE ASIATIC SOCIETY OF BENGAL, BY WLADI-
MIR IVANOW, 1924, NO. 1214.

در آخر بار دیگر بہ خدمت حضرت پیر طریقت دکتر سید محمد مظاہر اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ العالی حدیہ تبریک و
تہنیت پیش می کنم کہ این کار عظیم و مهم را بطریق احسن انجام دادہ اند۔ در بارگاہ صمیمت دعای کم کہ کوشش ایشان را اشرف قبولیت
عطا فرمود۔ آمین جہا سید المرسلین علیہ السّلام

و من اللہ التوفیق و علیہ السّلام

ناک راہ کوچہ ساحر الان

فقیر خضر نوشاہی

آستانہ عالیہ حضرت سید ماجی محمد نوشہ گنج بخش قدس سرہ

ساہن پال شریف۔ ضلع منڈی بہاؤ الدین

بروز جمعہ المبارک، 21 مئی 1999ء

روز عرس مبارک حضرت شاہ عبدالرحمن نوشاہی المعروف

پاک صاحب خلیفہ اول حضرت نوشہ گنج بخش

Maktabah Mujaddidiyah

www.maktabah.org

This book has been digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org).

Maktabah Mujaddidiyah does not hold the copyrights of this book. All the copyrights are held by the copyright holders, as mentioned in the book.

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah, 2012

Files hosted at Internet Archive [www.archive.org]

We accept donations solely for the purpose of digitizing valuable and rare Islamic books and making them easily accessible through the Internet. If you like this cause and can afford to donate a little money, you can do so through Paypal. Send the money to ghaffari@maktabah.org, or go to the website and click the Donate link at the top.